وضع اصطلاحات

از

مولوی وحید الدین سلیم مرحوم

انجمن ترقی اردو پاکستان
بابائے اردو روڈ۔ کراچی

وضع اصطلاحات

از

مولوی وحید الدین سلیم مرحوم

انجمن ترقی اردو پاکستان
بابائے اردو روڈ ۔ کراچی

سلسلۂ مطبوعات انجمن ترقی اردو پاکستان ۲۹/۳۱۰

اشاعت اول ۱۹۲۹ء

اشاعت ثانی ۱۹۵۲ء

اشاعت ثالث ۱۹۶۵ء

تعداد ۱۰۰۰

طابع انجمن پریس کراچی

زیر اہتمام مصلح الدین سعدی منیجر انجمن پریس

کتابت فیض الکتابت کراچی

قیمت سات روپے

جمیل الدین عالی
معتمد اعزازی
انجمن ترقی اردو -

حرفے چند

یہ اس کتاب کی تیسری اشاعت ہے - اس کی پہلی اشاعت سے تیسری اشاعت تک اردو میں وضع اصطلاحات کا موضوع بڑی اہمیت کا حامل ہوگیا ہے - کئی ادارے اور افراد مسلسل اسی موضوع پر کام کر رہے ہیں - ملک کی رائے عامہ اور خود حکومت اس مسئلے پر مخلصانہ توجہ دے رہی ہے -

اس پس منظر میں پروفیسر وحیدالدین سلیم کی یہ تصنیف ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے -

وضع اصطلاحات پر خود بابائے اردو مرحوم نے ایک بسیط مقالہ تحریر فرمایا تھا جس میں اس کتاب پر تبصرہ کیا گیا تھا - یہ مقالہ انجمن نے علیحدہ شائع کردیا ہے - اس مقالے کو زیر نظر کتاب کا مقدمہ سمجھنا چاہئے کیونکہ بابائے اردو نے اردو میں اصطلاح سازی کی مکمل تاریخ بیان کی ہے اور پروفیسر سلیم نے اصطلاح سازی کے اصولوں سے بحث کی ہے - یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ پروفیسر سلیم مرحوم کے مرتب کردہ اصول آج بھی ایک بنیادی اہمیت کے حامل ہیں -

ہم یہ کتاب خاص طور پر ان بزرگوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جنھوں نے اردو میں اصطلاحات کے استعمال کو ایک ہوا بنا رکھا ہے اور اس ہوے کی آڑ میں اردو کو اس کے مدارج تک پہنچنے نہیں دیتے - ان سے ہماری صرف یہ گزارش ہے کہ وہ کم از کم ایک بار یہ کتاب ضرور ملاحظہ کریں -

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

جیسا کہ آگے چل کر میں نے تمہید میں لکھا ہے وضع اصطلاحات ہی نہیں بلکہ نئے الفاظ بنانے سے بھی مجھے خاص دل چسپی رہی ہے۔ میں ایک مدت دراز سے اُردُو زبان کی قدرتی بناوٹ پر غور و فکر کی نظر ڈالتا رہا ہوں۔ وقتاً فوقتاً کئی اخباروں کی عنانِ ادارت میرے ہاتھ میں رہی ہے۔ اُن اخباروں میں جن خیالات و معلومات کے لیے نئے الفاظ کی ضرورت ہوتی رہی ہے میں اُن کے لیے جدید الفاظ بنا کر اُن کو برابر استعمال کرتا رہا ہوں۔ جب میرے زیرادارت اخباروں کے مضامین دیگر اخبارات میں منقول ہوتے تھے، تو اُن کی ضمن میں وہ جدید الفاظ بھی نقل کیے جاتے تھے۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ چپ چاپ بہت سے نئے الفاظ اُردُو زبان میں داخل ہو گئے اور آج کل وہ بے تکلف بول چال اور تحریر میں مستعمل ہیں مگر جن قاعدوں اور اصولوں کے مطابق وہ نئے الفاظ بنائے جاتے تھے، ان کا اظہار اب سے پہلے تحریر میں کبھی نہیں کیا گیا۔ البتہ بعض احباب سے جن کو تصنیف و تالیف

یا انشا پردازی کا ذوق ہے، زبانی طور پر جستہ جستہ وہ اُصول اور قاعدے بیان کر دیئے گئے ہیں اور اب میں یہ دیکھ کر خوش ہوتا ہوں کہ وہ حضرات اپنی علمی اور ادبی تصنیفات میں انھیں اُصولوں اور قاعدوں کے مطابق نئی اصطلاحیں اور نئے الفاظ بناتے اور اُن کو بے تکلف استعمال کرتے ہیں۔

اصطلاح سازی اور الفاظ سازی کے وہ اُصول اور قاعدے غالباً کبھی تحریر میں نہیں آئے، جن کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے۔ مگر ایک خاص واقعہ نے مجھے اس بات پر آمادہ کر دیا کہ میں اُن کو قلم بند کر کے دُنیا کے سامنے پیش کروں۔

واقعہ یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت فرماں روائے دکن خلد اللہ ملکہٗ نے حیدرآباد میں ایک جدید یونی ورسٹی کی بنیاد ڈالی جس کی نسبت اعلان کیا گیا کہ وہ ہر ایک علم کی تعلیم اُردو زبان میں دے گی۔ اسی کے ساتھ ایک محکمہ دارالترجمہ کے نام سے قایم کر دیا گیا جس نے انگریزی زبان سے علمی کتابوں کے اُردو ترجمہ کا کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ اس محکمہ کے ناظم میرے محترم دوست مولوی عبدالحق بی۔ اے تھے، جو انجمن ترقیِ اُردو کے معتمد ہیں۔ اُن کو معلوم تھا کہ مجھے ایک عرصہ سے اصطلاح سازی کے مسئلہ پر غور کرنے کا موقع ملا ہے۔ اُنھوں نے تحریک کی کہ میں اس مسئلہ پر جو خیالات اپنے دل میں رکھتا ہوں اُن کو جہاں تک ممکن ہو تفصیل کے ساتھ قلم بند کر دوں۔

اب یہ اوراق ناظرین کے سامنے ہیں۔ ان میں اوّل میں نے اس بات پر بحث کی ہے کہ اصطلاح کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے۔ پھر وضع اصطلاح کے دو مختلف نظریے پیش کیے ہیں جن میں سے ہر ایک کا ماننے والا ایک بڑا گروہ ہے دونوں گروہ اپنے اپنے نظریہ کی تائید میں جو دلائل بیان کرتے ہیں، وہ سب وضاحت کے ساتھ درج کر دیئے ہیں۔ آگے چل کر اس امر پر بحث کی گئی ہے کہ اُردو زبان جس خاندان السنہ سے تعلق رکھتی ہے اُس کا نام آریائی ہے۔ پھر اس

خاندان کی زبانوں میں الفاظ سازی کے جو مشترک اُصول پائے جاتے ہیں، اُن کو بیان کر کے ہر اُصول کے متعلق اوّل انگریزی زبان کی کچھ مثالیں اجمالاً درج کی ہیں پھر اُردو زبان کی مثالوں میں اُردو الفاظ کا بہت بڑا ذخیرہ جمع کیا گیا۔ اس تفصیلی بحث کے بعد جس میں اُردو زبان کی قدرتی بناوٹ کا خاکہ کھینچا گیا ہے، وہ اصلی اور مرکزی بحث شروع ہوتی ہے جس کے لیے یہ کتاب تیار کی گئی ہے، یعنی **وضع اصطلاحات**۔ چنانچہ اوّل **مفرد اصطلاحیں** وضع کرنے کے اُصول بتائے گئے ہیں۔ پھر عملاً اس قسم کی اصطلاحیں وضع کرنے کے طریقے درج کیے گئے ہیں ان اُصولوں اور طریقوں کے بیان کرنے کے بعد ایک نہایت اہم اور دلچسپ بحث اس باب میں کی گئی ہے کہ ہماری زبان میں ترکیب الفاظ کے کون کون سے طریقے پائے جاتے ہیں۔ اس بحث میں مُرکّب الفاظ کا جو ذخیرہ درج کیا گیا ہے وہ نہایت کارآمد ہے اور ہماری شاعری اور انشاپردازی کا مدار اسی ذخیرہ پر ہے۔ غرض کہ اوّل **سابقوں** اور **لاحقوں** کے ذکر میں پھر **نیم سابقوں** اور **نیم لاحقوں** کے بیان میں مفرد اور مُرکّب الفاظ کا جو سرمایہ جمع کیا گیا ہے وہ کہیں ایک جگہ نہیں ملے گا۔ ترکیب الفاظ کے طریقے مندرج کرنے کے بعد **مُرکّب اصطلاحیں** وضع کرنے کے اُصول بیان کیے ہیں۔ آخر میں ایک **ذیل** ہے، جس میں مرکّب اصطلاحات کے بعض اُصول کا استعمال مثالیں دے کر بتایا گیا ہے۔

جس موضوع پر یہ کتاب پیش کی گئی ہے، وہ بالکل نیا موضوع ہے۔ میرے علم میں شاید کوئی ایسی کتاب آج تک نہ یورپ کی کسی زبان میں لکھی گئی ہے، نہ ایشیا کی کسی زبان میں۔ میں اس بات کا مدعی نہیں ہوں کہ جس طرح یہ کتاب مسئلۂ وضع اصطلاحات پر سب سے پہلی کتاب ہے، اسی طرح یہ مکمل بھی ہے بہت

ممکن ہے کہ اس پہلی کوشش میں بہت سی خامیاں باقی رہ گئی ہوں اور آنے والی نسلیں ان کو درست کریں۔ میری تمام توجہ اس بات پر مبذول رہی ہے کہ میں اُن تمام اُصولوں اور طریقوں کو شرح و بسط سے بیان کر دوں، جن کے مطابق اب سے پہلے ہماری زبان کے الفاظ بنائے گئے ہیں اور جن کو میں آئندہ نئے الفاظ بناتے اور ترقی زبان کی عالی شان عمارت کھڑی کرنے کے لیے بطور سنگ بنیاد کے خیال کرتا ہوں۔ میں صداقت اور خلوص کے ساتھ اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ اگر ہماری قوم اپنے بزرگوں کے اس نقش قدم پر چلے اور آزادی کے ساتھ قدم اُٹھائے، تو وہ دن دور نہیں ہے جبکہ ہماری زبان میں ادائے خیالات کے ہزاروں نئے سانچے تیار ہو جائیں گے اور مرکب اور مفرد الفاظ کا اتنا بڑا ذخیرہ ہمارے پاس مہیا ہو جائے گا، جتنا کہ یورپ کی کسی ترقی یافتہ زبان میں ہے۔ غرض کہ میں الفاظ سازی کے اُن اُصولوں اور طریقوں کو جو اس کتاب میں درج کیے گئے ہیں، نہایت صحیح اور نہایت مفید سمجھتا ہوں۔ مگر بہت ممکن ہے کہ ان اُصولوں اور طریقوں کے مطابق جو الفاظ خود میں نے بنائے ہیں، ان میں سے بعض الفاظ موزوں نہ ہوں اور دیگر حضرات انھیں اُصولوں اور طریقوں پر عمل کر کے اُن سے زیادہ موزوں الفاظ تجویز کر سکیں۔

اس میں ذرا شبہ نہیں کہ بعض حضرات جو سماع پرست ہیں اور قیاس پسند نہیں ہیں ان اُصولوں اور طریقوں کو دیکھ کر ناک بھوں چڑھائیں گے اور فرمائیں گے کہ اب سے پہلے جو الفاظ بن چکے، بن چکے۔ اُن پر قیاس کر کے نئے الفاظ بنانا اور لوگوں کو اس کی ترغیب دینا سراسر حماقت ہے۔ مگر میرا روئے سخن اُن قدامت پرست حضرات کی طرف نہیں ہے۔ میرے مخاطب وہ تعلیم یافتہ نوجوان ہیں، جن کے دماغ جدید معلومات سے اور دل تازہ خیالات سے لبریز ہیں، جو اپنی معلومات اور خیالات کی وسعت کے لیے زبان کی موجودہ حالت کو کافی خیال نہیں کرتے، جو چاہتے

ہیں کہ اپنی زبان کو یورپ کی ترقی یافتہ زبانوں کی بلندی پر پہنچائیں اور جن کے سینوں میں جدّت و اصلاح کی اُمنگیں موج زن ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ اس روشن خیال گروہ کے افراد ان اُصولوں اور طریقوں کا بغور مطالعہ کریں گے اور ان پر عمل کر کے نہ صرف نئی نئی علمی اصطلاحیں تیار کریں گے بلکہ شاعری اور انشا پردازی کا میدان وسیع کرنے کے لیے ہزاروں جدید الفاظ وضع کر ڈالیں گے اور ان کو اپنی تقریروں اور تحریروں میں بے تکلف استعمال کریں گے، کیوں کہ جدید الفاظ کے رائج کرنے کا بس یہی ایک گُر ہے۔ میں نے خود بھی ہمیشہ اسی گُر پر عمل کیا ہے اور اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ ہماری تقریری اور تحریری زبان میں چُپ چاپ بہت سے نئے الفاظ داخل ہو گئے ہیں۔

حیدر آباد دکن ہی وہ قلم رو ہے جس کی حدود میں اُردو شاعری کے آدم شمس ولی اللہ نے جنم لیا تھا اور اس زبان کے ادب کا آغاز ہوا تھا۔ اب یہی وہ سرزمین ہے جہاں اُردو زبان کی تکمیل اور ترقی کا جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔

اعلیٰ حضرت فرماں روائے دکن نے **جامعۂ عثمانیہ** اور دارالترجمہ کی بنیادیں اُٹھا کر تمام دُنیائے اُردو پر وہ احسان کیا ہے جو رہتی دُنیا تک یادگار رہے گا۔ ہندوستان کی نسلیں جب اُردو زبان کی روز افزوں ترقی دیکھیں گی اور اُس میں ہر قسم کے ادبی اور علمی خیالات کے ادا کرنے کی قابلیت پائیں گی تو "زندہ باد **عثمان علی خاں**" کا نعرہ بلند کریں گی۔

صاف ظاہر ہے کہ اگر اُردو زبان میں ہر علم کی تعلیم عام نہ کی جاتی اور یورپ کی زبانوں سے اس زبان میں علمی کتابوں کے ترجمہ کرنے کا ایسا وسیع انتظام نہ کیا جاتا تو اُردو زبان کے دائرہ کو وسیع کرنے کی ضرورت کبھی محسوس نہ ہوتی اور اُن اُصولوں اور طریقوں کا سُراغ کبھی نہ لگایا جاتا جن پر اُردو زبان کے آیندہ ارتقا کی بنیاد ہے اور اس کتاب میں تفصیل کے ساتھ درج کیے گئے ہیں۔ پس اُردو زبان کے

جدید انقلاب کی صبح کا طلوع ہونا ہی مُبارک اور روشن عہد کی برکات میں سے ہے جو "عہدِ عثمانی" کے نام سے مشہور ہے۔ فَلِلّٰہِ الحَمد

اب میں اُن اوراق کو جو "اُصُول وضع اِصطلاحات" کے نام سے موسُوم ہیں، حضرات ناظرین کی خدمت میں پیش کر کے یہ توقع رکھتا ہوں کہ اگر انھیں اپنی زبان سے محبت ہے اور چاہتے ہیں کہ اس میں ہر قسم کے خیالات ادا کرنے کی قوت اور قابلیت پیدا ہو اور وہ علمی و ادبی لحاظ سے ترقی کر کے یورپ کی شایستہ اور وسیع زبانوں کا درجہ حاصل کرے، تو وہ اس کتاب کو غور اور دلچسپی سے مطالعہ کریں گے اور اُن اُصُولوں اور طریقوں کو جو اس میں درج کیے گئے ہیں پیش نظر رکھ کر **الفاظ سازی** اور **اِصطلاح سازی** کے میدان میں آزادی سے قدم رکھیں گے اور اُردو زبان کے ادبیات کو نئی نئی ترکیبوں اور لفظوں سے مالامال کر دیں گے۔ اگر ہندوستان کے زندہ دل تعلیم یافتہ نوجوانوں نے اس اہم اور مفید مشغلہ کو اپنے ہاتھ میں لیا اور مضمون نگاری اور شاعری میں ان اُصُولوں اور طریقوں سے بے تکلف کام لینا شروع کر دیا تو میں خدا کا شکر ادا کروں گا اور سمجھوں گا کہ میری برسوں کی محنت اور جاں کاہی ٹھکانے لگی، کیوں کہ میں توسیع معلومات اور ارتقائے خیالات کے ساتھ زبان کے **اِنقلاب** کو نہایت ضروری جانتا ہوں اور اسی انقلاب کی تمنا میں یہ دماغ سوزی اور عرق ریزی اختیار کی گئی ہے۔

وحید الدین سلیم
اُردو پروفیسر عثمانیہ کالج حیدر آباد دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اصول اصطلاح سازی

تمہید وضع اصطلاحات یا اصطلاح سازی کا مسئلہ خاص طور پر نہایت اہم و نہایت دلچسپ ہی ہیں مدت دراز سے اس مسئلہ پر غور کرتا رہا ہوں انجمن ترقی اردو اور جامعۂ عثمانیہ (حیدر آباد) نے اردو زبان میں علمی کتابوں کے ترجمہ کا کام اپنے ذمے لیا ہے۔ اس بنا پر آج کل اردو زبان میں وضع اصطلاحات کا مسئلہ بہت زیادہ مہتم بالشان ہو گیا ہے۔ ہر طرف یہ بحث چھڑ گئی ہے کہ اصطلاحیں وضع کرنے کا کون سا طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ درحقیقت یہی وہ وقت ہی جب کہ ہمیں کسی صحیح اور موزوں طریقۂ اصطلاح سازی کی جستجو کرنی چاہیے۔ اگر آج اس راہ میں کوئی غلط قدم اٹھایا گیا تو منزل مقصود تک پہنچنا دشوار ہو جائے گا۔ اگر آج اس عظیم الشان علمی عمارت کی بنیاد رکھتے وقت پہلی اینٹ کج رکھی گئی، تو پھر اس کی دیواریں چاہے ثریا تک بلند کی جائیں ہر دیوار کج ہوگی اور کچھ عرصہ کے بعد یہ عمارت مرکز ثقل سے ہٹ کر زمین پر آ رہے گی یہی ضرورت ہی جس نے مجھے اِس بات پر آمادہ کیا ہے کہ میں اصطلاح سازی کے

اہم مسئلہ پر اپنے خیالات ارباب بصیرت کی خدمت میں پیش کروں چنانچہ میں نے ان اوراق میں وضاحت اور تفصیل کے ساتھ اپنے خیالات درج کر دیئے ہیں۔

اصطلاح کی ضرورت کیا ہے ؟

اصطلاح کی ضرورت ایسی نہیں ہے جس سے لوگ آگاہ نہ ہوں۔ اگر اصطلاحیں نہ ہوں تو ہم علمی مطالب کے ادا کرنے میں طول لاطائل سے کسی طرح نہیں بچ سکتے جہاں ایک چھوٹے سے لفظ سے کام نکل سکتا ہے، وہاں بڑے بڑے لمبے جملے لکھنے پڑتے ہیں اور اُن کو بار بار دُہرانا پڑتا ہے۔ لکھنے والے کا وقت جدا ضائع ہوتا ہے اور پڑھنے والے کی طبیعت جدا ملول ہوتی ہے۔ اصطلاحیں درحقیقت اشارے ہیں، جو خیالات کے مجموعوں کی طرف ذہن کو فوراً منتقل کر دیتے ہیں۔

بعض حضرات کی رائے ہے کہ اصطلاحیں وضع کرنے سے حافظہ پر بار پڑتا ہے سہولت اسی میں ہے کہ ہر اصطلاح سے جو معنی مطلوب ہیں، وہ تشریح و تفصیل کے ساتھ بیان کر دیے جائیں مگر ایسا کرنے میں یہی دقت ہے کہ لکھنے والے اور پڑھنے والے دونوں کا وقت ضائع ہوتا ہے اور کاغذ کا صرفہ جُدا ہوتا ہے۔ حافظہ پر بار پڑنے کی شکایت جو ان حضرات نے کی ہے وہ بھی صحیح نہیں ہے، کیوں کہ جو شخص کسی علم یا فن کو سیکھنا چاہتا ہے بس اُسی علم یا فن کی اصطلاحیں اسے یاد کرنی پڑتی ہیں، اُس سے یہ باز پُرس نہیں کی جاتی کہ وہ تمام علوم و فنون کی اصطلاحیں کیوں نہیں جانتا۔ یورپ میں بھی جہاں تعلیم عام اور جبری ہے کوئی شخص ایسا نہیں ملے گا جو دنیا بھر کے علوم و فنون کی اصطلاحیں از بر رکھتا ہو۔ ہر صاحب فن صرف اپنے فن کی اصطلاحات اور اُس فن کی معلومات سے آگاہ ہوتا ہے۔

اصطلاحات ہی پر کیا موقوف ہے۔ اگر آپ عام زبان پر غور کریں تو ہر لفظ ایک آوازی اشارہ ہے جو خیالات کے ایک بڑے مجموعے کی طرف رہنمائی کرتا ہے لفظوں

کے بنانے کی ضرورت ہی اس بنا پر پیش آئی ہے کہ خیالات کے مجموعوں کو بول چال میں بار بار دُہرانا پڑے تاکہ بولنے والے اور سننے والے کا وقت ضائع نہ ہو اور ایک شخص کا مافی الضمیر دوسرے شخص کے دل میں آسانی سے اتر جائے۔

ان **آوازی اشاروں** سے جن کے مجموعے کا نام زبان ہے بلا شبہ حافظہ پر کسی قدر بار پڑتا ہے، مگر یہ تھوڑی تکلیف اُس بڑی تکلیف سے بچنے کے لیے گوارا کی گئی ہے جو **اعضائی اشاروں** سے کام لینے میں برداشت کرنی پڑتی تھی۔ جب زبان ایجاد نہیں ہوئی تھی تو آوازوں کی جگہ اعضائی اشاروں سے کام لیا جاتا تھا۔ ہر شخص اپنے دل کا مطلب دوسرے شخص کو سمجھانے کے لیے ہاتھ پاؤں اور آنکھوں کے اشاروں سے کام لیتا تھا۔ یہ اشارے عجیب و غریب اور مختلف قسم کے ہوتے تھے **پالن ایشیا** کے جزائر میں بعض وحشی قومیں اب بھی ایسی موجود ہیں، جو آوازوں کی جگہ ایسے اشاروں سے کام لیتی ہیں۔ بات چیت کرنے کے وقت ان سے عجیب عجیب حرکات ظہور میں آتی ہیں۔ جن جزائر کی وحشی قوموں میں کچھ آوازیں پیدا ہو گئی ہیں، اُن میں اشاروں کی کمی صاف نظر آتی ہے آوازوں یا لفظوں کی ترقی سے اعضائی اشارات بتدریج کم ہوتے گئے ہیں۔ جن قوموں کی زبان میں نسبتاً الفاظ زیادہ ہیں، وہ بمقابلہ اُن قوموں کے جن کی زبان میں لفظوں کی کمی ہے اعضائی اشارات کا استعمال بہت کم کرتی ہیں۔ چوں کہ آوازی اشاروں میں اعضائی اشاروں کی نسبت بہت کم تکلیف ہے، اِس لیے الفاظ کی تعداد زبانوں میں رفتہ رفتہ بڑھتی گئی ہے اور اُن کے یاد رکھنے کی کوشش برابر ہوتی رہی ہے۔ اس کا انجام یہ ہوا کہ الفاظ کے یاد رکھنے میں حافظہ پر جو بار پڑتا تھا، وہ بھی متواتر یاد کرنے کی مشق سے کم ہوتا گیا اور خود حافظے بھی قوی ہوتے گئے۔ چنانچہ مؤرخوں نے بیان کیا ہے کہ دُنیا کی وہ قدیم قومیں جو سنسکرت، لاطینی، یُونانی اور عربی زبان بولتی تھیں۔ اُن کے

حافظے بمقابلہ دیگر ہم عصر اقوام کے نہایت قوی تھے۔ یہ وہ زبانیں ہیں جن میں الفاظ کی تعداد بمقابلہ دیگر قدیم زبانوں کے بہت زیادہ ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ الفاظ اس لیے ایجاد کیے گئے تھے کہ اعضائی اشاروں میں جو سخت تکلیف ہوتی تھی اُس سے بچیں۔ الفاظ کے یاد رکھنے میں بے شک حافظہ پر بار پڑتا تھا مگر یہ تکلیف بمقابلہ اُس تکلیف کے کم تھی، اِس لیے خوشی سے برداشت کی گئی۔ پھر لفظوں کے یاد رکھنے کی متواتر کوشش سے حافظہ کا بار بھی کم ہوگیا اور اس مشاقی سے خود حافظہ طاقتور ہوگیا پس لفظوں کی افزائش سے حافظہ پر بار پڑنے کی شکایت کسی طرح معقول نہیں ہے کیوں کہ اول تو یہ تکلیف بمقابلہ اُس تکلیف کے بہت ہی کم ہے جو لفظوں کے نہ ہونے کی صورت میں ہم کو برداشت کرنی پڑتی۔ دوسرے موجودہ صورت میں خود حافظہ کی مشق اور اس کی تقویت متصوّر ہے۔

اس کے علاوہ ہم کو ایک اور اہم بات پر بھی غور کرنا چاہئے۔ الفاظ معلومات پر دلالت کرتے ہیں اور الفاظ کی بہتات معلومات کی بہتات پر دلالت کرتی ہے۔ پس جس قوم کی زبان میں الفاظ کی تعداد کثیر ہے۔ اُس کی معلومات کا دائرہ بھی بمقابلہ اُس قوم کے جس کی زبان میں الفاظ کی قلت ہے نہایت وسیع ہوگا۔ اس بنا پر پہلی قوم بمقابلہ دوسری قوم کے لازمی طور پر زیادہ مہذب ہوگی۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جو حضرات الفاظ کی افزائش کے شاکی ہیں اور حافظہ پر بار پڑنے کا عذر پیش کرتے ہیں، وہ گویا اپنی قوم کو تہذیب و تمدن سے بھگاتے اور وحشت و بربریت کی طرف گھسیٹ کر لے جانا چاہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہنا زیادہ موزوں ہوگا کہ وہ اپنے ابنائے جنس کو ترقی کی بلندی سے نیچے اُتار کر تنزل کے غار میں ڈھکیلنا چاہتے ہیں۔

ان حضرات کو سوچنا اور سمجھنا چاہئیے کہ زندگی اور تمدن کی ضروریات ہی الفاظ کو

عدم سے وجود میں لاتی ہیں۔ گاؤں میں تمدن کی ضروریات کم ہیں، اس لیے گاؤں کے رہنے والے کم وبیش دو سو الفاظ سے اپنا کام چلا لیتے ہیں، مگر جب اُن کو شہروں میں آنا پڑتا ہے اور شہریوں سے معاملہ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے تو ضرورتاً اُن کے الفاظ میں اضافہ ہوتا ہے اور اب تین چار سو الفاظ کے بغیر اُن کا کام نہیں چل سکتا گاؤں والوں کی نسبت شہر والوں کی ضروریات زندگی زیادہ ہیں، اس لیے اُن کی زبان میں الفاظ کی تعداد کثیر ہے اور گاؤں والوں کی زبان کو شہر والوں کی زبان سے کچھ نسبت نہیں۔ پھر بڑے شہروں، دارالسلطنتوں، تجارتی منڈیوں، صنعتی کارخانوں اور علمی مرکزوں میں زندگی بسر کرنے والوں کی ضروریات تمدنی اور بھی زیادہ ہیں۔ اُن کو لازمی طور پر الفاظ کا بہت بڑا ذخیرہ اپنے ذہنوں میں محفوظ رکھنا پڑتا ہے۔ اگر یہ لوگ معترض حضرات کی طرح اپنے حافظہ پر بار ڈالنا نہ چاہیں، تو ان کو چاہئے کہ اُن بڑے تمدنی مرکزوں سے بھاگیں اور عام شہروں میں زندگی بسر کریں۔ پھر اگر عام شہری باشندے حافظے پر بار ڈالنے سے بچنا چاہیں تو اُن کو لازم ہے کہ وہ دیہات میں جا کر آباد ہوں۔ اسی طرح اگر دیہات کے باشندوں کے دماغ دو تین سو الفاظ کے بوجھ کا بھی تحمل نہ کر سکیں، تو پھر ان کے لیے پالن ایشیا کے اُن جزیروں میں سکونت اختیار کرنا موزوں ہوگا جہاں آوازی اشاروں یعنی الفاظ کا کوئی سراغ نہیں ملتا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اگر ہم ترقی کرنا چاہتے ہیں، اگر ہم شائستہ اور مہذب قوموں کی صف میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور اگر ہم علوم وفنون حاصل کرنا زندگی کا اہم مقصد جانتے ہیں تو زبان میں جدید الفاظ اور اصطلاحات کے اضافہ سے ہم کو ڈرنا نہیں چاہیے کیوں کہ ترقی کے لیے اس بوجھ کا برداشت کرنا ناگزیر ہے۔

وضع اصطلاحات کے خلاف ایک نئی رائے

بعض بزرگوار ہیں جو وضع اصطلاحات کی ضرورت تو تسلیم کرتے ہیں مگر اصطلاح سازی کے خلاف ایک نئی رائے رکھتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ الفاظ جو پہلے بن چکے اور پھیل کر مقبول ہو چکے ہیں، ان کے بنانے والوں کے نام معلوم نہیں ہیں۔ ان کے نزدیک صرف ایسے ہی الفاظ زبان میں داخل ہونے اور تسلیم کیے جانے کی قابلیت رکھتے ہیں، جن کے وضع کرنے والوں کے نام معلوم نہ ہوں۔ اگر کوئی خاص آدمی کوئی نیا لفظ وضع کرے تو وہ لفظ زبان میں داخل نہیں ہو سکتا۔ یہ بزرگوار اگر ذرا بھی تامل فرماتے تو یہ بات اُن کے ذہنوں پر ضرور منکشف ہو جاتی کہ ہر زبان میں جو الفاظ بنائے جاتے ہیں، ان کے بنانے کے وقت تمام قوم ایک جگہ مجتمع ہو کر اُن الفاظ کو وضع نہیں کرتی۔ اول کوئی خاص آدمی کسی خاص لفظ کو وضع کرتا اور اس کو استعمال کرتا ہے۔ پھر اگر وہ لفظ اُس معنی پر صاف اور روشن طور سے دلالت کرتا ہے، جس کے لیے وہ وضع کیا گیا ہے اور قواعد زبان کے خلاف بھی نہیں ہوتا تو اور لوگ بھی رفتہ رفتہ اُس کو قبول کر کے استعمال کرنے لگتے ہیں، شخص واضع کی شخصیت سے عام لوگوں کو کوئی بحث نہیں ہوتی اس لیے عموماً اُس کی شخصیت فراموش کر دی جاتی ہے اور کسی کو یاد نہیں رہتا کہ اس لفظ کو کس شخص نے اوّل وضع کیا تھا۔ عام لوگوں کی نظر صرف اُس ضرورت پر رہتی ہے جس کے لیے لفظ بنایا جاتا ہے۔ اگر وہ ضرورت لفظ موضوع سے پوری نہ ہوئی ہو اور وہ لفظ آسانی سے زبان پر نہ چلتا ہو تو اُس کے رد کرنے میں دیر نہیں ہوتی۔ وہ یہ کبھی نہیں دیکھتے کہ لفظ کا بنانے والا کون ہے اور اس تحقیقات کی ضرورت ان کو کبھی پیش نہیں آتی۔ یہی وجہ ہے کہ کسی زبان کے عام الفاظ کی تاریخ معلوم نہیں ہو سکتی مگر علمی الفاظ میں سے بہت سے الفاظ ایسے ہیں

جن کی تاریخ معلوم ہو سکتی ہے اور جن کے وضع کرنے والوں کے نام بھی معلوم ہو سکتے ہیں۔ اگر یہ بزرگ وار ذرا سی تکلیف برداشت کریں اور ویبسٹر ڈکشنری کو ملاحظہ فرمائیں تو انگریزی زبان کے علمی الفاظ کی بہت سی ایسی مثالیں اُن کو معلوم ہو جائیں گی آج یورپ کے علما میں کوئی شخص ایسا نہیں ملے گا جو ان علمی الفاظ کو جن کی تاریخ اور جن کے واضعوں کے نام معلوم ہیں، قبول نہ کرتا ہو اور محض اس بنا پر رد کر دیتا ہو کہ اُن کی تاریخ مجہول نہیں ہے۔

اردو زبان کو مسخ کرنے کی تجویز

ان عجیب و غریب خیال رکھنے والے بزرگ واروں سے جو اصطلاحات کی ضرورت تو تسلیم کرتے ہیں، مگر اصطلاح سازی کے مخالف ہیں، پوچھا جاتا ہے کہ اصطلاحات کی ضرورت تو مسلم ہے مگر جدید الفاظ کا بنانا آپ کے نزدیک ممنوع ہے تو پھر اس ضرورت کو پورا کرنے کی تدبیر کیا کی جائے؟ اس کا جواب حضرات مذکور یہ دیتے ہیں کہ انگریزی زبان کی علمی اصطلاحات قبول کر لینی چاہئیں۔ پھر جب ان سے کہا جاتا ہے کہ انگریزی زبان کے الفاظ ایسے کرخت اور ثقیل ہیں کہ ہماری زبانوں پر آسانی سے رواں نہیں ہو سکتے تو اس کے جواب میں وہ فرماتے ہیں کہ تم ان الفاظ کو بازاریوں اور جاہلوں کے سامنے بولو اور اُن سے درخواست کرو کہ وہ ان الفاظ کو دہرائیں۔ ظاہر ہے کہ وہ الفاظِ مذکور کو بجنسہٖ نہیں بول سکتے۔ پس ضرور ہے کہ اُن میں تغیر و تبدل کریں اور اُن کو اپنی زبان کی خراد پر چڑھائیں پھر جو تلفظ ان الفاظ کا وہ کریں اس کو سُن کر محفوظ کر لو اور سمجھو کہ انگریزی زبان کے الفاظ کو اپنی زبان میں داخل کرنے کا یہی موزوں اور مناسب طریقہ ہے۔

اس موقع پر اگر میں یہ کہوں کہ یہ بزرگ وار زبان کا صحیح ذوق نہیں رکھتے تو کچھ بے جا نہ ہو گا۔ ان بزرگ واروں کو جاننا چاہئے کہ انگریزی زبان میں علمی الفاظ کی اس قدر

کثرت ہے کہ اگر ان سب الفاظ کو ہم بگاڑ کر اور جاہلوں کی زبان کی خراد پر چڑھا کر اپنی زبان میں داخل کر لیں تو ہماری زبان کا قدرتی حسن و جمال اور اس کے خدوخال کی قدرتی خوبیاں سب خاک میں مل جائیں گی۔ اُن حضرات کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہر مہذب اور شائستہ زبان میں ایسے الفاظ جو اجنبی زبانوں سے لہجہ یا تلفظ کی تبدیلی یا حروف کی کمی بیشی کے ساتھ لئے جاتے ہیں، بمقابلہ اُس زبان کے اصلی الفاظ کے بہت کم ہوتے ہیں کیسی متمدن قوم کی زبان ان الفاظ کی کثرت کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اجنبی زبان کے الفاظ کی کیسی ہی تراش خراش کیوں نہ کی جائے ان میں اجنبیت کی بُو اس قدر باقی رہتی ہے کہ اہلِ زبان ان سے مانوس نہیں ہوتے۔ ہماری زبان میں موجودہ اصلی الفاظ کی تعداد ہی بمقابلہ مہذب زبانوں کے کم ہے۔ اگر انگریزی زبان کے تمام علمی الفاظ توڑ مروڑ کر اس میں بھر دیئے جائیں تو اُن کی تعداد اصلی الفاظ سے بھی زیادہ ہو جائے گی اور ہماری زبان کی لچک اور نزاکت سب ملیامیٹ ہو جائے گی۔ اور ہم ایسی زبان بولنے اور لکھنے پر مجبور ہوں گے جس کے الفاظ کا کوئی جز گوش آشنا اور مانوس نہ ہوگا۔ برخلاف اس کے اگر ہم انگریزی زبان کے علمی الفاظ کے مقابلہ میں ایسے الفاظ وضع کریں جن کے اجزا پہلے سے گوش آشنا اور مانوس ہوں تو اس سے نہ تو زبان کی سلاست اور لوچ میں فرق آئے گا اور نہ ہم اپنی زبان میں کسی ناگوار مداخلت کے جُرم کے مرتکب ہوں گے۔

وضع اصطلاحات کے متعلق عام فیصلہ

خدا کا شکر ہے کہ جامعۂ عثمانیہ دکن کی اُس جنرل کمیٹی نے جس میں زبان اور علم کا صحیح مذاق رکھنے والے بزرگ شامل تھے، یہ اہم مسئلہ کثرت رائے سے طے کر دیا ہے کہ انگریزی زبان کی اصطلاحیں بجنسہٖ یا کسی تغیر و تبدل کے ساتھ اردو زبان میں نہ لی جائیں بلکہ انگریزی علمی اصطلاحات کے مقابلہ میں اُردو علمی اصطلاحات

وضع کی جائیں۔ اس بنا پر اُن حضرات کے خیالات، جو اصطلاح سازی کے مخالف ہیں، اب زیادہ قابلِ توجہ اور لایقِ بحث نہیں رہے۔

اصطلاح سازی کے دو بڑے گروہ

اُردو زبان میں اصطلاح سازی کی ضرورت تسلیم کرنے کے بعد یہ مہتم بالشان بحث پیش آتی ہے کہ اگر ہم اصطلاحیں بنائیں تو کس اصول کے مطابق بنائیں۔ اس مرحلہ پہ پہنچ کر اصطلاح سازوں کے دو بڑے گروہ ہو گئے ہیں ایک گروہ کی رائے یہ ہے کہ تمام اصطلاحی الفاظ عربی زبان سے بنانے چاہئیں۔ دوسرے گروہ کی رائے یہ ہے کہ اصطلاحات کے وضع کرنے میں اُن تمام زبانوں کے لفظوں سے کام لینا چاہیئے۔ جو اُردو زبان میں بطور عنصر کے شامل ہیں (یعنی عربی، فارسی، ہندی) اور اُن لفظوں کی ترکیب میں اُردو گرامر سے مدد لینی چاہیئے۔

گروہِ اوّل کے دلائل

پہلا گروہ اپنے نظریہ کی تائید میں حسبِ ذیل دلائل پیش کرتا ہے:

(اوّل) عربی زبان مسلمانوں کی مذہبی زبان ہے اور اس سبب سے وہ تمام مسلمان قومیں جو دُنیا کے مختلف حصّوں میں آباد ہیں اس زبان سے یکساں طور پر مانوس ہیں۔ اگر اس زبان کے الفاظ سے اسی زبان کے قواعد کے مطابق علمی اصطلاحیں بنائی گئیں تو دنیا کے تمام مسلمان اُن کو آسانی اور دلچسپی کے ساتھ قبول کر لیں گے اور جس طرح یورپ کی علمی زبان تمام ممالک یورپ کے لئے ایک بین قومی زبان ہے، اسی طرح ہماری علمی زبان بھی تمام بلادِ اسلامیہ کے لئے ایک بین قومی زبان ہو گی۔

(دوم) عربی زبان پہلے سے علمی زبان ہے۔ مُسلمانوں کے تمام علمی کارنامے جو انھوں نے زمانۂ سابق میں سرانجام دیئے تھے، اس زبان میں جمع ہیں۔ اگر جدید علمی اصطلاحیں بھی اس زبان کے الفاظ سے اور اسی زبان کے قواعد کے مطابق وضع کی جائیں تو اس میں کافی قابلیت اس امر کی موجود ہے۔

پہلی دلیل بلاشبہ نہایت موثر اور مسلمانوں کے جذبات کو کھینچنے والی ہے عربی زبان میں مذہبی تعلیم رائج ہونے کے سبب ہر ایک مسلمان قوم اور ہر ایک اسلامی ملک میں اس زبان کے جاننے والے موجود ہیں۔ محض اس لحاظ سے عربی زبان میں تمام مسلمان قوموں کی مشترک مذہبی زبان ہونے کی قابلیت بے شک موجود ہے۔ اگر یہ ممکن ہوتا کہ یہ زبان تمام مسلمانانِ عالم کی مشترک علمی زبان بھی بن سکے تو ہماری خوش قسمتی میں کوئی شبہ نہیں تھا اور اس صورت میں تمام علوم و فنون نہایت آسانی اور سہولت کے ساتھ مسلمانوں کی ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل ہو سکتے تھے، مگر افسوس ہے کہ ہماری یہ آرزو پوری نہیں ہو سکتی۔

لاطینی اور یونانی وہ علمی زبانیں ہیں جن کے لفظوں اور ترکیبوں سے اہل یورپ نے علمی اصطلاحات بنائی ہیں۔ یہ دونوں زبانیں آریائی خاندان کی زبانیں ہیں۔ مگر عربی زبان اس خاندان کی زبان نہیں ہے، بلکہ اُس کا تعلق سامی خاندان سے ہے۔ آریائی اور سامی خاندانوں میں الفاظ کے بنانے کے جُدا جُدا قاعدے ہیں، آریائی خاندان کی زبانوں میں مرکب الفاظ بنانے اور اُن الفاظ سے پھر نئے الفاظ مشتق کرنے کے خاص قاعدے ہیں اور یہی وہ چیز ہے جس کی ضرورت علمی اصطلاحات میں پیش آتی ہے۔ سامی زبانوں میں یہ قاعدے نہیں ہیں۔ اس لیئے مرکّب الفاظ اور اُن کے مشتقات کو معرب کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ اُس وقت جب کہ یونانی زبان سے عربی زبان میں علمی کتابیں ترجمہ کی گئیں، علمی ذخیرہ بہت کم تھا اور مرکّب الفاظ کی تعداد بھی کم تھی، تاہم ہزاروں الفاظ معرب کیئے گئے اور اسی پر قناعت کر لی گئی۔ آج کل علوم کی تعداد یورپ میں بہت بڑھ گئی ہے اور ہر علم سے بہت سی شاخیں اور اُن شاخوں سے بہت سی کونپلیں نکل آئی ہیں۔ اس تمام ذخیرہ میں مرکّب الفاظ اور ان کے مشتقات کی بھرمار اس قدر ہے کہ عربی زبان

میں نہ تو یہ قابلیت ہے کہ اُن سب کے مقابلہ میں ویسے ہی الفاظ بنا سکے اور نہ اس کی فصاحت اس بات کا تحمّل کر سکتی ہے کہ ایسے تمام الفاظ کو معرب کر کے داخل زبان کر لیا جائے۔

عربی زبان کی قدرتی بناوٹ پر غور کرنے والا آسانی سے اس نکتہ کو سمجھ جائے گا کہ اس زبان میں مفرد مادّے تو کثرت سے ہیں مگر ترکیب کے لحاظ سے اس میں وہ لچک نہیں ہے جو یورپ کے علوم و فنون کو ان زبانوں میں منتقل کرنے کے لیے کافی ہو۔ مصری اور شامی اور خود عرب ہماری نسبت اپنی زبان کی رموز کو اچھی طرح سمجھتے ہیں وہ اسی وجہ سے کوئی ضابطہ وضع اصطلاحات کا قائم نہ کر سکے اور عملاً یہ فیصلہ انہوں نے کر دیا کہ عربی زبان یورپ کی جدید علمی اصطلاحات کے مقابلہ میں ویسی ہی علمی اصطلاحات بنانے کی قوت نہیں رکھتی۔ اب ہم کو اس بات کی توقع رکھنے کا کیا حق ہے کہ اصطلاح سازی میں تنہا اس زبان کے الفاظ اور اس کے قواعد اشتقاق کافی ہو سکتے ہیں۔ اگر یہ لچک عربی زبان میں موجود ہوتی تو عربی زبان بولنے والے نہایت آسانی سے وضع اصطلاحات میں پیش قدمی کرتے۔

پہلی دلیل میں جو مثال لاطینی اور یونانی کی دی گئی ہے، وہ کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ کیوں کہ لاطینی اور یونانی وہ زبانیں ہیں جو یورپ کی تمام زبانوں کا سرچشمہ ہیں۔ یونانی اور لاطینی کے بے شمار مادّے یورپ کی زبانوں میں اول بدل کر شامل ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بڑی بات یہ ہے کہ یورپ کی زبانوں اور لاطینی اور یونانی زبان کی کمپیریٹو گرامر (نحو بالمقابلہ) ایک ہے، اس لئے کہ یہ تمام زبانیں آریائی خاندان کی ذیل میں داخل ہیں۔ برخلاف اس کے ایران، افغانستان، ترکستان، چین، روس اور ملایا کے مسلمان جو فارسی، پشتو، ترکی، چینی، روسی اور ملائی زبانیں بولتے ہیں۔

وہ اُس خاندان السنہ سے کچھ تعلق نہیں رکھتیں، جس میں عربی زبان شامل ہے۔ ان زبانوں کی بناوٹ عربی زبان کی بناوٹ سے بالکل مختلف ہے اور عربی کی گرامر ان زبانوں کی گرامر سے کوئی مشابہت نہیں رکھتی۔ اس بنا پر جس طرح یونانی اور لاطینی تمام یورپ کے لئے ایک بین قومی علمی زبان بن گئی ہے اس طرح عربی زبان تمام بلاد اسلامیہ کے لئے مشترک علمی زبان نہیں بن سکتی۔ عراق، شام، عرب، مصر اور شمالی افریقہ میں البتہ عربی زبان یا اُس سے نکلی ہوئی بولیاں بولی جاتی ہیں۔ صرف ان ملکوں کے لئے عربی زبان ایک مشترک علمی زبان بن سکتی ہے۔

دوسری دلیل میں جو اس بات کا اشارہ کیا گیا ہے کہ زمانۂ سابق میں علوم کی اصطلاحیں عربی سے لی گئی ہیں، یہ صحیح ہے مگر ہمارے بزرگوں کا ایسا کرنا ایک خاص وجہ پر مبنی تھا اور وہ وجہ اب نہیں پائی جاتی۔ یونانی زبان سے علوم کا ترجمہ عربی زبان میں اس قوم نے کیا جو عربی زبان بولتی اور عربی ہی میں تعلیم و تعلّم کا کام انجام دیتی تھی۔ اس کے بعد جب یہ علوم ایران اور ہندوستان وغیرہ ملکوں میں آئے تو ذریعۂ تعلیم پھر بھی عربی زبان رہی چنانچہ ہمارے عربی مدارس میں اب تک بھی یہی زبان ذریعۂ تعلیم ہے۔ اس لحاظ سے تمام علمی اصطلاحات کا عربی زبان میں ہونا اور ان کا اس زبان کی ساخت اور گرامر کے مطابق ہونا ضروری اور مناسب تھا مگر اب ہم اُردو زبان کو ذریعۂ تعلیم قرار دے رہے ہیں اور اسی زبان میں یورپ کے تمام علوم و فنون کو منتقل کرنا چاہتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ جو نئی علمی اصطلاحات وضع کی جائیں، وہ اُردو زبان کی قدرتی ساخت اور گرامر کے مطابق ہوں۔

غرضکہ دونوں دلیلیں جو گروہ اوّل کے نظریہ کی حمایت میں پیش کی گئی ہیں وہ اگرچہ دل خوش کُن ضرور ہیں مگر عملاً بے کار ہیں۔

گروہ ثانی کے دلائل دوسرے نظریہ کی تائید میں جو کچھ کہا جاسکتا ہے وہ بہ طور اختصار کے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) کسی زبان کی ترقی کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں کہ اس زبان میں غیر زبانوں کے بے شمار الفاظ بجنسہ یا بعد تصرف کے داخل کر لیے جائیں زبان کی ترقی اسی حالت میں ترقی کہلا سکتی ہے جبکہ وہ اکثر الفاظ جو اس میں بڑھائے جائیں، اس زبان کی قدرتی ساخت اور اس کی اصلی گرامر کے مطابق بنائے گئے ہوں اور ان الفاظ کے مادے ان زبانوں سے لیے گئے ہوں جو اس زبان کی بناوٹ اور ترکیب میں قدرتی طور سے دخل رکھتی ہوں۔ پس اردو زبان میں علمی اصطلاحات وضع کرنا اسی حالت میں اس زبان کی ترقی کا باعث ہو سکتا ہے جب کہ اس اصول پر عمل کیا جائے۔

(۲) عربی زبان میں بلاشبہ مفرد مادوں کی افراط ہے اور اس لحاظ سے یہ زبان ایک اعلیٰ درجہ کی زبان ہے مگر جب کہ اردو زبان کے قدرتی عنصر عربی، فارسی اور ہندی زبانیں ہیں تو ان میں سے کسی ایک زبان پر قناعت کر لینا اپنے لیے تنگی پیدا کرنا اور ترقی کے دائرہ کو محدود کر دینا ہے۔ ہمارے لئے آسانی اور سہولت اسی میں ہے کہ ہم جو نئے الفاظ بنائیں ان کے مادے تینوں زبانوں سے لیں اور اپنی زبان کو ترقی کی اسی طبعی رفتار پر آگے بڑھنے دیں، جس پر کہ وہ آج تک چلتی اور آگے بڑھتی رہی ہے۔

(۳) اردو زبان ہندوستان کے مختلف گروہوں نے مل کر بنائی ہے اور فہم و تفہیم کی آسانی کے لیے ہر گروہ نے اپنی زبان کے الفاظ اس زبان میں شامل کئے ہیں اور اس طرح یہ زبان ان تمام گروہوں کے لئے ذریعۂ فہم و تفہیم بن گئی ہے۔ اگر ہم کسی ایک گروہ کی زبان مثلاً عربی کے الفاظ اس میں کثرت سے شامل کریں،

تو دوسرے گروہوں کے لیئے وہ ذریعۂ فہم و تفہیم نہیں رہے گی اور اس زبان کی اُس خاص قابلیت میں خلل آجائے گا جس کے سبب وہ تمام ہندوستان کے لئے مشترک زبان بن گئی ہے۔

(۴) ہندوستان میں مدّت دراز سے دو زبانیں ذریعۂ تعلیم رہی ہیں۔ ہندوؤں کے لئے سنسکرت اور مُسلمانوں کے لیئے عربی۔ اسی سبب سے دو مختلف قسم کی علمی اصطلاحیں اب تک اس ملک میں مستعمل ہوتی رہی ہیں۔ ہندوؤں نے اپنی تعلیمی کتابوں میں سنسکرت کی اصطلاحیں درج کی ہیں اور اپنی قوم کے طلبا کو انھیں اصطلاحوں میں تعلیم دی ہے برخلاف اس کے مُسلمانوں نے تمام علمی اصطلاحیں عربی زبان سے ملخوذ کی ہیں اور ذریعۂ تعلیم انھیں اصطلاحوں کو قرار دیا ہے۔ مگر اب ہم اُردو زبان کو ذریعۂ تعلیم ٹھیرانا چاہتے ہیں۔ اس بنا پر نہ تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ سنسکرت کی اصطلاحوں سے اپنی زبان کو بوجھل کریں اور مُسلمانوں کے لیئے مشکلات پیدا کریں اور نہ اس بات کو مناسب سمجھتے ہیں کہ تنہا عربی سے تمام اصطلاحیں لے کر ہندوستان کے دوسرے گروہوں کے لئے اپنی زبان کو نامانوس اور اجنبی ہونے دیں۔ ہمارے نزدیک مناسب طریقہ یہ ہے کہ اصطلاحیں وضع کرنے میں اُن تمام زبانوں سے کام لیا جائے جو اس زبان کی ترکیب میں طبعی طور پر شامل ہیں۔ ہم کو یقین ہے کہ ایسا کرنے سے تعلیم میں آسانی اور سہولت پیدا ہوگی۔

نہایت خوشی کی بات ہے کہ جامعۂ عثمانیہ کی اس کمیٹی نے جس میں دونوں گروہ کے اصحاب الرائے موجود تھے کافی غور اور مباحثہ کے بعد کثرت رائے سے دوسرے گروہ کے اس نظریہ کو پاس کر دیا ہے کہ اُردو زبان میں جو علمی اصطلاحیں وضع کی جائیں اُن کے لئے الفاظ عربی، فارسی اور ہندی سے بے تکلف لئے جائیں۔

مگر الفاظ کی ترکیب دیتے وقت صرف اردو زبان کی گرامر کا لحاظ رکھا جائے اور کسی زبان کی گرامر کا نہیں۔ ارباب کمیٹی نے اپنے اس فیصلہ میں اس نکتہ کو ملحوظ رکھا ہے کہ اگر علمی الفاظ کسی خاص زبان مثلاً عربی یا فارسی یا ہندی زبان سے اسی زبان کی گرامر کے مطابق بنائے جائیں گے تو وہ اردو زبان کے الفاظ نہ ہوں گے، بلکہ عربی، فارسی، یا ہندی زبان کے الفاظ ہوں گے۔ کسی زبان کے الفاظ بھی اردو زبان کے الفاظ کہلانے کے مستحق نہیں ہیں، جب تک کہ ان پر اردو گرامر کا سکّہ لگانے کی قابلیت نہ ہو یا اُن پر اردو گرامر کا سکّہ نہ لگا دیا گیا ہو۔ دوسرے لفظوں میں اس فیصلہ کا مطلب یہ ہے کہ جدید الفاظ اردو زبان میں خود اس زبان کی قدرتی ساخت کے مطابق بنائے جائیں نہ کہ اور کسی اجنبی زبان کی بناوٹ اور قواعد کے مطابق۔

اردو زبان کس خاندان السنہ میں داخل ہے

اس فیصلہ کے بعد یہ اہم بحث پیش آتی ہے کہ اردو زبان زبانوں کے کس خاندان سے تعلق رکھتی ہے اور اُس کی فطرت اور ساخت میں وہ لچک موجود ہے یا نہیں جو کسی زبان کو علمی زبان بنانے کے لئے ضروری ہے اگر اردو زبان کسی ایسے خاندان السنہ سے تعلق رکھتی ہے جس کی زبانوں میں یہ لچک نہیں پائی جاتی تو اس زبان کے علمی زبان بننے سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہو جانا چاہئے۔ برخلاف اس کے اگر ہماری زبان کا تعلق زبانوں کے ایسے خاندان سے ہے جس کی ماتحت زبانیں علمی زبان بننے کی قدرت اور قابلیت رکھتی ہیں تو پھر موجودہ حالت میں یہ زبان کیسی ہی مبتذل اور ادنیٰ کیوں نہ ہو توقع رکھنی چاہئے کہ ایک دن ضرور آئے گا جب کہ اُس کی قدرتی قابلیتیں خود بخود اندر سے اُبل پڑیں گی اور وہ علمی زبان کے بلند درجہ پر پہنچ کر رہے گی۔

اس مطلب کے لئے اوّل ہم کو اس رشتہ کا سراغ لگانا چاہئے جو اردو زبان اور دنیا کی دیگر زبانوں کے درمیان ہے پھر زبانوں کے جس خاندان سے اُس کا ارتباط پایا جائے اُس خاندان کی زبانوں کی مشترک گرامر پر غور کرنا چاہئے اور ان تمام اصولوں کی تحقیقات کرنی چاہئے جو ان زبانوں میں مشترک طور پر پائے جاتے ہوں۔ اس کے بعد دیکھنا چاہئے کہ وہ مشترک اصول ہماری زبان میں موجود ہیں یا نہیں۔ اگر وہ اصول ہماری زبان میں پائے جائیں اور اس بات کا بھی ثبوت مل جائے کہ ان اصولوں کے مطابق ہمیشہ ہماری زبان کے الفاظ بنائے گئے ہیں تو پھر یقین کرنا چاہیئے کہ ہماری زبان بلاشبہ اُس خاندان لسنہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کے بعد جدید الفاظ بنانے کے لئے ایسے ضابطے مقرر کردینے چاہئیں جو ان اصولوں کے ماتحت ہوں۔ اس میں ذرا شک نہیں ہے کہ اصطلاح سازی یا لفظ سازی کا سب سے زیادہ صحیح طریقہ یہی ہو سکتا ہے، اس کے سوا کسی اور طریقہ سے یہ اُمید نہیں رکھنی چاہیئے کہ وہ ہماری زبان کی قدرتی ساخت کے مطابق الفاظ بنانے میں مدد دے گا۔

واضح ہو کہ علمائے السنہ نے جنھوں نے دُنیا کی زبانوں کا مطالعہ نہایت غور و فکر سے کیا ہے اس بات کا سراغ لگایا ہے کہ کون سی زبانیں اپنی خاص بناوٹ اور قواعد ترکیب اور الفاظ کی مشابہت کے لحاظ سے ایک سلسلہ میں رکھی جا سکتی ہیں اور کون سی زبانیں جداگانہ بناوٹ اور قواعد اشتقاق اور الفاظ کی مشابہت کے لحاظ سے دوسرے سلسلہ میں مسلسل ہو سکتی ہیں۔ پھر ایسے ہر سلسلہ کو جس کے ماتحت کئی زبانیں ہوں ایک خاندان کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ ان خاندانوں میں سے تین بڑے خاندان بہت مشہور ہیں جو حسب ذیل ہیں:-

(۱) آریائی (۲) سامی (۳) تورانی۔

ان میں سے پہلا خاندان نہایت اہم ہے۔ اس کو انڈو یوروپین، انڈو جرمنک اور انڈو کلٹک بھی کہتے ہیں۔ علماء السنہ نے اس خاندان کو دو بڑے ڈویژنوں یا جماعتوں میں تقسیم کیا ہے۔ ان میں سے ایک جماعت مشرقی اور دوسری مغربی کہلاتی ہے، پھر ہر جماعت کئی سب فیملی یعنی چھوٹے خاندانوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ پھر ہر چھوٹا خاندان متعدد برانچوں یعنی شعبوں میں اور ہر شعبہ متعدد گروپوں یعنی مجموعوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ان میں سے ہر مجموعہ کئی زبانوں پر مشتمل ہے۔ مشرقی جماعت میں چار چھوٹے خاندان حسب ذیل ہیں۔

(۱) انڈو ایرانین (۲) اناٹولک (۳) تھریسو الیرین (۴) بالٹو سلیوک

ان میں سے پہلا چھوٹا خاندان دو شعبوں انڈک اور ایرانین میں منقسم ہوتا ہے۔ پھر شعبۂ انڈک میں دو بڑے مجموعے سنسکرتک اور نان سنسکرتک بتائے گئے ہیں۔ سنسکرتک مجموعہ میں جو زبانیں شامل ہیں اُن میں سے چند زبانیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) سنسکرت (۲) پالی (۳) پراکرت (۴) مہاراشٹری (۵) ماگدھی (۶) سورسینی (۷) کشمیری (۸) کوہستانی (۹) پنجابی (۱۰) ملتانی (۱۱) سندھی (۱۲) مرہٹی (۱۳) اُڑیا (۱۴) بہاری (۱۵) بنگالی (۱۶) آسامی (۱۷) ہندی بھاشا (۱۸) اُردو (۱۹) راجستانی (۲۰) گجراتی (۲۱) نیپالی (۲۲) سنگھالی۔

اس سے معلوم ہوا کہ اُردو زبان ان زبانوں میں شامل ہے جو سنسکرت سے مشتق ہوئی ہیں۔

سنسکرتک زبانیں شعبۂ انڈک سے تعلق رکھتی ہیں جیسا کہ ابھی بیان کیا گیا۔ اس شعبہ کے ہم پہلو وہ شعبہ ہے جو ایرانین کہلاتا ہے۔ اس شعبہ میں پشتو، فارسی، ژند اور پہلوی زبانیں شامل ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اُردو زبان کا رشتہ فارسی زبان اور اُس کی شاخوں سے بھی ہے۔

آریائی خاندان کے دوسرے ڈویژن میں چار چھوٹے خاندان شامل ہیں۔

جن کے نام حسب ذیل ہیں :۔

(۱) ہیلینک (۲) اٹیلک (۳) کلٹک (۴) ٹیوٹانک ۔ ان میں سے پہلے چھوٹے خاندان میں یونانی زبان دوسرے چھوٹے خاندان میں لاطینی، اطالوی، فرانسیسی، اندلسی، آسٹروی اور پرتگالی زبانیں اور چوتھے چھوٹے خاندان میں جرمن اور انگریزی زبانیں شامل ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اردو زبان کا رشتہ جس طرح دنیا کی قدیم مشہور ترین علمی زبان سنسکرت سے ہے، اسی طرح اس کا دور کا تعلق دنیا کی دوسری دو بڑی مشہور قدیم علمی زبانوں لاطینی اور یونانی سے اور زمانۂ حال کی تین نامور علمی زبانوں جرمن، فرانسیسی اور انگریزی سے ہے۔

عربی زبان کا تعلق سامی خاندان سے اور ترکی کا تعلق تورانی خاندان سے ہے اردو زبان میں عربی زبان کے الفاظ بہت زیادہ اور ترکی زبان کے الفاظ بھی بہت سے پائے جاتے ہیں اور اس لحاظ سے یہ زبان دنیا کے تینوں مشہور خاندان ہائے السنہ سے فیض یاب ہے اور اس میں بڑی وسعت پائی جاتی ہے مگر چوں کہ اس زبان کی بناوٹ اور اس کی گرامر وہی ہے جو آریائی خاندان کی زبانوں کی ہے اس لئے علمائے السنہ نے اس زبان کو اسی خاندان کے سلسلے میں داخل کیا ہے اور دوسرے دو خاندان ہائے السنہ سے اس کو بے تعلق بتایا ہے۔

اس رشتہ کا سراغ لگانے کے بعد جو اردو زبان اور دنیا کی دیگر زبانوں کے درمیان ہے، اب یہ دیکھنا ہے کہ آریائی زبانوں میں گرامر کے مشترک اصول کون سے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی تحقیق کرنا ہے کہ وہ مشترک اصول اردو زبان میں پائے جاتے ہیں یا نہیں مگر یہ بحث اس قدر طویل ہے کہ اگر ہم اس کو پوری تفصیل کے ساتھ لکھیں تو ایک ضخیم کتاب صرف اسی بحث پر تیار ہو سکتی ہے۔ مجبوراً ہم کو بعض اہم اصولوں پر اپنی بحث کو محدود کر دینا پڑے گا اور یہ وہ اصول ہیں جن سے

لفظ سازی میں بہت زیادہ کام لیا جاتا ہے۔

آریائی زبانوں کا پہلا مشترک اصول

آریائی زبانوں کا ایک مشترک اُصول یہ ہے کہ دو یا دو سے زیادہ لفظ پاس پاس رکھ دیئے جاتے ہیں اور ان کے درمیان بظاہر کوئی رشتہ یا ربط گرامر کے لحاظ سے نہیں ہوتا۔ ایسے مرکب کو انگریزی میں Juxta-Positional Compound جکسٹا پوزیشنل کمپاؤنڈ یعنی مرکب امتزاجی کہتے ہیں۔ یہاں من جملہ آریائی زبانوں کے صرف انگریزی زبان کی چند مثالیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔

Horse-Race ہارس ریس (ہارس = گھوڑا۔ ریس = دوڑ) یعنی گھڑ دوڑ

Lamp Oil لیمپ آئل (لیمپ = چراغ۔ آئل = تیل) یعنی چراغ کا تیل۔

Jaw-Bone جابون (جا = ڈاڑھ۔ بون = ہڈی) یعنی ڈاڑھ کی ہڈی

Post-Man پوسٹ مین (پوسٹ = ڈاک۔ مین = آدمی) یعنی ڈاک کا آدمی چٹھی رساں

Drinking-Water ڈرنکنگ واٹر (ڈرنکنگ = پینا۔ واٹر = پانی) یعنی پینے کا پانی۔

اُردو زبان میں اس ترکیب کی مثالیں کثرت سے ہیں۔ چند مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں:-

اکاس دیا۔ تارا منڈل۔ باؤ گولا۔ بن کربلا۔ ٹھگ بدیا۔ جنم پتری۔ چاند گہن رام لیلا۔ موم روغن۔ گاؤ زبان۔ بازار چودھری۔ جیب گھڑی۔ عمر قید۔ گھر داماد۔ مونگ پھلی۔ کفن چور۔ درد شریک۔ غرض آشنا۔ زن مُرید۔ سفر خرچ وغیرہ۔

آریائی زبانوں کا دوسرا مشترک اُصول

دوسرا مشترک اُصول آریائی زبانوں کا یہ ہے کہ الفاظ تو پاس پاس رکھے جائیں مگر ان کے درمیان گرامر کے لحاظ سے کوئی رشتہ یا ربط ضرور ہو۔ ایسے مرکبات کو انگریزی زبان میں سنٹکٹکل کمپاؤنڈ Syntactical Compound

یعنی مُرکب ارتباطی کہتے ہیں۔ یہاں انگریزی زبان کی چند مثالیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔

Pick-Pocket پک پاکٹ (پہلے لفظ کے معنی چننا یا اٹھانا اور دوسرے کے معنی جیب ہیں) یعنی جیب کترا۔

Pas-Time پاس ٹائم (پہلے لفظ کے معنی گزارنا اور دوسرے کے معنی وقت ہیں۔ وقت گزارنے کا سامان) یعنی تماشا۔

Break-Water بریک واٹر (پہلے لفظ کے معنی توڑنا اور دوسرے کے معنی پانی ہیں) یعنی وہ دیوار جس سے پانی ٹکرا کر واپس جائے اور وہ زمین جس کی حفاظت کے لئے دیوار بنائی گئی ہے پانی کے صدمے سے محفوظ رہے۔

Shoe-Maker شومیکر (شو = جوتا۔ میکر = بنانے والا) یعنی موچی۔

Man-Eater مین ایٹر (مین = آدمی۔ ایٹر = کھانے والا) یعنی مردم خوار۔

Snake-charmer سنیک چارمر (سنیک = سانپ۔ چارمر = جادو کرنے والا) یعنی سپیرا

Rat-catcher ریٹ کیچر (ریٹ = چوہا۔ کیچر = پکڑنے والا) یعنی چوہے دان۔

Engine-Driver انجن ڈرائیور (ڈرائیور = کھینچنے یا چلانے والا) یعنی انجن بان

Noble-Man نوبل مین (نوبل = شریف۔ مین = آدمی) یعنی شریف آدمی۔

Free-Trade فری ٹریڈ (فری = آزاد۔ ٹریڈ = تجارت) یعنی آزاد تجارت

Quick-silver کوئک سلور (کوئک = تیز، چنچل۔ سلور = چاندی) یعنی پارہ

Humming-Bird ہمنگ برڈ (ہمنگ = بھنبھنانے والا۔ برڈ = پرندہ) وہ اُڑتا جانور جو بھنبھنائے۔

Spinning-Top سپننگ ٹاپ (سپننگ = گھومنے والا۔ ٹاپ = لٹو) یعنی گھومنے والا لٹو۔

Long-tailed لانگ ٹیلڈ (لانگ = لمبی۔ ٹیل = دم) یعنی لمبی دُم والا۔

Red-coloured رڈ کلرڈ (رڈ۔ سُرخ۔ کلر۔ رنگ) یعنی سرخ رنگ والا۔

Watch-Making واچ میکنگ (واچ۔ گھڑی میکنگ بنانا) یعنی گھڑی سازی

House-Building ہاؤس بلڈنگ (ہاؤس۔ مکان۔ بلڈنگ۔ تعمیر کرنا) یعنی معماری

اُردو زبان میں اس کی مثالیں حسب ذیل ہیں:۔

جیب کترا۔ چڑی مار۔ چلم چٹ۔ نیبو نچوڑ۔ منہ توڑ۔ دھواں لپک۔ کفن کھسوٹ مکھی چوس۔ پتھر پھوڑا۔ چر کٹا۔ چلتا منتر۔ اٹھتی جوانی۔ کڑواں بات۔ پھسلواں پتھر۔ لال پلکا۔ لم قدا۔ لم ٹنگو۔ ننگ پیرا۔ اندھیر نگری۔ چھوٹا منہ۔ بڑی بات وغیرہ۔

مگر ہمارے نزدیک انگریزی گراموں کی یہ تقسیم مرکبات صحیح نہیں ہے مرکبات امتزاجی میں مرکباتِ اضافی اور مرکبات ارتباطی میں مرکباتِ توصیفی اور بعض فعلی مشتقات کے سوا اور کچھ نہیں آتا۔ ہم مرکبات کی بحث کو تفصیل کے ساتھ اس موقع پر بیان کریں گے جہاں مرکب اصطلاحیں وضع کرنے کے اصول بتائیں گے۔

آریائی زبانوں کا تیسرا مشترک اصول

تیسرا اصول جو آریائی زبانوں میں مشترک اور یکساں طور سے پایا جاتا ہے یہ ہے کہ لفظ کے شروع یا آخر میں ایک جز بڑھایا جاتا ہے اور اس طرح ایک نیا لفظ بن جاتا ہے۔ جو جز لفظ کے شروع میں بڑھایا جاتا ہے اس کو پری فکس Prefix یعنی سابقہ کہتے ہیں اور جو جز لفظ کے آخر میں بڑھایا جاتا ہے اس کو سفکس Su fix یعنی لاحقہ کہتے ہیں۔ یہ جز جو مستقل الفاظ کے شروع اور آخر میں بڑھائے جاتے ہیں۔ ان کے معنوں میں تبدیلی پیدا کرتے ہیں۔ یہ بالعموم ایسے ہوتے ہیں کہ زبان میں مستقل طور پر ان کا استعمال نہیں ہوتا، یا وہ اُن معنوں میں مستعمل نہیں ہوتے جن میں کہ وہ بہ طور سابقوں اور لاحقوں کے استعمال کئے گئے ہیں۔ اردو زبان کے جو سابقے اور لاحقے ہم نے درج کئے ہیں وہ یا تو اس غرض کے لیے کثرت کے ساتھ

مستعمل ہوئے ہیں یا آئندہ مستعمل ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔

سامی زبانوں میں جن میں سے عربی بھی ہے سابقوں اور لاحقوں کا وجود نہیں پایا جاتا۔ ان زبانوں میں جو تغیر اشتقاق کی حالت میں ہوتا ہے، وہ عام طور پر الفاظ کے اندر ہوتا ہے برخلاف اس کے آریائی زبانوں میں زیادہ تر الفاظ کے آگے پیچھے کچھ اجزا بڑھائے جاتے ہیں اور وہ الفاظ اپنی اصلی شکل و صورت بدستور باقی رہتے ہیں۔ یہی اجزا سابقے اور لاحقے کہلاتے ہیں۔ جن الفاظ کے شروع میں سابقے لگائے گئے ہوں، اُن کے آخر میں کبھی ایک ساتھ لاحقے بھی لگائے جا سکتے ہیں۔ بعض دفعہ دو دو لاحقے لفظ کے آخر میں لگا دیئے جاتے ہیں۔ جب لفظ کے آخر میں ایک لاحقہ لگایا جاتا ہے تو اس سے ایک نیا لفظ بن جاتا ہے جب اسی لفظ کے شروع میں ایک سابقہ بھی لگاتے ہیں تو اس سے دوسرا نیا لفظ پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر جب دوسرا لاحقہ لفظ کے آخر میں لگاتے ہیں تو تیسرا نیا لفظ بن جاتا ہے اس طرح ایک مادہ سے متعدد الفاظ پھوٹ نکلتے ہیں، مثلاً پرہیز سے پرہیزگار، ناپرہیزگار ناپرہیزگاری۔

انگریزی زبان کے سابقے

انگریزی زبان کے پری فکسز Prefixes یا سابقوں کی کچھ مثالیں اس موقع پر درج کی جاتی ہیں۔ یہ سابقے لاطینی، یونانی اور فرانسیسی زبان سے لئے گئے ہیں Ambi امبی (لاطینی) دونوں۔ دونوں طرف۔ جیسے Ambidexter امبی ڈکسٹر (ڈکسٹر = دایاں ہاتھ) وہ شخص جو دائیں ہاتھ کی طرح دونوں ہاتھوں سے کام لے سکے۔ Ambition امبیشن (امبی ایو ایٹم = جانا۔ ہر طرف جانا یا دوڑتا) حرص و ہوس Amphi امفی (یونانی) دونوں طرف، ہر طرف جیسے Amphi theatre امفی تھیٹر قدیم زمانہ میں ایک مدوّر تماشا گاہ تھی جس میں چاروں طرف سیڑھیوں پر بیٹھ کر لوگ

تماشا دیکھتے تھے Amphibia امفی بیا (امفی + بیاس = زندگی) وہ جانور جو ہوا اور پانی دونوں میں یکساں زندگی بسر کرتے ہیں ۔

Anti انٹی (یونانی) خلاف ۔ مخالف ۔ جیسے Anti-Democrat انٹی ڈماکریٹ (ڈماکریٹ وہ شخص ہے جو ڈماکریسی یعنی جمہوریت کا حامی ہو) وہ شخص جو حامیان جمہوریت یا جمہوریت کا مخالف ہو۔

Anti-Lithic انٹی لیتھک (صفت) (انٹی + لیتھاس = پتھر) وہ دوا جو مثانہ میں پتھری پیدا ہونے کو روکے ۔

Auto آٹو (یونانی) خود۔ جیسے Autograph آٹوگراف (آٹو + گراف لکھائی) اپنے ہاتھ کی لکھائی ۔ دستخط

Autonomy آٹونومی (آٹو + نوماس = قانون ۔ حکومت) اپنی حکومت کا اختیار یا حق ۔ co کو ۔ شریک ساتھی جیسے Co-operate کواپریٹ (کو + اپریٹ = کام کرنا) مل کر کام کرنا ۔

Co-Partner کو پارٹنر (کو + پارٹنر = حصہ دار) شریک ۔ حصہ دار

Demi ڈیمی (فرانسیسی) آدھا ۔ نصف ۔ جیسے Demigod ڈمی گاڈ (ڈیمی + گاڈ = خدا ۔ دیوتا) نیم دیوتا ۔ دیوتا کی اولاد Demiofficial ڈمی آفیشل (ڈمی + آفیشل = دفتری ۔ سرکاری) نیم سرکاری ۔

Epi اپی (یونانی) اوپر جیسے Epiglottis اپی گلاٹس (اپی + گلاٹس = حنجرہ) وہ پان کی شکل کی چپٹی ہڈی جو حنجرہ یعنی ہوا کی نالی کے منہ پر کھڑی رہتی ہے ۔

Epizoon اپی زون (اپی + زون = حیوان) وہ چھوٹا سا جانور جو کسی دوسرے جانور کی جلد سے چمٹا رہتا ہے ۔

Extra اکسٹرا (لاطینی) علاوہ غیر معمولی - سوا - جیسے Extraordinary
اکسٹرا آرڈنری (اکسٹرا + آرڈنری = باقاعدہ) بے قاعدہ - غیر معمولی -
Extraassistant اکسٹرا اسسٹنٹ (اکسٹرا + اسسٹنٹ = معاون)
زائد مددگار - Hyper ہائپر - اوپر - جیسے Hyperborean
ہائپر بورین (ہائپر + بورین = شمال) وہ لوگ جو منتہائے شمال مین زندگی بسر
کرتے ہیں Hyperphysical ہائپر فزیکل (ہائپر + فزیکل = طبعی) غیر طبعی
مافوق العادت Hypo ہائپو (یونانی) - نیچے - ماتحت - جیسے
Hopo chondiria ہائپو کانڈریا (ہائپو + کانڈراس = چپنی ہڈی) پیٹ کے
دو حصّے جو دائیں بائیں چھوٹی پسلیوں کے نیچے واقع ہیں -
Hypoglossae ہائپو گلاسل (ہائپو + گلاس = زبان) اُس جگہ کے
متعلق جو زبان کے نیچے واقع ہے -

Mis مس (لاطینی) غلط - خراب - بُرا - جیسے Misfortune
مس فارچون (مس + فارچون = قسمت) بدقسمتی -
Misgovernment مس گورنمنٹ (مس + گورنمنٹ = حکومت)
بدعملی - بدنظمی Mono مانو (یونانی) ایک جیسے Monogamy مانوگیمی (مانو +
گیمی = شادی نکاح) ایک بیوی یا میاں سے شادی کرنا -
Monolith مانولتھ (مانو + لتھاس = پتھر) ایک پتّھر کا ستون -
Non نان (لاطینی) نہیں - نفی کی علامت جیسے Nonpayment
نان پے منٹ (نان + پے منٹ = ادا کرنا) ادا کرنے سے غفلت یا انکار -
Nonresidence نان ریزیڈنس (نان + ریزیڈنس = بود و باش) کسی
ایک جگہ قیام نہ کرنا - Pan پین (یونانی) سب - جیسے Panorama

(پین + ہوراما = نظارہ) پورا منظر۔ بہت سے منظروں کی تصویر جو تماشائیوں کو دکھائی جائے Pantheism پین تھی ازم (پین + تھیاس = خدا) اس عقیدہ کا ماننا کہ تمام دنیا خدا ہے۔ ہمہ اوست۔ وحدۃ الوجود۔

Poly پالی (یونانی) بہت۔ کثیر جیسے Polygamy پالی گیمی (پالی + گیمی = شادی) کئی بیویوں یا شوہروں سے شادی کرنا۔

Polygraphy پالی گرافی (پالی + گراف = لکھنا) کئی طرح لکھنے کا فن۔

Post پوسٹ (لاطینی) بعد۔ جیسے Post-Date. پوسٹ ڈیٹ پوسٹ + ڈیٹ = تاریخ) بعد کی تاریخ = Post-graduate پوسٹ گریجویٹ (پوسٹ + گریجویٹ = سند یافتہ) وہ سند یافتہ طالب علم، جو سند پانے کے بعد بھی اپنا علمی مطالعہ جاری رکھے Pre پری (لاطینی) پہلے۔ جیسے Prehistoric پری ہسٹارک (پری + ہسٹری = تاریخ) تاریخی زمانہ سے پہلے کا Prejudgment پری ججمنٹ (پری + ججمنٹ = فیصلہ) بغیر مقدمہ کی سماعت کے فیصلہ کرنا۔ Proto پروٹو (یونانی) اوّل جیسے Protophyte پروٹو فائٹ (پروٹو + فائٹ = درخت) نباتی دُنیا میں سب سے ادنا اور ابتدائی پودا Protozoon پروٹوزون (پروٹو + زون = جانور) حیوانی دنیا میں سب سے ادنا اور ابتدائی جانور۔

Re ری (لاطینی) دوبارہ جیسے React ری ایکٹ (ری + ایکٹ = کرنا) دوبارہ کرنا Rebaptise ری بپٹائز (ری + بپتسما دینا) دوبارہ اصطباغ دینا Sub سب (لاطینی) نیچے۔ جیسے Subacid سب ایسڈ (سب + ایسڈ = تیزاب) کم درجہ کا تیزاب Sub Divide سب ڈوائڈ (سب ڈوائڈ = تقسیم) تقسیم در تقسیم کرنا Tri ٹری (یونانی)

تین۔ جیسے Tricolour ٹری کلر (ٹری + کلر = رنگ) تین رنگ کا۔
Trilingual ٹری لنگول (ٹری + لنگوا = زبان) تین زبان کا۔

اُردو سابقے

یہ سابقے فارسی، ہندی سے اور بعض عربی الفاظ سے لئے گئے ہیں۔ ہر سابقے کے ساتھ زبان کی رمز لکھ کر بتا دیا گیا ہے کہ وہ کس زبان سے لیا گیا ہے۔ ان سابقوں کے ساتھ اُن الفاظ کی کچھ مثالیں بھی دی گئی ہیں جو اُن کے لگانے سے بن گئے ہیں۔ یہ بات خاص کر قابل غور ہے کہ اکثر سابقے جن زبانوں سے لئے گئے ہیں، اُن کے سوا دیگر زبانوں کے ساتھ بھی اہل زبان نے ان کو لگایا ہے، ایسے خاص الفاظ کے اوپر جن میں عربی ہندی یا فارسی ہندی کا ملاپ ہوا ہے تمیز کے لئے ایک خط کھینچ دیا گیا ہے۔ یہی آزادی ہے جو اردو زبان کی خصوصیت میں داخل ہے۔ جو الفاظ مستقل طور پر کثرت سے مستعمل ہیں اگر اُن کے حروف علت گرا کر بطور سابقوں کے استعمال کئے گئے ہوں تو وہ ذیل کے سابقوں میں شامل نہیں ہیں۔ مثلاً کالا سے کل۔ بڑا سے بڑ۔ چھوٹا سے چھُٹ وغیرہ

فارسی زبان کے سابقوں کی ذیل میں ہم نے وہ الفاظ بھی درج کر دیئے ہیں جو خود اہل فارس نے اُن سابقوں سے بنائے ہیں۔ ایسے الفاظ کے شروع میں علامت (ف) درج کی گئی ہے اس سے الفاظ سازی میں مزید بصیرت اور مہارت حاصل ہوگی۔

اَ (ہ) (نفی کے لئے) اَٹل۔ اَچل۔ اچھوتا۔ اکارت۔ اَلونا۔ وغیرہ

از (ف) ازبر۔ ازبس۔ ازحد۔ ازخود۔ ازسرتاپا۔ ازسرنو۔ ازغیب ازغیبی دھکا۔ ازغیبیا (حرامی) وغیرہ۔

اَن (ہ) (نفی کی علامت) اَن بَن (ناموافقت) اَن پڑھ - اَن دیکھا۔ اَن سمجھ۔ اَن گھڑ۔ اَن گھڑت۔ اَن گنا۔ اَن گنت۔ انیک۔ اَن جان۔ اَن مل اَن مول۔ اَن ہوا۔ ان ہوت (مفلسی) اَن ہونی۔ انادی (آد = شروع) یعنی قدیم وغیرہ۔

با (ف) (ساتھ) باثر۔ باایمان۔ باتدبیر۔ باتمیز۔ باحیا۔ باخبر۔ باخبری باشوق۔ باضابطہ۔ باضابطگی۔ باقاعدہ۔ باقاعدگی۔ بامروت۔ بانوا۔ باوضع باوفا۔ باوفائی وغیرہ (ف) بادِل (دلیر) باسنگ (صاحب وقار آدمی) بانیاز (حاجتمند) وغیرہ

باز (ف) (پھر) بازدعوا۔ بازداری۔ بازپرس۔ بازخواہ (جواب طلب کرنے والا) بازیافت۔ بازگشت وغیرہ (ف) بازپیچ (چند مہرے یا گولیاں جو ڈوری میں باندھ کر بچّے کے گہوارہ میں لٹکاتے ہیں تاکہ بچّہ اُن کے ساتھ کھیلے) بازخواست مطالبہ۔ مواخذہ) بازدار (وہ شخص جو لوگوں کو کسی کام سے منع کرے) بازداشت۔ بازگوئی۔ کہی ہوئی بات کو دوبارہ کہنا۔ بازگو (مؤرخ) بازماندہ (بچا کھچا کھانا) بازیافت۔ بازکشا (قوتِ تمیز) وغیرہ۔

بَر (ف) (اوپر۔ باہر) برآمد۔ برآمدہ۔ برآورد۔ برباد۔ بربادی۔ برپا۔ برتر۔ برتری۔ برحق۔ برخاست۔ برخاستگی۔ برانگیختہ۔ برانگیختگی۔ برخلاف۔ برطرف برطرفی۔ برعکس۔ برگزیدہ۔ برگزیدگی۔ برگشتہ۔ برگشتگی۔ برمحل۔ برملا۔ برقرار۔ برقراری۔ برخوردار۔ بروقت۔ برہم۔ برہمی۔ برجستہ۔ برجستگی، برداشت برداشتہ خاطر وغیرہ۔

بُل (ف) (بہت) بُلہوس وغیرہ۔ فارسی میں اس کی متعدد مثالیں ہیں۔ مثلاً بُل خاک (غاک = شور وغل) = بہت سا شور وغل۔ بُل کامہ = بہت آرزو والا آدمی وغیرہ۔

بن (ف) (بغیر) بن سرا۔ بن جُتی زمین وغیرہ

بَہ (ف) (بہت) بہروپ۔ بہروپیا۔ بھوچکا (بہ یا بہو + اُچکّا = بہت اُچکنے والا) وغیرہ۔

بے (ف) (نفی کی علامت) بے آپے۔ بے اختیار۔ بے اختیاری۔ بے اثر۔ بے اثری۔ بے ادب۔ بے ادبی۔ بے آرام۔ بے آرامی۔ بے اصل۔ بے اصلی۔ بے اندازہ۔ بے اعتبار۔ بے اعتباری۔ بے اطمینانی۔ بے اولاد۔ بے ایمان۔ بے ایمانی۔ بے باق۔ بے باقی۔ بے باک۔ بے باکی۔ بے باکانہ۔ بے بال و پر۔ بے بال و پری۔ بے بدل۔ بے بس۔ بے بسی۔ بے التفاتی۔ بے بہا۔ بے بہرہ۔ بے بہرگی۔ بے پر۔ بے پری۔ بے پردہ۔ بے پردگی۔ بے پروا۔ بے پروائی۔ بے پیر۔ بے پیرا۔ بے تاب۔ بے تابی۔ بے تابانہ۔ بے تاثیر۔ بے تاثیری۔ بے تحاشا۔ بے تقصیر۔ بے تقصیری۔ بے تکلف۔ بے تکلفی۔ بے تکلفانہ۔ بے تمیز۔ بے تمیزی۔ بے تمیزانہ۔ بے تھاہ۔ بے توجہی۔ بے ٹھکانے۔ بے ٹھور۔ بے ثبات۔ بے ثباتی۔ بے جان۔ بے جا۔ بے جوڑ۔ بے چارہ۔ بے چارگی۔ بے چراغ۔ بے چوب۔ بے چین۔ بے چینی۔ بے حال۔ بے حجاب۔ بے حجابی۔ بے حجابانہ۔ بے حد۔ بے حرمت۔ بے حرمتی۔ بے آبرو۔ بے آبروئی۔ بے عزت۔ بے عزتی۔ بے حساب۔ بے حسابی۔ بے حس و حرکت۔ بے حمیت۔ بے حمیتی۔ بے حواس۔ بے حواسی۔ بے حیا۔ بے حیائی۔ بے خبر۔ بے خبری۔ بے خبرانہ۔ بے خطر۔ بے خطری۔ بے خطرانہ۔ بے خود۔ بے خودی۔ بے خودانہ۔ بے خور و خواب۔ بے داغ۔ بے داغی۔ بے دخل۔ بے دخلی۔ بے دخلانہ۔ بے درد۔ بے دردی۔ بے دردانہ۔ بے دریغ۔ بے دست و پا۔ بے دست و پائی۔ بے دستور۔ بے دل۔ بے دلی۔ بے دلانہ۔ بے دم۔ بے دُم۔ بے دماغ۔ بے دماغی۔ بے دوش۔ بے دھڑک۔ بے دید۔ بے ڈول۔ بے ڈول پن۔ بے ڈھب۔ بے ڈھنگا۔ بے ڈھنگا پن

بے راہ ۔ بے راہی ۔ بے ربط ۔ بے ربطی ۔ بے رحم ۔ بے رحمی ۔ بے رحمانہ ۔ بے رُخ ۔
بے رُخی ۔ بے روپ ۔ بے روزگار ۔ بے روزگاری ۔ بے ریا ۔ بے ریائی ۔ بے ریش ۔
بے ریشا ۔ بے ریشہ ۔ بے زبان ۔ بے زبانی ۔ بے زر ۔ بے زری ۔ بے زوال ۔
بے زوالی ۔ بے ساختہ ۔ بے ساختگی ۔ بے ساختہ پن ۔ بے سامان ۔ بے سامانی ۔
بے سرا ۔ بے سرا پن ۔ بے سُرا ۔ بے سُرا پن ۔ بے سروپا ۔ بے سروپائی ۔ بے سروسامان
بے سروسامانی ۔ بے سلیقہ ۔ بے سلیقگی ۔ بے سود ۔ بے شعور ۔ بے شعوری ۔ بے شرم
بے شرمی ۔ بے شک ۔ بے شمار ۔ بے صبر ۔ بے صبری ۔ بے صبرا ۔ بے صبرا پن ۔ بے صبرانہ
بے طرح ۔ بے طرحی ۔ بے طرف ۔ بے طرفی ۔ بے عزت ۔ بے عزتی ۔ بے عزتانہ ۔
بے عقل ۔ بے عقلی ۔ بے علاقہ ۔ بے عیب ۔ بے عیبی ۔ بے غرض ۔ بے غرضی ۔ بے غرضانہ
بے غل وغش ۔ بے غیرت ۔ بے غیرتی ۔ بے غیرتانہ ۔ بے فائدہ ۔ بے فکر ۔ بے فکری
بے فکرا ۔ بے فکرا پن ۔ بے فیض ۔ بے قابو ۔ بے قاعدہ ۔ بے قاعدگی ۔ بے قدری
بے قدرا ۔ بے قرار ۔ بے قراری ۔ بے قصور ۔ بے قصوری ۔ بے قیاس ۔ بے قید
بے قید پن ۔ بے کار ۔ بے کاری ۔ بے کراں ۔ بے کس ۔ بے کسی ۔ بے کل ۔ بے کلی ۔
بے کم وکاست ۔ بے گناہ ۔ بے گناہی ۔ بے گھری ۔ بے گھرا ۔ بے گھرا پن ۔ بے لاگ
بے لاگ پن ۔ بے لحاظ ۔ بے لحاظی ۔ بے لطف ۔ بے لطفی ۔ بے لگام ۔ بے لگامی ۔
بے لگاؤ ۔ بے لگاؤ پن ۔ بے حجابا ۔ بے محابا پن ۔ بے محل ۔ بے مُروت ۔ بے مُروتی
بے مزہ ۔ بے مزگی ۔ بے معنی ۔ بے مقدور ۔ بے مقدوری ۔ بے منت ۔ بے منتا ۔
بے موجب ۔ بے موسم ۔ بے موقع ۔ بے نام ونشان ۔ بے نصیب ۔ بے نصیبی ۔
بے نظیر ۔ بے نظری ۔ بے نقط ۔ بے نماز ۔ بے نمک ۔ بے ننگ وناموس ۔ بے نیاز ۔
بے نیازی ۔ بے وحدت ۔ بے وحدتی ۔ بے وفا ۔ بے وفائی ۔ بے وقعت ۔ بے وقعتی
بے وقت ۔ بے وقر ۔ بے وقری ۔ بے وقوف ۔ بے وقوفی ۔ بے ہمت ۔ بے ہمتی ۔

بے ہنر۔بے ہنری ۔بے ہنگم۔بے ہنگم پن ۔بے ہوش ۔بے ہوشی ۔بے ہودہ ۔بے ہودگی
وغیرہ (ف) بے آشنا (بے دوست ۔بے مثل ۔بے پروا) بے اصولی (بے ڈھنگا پن)
بے آب (بے رونق) بے اندامی (بے ڈول پن) بے برگ (بے سروساماں)
بے پایاب (گہرا) بے پرکار (بے قاعدہ ۔بے ڈول) بے تہ (بے حوصلہ) بے تہی۔
(بے حوصلگی) بے توشہ (بدمعاش ،مفلس) بے تحاشی (بے باکی) بے جگری (بزدلی)
بے جواب (وہ بات جو قابلِ جواب نہ ہو) بے جوہر (بے ہنر) بے چشم و رو (بے حیا)
بے حضور (بیمار) بے حضوری (بے اطمینانی) بے خویش ۔بے خویشتن (بے خود)
بے دماغی (بے التفاتی) بے دولت (نالائق اور بدوضع) بے دہن (جو بات
کرنے پر قادر نہ ہو) بے دیدہ (اندھا ۔بے شرم ۔حق ناشناس) بے دیدہ و رُو
(بے حیا ۔بے مروت) بے رگ (بے غیرت) بے رنگ (تصویر کا خاکہ) بے روئی۔
(بے توجہی ۔بے رونقی) بے زینہار (جو کسی کو امن نہ دے) بے ستون (ایک مشہور
پہاڑ کا نام) بے سخن (لاکلام ۔بے شک) بے سر (وہ جس نے بغیر ماں باپ کے
تربیت پائی ہو) بے سرودل (بے پروا) بے سکون (چَن چل) بے سکہ (بے قدر)
بے سنگ (بے اعتبار) بے سوال (جو کسی سے سوال نہ کرے) بے شکوہ (جو کسی کا
گلہ نہ کرے) بے فرمان (جو کسی کا محکوم نہ ہو) بے فرزانہ (بے عقل) بے قرین۔
(بے نظیر) بے قرینگی (بے نظیری) بے قیمت ۔بے کس و کو (جو برادری نہ رکھتا ہو)
بے گاہ (بے وقت ۔شام) بے گاہاں (رات) بے محلی (بے التفاتی) بے مغز
(پوچ) بے نماز (زنِ حائض) بے نوا ۔بے نوائی ۔بے وزن (بے وقعت)
بے ہنجار (وہ جگہ جہاں رستے کا نشان نہ ہو) بے یار (بے آشنا وغیرہ)

پا (ف) (پاؤں) پا انداز ۔پابند ۔پابندی ۔پابوس ۔پابوسی ۔پا بجولاں۔
پا بہ زنجیر ۔پا پیادہ ۔پاپوش ۔پا تابہ (پاؤں کو گرم رکھنے والا) پاجامہ ،پاخانہ ،پاسنگ

پاشویہ - پاموز (اصل پاموزہ - کبوتر کی قسم) پامال - پامالی - پازیب - پاتراب پایاب وغیرہ (ف) پاافزا (جوتی) پاافشارا (وہ تختہ جس کو جُلاہے بُنتے وقت پاؤں سے دباتے جاتے ہیں) پابرجا (قایم) پابہ رکاب - پابہ زنجن (جھانجھن) پالبست (عمارت کی بُنیاد - مضبوط - قیدی) پابستہ (قیدی) پابرہوا - پادرہوا - پاپیچ (کمزوری سے پاؤں میں تشنج ہونا) پاتکیہ (تکیہ جو سوتے وقت پاؤں کے نیچے رکھیں) پاچاہ (جلاہوں کی کھڈی) پاخطّ (مُہرکنوں کا ایک اوزار) پادام (جال جو گھوڑے کی دُم کے بالوں سے بُنا جائے اور پرندوں کی گزرگاہ میں بچھایا جائے وہ پرندہ جو جال کے قریب باندھ کر رکھا جائے تاکہ اور پرندے اُس کو دیکھ کر آئیں اور جال میں پھنسیں) پادررکاب - پادرگل (قیدی - مضبوط عمارت) پادست (اُدھار پر خریدی ہوئی چیز) پادو (وہ شخص جو سوار کے ساتھ پیدل دوڑے) پارکابی (مقدار قلیل) پاسبز (رہ نما - ایلچی - منحوس) پاسوار تیزرو پیادہ) پاعلم خواں (علَم کے نیچے نوحہ پڑھنے والا) پافراز (جوتی) پاکار (بھنگی نوکر) پاکوبی (رقص) پارنج (کسی کے آنے کا معاوضہ) پامُزد (دیکھو پارنج) پالغز (ٹھوکر - خطا) پاورق (آیندہ صفحہ کے شروع کا لفظ جو صفحہ کے نیچے لکھا جائے) پادُکانی (کم مایہ شخص جو کسی دُکان دار کی دُکان کے نیچے بیٹھ کر اُس کی مدد سے سودا بیچے) پادامان (دامن کا وہ حصّہ جو زمین کے قریب ہو) وغیرہ -

پائے (ف) (پاؤں) پائے ہند - پائے بندی - پائے تابہ - پائے تخت - پائے تراب - پائے جامہ - پائے زیب - پائے خانہ - پائے مال - پائے مالی - پائے دار پائے داری - پائے کاشت (وہ کسان جو دوسرے گاؤں سے کھیتی کرنے کو آئے - غیر موروثی) پائے موز وغیرہ (ف) پائے بست - پائے بستہ (دیکھو پابست - پابستہ) پائے حوض (بدنامی کی جگہ) پائے خست - پائے خستہ (روندی ہوئی چیز) پائے خواں (ترجمہ

پائے خوشہ (دَل دَلی زمین جو آدمیوں اور جانوروں کے چلنے کے سبب اوپر سے خشک ہو جائے) پائے دارہ (مددگار) پائے دام (رسّی کا حلقہ جس کے ذریعہ درخت پر چڑھتے ہیں) پائے داماں (دیکھو پاداماں) پائے زار (جوتی) پائے کار (دیکھو پاکار) پائے کوبی (دیکھو پاکوبی) پائے گاہ (صفِ نعال۔ مرتبہ۔ قدر۔ پایاب) پائے گزار (مددگار) پائے گیر (پابند) پائے لغز (دیکھو پالغز) پائے مردی دستگیری۔ ہمّت و مُروّت) پائے مزد (دیکھو پامزد) وغیرہ۔

پَچ (ہ) مخفّف پانچ) پچ رنگا۔ پچ کلیان۔ پچ لڑی۔ پچلونا (پانچ نمک کا چورن) پچوترا (فی صدی پانچ زائد) پچ ہتا (پانچ ہاتھ کا۔ پورا جوان) وغیرہ۔

پَر (ہ) (دوسرا۔ غیر۔ زائد۔ علاوہ۔ اعلا) پردیس۔ پرلوک۔ پرایا۔ پربیتی (مقابل آپ بیتی) پربس (جو غیر کے بس میں ہو) پربال۔ پرچون (آٹا وغیرہ) پرچونیا پرلا۔ پرنا (اصل پر پوتا) پروایا (اصل پر پایہ) پرچھاواں۔ پرچھائیں۔ پردادا پرشہر (غیر شہر) پرکاج (کارِ غیر) پرمت (دوسرے کی سمجھ) پرنالا۔ پرنالی۔ پرنانا۔ پرچھتی (ٹانڈ۔ مچان) پرسال۔ پرتال (اصل پرتال۔ دوسرے دفعہ کی تول) وغیرہ

پُر (ف) (بھرا ہوا) پُر جوش۔ پُر معنی۔ پُر مغز۔ پُر آشوب۔ پُر نم۔ پُر زور۔ پُر درد۔ پُر غضب وغیرہ (ف) پُر پایہ (کن کھجورا) پُر خوار (بسیار خوار) پُر دل (سخی) پُر کار (چالاک) وغیرہ۔

پس (ف) (پیچھے) پس انداز۔ پس پا۔ پس پائی۔ پس خوردہ۔ پس ماندہ وغیرہ (ف) پس آوردہ (ربیب) پس آہنگ (پیچھے کی فوج۔ لوہا جسے جوتی کے پچھلے حصہ میں ڈال کر اُس کو فراخ کریں تاکہ قالب اُس میں داخل ہو سکے) پس چیں (باقی میوہ جو باغوں میں میوہ چُننے کے بعد رہ جائے) پس دست (اُدھار پر خرید کی ہوئی چیز) پس افتادہ (ساتھیوں سے بچھڑا ہوا۔ ذخیرہ کی ہوئی چیز) پس افگندہ (بچت

پنچال یا پنچال ہیرا۔ پس اندیش (زمانۂ ماضی کی باتیں یاد کرنے والا) پس جانشین (دکاندار کا گماشتہ) پس خیز (شاگرد جس کو پہلوان سب شاگردوں کے بعد کُشتی لڑائے)۔ پسِ دستی (پس انداز کرنا) پس رَو (پیش رَو کی ضد) پس زاد (پس انداز میراث) وغیرہ

پن (ہ)، (مخفف پانچ) پن سورہ۔ پن سیری۔ پن سیرا وغیرہ۔

پنج (ف) پنج روزہ۔ پنج شاخہ۔ پنج عیب (وہ گھوڑا جس میں پانچ بڑے عیب ہوں) پنج شنبہ۔ پن جیری (پانچ چیزیں ملا کر بنتی ہے) پنج گانہ۔ پنج گوشہ پنج تن وغیرہ (ف) پنج انگشت (ایک نباتی دوا سنبھالو) پنج پا۔ پنج پایہ۔ پنج پایک (کیکڑا) پنج گاہ (موسیقی کے ایک پردہ کا نام) پنج گنج (حواس خمسہ) پنج نوبت (پانچ وقت کی نوبت) پنج نوش (ایک معجون کا نام) وغیرہ

پیش (ف) (آگے۔ پہلے) پیشانی۔ پیشاب۔ پیش دامن۔ پیش بند (وہ چمڑا جو گھوڑے کی پوزی اور تنگ کے بیچ میں گردن نیچے کو جھکی رہنے کی غرض سے باندھتے ہیں) پیش بندی۔ پیش بینی۔ پیش خدمت۔ پیش خیمہ۔ پیش دست۔ پیش دستی پیش رفت۔ پیش رَو۔ پیش روی۔ پیش قبض۔ پیش قدمی۔ پیش نماز۔ پیش نہاد۔ پیش طاق۔ پیش تر۔ پیش کار۔ پیش کاری۔ پیش کش۔ پیش خواں۔ پیش خوانی۔ پیش مصرع پیش گاہ۔ پیش رس۔ پیشوا۔ پشواز (اصل پیش باز) پیشین۔ پیشین گو۔ پیشین گوئی وغیرہ (ف) پیشیار (بیمار کا قارورہ) پیش زنار (قسمت) پیش آمد (سلوک) پیش آہنگ (آگے کی فوج) پیشادست (پیشگی اُجرت۔ نقد جو اُدھار کی ضد ہے۔ صدر مجلس۔ نائب و پیش کار) پیش انداز (کار چوبی رومال جو عورتیں سینہ پر ڈالتی ہیں۔ رومال جو کھانا کھانے کے وقت زانو پر ڈال لیا جائے دسترخوان) پیش ایوان (صحن خانہ) پیش باز (استقبال کرنے والا) پیش پا افتادہ (کھلی اور نزدیک کی بات) پیش پارہ (ایک مٹھائی کا نام) پیش جنگ (جو لڑنے میں سب سے آگے رہے)

پیش حرف (جس کی بات غالب رہے) پیش خانہ (آگے کا دالان) پیش خرید (تیاری سے پہلے خریدکیا ہوا مال) پیش خورد (نہاری۔ قیمت یا اُجرت جو پیشگی لی گئی ہو) پیش خیز (شاگرد جس کو پہلوان سب سے پہلے کشتی لڑائے۔ الاپ) پیش داد (پہلا شخص جو حاکم کے پاس فریاد لے جائے پہلا حاکم جو مظلوم کی فریاد سُنے۔ پیشگی مزدوری) پیش دامن (خدمت گار) پیش دست (دیکھو پیشا دست) پیش دستی (سبقت) پیش دنداں (نہاری) پیش رس (پھل یا پھول جو باغ میں اور پھلوں اور پھولوں سے پہلے تیار ہو۔ وہ شخص جو سب سے پہلے منزل پر پہنچے) پیش رو (الاپ) پیش سلام (جو سلام میں سبقت کرے) پیش شاخ (پشواز) پیش طاق (صحن خانہ۔ محل کا بڑا دروازہ) پیش فروش (مغرور) پیش قبض (کشتی کے ایک داؤ کا نام) پیش کلاہ (عملہ۔ شاگرد پیشہ) پیش گاہی (زمانۂ ماضی) پیش گو (وہ شخص جو بادشاہ یا اُمرا کی محفل میں لوگوں کی معرفی کرائے اور اُن کی درخواست پیش کرے) پیش گہی (افطاری) پیش مصرع (شعر کا پہلا مصرع) پیش نشیں (دائی) پیش یاد (پیش کار۔ بیمار کا قارورہ) پیش بارہ (خوانچہ یا تھال جس میں میوہ یا مٹھائی لگا کر پیش کریں) وغیرہ

تِ (ہ) (مخفف تین) تبارہ۔ تباسی (تین روز کا باسی) تپائی۔ تدھارا (گھوڑ کی ایک قسم) تراہا۔ تکھونٹا۔ تسالا (سہ سالہ گھوڑا) تکونیا۔ تپتی۔ تلڑا (ایک زیور) تماہہ (سہ ماہہ) وغیرہ۔

تِر (ہ) (تین) ترِبھون (تینوں لوک زمین آسمان پاتال) ترپولیا (سہ درہ) ترپھلا۔ ترسول (تین کانٹوں والا سہ شاخہ) ترگٹا (ایک دوائے ہاضم) ترلوک وغیرہ۔

تہ (ف) تہ بند۔ تہ بازاری۔ تہ خانہ۔ تہ پوشی (زنانہ پائجامہ) تہ پیچ (پگڑی کے نیچے کا کپڑا) تہ دار۔ تہ درز (وہ کپڑا جس کی تہ نہ ٹوٹی ہو۔ نیا) تہ دیگی۔ تہ نشین تہ نال (میان کا وہ حصہ جہاں تلوار کا پیپلا رہتا ہے) وغیرہ (ف) تہ لبساط (کم درجہ

کا مال جو فروخت ہونے کے بعد باقی رہ جائے۔ گھر کا سامان) تہ بندی (وہ چیز جو شراب پینے سے پہلے کھائیں۔ رنگ ریزوں کی اصطلاح میں وہ رنگ جو مطلوب رنگ سے پہلے اُس رنگ کی تقویت کے لیئے دیا جائے۔ کتاب کی جزبندی) تہ پیالہ۔ تہ پیمانہ تہ جام۔ تہ سبو۔ تہ شیشہ۔ تہ جرعہ۔ تہ مینا (تھوڑی سی شراب جو تہ میں رہ جائے) تہ گیرہ (تہ دیگی) تہ ماندہ (بچا کھچا کھانا) تہ غربال (بھوسی یا چھوٹے دانے جو چھلنی میں سے نکل جائیں) تہ نشان (طلا یا جواہرات جو تلوار کے قبضہ وغیرہ کو کندہ کر کے اُس میں نصب کریں) وغیرہ۔

چَو (ہ) (چار) چوبارہ۔ چوبائی (چوطرفی ہوا) چوبرسی۔ چوبغلا۔ چوبولہ۔ چوپایہ چوپال اینٹ (اصل چوپہل) چوپہل۔ چوپئی یا چوپائی (ہندی رُباعی) چوپٹ۔ چوپڑ چوپہلا (ایک قسم کا ڈولا) چوپھلا (چاقو کی قسم) چوتار (کپڑے اور باجے کی ایک قسم) چوتالا (طبلہ کے بجانے کا ایک طریقہ) چوتھ۔ چوتھا۔ چوتھیا۔ چوتھائی۔ چوتھی۔ چوتہی چوچند۔ چوحرفی۔ چودانی (چار دانہ کا ایک زیور) چوراہا۔ چورس۔ چورنگ۔ چوسر۔ چوک چوکا۔ چوکڑی۔ چوکس۔ چوکنا۔ چوکور۔ چوطرفی۔ چوکھٹ (دروازہ کی چار لکڑیاں) چوکھٹا چوکھونٹا۔ چوکی۔ چوگڈا (وہ مقام جہاں چار گاؤں کی حدیں ملیں) چوگرد۔ چوگوشیا ٹوپی چوگلا (چار پنکھڑی کا پھول) چوگھڑا (چار کلھیوں کا ظرف) چوگنا۔ چومکھ۔ چومکھا۔ چومنزلا چومیخا۔ چوہرا۔ چوہٹا (چوک) چوپہری۔ شطرنج۔ چومغزا۔ چوتی وغیرہ۔

خر (ف) (بڑا) خرگوش۔ خرمہرہ۔ خرگاہ۔ خرمگس۔ خرمست۔ خرمن۔ خرسنگ وغیرہ (ف) خرامرود (ایک قسم کا بے مزہ اور ناہموار امرود) خرانبار (عوام کا ہجوم۔ شور و شغب) خرپشتہ (بڑا ٹیلا۔ خیمہ) خرچوب (لکڑی کا ٹکڑا جس پر رباب کے تار کسے جاتے ہیں) خرچنگ (کیکڑا) خرزہرہ (کنیر) خرکمان۔ خرموش وغیرہ۔

خُرد (ف) (چھوٹا) خُردسال۔ خُردبین وغیرہ (ف) خردکاری (دست کار

اُستادوں کا نازک اور باریک کام)

خود (ف) خود آرا۔ خود آرائی۔ خود بین۔ خود بینی۔ خود پرست۔ خود پرستی۔
خود پسند۔ خود پسندی۔ خود رائے۔ خود رَو۔ خود رائی۔ خود رفتہ۔ خود رفتگی۔ خود رو۔
خود ستائی۔ خود سر۔ خود سری۔ خود غرض۔ خود غرضی۔ خود کاشت۔ خود کشی۔ خود مختار
خود مختاری۔ خود مطلبا۔ خود مطلبی۔ خود منڈا۔ خود نما۔ خود نمائی وغیرہ (ف) خود آشنا
(وہ جو کسی اور کو دوست نہ بنائے) خود افگن (یکّہ تاز) خود برپا۔ (مغرور) خود حسابی
(اپنا اندازہ خود کرنا) خود حساب (وہ جو اپنے اعمال و افعال کا محاسبہ خود کرے)
خود خروج (مُرغ کی کلغی) خود رنگ (وہ چیز جو بغیر بوئے خود اُگ آئے۔ وہ چیز جو اپنا
ذاتی رنگ رکھتی ہو) خود رَو (وہ چیز جو خود بخود اُگ آئے۔ گُلِ لالہ) خود ساز (خدا شناس)
خود سازی (اپنے اخلاق درست کرنا۔ اپنے تئیں درست کرنا اپنی اصلاح) خود سوار
(خود سر) خود شکن (متواضع) خود شناس (عارف) خود فروش (خود نما) خود کارہ
خود کام (خود رائے) خود کامہ (خود رائے) خود کام۔ خود گزشتہ (جان سے بیزار) وغیرہ

خوش (ف) خوش اسلوب۔ خوش اسلوبی۔ خوش اقبال۔ خوش اقبالی
خوش آب۔ خوش آواز۔ خوش آوازی۔ خوش الحان۔ خوش الحانی۔ خوش انتظام
خوش انتظامی۔ خوش باش۔ خوش باشی۔ خوشبو۔ خوش بودار۔ خوش بیان۔ خوش بیانی
خوش پوشاک۔ خوش پوشاکی۔ خوش تقریر۔ خوش حال۔ خوش حالی۔ خوش خبری۔
خوش خرام۔ خوش خرامی۔ خوش خط۔ خوش خطی۔ خوش خُلق۔ خوش اخلاق۔ خوش خواں۔
خوش خوراک۔ خوش خیال۔ خوش دامن۔ خوش دل۔ خوش دلی۔ خوش ذائقہ۔
خوش رفتار۔ خوش رفتاری۔ خوش رنگ۔ خوش رنگی۔ خوش زبان۔ خوش زبانی۔
خوش سلیقہ۔ خوش طالع۔ خوش طالعی۔ خوش طبع۔ خوش طبعی۔ خوش عناں۔ خوش غلاف
خوش قد۔ خوش قطع۔ خوش قلم۔ خوش تحریر۔ خوش قدم۔ خوش قدمی۔ خوش گام۔ خوش گامی

خوش گپ - خوش گپیاں - خوش گزران - خوش گفتار - خوش گفتاری - خوش گلو خوش گلوئی
خوش گوار - خوش گواری - خوش لباس - خوش لباسی - خوش لگام - خوش نصیب - خوش نصیبی
خوش نما - خوش نمائی - خوش نویس - خوش نویسی - خوش نیت - خوش نیتی - خوش وقت
خوش وقتی - خوشامد - خوشامدی - خوش نود - خوش نودی - خوش وضع - خوش نظمی - خوش کلام
خوش کلامی - خوش رقم - خوش غذا - خوش فکر - خوش مزہ - خوش مزگی - خوش رو، خوش روئی
خوش رُو خوش روی - خوش عادت - خوش سیرت - خوش قسمت - خوش مزاج - خوش مزاجی
خوش انداز خوش خو - خوش خوئی - خوش اطوار - خوش اطواری - خوش طینت - خوش طینتی -
وغیرہ (ف) خوش ادا - خوش اسپرم (ریحان کی ایک قسم) خوش انگشت (سازندہ)
خوش برگ (صاحبِ سامان) خوش پرکار (خوشِ اسلوب) خوش پیچ (سلیقہ مند مزامش)
خوش پیچ مانی (مزامشی - خوش سلیقگی) خوش خوار (خوش مزہ دوا) خوش خواہش (لپد اشتیاق)
خوش خیال (خوش فکر شاعر) خوش زبان - خوش صفیر (خوش آواز پرندے) خوش قلم
صاف کاغذ جس پر اچھی طرح لکھا جائے) خوش عناں (تابعدار گھوڑا) خوش قمار -
خوش کامی (شادکامی) خوش کنار (محبوب) خوش گام (خوش رفتار) خوش منزل
(وہ شخص جو منزل پر پہلے پہنچ کر قافلہ کے ٹھہرنے کا انتظام کرے) خوش نام - خوش نشین -
(خوش باش) خوش نظر (لالہ وریحان - اُلفت کرنے والا - خوش نگاہ (محبوب)
خوش نمک (خوش مزہ و محبوب) خوش نواز (مطرب) وغیرہ -

دُر (ہ) (بد - خراب - نکما - منحوس - مشکل) دُرچین - دُربل (کم نصیب) دُرجن
(بد آدمی) دُرگت - دُرگند (بدبو) دُرلب (جو مشکل سے ہاتھ آئے) دُرمتی (احمق) وغیرہ

دَر (ف) (میں) دربہشت - درپردہ - درپے - درپیش - درپیشی - درکار -
درہم - درہمی - درمیان - درمیانی - درماہہ - درانداز - دراندازی - درگزر - درآمد -
درخواست - درکنار - دریافت وغیرہ -

دہ۔ (ف) دہ چند۔ دہلا۔ دہ یک۔ دہ یکی۔ دہ در دہ۔ دہا (ماہِ محرم کا عشرہ) وغیرہ (ف) دہ آیت (چھوٹا سا دائرہ جو دس دس آیتوں کے بعد سونے کے پانی سے بنا دیتے ہیں) دہ پنجی (کھوٹا سونا) دہ دل۔ دہ دلہ (بے وفا۔ بلہوس۔ ہرجائی بہادر پریشان خاطر۔ متلوّن۔ لامذہب) دہ دہی (کھرا سونا) دہ روزہ (مدّت قلیل) دہ رگہ (بہادر۔ صاحبِ غیرت۔ حرام زادہ) دہ زبانی (ایک بات پر قایم نہ رہنا) دہ مردکار (وہ جو دس آدمیوں کا کام انجام دے) دہ مرد گوی۔ دہ مردہ گوی (بسیار گو) دہ مردہ (نہایت طاقت ور) دہ مست (ایک درخت کا نام) دہ نہ (دو چیزیں جو کیفیت اور کمّیت میں قریب قریب ہوں) دہ ہزار۔ دہ ہزاراں (نرد کی چوتھی بازی کا نام) دہ ہفت (روپیہ کی ایک قسم جو قدیم زمانہ میں رائج تھا) دہ یک (۱/۱۰) وغیرہ۔

زبر (ف) (اوپر) زبردست۔ زبردستی وغیرہ (ف) زبر پوش (لحاف اور جو کپڑا سوتے وقت اوڑھیں) زبر تنگ (دوسرا تنگ) وغیرہ

زیر (ف) (نیچے) زیر انداز۔ زیر بار۔ زیر باری۔ زیر بند۔ زیر پائی۔ زیر دست زیر دستی۔ زیر مشق وغیرہ (ف) زیر افگن۔ زیر افگند (توشک۔ موسیقی کی ایک دھن کا نام) زیر بال (پرندوں کی نیند) زیر بُر (گٹھ کترا۔ منافق) زیر بُری (گٹھ کتراپن) زیر پیچ (پگڑی جو عمامہ کے نیچے باندھی جائے) زیر جامہ (اِزار) زیر چاق (تابعدار) زیر حلقی (ٹھوڑی کے نیچے گھونسا لگنا) زیر کاسہ (کُشتی کے ایک داؤ کا نام) زیر گاہ (کُرسی) زیر گوش (ایک زیور کا نام) زیر لب۔ زیر لبی (آہستہ بات یا ہنسی) زیر میانہ (متوسط درجہ کا) زیر نگیں (محکوم) زیر نشیں (مقابل بالا نشیں) وغیرہ۔

زود (ف) زود خیز۔ زود رنج۔ زود رنجی۔ زود گو۔ زود فہم۔ زود فہمی۔ زود آشنا زود کار۔ زود کاری۔ زود نویس۔ زود نویسی۔ زود اثر۔ زود نگار۔ زود نگاری۔ زود قلم۔ زود فنا۔ زود ہضم وغیرہ (ف) زود انداز (وہ بات جو بے سوچے فوراً

کہی جائے۔ فی البدیہہ) زود بود (بے تحاشا) زود خیز (ہوشیار خدمت گار) زود سیر (وہ شخص جو دوستوں کی صحبت سے جلد سیر ہو جائے۔ بدمزاج) زود نقد (خوش معاملہ جو روپیہ ادا کرنے میں ڈھیل نہ کرے) وغیرہ۔

سُ (ہ) (اچھا) سڈول۔ سُڈہال۔ سُلگنا۔ سلونا۔ سہاگ (س۔بھاگ۔ نصیب) سپوت وغیرہ۔

سر (ف) سرچڑھا۔ سرچوٹ (ناگوار) سرخوش۔ سرخوشی۔ سردھرا۔ سرڈوب (از سرتا پا غرق) سرڈھکی (شبِ زفاف) سرکٹا۔ سرکھپ (جاں نثار) سرمنڈا۔ سرمونڈا سرانگشت۔ سرباز۔ سربستہ۔ سربسر۔ سربصحرا۔ سربلند۔ سربلندی۔ سربمہر۔ سرپرست سرپرستی۔ سرپنج۔ سرپوش۔ سرپیچ۔ سراپا۔ سرتاپا۔ سرتاج۔ سرحد۔ سرحدی۔ سرخط۔ سرخیل۔ سردفتر۔ سررشتہ۔ سررشتہ دار۔ سررشتہ داری۔ سرارو۔ سرزمین۔ سرزور سرزوری۔ سرسبز۔ سرسبزی۔ سرشار۔ سرشاری۔ سرفراز۔ سرفرازی۔ سرکش۔ سرکشی سرگزشت۔ سرکوبی۔ سرگراں۔ سرگرانی۔ سرگرداں۔ سرگردانی۔ سرگرم۔ سرگرمی۔ سرگروہ سرگزشت۔ سرگشتگی۔ سرگوشی۔ سرمست۔ سرمغزن (بکواس) سرمکھ (مقابل) سرنامہ سرنگوں۔ سرنوشت۔ سراب۔ سراسیمہ۔ سراسیمگی۔ سرآمد۔ سرانجام۔ سربراہ کار سربراہ کاری۔ سربراہ۔ سربراہی۔ سرچشمہ۔ سردار۔ سرداری۔ سردل (اصل سردر) سرزنش سرزد۔ سرزنی۔ سرسام۔ سرسامی۔ سرکار۔ سرکاری۔ سرمایہ۔ سرمایہ دار۔ سرور۔ سروری۔ سرہنگ۔ سرہنگی۔ سرتوڑ وغیرہ۔ (ف) سرآغاز (وہ چیز جس سے کوئی کام شروع کیا جائے) سرآغوش۔ سرآگوش (مرصع چادر کی ایک قسم جو عورتیں سر پر ڈالتی ہیں) سرآماج (جوا جو بیل کی گردن پر رکھا جاتا ہے) سرآمد (ممتاز شخص یا عمارت) سرآوازہ (الاپ) سرآوری (گردآوری) سرآہنگ (لشکر کا پیش رو۔ گانے سے پہلے کچھ نثر پڑھنا۔ کوتوال۔ باجے کا تار) سرافراز۔ سرافساں (تلوار) سرافگن (سرافشاں یعاجز) سرافگندہ۔

سر افگندگی۔ سر انداز (بدمست۔ سر پر ڈالنے کا رومال۔ مغرور، چست و چالاک۔
بے پروا۔ جلاد۔ قالین جو فرش کے اوپر بچھایا جائے۔ موسیقی کا ایک اصول) سر اندازی
(ناز سے مٹک مٹک کر چلنا) سر انگشتی (مالیدہ جو کھانے کی قسم ہے۔ انگلیوں پر لگانے کی مہندی)
سر بابائی (اظہار بزرگی) سر بار۔ سر باری (اصل بوجھ کے علاوہ زائد بوجھ جو مزدور کے
سر پر رکھا جائے) سر بازاری (آوارۂ بازار) سر بخش (حصہ رسدی۔ بڑا حصہ۔
صاحبِ ہمت آدمی) سر برخط (مطیع) سر بر گرفتہ (سرکش۔ نافرمان) سر بُریدہ۔
(سر کٹا۔ واجب القتل وہ بھید جس کے اظہار میں جان کا اندیشہ ہو) سر بزرگ۔
(بلند مرتبہ شخص) سر بست۔ سر بستہ (مشکل جو حل نہ ہو سکے۔ مشکل سے سمجھ میں آنے والی
بات۔ ملفوف۔ نہ کھلا ہوا۔ مخفی) سر بند (عصابہ) سر بہا (خون بہا۔ فدیہ) سر بصحرا دادہ
(دیوانہ) سر بہوا (مغرور۔ مشتاق۔ پریشان) سر پاس (محافظوں کا سردار۔ خود آہنی)
سر پاش (گرز گراں) سر پنجہ (پنجۂ دست۔ زبردست یا ظالم آدمی) سر پوش۔ سر پوشہ
سر پوشنہ (ڈھکنا۔ سر پر ڈالنے کا رومال) سر پوشیدہ (کنواری عورت) سر توغ
(علم جیسی ایک چیز جس کے سر پر پنجہ لگاتے ہیں) سر تیز (نوک دار) سر جغرات (ملائی)
سر جملہ (خلاصہ) سر جنگ (فوج کا پیش رو) سر جوش (شوربا یا گلاب یا شراب جو
پہلے جوش کے بعد حاصل ہو۔ خلاصہ) سر چکاد (بالائے پیشانی۔ چکاد۔ پیشانی
سر چکادی (سودے کی دستوری یا روکن) سر چنگ (لات یا دھول۔ تکلیف)
سر چین (خلاصہ) سر حساب (واقف و خبردار) سر حلقہ (جماعت کا سردار) سر خارہ
(طلائی سوئی جس سے عورتیں مقنعہ کو سر کے بالوں میں اٹکا لیتی ہیں) سر خانہ (ہر چیز
کی حدِ معیّن اور انتہا۔ موسیقی میں بلند سُر۔ چنانچہ میان خانہ اوسط درجہ کے سُر کو کہتے ہیں)
سر خوان (مرثیہ کا پیش خوان) سر خوش (مست) سر خیرگی (پریشانی خیال) سر دریش
(شرمندہ) سر دارو (وہ دوا جو شانہ زدہ یا عرق پر ڈال کر پئیں) سر درختی (میوہ یا پھل

جو درخت سے حاصل ہو) سر در گلیم (ایک کھیل کا نام) سر در نشیب (تغیر و زوال شرمندہ) سر در ہوا (مغرور۔ پریشان۔ مشتاق) سردست (حقیر) سردستی (چوب دستی۔ فی الفور۔ حاضر) سر دفتر (متصدی کل۔ دیوان) سردور (سردار جاسوساں) سر زدلے (کاٹ کرنے والی چیز مثلاً تلوار) سرزدہ (سرکوفتہ۔ ملامت کردہ۔ پریشان) سرزن (سرکش) سرزندہ۔ (صاحب جرأت۔ گرم جوش شگفتہ رو) سرسجدہ (مہر نماز) سرسختی (بے پروائی۔ سرکشی) سرسخن (داستان کا شروع) سرشاخہ (پھول جو شاخ کے سرے پر پیدا ہو) سرشک سرشوی (حجام۔ سر دھونے کی مٹی) سرشیب (سرنگوں) سرشیر (ملائی) سرطوق (چوڑا حلقہ جو زنجیر کے سرے پر ہو) سرطویلہ (منتخب گھوڑا) سر علم (طرہ کی شکل کی چیز جو علم کے اوپر ہوتی ہے) سرغزل (غزل کا مطلع۔ عمدہ غزل) سرغلیان۔ سرقلیان (چلم) سرغوغا (بانی فساد) سرفتنہ (بانی فساد) سرفوج (سردار فوج) سرقافلہ (قافلہ کا سردار) سرقصیدہ (قصیدہ کا مطلع۔ عمدہ قصیدہ) سرقطار (جو قطار میں سب سے آگے ہو) سرقفلی (کچھ روپیہ جو کرایہ دار سے علاوہ کرایہ کے مکان میں داخل ہونے کی بابت لیا جائے) سرکن (سردار قوم) سرکن پرکن (بے قرار و سراسیمہ) سرکوب (طعنہ۔ حریف۔ غالب۔ عمارت جو مقابل کی عمارت سے بلند ہو۔ دم دمہ۔ ڈھول جو سر پر ماری جائے) سرکوچک (حقیر آدمی) سرکوچکی (ذلت و بے قدری) سرگذشتہ (جان سے بیزار) سرگر (کفش دوز) سرگراں (ناراض۔ غضب ناک۔ مغرور۔ دردسر۔ ملامت۔ خمار زدہ) سرگردا (سر میں چکر آنے کی بیماری) سرگرائے (وہ جس کا سر چکراتا ہو۔ وہ چیز جو سر کو چکر میں لائے) سرگرفتہ (دردسر۔ ملامت۔ طعنہ۔ مخمور۔ غضب ناک) سرگرہ (گرہ جو تسبیح کے سرے پر ہوتی ہے) سرگزا۔ سرگزہ۔ سرگزید (جزیہ) سرگزیں (بہترین جانور جو حاکم کے لئے منتخب کئے جائیں) سرگم (بے ابتدا و بے انتہا۔ بے راہ۔ گم راہ) سرلشکر سرلوح (نقش و نگار جو کتاب کے شروع میں ہو) سرمامک (ایک کھیل کا نام) سرماہی

(تنخواہ) سرمشق (اُستاد کا خط جس کو دیکھ کر لکھنا سیکھیں) سرمنزل (وہ مکان جسے کوئی مُسافر کسی مقام پر آب و ہوا کا لطف اٹھانے کے لئے بنائے اور اس میں عارضی طور سے قیام کرے) سرموزہ (جوتی جو موزہ کے اوپر پہنی جائے) سرنشیں (پیش رو۔ وہ شخص جو سرِراہ بیٹھ کر سوال کرے۔ وہ جو جانور پر بوجھ لاد کر بوجھ پر خود بیٹھ جائے) سرنوبہ (پہرہ داروں کا سردار) سرورق۔ سرہفتہ (اوّل ہفتہ) وغیرہ

سَم (ہ) (پورا) سماکھا (بینا) سمانا۔ سم بندھ۔ سم دھن (اصل سم بندھن) سمادھی سم دھیانہ۔ سم پورن وغیرہ۔

سہ (ف) سہ بندی۔ سہ برگہ۔ سہ پھل۔ سہ رُخہ۔ سہ درہ۔ سہ دری۔ سہ شنبہ سہ کرّر۔ سہ ماہی۔ سہ ماہہ۔ سہ گوشہ۔ سہ سالہ۔ سہ منزلہ۔ سہ چند وغیرہ (ف) سہ تار (تین تار کا طنبور۔ شراب کے تین گلاس جو صبح کے وقت پیئے جائیں) سہ خوان (تین خدا ماننے والے) سہ دامنی (تین چاک کی قبا جو ایران کے رقاص پہنتے ہیں) سہ رود (تین تار کا طنبور) سہ کوہک (خار خسک) سہ گانہ (شراب کے تین گلاس جو صبح کے وقت پیئے جائیں) سہ نوبت (بچپن۔ جوانی۔ بڑھاپا۔ نوبت بجانے کے تین وقت جس کا دستور سلطان سنجر سے پہلے تھا) وغیرہ

شاہ۔ شہ (بڑا) شاہ راہ۔ شاہ رگ یا شہ رگ۔ شاہ نائی یا شہ نائی۔ شاہ باز یا شہ باز۔ شاہ پر یا شہ پر۔ شاہ توت یا شہ توت۔ شاہ گام یا شہ گام۔ شہ بالا۔ شہ رُخ شہ چال۔ شہ مات۔ شاہتیرہ۔ شاہ تیر یا شہ تیر۔ شاہ خانم (بڑے گھر کی عورت۔ طنزاً) شاہ سوار یا شہ سوار۔ شاہ نشیں یا شہ نشیں۔ شہ زور۔ شہ زوری۔ شہ سوار۔ شہ سواری وغیرہ (ف) شاہ ارش (دونوں ہاتھ کھولنے اور پھیلانے کے بعد دائیں ہاتھ کی درمیانی اُنگلی کے سرے سے بائیں ہاتھ کی درمیانی اُنگلی کے سرے تک کا فاصلہ۔ ارش۔ اُس فاصلہ کو کہتے ہیں جو ہر ہاتھ کی درمیانی اُنگلی کے سرے سے کہنی تک لیا جائے) شاہ سپرغم

(نازبو یا ریحاں) شاہ اندازی (بڑا دعوا) شاہ بالا (دولہا کی عمر اور قد کا لڑکا جسے دولہا کے ساتھ سوار کر کے لے جاتے ہیں) شاہ بندر (بندرگاہ کا حاکم) شاہ بو (عنبر) شاہ دارو (شراب انگوری) شاہ دانہ (بھنگ کا بیج) شاہ رُخ (شطرنج کا ایک مہرہ) شاہ رود (ایک باجے کا نام) شاہ کار (بے کار) شاہ کاسہ (بڑا پیالہ) شاہ لیمو (لیموں کی ایک قسم) شہ کار (بہت بڑا فریب) شہ تار (ساز کا موٹا تار) وغیرہ۔

شش (ف) شش پہلو۔ شش جہت۔ شش دانگ۔ شش عید کے روزے شش ماہی۔ شش ماہہ۔ ششدر وغیرہ (ف) شش انداز (وہ بازی گر جو تین گیندیں اِس ہاتھ میں اور تین گیندیں اُس ہاتھ میں رکھتا اور باری باری سے اُن کو اچھالتا اور لپکتا ہے اور اُن کو زمین پر گرنے نہیں دیتا۔ چار گیندیں ہمیشہ بلائے ہوا رہتی ہیں) شش پر (گرز کی ایک قسم جس کے چھ پہلو ہوتے ہیں) شش پنج (جوئے کی ایک قسم) شش پنج باز (مکار) شش تار (چھ تار کا طنبور) شش خان۔ شش خانہ (گول خیمہ) شش دانگہ (پورے اجزا والی چیز۔ کامل عیار) شش درہ (وہ خانہ جس میں جا کر مُہرہ بے کار ہو جائے) شش روزہ (دنیا جس کو خدا نے چھ دن میں بنایا) شش سری (زر خالص) شش ضرب۔ شش ضربہ (نرد کی بازی کا ایک داؤں) شش طاق (خیمہ کی ایک قسم) شش بند (ماہ رمضان کے بعد چھ دن جن میں رُوزہ رکھنا سنّت ہے) وغیرہ۔

صاحب (ع) صاحب اختیار۔ صاحب حکومت۔ صاحب اقبال۔ صاحب تخت صاحب تدبیر۔ صاحب تمیز۔ صاحب جاگیر۔ صاحب جائداد۔ صاحب خانہ۔ صاحب املاک صاحب جمال۔ صاحب دِل۔ صاحب حیثیت۔ صاحب دماغ۔ صاحب ذوق۔ صاحب راز صاحب اسرار۔ صاحب رائے۔ صاحب ضلع۔ صاحب علم۔ صاحب سلیقہ۔ صاحب شوق صاحب فراش۔ صاحب قدرت۔ صاحب قران۔ صاحب کمال۔ صاحب مقدور صاحب نسبت۔ صاحب کرامت۔ صاحب نصیب۔ صاحب منصب (یہ مثالیں

مرکبات اضافی کی ہیں، مگر بول چال میں اضافت بولی نہیں جاتی، اسی لئے صاحب اقبالی صاحب تمیزی۔ صاحب ولی۔ صاحب قرآنی۔ صاحب کمالی۔ صاحب نصیبی کے الفاظ بھی استعمال میں آتے ہیں اور اسی لئے یہ لفظ گویا بطور سابقہ کے اختیار کرلیا گیا ہی)
(ف) صاحب خبر (دربان۔ ایلچی) صاحب دیوان۔ صاحب خطر (امرا و سلاطین) صاحب خاطر (شاعر خوش طبع) وغیرہ

صد۔ صد برگ (گیندے کا پھول) صد پارہ وغیرہ (ف) صد پیوند (ایک گھاس کا نام) صد چراغ (سر و چراغاں کی طرح کا روشنی کا جھاڑ) صد دہن (وہ جو بہت سی باتیں رنگ برنگ کی بیان کرے) صد شاخ (صد پارہ) وغیرہ۔

صدر (ع) صدر اعظم۔ صدر مدرس۔ صدر مدرسی۔ صدر اعلا۔ صدر بازار۔ صدر دالان۔ صدر بورڈ۔ صدر جہاں۔ صدر دیوان۔ صدر دیوانی۔ صدر مقام۔ صدر منصرم۔ صدر منصرمی۔ صدر مہتمم۔ صدر مہتممی۔ صدر امین۔ صدر امینی۔ صدر محاسب صدر محاسبی۔ صدر محرر۔ صدر عدالت۔ صدر دفتر۔ صدر محکمہ وغیرہ (اس لفظ کے سابقہ اختیار کرنے کی وجہ بھی وہی ہے جو لفظ صاحب کی نسبت لکھی گئی)۔

غیر (ع) غیر متناہی۔ غیر واقع۔ غیر موزوں۔ غیر موزونی۔ غیر آباد۔ غیر مزروعہ غیر حاضر۔ غیر حاضری۔ غیر شفاف۔ غیر شفافی۔ غیر متحد۔ غیر متعہد۔ غیر ذمہ دار۔ غیر ذمہ داری غیر مستعمل۔ غیر مشروط۔ غیر معتبر۔ غیر مکمل۔ غیر ممکن۔ غیر مناسب۔ غیر منقولہ۔ غیر منکوحہ۔ غیر واجب۔ غیر ضروری وغیرہ (غیر موزونی غیر حاضری۔ غیر شفافی عربی ترکیب نہیں ہے، اہل زبان کا تصرف ہے اور اسی تصرف کے سبب غیر کا لفظ بطور سابقہ کے اختیار کیا گیا ہے)
(ف) غیر مکرر (وہ شخص جس سے پہلے کبھی ملاقات نہ ہوئی ہو) وغیرہ

کُ (ہ) (بُرا) کپوت۔ کُپڑھ۔ کُجات یا کُذات۔ کڈھب۔ کڈھنگا۔ کُڑہ کُلچھن۔ کُرِیت۔ ککرمی (بدکار) وغیرہ

لا (ع) (حرف نفی) لاابالی۔ لاابالی پن۔ لا امتی (امت سے خارج بے دین) لابد۔ لاپتہ۔ لاپروا۔ لاپروائی۔ لاثانی۔ لاجرم۔ لاجنب۔ لاجواب۔ لاچار۔ لاچاری لاچارگی۔ لاحاصل۔ لاحل۔ لاخراج۔ لادعوا۔ لادوا۔ لاریب۔ لازوال۔ لازوالی لاسخن۔ لاطائل۔ لاعلاج۔ لاعلاجی۔ لاکلام۔ لامذہب۔ لامذہبی۔ لامکان لاوارث۔ لاوارثا۔ لاوارثی۔ لاولد۔ لاولدی۔ لایزال۔ لاالعقل۔ لایعنی۔ لاینحل وغیرہ (لفظ لا کو ہندی اور فارسی الفاظ کے ساتھ بھی ملایا ہے اور دیگر تصرفات بھی کئے ہیں۔ اسی لئے یہ لفظ سابقوں میں شامل ہو گیا ہے)

مہا (ہ) (بڑا) مہاآشٹمی۔ مہااوت۔ مہابرہمن۔ مہابلی۔ مہابھارت۔ مہابیر (ہنومان) مہاپاپ۔ مہاپاپی۔ مہاپرشاد۔ مہاپورا (سب گنوں پورا) مہاپرلے۔ (قیامت) مہاتل (زمین کا پانچواں طبقہ) مہاتم (بڑا ثواب) مہاتما (اصل مہا+آتما: روح (بزرگ آدمی) مہاجال۔ مہاجنجال۔ مہاجنتر (بڑا قفل۔ کلوں کا کارخانہ) مہاجن۔ مہاجنی۔ مہادھات (سونا) مہادیو۔ مہاڈول (پالکی کی قسم) مہاراج۔ مہاراجہ۔ مہارانی۔ مہاسنکھ۔ مہاکالی (درگا دیوی) مہاکوڑھ (جذام) مہامائی (درگا دیوی) مہامنتری (وزیر اعظم) مہانوی۔ مہاپنڈت وغیرہ۔

میر (مخفف امیر) (ع) میر آتش (افسر توپ خانہ) میر آخور (افسر اصطبل) میر بار (افسر دربار) میر بحر۔ میر بحری۔ میر بخشی (افسر تقسیم تنخواہ) میر تزک (افسر جلوس شاہی) میر حاج (سردار قافلۂ حاجیاں) میروہ میر دیوان (سررشتہ دار) میر ساماں (داروغۂ گودام) میر سامانی۔ میر شکار (افسر انتظام شکار) میر شکاری۔ میر عرض۔ میر عمارت میر فرش۔ میر قلار (دربار میں بے جگہ بیٹھنے والے کو نکالنے والا افسر) میر مجلس میر مجلسی میر محلہ۔ میر مطبخ (داروغہ باورچی خانہ) میر منزل (افسر انتظام سفر) میر منشی وغیرہ۔

(لفظ میر کو سابقہ بنانے کا وہی سبب ہے جو الفاظ صاحب اور صدر کے متعلق

لکھا گیا ہے) (ف) میر آش (وہ شخص جو دوسروں کو کھانا کھلانے کے لئے طلب کرے) میر چوپاں (چرواہوں کا افسر) میر صد (سو آدمیوں کا سردار) میر سپاہ (بخشی) میر سلاح (اسلحہ خانہ کا داروغہ) میر شب ۔ میر شب گیر (کوتوال) میر لشکر (میر سپاہ) میر میدان ۔ (بہادر آدمی) وغیرہ ۔

نا (ف) نا اتفاقی ۔ ناآزمودہ ۔ ناآزمودہ کار ۔ ناآزمودہ کاری ۔ ناآشنا ۔ ناآشنائی نااتفاقی ۔ نااُمید ۔ نااُمیدی ۔ ناآمیزگار ۔ ناآمیزگاری ۔ ناانصاف ۔ ناانصافی ۔ نااہل نااہلی ۔ نابالغ ۔ نابالغی ۔ نابکار ۔ نابکاری ۔ نابلد ۔ نابود ۔ نابینا ۔ ناپاک ۔ ناپاکی ۔ ناپائدار ناپائداری ۔ ناپدید ۔ ناپرہیزگار ۔ ناپرہیزگاری ۔ ناپسند ۔ ناپسندیدہ ۔ ناپسندیدگی ۔ ناپید ناپیدہ ۔ ناپیداکنار ۔ ناتجربہ کار ۔ ناتجربہ کاری ۔ ناتراش ۔ ناتراشیدہ ۔ ناتربیت یافتہ ناتمام ۔ ناتمامی ۔ ناتواں ۔ ناتوانی ۔ ناجائز ۔ ناجنس ۔ ناچار ۔ ناچاری ۔ ناچاقی ۔ ناچیز ناحق ۔ ناخداترس ۔ ناخداترسی ۔ ناخلف ۔ ناخواندہ ۔ ناخوش ۔ ناخوشی ۔ نادار ۔ ناداری ۔ ناداربازی (بے میر گنجفہ) نادان ۔ نادانی ۔ نادانستہ ۔ نادانستگی ۔ نادرست ۔ نادرستی نادہند ۔ نادہندی ۔ نادیدہ ۔ ناراست ۔ ناراستی ۔ ناراض ۔ ناراضی ۔ نارسا ۔ نارسائی ناروا ۔ نازیب ۔ نازیبا ۔ ناساز ۔ ناسازی ۔ ناسازگار ۔ ناسازگاری ۔ ناسپاس ۔ ناسپاسی ۔ ناسپردہ ۔ ناسرہ (کھوٹا) ناسزا ۔ ناسزاوار ۔ ناسزاواری ۔ ناسفتہ ۔ ناسمجھ ناسمجھی ۔ ناشاد ۔ ناشائستہ ۔ ناشائستگی ۔ ناشدنی ۔ ناشکر ۔ ناشکرا ۔ ناشکری ۔ ناشکیب ناشکیبا ۔ ناصبور ۔ ناصبوری ۔ ناطاقت ۔ ناطاقتی ۔ ناطرفدار ۔ ناطرفداری ۔ ناعاقبت اندیش ۔ ناعاقبت اندیشی ۔ نافرمان ۔ نافرمانی ۔ نافہم ۔ نافہمی ۔ ناقابل ناقابل برداشت ۔ ناقابلیت ۔ ناقدر ۔ ناقدرا ۔ ناقدری ۔ ناکارہ ۔ ناکام ۔ ناکامی ۔ ناکدخدا ۔ ناکردنی ۔ ناکردہ کار ۔ ناکردہ خطا ۔ ناکردہ گناہ ۔ ناکس ۔ ناکسی ۔ ناکند ۔ ناگزیر ۔ ناگوار ۔ ناگوارا ۔ ناگواری ۔ ناگاہ ۔ ناگہاں ۔ ناگہانی ۔ نالائق ۔ نالایقی ۔ نامبارک ۔ نامتناہی ۔ نامحدود ۔

نامحرم ۔ نامراد ۔ نامرادی ۔ نامربوط ۔ نامرد ۔ نامردی ۔ ناشخص ۔ نامعتبر ۔ نامعقول ۔ نامعلوم
ناملایم ۔ نامُقر ۔ ناممکن ۔ نامناسب ۔ ناموزوں ۔ نامہربان ۔ نامہربانی ۔ نامیسّری ۔ نامنظور ۔
نامنظوری ۔ ناموافق ۔ ناموافقت ۔ ناواجب ۔ ناواقف ۔ ناواقفی ۔ ناواقفیت ۔ ناوقت
ناہموار ۔ ناہمواری ۔ ناملن سار ۔ نامنصف ۔ نامنصفی ۔ ناہنجار ۔ ناشناس ۔ ناشناسی
نامرغوب ۔ نامہذب ۔ نامکمل ۔ ناتندرست ۔ ناتندرستی ۔ نارضامند ۔ نارضامندی ۔
نارائج ۔ نامروج ۔ نامقبول ۔ ناکامیاب ۔ ناکامیابی ۔ ناشکرگزار ۔ ناشکرگزاری ۔ ناراس
نالیاقتی ۔ ناتعلیم یافتہ ۔ نامسعود ۔ نامرتب ۔ ناسنجیدہ ۔ ناسنجیدگی ۔ نابرابر ۔ نابرابری ۔
نامساوی ۔ نافرجام ۔ نایاب ۔ نایابی ۔ وغیرہ (ف) نابُرید ۔ نابُریدہ (غیر مختون) نابسود
(اچھوتی چیز) نابودمند (مفلس) نابہرہ (ذلیل آدمی ۔ کھوٹا سونا) ناپروا (بے چین ۔
بے توجہ ۔ بے خوف بے عقل) ناخاست (جو اپنی جگہ سے نہ اُٹھ سکے) ناخواستہ (جو
بے طلب ہاتھ آئے) ناخواست . . . . (ناخواستہ) ناخواں (وہ خط جو پڑھا نہ جائے)
ناخواہ (وہ کام جو بغیر خواہش کے پورا ہو جائے) ناداشت (بے شرم ۔ مفلس ۔ بے اعتقاد)
ناداشتی (بے شرمی ۔ بے اعتقادی ۔ افلاس) نادیدگی (مفلسی) نادیدہ (بخیل ۔ رذیل)
نادیدہ گرد (پاک وصاف چیز جس پر گرد بھی نہ پڑی ہو) نارس (کچا میوہ ۔ شراب ۔
جو اچھی طرح پختہ نہ ہوئی ہو) نارسیدہ (بے بہرہ ۔ خام ۔ نابالغ) نازاد (عورت جو
اب تک بچہ نہ جنی ہو) ناسگالیدہ (قول یا فعل جو بغیر سوچے کہا یا کیا جائے) ناشُستہ رو
(ناپاک ۔ میلا کچیلا) ناشکیب (بے صبرا) ناشناخت (ناشناختہ شدہ) نافرمودنی (وہ
باتیں جن کے کرنے سے شرع نے منع کیا ہے) ناقبول (نامقبول) ناگرفت (ناگاہ) ناگزر
ناگزران ۔ ناگزاران (ناگزر) ناگوہر (عرض مقابل جوہر) نامردم (ناکس و ہیچ کارہ)
ناہراس (بے خوف) ناہوش مند (بے ہوش) وغیرہ۔

نِ (ہ) (علامت نفی) نِبِنختا ۔ نبل (کم زور) نِہاگا ۔ نِہاگی ۔ نِبھرما (نامعتبر)

نپوتا۔ نپوتی۔ نچلا۔ نچنت۔ نڈر۔ نڈھال۔ نرالا (نِ + رلا) نکھار۔ نکھٹو۔ نکما۔ نگوڑا۔ نموہا (کم سخن) نناواں۔ نناویں۔ نہتا (بے ہتیار) نچھا۔ نرسا (خراب رس یعنی چاشنی کا کھوٹا) وغیرہ۔

نَ (ف۔ہ) (علامت نفی) ندیدہ۔ ندیدی۔ نہوت وغیرہ۔

نر (ہ) (حرف نفی) نرآور (بے عزت) نرادھار (بے وسیلہ) نراس (ناامید) نراسا (ناامید) نرپھل (بے فائدہ) نرنکار (آکار = روپ) (خدا) نربل (کم زور) نربدھ (بدھ = عقل) (احمق) نربھاگی۔ نرجل (برت جس میں پانی نہیں پیتے) نرجلا (نرجل) نرجیو (بے جان) نردوش (بے خطا) نردھن (مفلس) نردئی (بے رحم) نرگن (بے صفات) نرگنیا (موحد) نرلاج۔ نرلجا۔ نرمل۔ نرمول (بے بنیاد) نرموہی (بے مہر) نربسی (ایک واقع زہر دوا) نرملی (ایک بیج جس سے پانی صاف ہو جاتا ہے) نروگا (تندرست) نروید (وید کا نہ ماننے والا) وغیرہ۔

نَو (نیا) (ف) نوآباد۔ نوآبادی۔ نوآموز۔ نوباہ۔ نوبہار۔ نوتوڑ۔ نوتوبہ۔ نوجوان۔ نوجوانی۔ نوچندہ (چاند کے طلوع کا دوسرا دن) نوچندی (جمعرات جو چاند کے دوسرے دن واقع ہو) نوخاستہ۔ نوخیز۔ نوخط۔ نودولت۔ نودولتی۔ نوروز نوروزی۔ نوسفر۔ نوسکھ (نوآموز) نوسوار۔ نوشکار۔ نوشکست (نوتوڑ) نوشہ نوعمر۔ نوعمری۔ نوگرفتار۔ نومسلم۔ نومشق۔ نوملازم۔ نونہال۔ نووارد۔ نورس وغیرہ (ف) نوبر (میوۂ نورسیدہ۔ نوخیز عورت۔ عورت جو پہلی دفعہ حاملہ ہوئی ہو) نوپر۔ نوپرواز (پرند جو ابھی اڑنے کے قابل ہوا ہو) نورہاں۔ نورہانی۔ نوراہاں۔ تحفہ یا خوش خبری جو کوئی شخص اپنے ساتھ لائے) نورفتار (بچہ جس نے ابھی چلنا سیکھا ہو) نونیاز (وہ شخص جس نے اوّل اوّل عشق کیا ہو) نوقدم (مبتدی) نوکیسہ (نودولت) نوکار (وہ جس نے کوئی کام اوّل دفعہ شروع کیا ہو۔) نوقلم (مصوری اور

خوش خطی کا نو آموز) وغیرہ۔

نہ ۔ نہ سالہ۔ نہ ماہہ وغیرہ (ف) نہ پایہ (اونچا ممبر۔ آسمان) وغیرہ۔

نیم (ف) (آدھا) نیم باز۔ نیم برشت۔ نیم بسمل۔ نیم تر۔ نیم ملا۔ نیم حکیم۔ نیم جان۔ نیم جوش۔ نیم خواب۔ نیم خوردہ۔ نیم راضی۔ نیم روز۔ نیم سوختہ۔ نیم کش۔ نیم گرم۔ نیم گرد۔ دہن۔ نیم مست۔ نیم نگاہ وغیرہ۔ (ف) نیم آدمی (عورت) نیم تاج (ریشمی کپڑے کی مرصع ٹوپی جو نئی دلہن کے سر پہ ہوتی ہے) نیم ترک (خود کی ایک قسم) نیم تسلیم (اسلام کے لئے ناف تک ہاتھ لے جانا اور جھکنا) نیم تن (لباس کی ایک قسم) نیم جو سنگ (نیم جو کے وزن کی مقدار) نیم چرخ (کمان کی ایک قسم) نیم بیضہ (آسمان) نیم دست (چھوٹی مسند) نیم راست (موسیقی کے ایک پردہ کا نام) نیم رخ (یک چشمی تصویر) نیم رس شراب جو ابھی پختہ نہ ہوئی ہو۔ پرند جو ابھی اڑنے کے قابل نہ ہوا ہو) نیم رنگ (ہلکے رنگ کی چیز۔ ادھوری چیز) نیم زبان (کم گو آدمی) نیم صفت۔ نیم سفتہ (نیم سوراخ کردہ۔ ادھوری بات) نیم شکری (ایک مٹھائی کا نام) نیم کار۔ نیم کارہ (شاگرد۔ مزدور۔ ہر ادھوری اور ناتمام چیز۔ وہ شخص جو دوسروں کے اوزار لے کر کام کرے) نیم لنگ (ترکش، کمان وغیرہ

ہر (ف) ہر جائی۔ ہر دل عزیز۔ ہر دل عزیزی۔ ہر دیگی چمچہ۔ ہر روزہ۔ ہر فن مولا ہرکارہ وغیرہ (ف) ہر ہفت (عورتوں کے سنگار کی سات چیزیں) وغیرہ۔

ہزار۔ ہزار پا۔ ہزار چشم (سرطان جانور) ہزار چشمہ (سرطان پھوڑا) ہزار داستان ہزار ستون (ایک محل کا نام) ہزار گلا (گیندے کی ایک قسم) وغیرہ (ف) ہزار آستین (دریا) ہزار آما۔ ہزار آواز (بلبل) ہزار افشاں (تاک صحرائی) ہزار بیشہ (وہ چیز جس کے اندر بہت سی چیزیں ہوں۔ مثلاً ایسا چاقو جس کے دستہ میں قینچی۔ موچنہ قلم۔ دوات وغیرہ ہو) ہزار پایہ (ہزار پا) ہزار تابہ (آفتاب) ہزار دانہ (بڑی تسبیح) ہزار میخ۔ ہزار میخی۔ (فقیروں کی گدڑی جس میں بہت پیوند ہوں) وغیرہ۔

ہشت ۔ ہشت بہشت ۔ ہشت پہلو وغیرہ (ف) ہشت دہان (ایک پھول کا نام) ہشت ہزاری (مغلیہ خاندان کا ایک خطاب کشتی گیروں کی اصطلاح میں وہ پہلوان جو ہر روز کسی ورزش کو آٹھ ہزار دفعہ کرے) وغیرہ

ہفت ۔ ہفت اقلیم ۔ ہفت اندام (ایک رگ کا نام) ہفت خوان ہفت زبان ۔ ہفت قلم ۔ ہفت کشور ۔ ہفت ہزاری وغیرہ (ف) ہفت پردہ (آنکھ کے سات پردے) ہفت جوش (سات دھاتیں ملی ہوئی) ہفت دانہ (ست نجا کھانا جو عاشورہ کے دن کھایا جاتا ہے) ہفت کار (وہ چیز جس کو سات طرح کا رنگ دیا گیا ہو) ہفت کردہ (سات سنگار سے آراستہ) وغیرہ۔

ہم (ف) ہم آغوش ۔ ہم آغوشی ۔ ہم آواز ۔ ہم آہنگ ۔ ہم بستر ۔ ہم بستری ہم پا (ساتھی) ہم پایہ ۔ ہم پلہ ۔ ہم پلگی ۔ ہم پہلو ۔ ہم پیالہ ۔ ہم نوالہ ۔ ہم پیشہ ۔ ہم پیشگی ہم تا ۔ ہم ترازو (ہم وزن ۔ ہم پلہ) ہم جلیس ۔ ہم جماعت ۔ ہم جنس ۔ ہم جنسی ۔ ہم جنب ہم جولی (اصل ہم زولی) ہم چشم ۔ ہم چشمی ۔ ہم خانہ ۔ ہم خوابہ ۔ ہم خواب ۔ ہم داستان ہم داستانی ۔ ہم درد ۔ ہم دردی ۔ ہم دست ۔ ہم دلی ۔ ہم دم ۔ ہم دمی ۔ ہم دوش ۔ ہم دیوار (ہم سایہ) ہم ذات ۔ ہم راز ۔ ہم رازی ۔ ہم راہ ۔ ہم راہی ۔ ہم رنگ ۔ ہم رنگی ۔ ہم زاد ۔ ہم زانو (ہم پہلو) ہم زبان ۔ ہم زبانی ۔ ہم زلف ۔ ہم ساز ۔ ہم سایہ ہم سائگی ۔ ہم سبق ۔ ہم سر ۔ ہم سری ۔ ہم سفر ۔ ہم سفری ۔ ہم سن ۔ ہم سنی ۔ ہم سلک ہم سنگ ۔ ہم شکل ۔ ہم شکلی ۔ ہم شہری ۔ ہم شیر ۔ ہم شیرہ ۔ ہم صحبت ۔ ہم صحبتی ۔ ہم صدا ہم صفیر ۔ ہم صفیری ۔ ہم طالع ۔ ہم عصر ۔ ہم عصری ۔ ہم عناں ۔ ہم عنانی ۔ ہم عہد ۔ ہم قدم ہم قوم ۔ ہم قومی ۔ ہم کاسہ (ہم نوالہ) ہم کفو ۔ ہم کلام ۔ ہم کلامی ۔ ہم کنار ۔ ہم کناری ہم مذہب ۔ ہم مذہبی ۔ ہم مرکز ۔ ہم مرکزی ۔ ہم مکتب ۔ ہم مکتبی ۔ ہم نام ۔ ہم نامی ۔ ہم نسل ہم نسلی ۔ ہم نشیں ۔ ہم نشینی ۔ ہم نفس ۔ ہم وطن ۔ ہم وطنی ۔ ہم بغل ۔ ہم رائے ۔ ہم نوا

ہم نوائی - ہم نبرد - ہم رتبہ - ہم مرتبہ - ہم وزن - ہم درس - ہم قدر - ہم قد - ہم رکاب ہم رکابی - ہم طریق - ہم سال - ہم قول - ہم معنی - ہم صورت - ہم صورتی - ہم سُر - ہم نصیب ہم زمانہ - ہم خاندان - ہم سخن - ہم سخنی - ہم وار - ہم واری وغیرہ (ف) ہم آورد - (لڑنے میں ایک دوسرے کے حریف) ہم آویز (ہم آورد) ہم باز (شریک حریف) ہم بر (ساتھی - مقابل - مثل) ہم بندی (ربط) ہم بو (ہم خو) ہم پشت (مددگار) ہم تازیانہ (دو شخص جو گھوڑا دوڑانے میں شریک ہوں) ہم ترازو (ہم وزن - برابر) ہم تگ (رفیق) ہم تنگ (موافق - برابر) ہم خوان (کھانے میں شریک) ہم داماں (ساڑھو) ہم دستاں (ہم داستاں) ہم دم (شراب خوری کا پیالہ - دو غوّاص جن کا دم برابر ہو) ہم ریش (ہم داماں) ہم زَمد (ہم آورد) ہم سلک (سمدھی) ہم شکم (جُڑواں بچّے) ہم کار - ہم کارہ (ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھانے والے) ہم کاری (کسی کام میں شرکت) ہم دست - ہم کف (ہم نشیں - ہم زور) ہم گر (نوکر) ہم گوشہ (ہم جنس) ہم گیر (مُلاقی) ہم لخت (جوتی کی ایک قسم) ہم مقیل (ہم خوابہ) ہم نبرد (ہم آورد) وغیرہ -

ہمہ (ف) (سب) ہمہ داں - ہمہ دانی - ہمہ گیر - ہمہ گیری -

یک (ف) یک اسبہ - یک بار - یک بارگی - یک باگ (بھوری جو گھوڑے کی ایال کے نیچے ایک طرف واقع ہو) ایک پشتہ (ایک رُخہ چھپا ہوا کاغذ) یک تارا - یک جا - یک جائی - یک جان - یک جان دو قالب - یک جہت - یک جہتی - یک چشم یک چشمی - یک چند - یک چوبہ - یک دست (یکساں) یک دستی (ایک داؤ) یک دل یک دلی - یک رُخہ - یک رُخی - یک رنگ - یک رنگی - یک رو - یک روئی - یک زبان یک زبانی - یکساں - یکسانی - یک سر - یک سو - یک سوئی - یک شنبہ - یک صدی - یک ذات - یک طرف - یک طرفہ - یک طرفی - یک قلم - یک لخت - یک مشت - یک منہ

(متفق الرائے) یک تا۔ یک تائی۔ یک لو (گنجفہ کا یکہ) یک رنگ (مجرّد) وغیرہ (ف) یک انداز (چھوٹا تیر۔ برابر و یکساں) یکتا پیرہن (جس کے پاس ایک ہی کپڑا پہننے کے لئے ہو) یک تنہ (تنہا) یک تہی (ایک تہ کا) یک جلو (تیزرو) یک دانہ (بے مثل موتی یا جواہر) یک دست (برابر۔ یکساں) یک دلہ (موافق) یک دندانہ (یکساں) یک رشتہ (موافق۔ متفق) یک رکابی (کوتل گھوڑا۔ کسی کام میں جلدی) یک سر (یکسارگی۔ اوّل سے آخر تک) یک سوارہ (یکہ تاز) یک شبہ (نہایت نازک لباس جو ایک رات سے زیادہ نہ ٹھہرے) یک شِست (رفیق و ہم نشیں) یک فن۔ یک فنی۔ یک گرہ (موافق۔ متفق) یک نشست (یک شست) یک نفس (دو غوّاص جن کا دم برابر ہو) وغیرہ۔

مذکورۂ بالا سابقوں کے علاوہ عربی زبان کے اسم اشارہ ذُو اور اُس کی دوسری شکل ذی میں بھی یہ قابلیت ہے کہ وہ سابقے بن جائیں۔ اہل زبان نے ذُو سے الفاظ ذوفنون اور ذومعنی بنائے ہیں اور لفظ ذی کے ساتھ حسب ذیل الفاظ کو ترکیب دیا ہے جن میں ایک فارسی زبان کا لفظ ہوش بھی ہے۔

ذی اختیار۔ ذی استعداد۔ ذی حرمت۔ ذی حرمتی۔ ذی حق۔ ذی حیات ذی رُتبہ۔ ذی روح۔ ذی عزّت۔ ذی عقل۔ ذی عقلی۔ ذی مقدرت۔ ذی مقدور ذی مقدوری۔ ذی وقعت۔ ذی وقعتی۔ ذی ہوش۔

انگریزی زبان کے لاحقے

اب ہم کچھ مثالیں انگریزی زبان کے سفکسز Suffixes یعنی لاحقوں کی درج کرتے ہیں۔

یہ بھی لاطینی۔ یونانی اور فرانسیسی وغیرہ زبانوں سے لئے گئے ہیں Able ایبل (لاطینی) قابلیت کے معنی دیتا ہے، جیسے Lovable لوابل۔ محبت کرنے کے قابل Affable افیبل۔ میل جول کے قابل۔

Al ل (لاطینی) متعلق جیسے Annual انیس = سال) سال کے متعلق۔ سالانہ Filial فلیل (فلیس = فرزند) فرزندانہ

Ary ری (لاطینی) صفت اور اسم بنانے کی علامت جیسے Library لائبریری (لیبر = کتاب) کتب خانہ Secretary سکریٹری (سکریٹ = راز) رازدار۔ معتمد۔

Cule-cle کل۔کیول (لاطینی) تصغیر کی علامت جیسے Particle پارٹیکل (پارٹ = حصّہ) چھوٹا سا حصّہ Animal cule انیمل کیول۔ (انیمل = جانور) چھوٹا سا جانور۔

En اَنْ (انگلوسکسن) علامت نسبت جو اُس مادہ کی طرف اشارہ کرتی ہے جس سے کوئی چیز بنی ہو۔ جیسے Golden گولڈن (گولڈ = سونا) سونے کی بنی ہوئی چیز Waxen ویکسن (ویکس = موم) موم کی بنی ہوئی چیز۔

Er ار (اینگلوسکسن) علامت فاعلیت جیسے Singer سنگر (سنگ = گانا) گانے والا Writer رائٹر (رائٹ = لکھنا) لکھنے والا۔

Fold فولڈ۔ گُنا جیسے Three fold تھری فولڈ (تھرِی = تین) تین گُنا۔ Manifold منی فولڈ (منی = کئی) کئی گُنا)

Fy فائی (فرانسیسی) بنانا جیسے Beautify بیوٹی فائی (بیوٹی = حُسن) بناؤ سنگار کرنا۔ آراستہ کرنا Magnify میگنی فائی (میگنس = بڑا) بڑا بنانا۔

Graph گراف (یونانی) یہ لفظ جس مادّہ سے مشتق ہوا ہے اُس کے معنی لکھنے کے ہیں۔ بہت سے علمی آلات کا نام رکھنے ہیں اس لاحقہ سے کام لیا جاتا ہے۔ جیسے Telegraph ٹیلی گراف (ٹیلی = دور) دور سے لکھنے والا۔ بجلی کے ذریعہ سے فاصلہ پر پیغام پہنچانے کا آلہ۔

Phonograph فونوگراف (فون = آواز) آواز کو قلم بند کرنے والا۔ یہ وہ آلہ ہے جس میں لوگوں کی تقریریں اور گانے بند کئے جاتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے بار بار وہ تقریریں اور گانے سنے جاسکتے ہیں۔

ic اک (لاطینی) متعلق۔ جیسے Botanic بوٹینک (بوٹنی = نباتات) متعلق بہ نباتات Periodic پیریاڈک (پیریڈ۔ میعاد) منسوب بہ میعاد

ical اکل منسوب متعلق۔ جیسے Periodical پیریاڈکل (پیریڈ = میعاد) متعلق بہ میعاد Historical ہسٹاریکل (ہسٹری = تاریخ) متعلق بہ تاریخ

ics اکس۔ یہ ic کی جمع ہے مگر علوم کے نام میں بطور مفرد کے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے Mathematic میتھمیٹکس۔ علم ریاضی Ethics ایتھکس علم اخلاق

ine آئن (فرانسیسی) علامت تانیث ہے۔ جیسے Heroine ہیروئن (ہیرو = بہادر) بہادر عورت۔

ism اِزم (لاطینی) علامت اسمیت جو اکثر حالت یا نظام یا اُصول و مذہب کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ جیسے Barbarism باربرزم (ابربر سے لیاگیاہے) بربریت وحشیانہ پن Atheism اتھیزم (تھیاس = خدا۔ اُس سے پہلے آ علامت نفی ہے خدا کو نہ ماننا۔ دہریت۔

ist اسٹ۔ جن الفاظ کے آخر میں ازم لگایا جاتا ہے، اُن سے اسم صفت بنانے کے لئے یہ علامت استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے Atheist اتھیسٹ۔ اتھیزم یعنی دہریت کا ماننے والا۔

itis آئٹس (یونانی) حرارت اور سوزش کے معنی ہیں، بیماریوں میں کسی خاص عضو کی سوزش ظاہر کرنے کے لئے یہ علامت استعمال کی جاتی ہے، جیسے Laryngitis لیرنجائٹس (لیرنگس = حنجرہ) حنجرہ کی سوزش۔

Ise-Izo آئز۔ کرنا۔ بنانا علامت مصدر ہے۔ جیسے Civilize سولائز (سول = ملکی۔ شائستہ) شائستہ بنانا Economize اکانومائز (اکانومی۔ کفایت شعاری) کفایت شعاری کرنا۔

Logy لوجی (یونانی) بحث۔ تذکرہ۔ یہ علامت علوم کے ناموں میں لگائی جاتی ہے، جیسے Biology بائی آلوجی (بیاس = زندگی) علم حیات۔ جیالوجی Geology، (جیو = زمین) علم ارض۔

Meter میٹر (یونانی) ناپنے والا۔ یہ علامت بہت سے علمی آلات کا نام رکھنے میں کام آتی ہے، جیسے Thermometer تھرمامیٹر (تھرماس = حرارت) ناپنے والا آلہ Electrometer الکٹرومیٹر (الکٹرسی = بجلی) بجلی ناپنے کا آلہ۔

Scope اسکوپ (یونانی) یہ لفظ جس مادہ سے نکلا ہے اس کے معنی دیکھنے کے ہیں۔ یہ علامت بھی بہت سے علمی آلات کا نام رکھنے میں کام آتی ہے۔ جیسے Bioscope بائس کوپ (بیاس = زندگی) چلتی پھرتی تصویریں دکھانے کا آلہ Telescope ٹیلس کوپ (ٹیلی = دور) دور کی چیزیں دیکھنے کا آلہ۔ دوربین۔

Ship شپ (انگلوسکسن) یہ لاحقہ حالت یا محکمہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جیسے Censorship سینسرشپ (سینسر = محتسب) محتسب کا محکمہ۔ Rectorship رکٹرشپ (رکٹر = محلہ کا پادری) چھوٹے پادری کا دفتر۔

Tion شن (لاطینی) حاصل مصدر کی علامت ہے، جیسے (Civilize) سولائز (شائستہ بنانا) مصدر سے Civilization سولائزیشن (شائستگی) اور Obstruct اوبسٹرکٹ (روکنا) مصدر سے

Obstruction (رکاوٹ) حاصل مصدر ہے۔

Y ئی (اینگلوسیکسن) صفت بنانے کی ایک علامت ہے، جیسے Bloody بلاڈی (بلڈ=خون) Dirty ڈرٹی (ڈرٹ=میل) میلا۔

اُردو لاحقے

یہ لاحقے ہندی اور فارسی زبان سے لئے گئے ہیں صرف ایک لاحقہ چی ترکی زبان سے ماخوذ ہے۔ ہر ایک لاحقہ کے ساتھ اُس زبان کی علامت لکھ دی گئی ہے، جس سے وہ لیا گیا ہے۔ سابقوں کی طرح لاحقوں میں بھی یہ بات دیکھنے کے قابل ہے کہ جن زبانوں سے وہ لئے گئے ہیں اُن کے سوا دیگر زبانوں کے الفاظ کے ساتھ بھی وہ بے تکلف لگا دیئے گئے ہیں۔ ایسے الفاظ کے نیچے تمیز کے لئے ایک خط کھینچ دیا گیا ہے۔ لاحقوں کے لئے ایک وسیع میدان اُردو زبان کو فارسی مصادر کے امر وغیرہ مشتقات سے مل گیا ہے۔ ان لاحقوں میں سے بعض نہایت کثرت سے مستعمل ہیں اور اُن کے ساتھ ہندی اور انگریزی الفاظ بھی آزادی سے ملا دیئے گئے ہیں۔ واضح ہو کہ لفظوں کے بنانے میں بہ نسبت سابقوں کے لاحقے زیادہ اہم ہیں اس فہرست میں بعض وہ لاحقے بھی درج کر دیئے گئے ہیں جو شہروں، محلّوں اور مکانوں کے نام رکھنے میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ فارسی زبان کے لاحقوں کی ذیل میں ہم نے وہ الفاظ بھی درج کر دیئے ہیں جو خود اہل فارس نے ان لاحقوں کے ذریعہ سے بنائے ہیں تاکہ الفاظ سازی میں مزید بصیرت حاصل ہو۔ ایسے الفاظ کے شروع میں تمیز کے لئے علامت (ف) درج کی گئی ہے۔ اسم و امر کے ملنے سے فارسی زبان میں جو الفاظ بنائے گئے ہیں اُن میں یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ اس ترکیب سے پانچ معنی مراد لئے گئے ہیں۔ کہیں تو اسم اور امر کے ملنے سے فاعل[1] کے معنی نمایاں ہوتے ہیں۔ کہیں مفعول[2] کے۔ کہیں حاصل مصدر کے

کہیں اسم ظرف اور کہیں اسم آلہ کے۔ آنے والی مثالیں اس امر کو خود واضح کر دیں گی۔

ا۔ (ہ) (اسم آلہ کی علامت) جھولا (جھولنا سے) جھارا (جھارنا) سے وغیرہ

ا۔ (ہ) (تصغیر کی علامت) بلاجوروا۔ لونڈیا۔ دانتا وغیرہ۔

ا۔ (ہ) (حاصل مصدر کی علامت) جھگڑا۔ پھیرا۔ چھاپا۔ اُچھالا (سے پھندکا۔ رت جگا۔ توڑا۔ ٹانکا۔ ٹپکا۔ جھاڑا۔ جھپٹّا۔ جھٹکا۔ چیرا۔ دھڑکا۔ رگڑا۔ سنبھالا۔ کھوٹا۔ نکالا۔ مروڑا۔ لگّا۔ لچکا۔ لپکا۔ کھیدا۔ ہنکارا وغیرہ۔

ا۔ (ہ) (صفت کی علامت) میلا۔ بھوکا۔ نیلا۔ جھوٹا۔ اِکّا۔ اچھوتا۔ بتاسا (بتاس = ہوا) بتّیسا۔ چھوا۔ بسا ندا۔ پٹیا۔ تانتا۔ چھتیسا۔ ساٹھا پاٹھا۔ ستراہترا۔ گیروا۔ ہٹیا۔ مُٹھیا۔ موتیا۔ نکّا ٹوپی۔ پپڑیا۔ (کھٹّے کی قسم) بیسا (وہ کتا جس کے بیسوں ناخن ہوں) آلا (آل = تری سے۔ ہرا زخم) اک پیچا۔ اک درا بُزولا۔ تَل نظرا۔ اُواسا (آزاد فقیروں کا بستر) وغیرہ۔

ا۔ (ہ) (علامت فاعل) اُچکّا۔ جوتا (زمین جوتنے والا) جیب کترا۔ گٹھ کٹا۔ چڑکٹا۔ گھس کھدا۔ کم تولا۔ کن بندھا وغیرہ۔

ا۔ (ہ) (علامت مفعول) اُتارا (صدقہ) اُٹّا توا۔ گھولا (محلول) وغیرہ

ا۔ (ہ) (علامت ظرف) اُتارا (اترنے کی جگہ جیسے پریوں کا اُتارا) وغیرہ

ا۔ (ف) (علامت فاعل بعد امر) توانا۔ دانا۔ بینا۔ جویا۔ گویا۔ شناسا۔ رسا۔ گوارا وغیرہ۔

آباد۔ (ف) (ظرفیت) شہروں اور محلّوں کا نام رکھنے میں یہ لاحقہ کام آتا ہے جیسے حیدرآباد۔ امین آباد وغیرہ۔

آباد۔ (ف) (ظرفیت) وحشت آباد۔ ظلمت آباد۔ عشرت آباد۔

حیرت آباد وغیرہ۔

(ف) رحمت آباد (بہشت۔ مکۂ معظمہ۔ مدرسہ۔ مجلس صلحا) ستم آباد (جہاں ظلم ہوتا ہے) نفس آباد (پھیپھڑا یا سینہ) امن آباد۔ ایمن آباد وغیرہ۔

اپ (ہ) (حاصل مصدر کی علامت) ملاپ (ملنا مصدر سے) وغیرہ

اپا (ہ) (حاصل مصدر کی علامت) پجاپا (پوجنا سے) جلاپا (جلنا سے) وغیرہ

اپا (ہ) (علامت اسمیت) بہناپا۔ رنڈاپا۔ سگھڑاپا۔ سوناپا (سوت۔ سوکن سے) کٹاپا (کٹنی) سے وغیرہ۔

اپن (ہ) (اسمیت) احمقاپن (احمق سے) سگھڑاپن (سگھڑ سے) وغیرہ

ات (ہ) (علامت اسمیت) بہتات۔ برسات۔ بھلمنسات وغیرہ۔

ات (ع) (علامت جمع) معلومات۔ نزدات (ادھار کی رقمیں) مدّات۔ خرافات۔ جنّات۔ باغات۔ لوزات۔ بیگمات وغیرہ۔ بعض عربی کی جمعیں جو اس قاعدہ کے ماتحت ہیں، اُردو میں بطور مفرد مستعمل ہیں۔ جیسے کائنات۔ واردات۔ خیرات۔ حاضرات۔ فتوحات۔ تحقیقات۔ حوالات۔ تسلیمات۔ موجودات وغیرہ۔

اٹا (ہ) (اسمیت) پھرّاٹا یا فرّاٹا۔ سناٹا۔ زنّاٹا۔ خرّاٹا وغیرہ

ار (ہ) (وصفیت) لہار۔ سُنار۔ چمار۔ کمہار۔ کہار۔ مٹیار (مٹی سے مکدر۔ گدلا) گنوار (گاؤں سے) وغیرہ۔

ار۔ (ہ) (ظرفیت) لونار (نمک سار) وغیرہ۔

ار۔ (ف) (اسمیت) یہ لاحقہ اس غرض کے لئے صیغۂ ماضی کے بعد لگایا جاتا ہے جیسے گفتار۔ رفتار۔ کردار۔ دیدار وغیرہ۔

ار۔ (ف) (فاعلیت) یہ لاحقہ کبھی صیغۂ ماضی کے بعد اور کبھی امر کے

بعد لگایا جاتا ہے جیسے خریدار۔ نمودار۔ پرستار وغیرہ (ف) خواستار۔ دادار وغیرہ

ارا۔ (ہ) (وصفیت) بنجارا (بنج خرید و فروخت سے) بھٹیارا (بھٹی سے) ہتّیارا (ہتّیا کرنے والا) وغیرہ۔

ارا (ہ) (اسمیت) پُچارا (پوچھنا سے) بھپارا (بھاپ سے) جھلکارا چمکارا۔ پلکارا (پلک کا اشارہ) وغیرہ۔

آرا۔ (ف) (امر ہے آراستن = سنوارنا) جہاں آرا۔ انجمن آرا۔ انجمن آرائی۔ بزم آرا۔ بزم آرائی۔ گیتی آرا۔ صف آرا۔ صف آرائی۔ مسند آرا۔ مسند آرائی۔ جلوہ آرا۔ سریر آرا۔ ہنگامہ آرا۔ ہنگامہ آرائی۔ لشکر آرا۔ لشکر آرائی۔ معرکہ آرا۔ معرکہ آرائی۔ عالم آرا وغیرہ (ف) چمن آرا (باغبان) حسد آرا (بدخواہ) شہر آرا۔ دُکان آرائی (چرب زبانی) بساط آرا (صدر نشین) بہار آرا وغیرہ۔

آرام۔ (ف) (صیغۂ امر آرامیدن سے) دل آرام وغیرہ۔

ارت۔ (ہ) (اسمیت) بُجھارت (چیستان۔ بوجھنا سے)۔ سگارت (سگا = قرابت دار سے۔ قرابت) وغیرہ

اری۔ (ہ) (وصفیت) پُجاری (پوجا سے) بھکاری (بھیک سے) نوتھاری (نوتہ دینے والا) تواری (ہندوؤں کا ایک گروہ جو تین ویدوں کو مانتا ہے = ت تین سے) وغیرہ۔

اڑ (ہ) (اسمیت) پچھاڑ (پچھ = پیچھے سے) وغیرہ۔

اڑ (ہ) (وصفیت) کھلاڑ (کھیل سے) وغیرہ۔

آڑی (ہ) (وصفیت) کھلاڑی (کھیل سے) وغیرہ۔

آڑی (ہ) (اسمیت) اگاڑی (آگے سے) پچھاڑی (پیچھے سے) وغیرہ۔

آزار (امر ہے آزردن = ستانا سے) دل آزار۔ دل آزاری۔ مردم آزار۔ مردم آزاری وغیرہ (ف) عاشق آزار۔ بےکس آزار۔ مسافر آزار وغیرہ۔

آزما (ف) (امر ہے آزمودن = آزمانا سے) زور آزما۔ زور آزمائی۔ نصیب آزمائی۔ قسمت آزمائی۔ طاقت آزمائی۔ ہمت آزمائی۔ حوصلہ آزمائی۔ جنگ آزمائی۔ بخت آزمائی۔ تقدیر آزمائی۔ تیغ آزمائی۔ طبع آزمائی۔ مقدر آزمائی۔ کار آزما وغیرہ (ف) نبرد آزما (جنگ جو) زخم آزما (جنگ آزمودہ) مرد آزما وغیرہ۔

اس (ہ) (حاصل مصدر کی علامت) پیاس۔ ہگاس۔ مُتاس وغیرہ۔

اس (ہ) (اسمیت) مٹھاس۔ کھٹاس وغیرہ۔

اس (ہ) (ظرفیت) اڑاس (تنگ جگہ۔ اڑنا سے) وغیرہ۔

اسا (ف) (امر ہے آسودن سے) دلاسا وغیرہ۔

استھان (ہ) (ظرفیت) دیو استھان وغیرہ۔

آشام (ف) (امر ہے آشامیدن پینا سے) خون آشام۔ خون آشامی۔ مے آشام سے آشامی۔ دُرد آشام وغیرہ (ف) جگر آشام (محنت کش) بحر آشام (دریا نوش) بادیہ آشام (صحرا نورد) وغیرہ۔

آشوب۔ (ف) (امر ہے آشفتن = پریشان کرنا سے) شہر آشوب دِل آشوب۔ ملک آشوب وغیرہ۔

آفریں (ف) (امر ہے آفریدن = پیدا کرنا سے) جہاں آفریں۔ معنی آفریں۔ ناز آفریں۔ سحر آفریں۔ عالم آفریں۔ نزاکت آفریں۔ نکتہ آفریں۔ جاں آفریں وغیرہ (ف) خدا آفریں (خدا کا پیدا کیا ہوا) گیتی آفریں (خدا) داد آفریں (موسیقی کی ایک دُھن کا نام ہے) سحر آفریں (جادو گر۔ شاعر)

سخن آفریں (شاعر۔ انشا پرداز) ہنر آفریں وغیرہ۔

افراز (ف) (امر ہے افراختن = بلند کرنا سے) سرافراز۔ سرافرازی۔ گردن افراز۔ گردن افرازی وغیرہ۔

افروز (ف) (امر ہے افروختن = روشن کرنا سے) دل افروز۔ بزم افروز رونق افروز۔ رونق افروزی۔ عالم افروز۔ انجمن افروز۔ جہاں افروز جلوہ افروز جلوہ افروزی وغیرہ (ف) تپ افروز (جس کا بدن بخار کی حرارت سے جل رہا ہو) دل افروز (ایک پھول کا نام) شب افروز (چاند۔ جگنو۔ ایک پھول کا نام۔ ایک کپڑے کا نام) مجلس افروز (ایک راگ کا نام) آذرافروز (ققنس) آتش افروز (ایندھن) آئینہ افروز (صیقل گر) وغیرہ

افزا (ف) (امر ہے افزودن = بڑھانا سے) روح افزا۔ سرور افزا۔ رونق افزا۔ رونق افزائی۔ فرحت افزا۔ نور افزا۔ جرأت افزا۔ ہمت افزا۔ حوصلہ افزا۔ راحت افزا۔ مسرت افزا۔ عیش افزا۔ نشاط افزا۔ غم افزا وغیرہ (ف) روح افزا (ایک ساز کا نام ہے) روزی افزا (ملکی سال کے ایک مہینے کا نام ہے) آذرافزا (آذرافروز۔ دیکھو افروز) وغیرہ۔

افشار (ف) (امر ہے افشردن = دبانا نچوڑنا سے) زردست افشار۔ جگر افشار وغیرہ (ف) پا افشار (وہ لکڑی جس پر بُنتے وقت جولاہے کا پاؤں رہتا ہے) دزد افشار (وہ شخص جو باطن میں چور کا شریک ہو) مشت افشار (دست افشار) وغیرہ۔

افشاں (ف) (امر ہے افشاندن = چھڑکنا سے) نورافشاں۔ نور افشانی۔ گوہرافشاں۔ گوہرافشانی۔ زرافشاں۔ زرافشانی وغیرہ (ف) گلاب افشاں (گلاب پاش) گل افشاں (پھل جھڑی) عطرافشاں۔ عنبرافشاں۔

خول افشاں۔ زرافشاں (ملکی سال کے ایک مہینے کا نام) پرافشانی (ترکِ تعلق) پیر افشانی (جوانی کے کام بوڑھاپے میں کرنا) کاکل افشانی (بال بکھیرنا) سرافشاں (تلوار کی صفت ہے) وغیرہ۔

افگن (ف) (امر ہے افگندن = ڈالنا۔ گرانا۔ پھینکنا سے) شیر افگن۔ شیر افگنی۔ مرد افگن۔ نور افگن۔ سایہ افگن۔ پرتو افگن وغیرہ (ف) فیل افگن (قوی ہیکل آدمی) خود افگن (وہ شخص جو تنہا غنیم کی فوج پر حملہ آور ہو) دست افگن (خدمت گار) دود افگن (جادوگر) رزم افگن (جنگ جو) روز افگن (تپ یک روزہ) زیر افگن (نیچے بچھانے کی چیز۔ ایک راگ کا نام) سر افگن (عاجز۔ سر کاٹنے والی چیز مثلاً تلوار) عقاب افگن (غلام) کمند افگن (قوت جاذبہ) جمع افگن (ایک نشانہ پر بہت سے تیر چلانا) قباق افگنی (جمع افگنی) اسپ افگن (سوار جو تنہا دشمن پر حملہ کرے) بار افگن (اسباب اُتارنے اور منزل کرنے کا مقام) بساط افگن (فراش) وغیرہ

اک (ف) (حاصل مصدر کی علامت) پوشاک۔ خوراک۔ سوزاک۔ تپاک وغیرہ فارسی میں پیچاک اور جوشاک بھی ہے۔

اک (ہ) (وصفیت) لڑاک۔ پیراک۔ تیراک۔ چالاک وغیرہ۔

اکا (ہ) (وصفیت) لڑاکا وغیرہ۔

اکا (ہ) (اسمیت) جھڑاکا۔ جھپاکا۔ چھپاکا۔ کھڑاکا۔ چھناکا۔ کھناکا۔ ٹھناکا۔ دھڑاکا۔ دھماکا۔ کڑاکا۔ کھٹاکا وغیرہ۔

آگاہ (ف) (امر ہے آگاہیدن = خبردار ہونا سے) خدا آگاہ۔ حق آگاہ۔ کار آگاہ۔ شریعت آگاہ۔ طریقت آگاہ۔ حقیقت آگاہ وغیرہ۔

آگیں (ف) بھرا ہوا (وصفیت) عطر آگیں۔ عنبر آگیں۔ گوہر آگیں۔

جواہر آگیں۔ غم آگیں۔ نشاط آگیں وغیرہ۔

آل (ہ) (مخفف آلہ۔ گھر) (ظرفیت سسرال۔ ننھیال۔ ددھیال وغیرہ

ال (ہ)، (اسمیت) دھمال (دھم آواز سے) وغیرہ۔

ال (ہ) (وصفیت) گھڑیال (گھڑی سے) گرو گھنٹال (گھنٹہ سے) گھیال (وہ بھینس جس کے دودھ میں سے بہت سا گھی نکلے) وغیرہ۔

الا (ہ) (وصفیت) پنیالہ (پانی سے) مٹیالا (مٹی سے) کوڑیالا سانپ (کوڑی سے) ڈڑھیالا (ڈاڑھی سے) جوالا (جو سے) مٹرالا (جو اور مٹر ملے ہوئے) اٹالا (اٹنا سے گھر کا فضول اسباب) بنالا (بننا سے گوٹا کناری وغیرہ کا بانا) وغیرہ۔

الو (ہ) (وصفیت) شرمالو۔ لجالو (لاج = شرم سے) جھگڑالو۔ نِدرالو۔ (نیند بھرا) وغیرہ

آلود۔ آلودہ (ف) (مصدر آلودن سے) خون آلود۔ خون آلودہ۔ زنگ آلود۔ زنگ آلودہ۔ گرد آلود۔ گرد آلودہ۔ غبار آلود۔ غبار آلودہ۔ غضب آلود۔ قہر آلود۔ زہر آلود۔ خشم آلود وغیرہ (ف) سرمہ آلود۔ گریہ آلود۔ خاک آلود۔ عرق آلود۔ خواب آلود وغیرہ۔

الہ (ہ) گھر (ظرفیت) ہمالہ (ہم = برف سے = پہاڑ کا نام) شوالہ۔ (شیو دیوتا کے نام سے۔ مندر) وغیرہ۔

الی (ہ)، (تصغیر) کنڈالی (کونڈا سے) وغیرہ۔

الی (ہ) (ظرفیت) متالی (گھوڑوں کے پیشاب کرنے کی جگہ) وغیرہ

الی (ہ) (وصفیت) ڈفالی (دف سے) کچھالی (کچھ = ران سے) ککھالی (ککھ = بغل سے) وغیرہ۔

ام (ہ) (وصفیت) پھولام (کپڑے کی قسم) وغیرہ۔

آما (ف) (امر آمودن = بھرنا سے) گوہر آما وغیرہ۔

آمود (ف) (مصدر رآمودن = بھرنا سے) گوہر آمود وغیرہ۔

آموز (ف) (امر آموختن = سیکھنا سکھانا سے) ادب آموز۔ مصلحت آموز حکمت آموز۔ عبرت آموز۔ ادا آموز۔ دست آموز۔ سبق آموز۔ نو آموز وغیرہ (ف) معرفت آموز۔ دانش آموز۔ پرورش آموز (پیر) پیر آموز (وہ علم جو بڑھاپے میں حاصل کیا گیا ہو) وغیرہ۔

آمیز (ف) (امر آمیختن = ملنا۔ ملانا سے) درد آمیز۔ غرور آمیز۔ فخر آمیز حرارت آمیز۔ شوخی آمیز۔ شرارت آمیز۔ رنگ آمیزی۔ مردم آمیز۔ نصیحت آمیز مصلحت آمیز۔ زود آمیز وغیرہ۔

اں (ہ) (علامت جمع اُن اسما کے لئے جن کے آخر میں ی ہو) جیسے کرسیاں۔ گھوڑیاں وغیرہ۔

ان (ہ) (ظرفیت) دھسان (دھسنا سے۔ دلدل) وغیرہ۔

اُن (ہ) (علامت حاصل مصدر) اُٹھان۔ لگان۔ اڑان۔ تھکان۔ ڈھلان۔ چالان۔ میان وغیرہ۔

انا (ہ) (علامت مصدر) شرمانا۔ گرمانا۔ نرمانا وغیرہ۔

انا (ہ)، (علامت تعدیۂ مصادر) چلنا سے چلانا۔ اٹھنا سے اٹھانا سمجھنا سے سمجھانا۔ پگھلنا سے پگھلانا۔ جاگنا سے جگانا۔ بھاگنا سے بھگانا وغیرہ

اَند (ہ) (اسمیت) (بو ظاہر کرنے کے لئے) چراند۔ لبساند۔ مچھاند سڑاند۔ کچاند۔ ہراند وغیرہ۔

انداز (ف) امر انداختن = ڈالنا سے) حکم انداز۔ قادر انداز۔ خلل انداز۔

خلل اندازی۔ در اندازی۔ برقنداز۔ دست اندازی۔ گولنداز۔ گولندازی۔ پانداز۔ زیر انداز۔ قائم انداز۔ قدر انداز۔ غلط انداز۔ قرعہ انداز۔ رخنہ انداز رخنہ اندازی۔ قلم انداز۔ نظر انداز۔ تیر انداز۔ تیر اندازی وغیرہ (ف) پس انداز پیش انداز (دستر خوان۔ ہار جو سینہ پر لٹکتا ہو۔ تولیہ جو کھانے کے وقت زانو پر ڈال لیا جائے) جمع انداز (وہ شخص جس کا تیر نشانہ سے خطا نہ کرے) چپ انداز (وہ شخص جو بازگشتی تیر لگائے۔ مکار) چرخ انداز (تیر انداز) حلقہ انداز (آہستہ حقہ پینے والا) خار انداز (خارپشت کی ایک قسم کا نام ہے) خاک انداز (کوڑا ڈالنے کی جگہ) بچھاوڑا (شامیانہ کی جھالر) سنگ انداز (دیوار قلعہ کے سوراخ جن سے پتھر پھینک سکیں) خانہ برانداز۔ دست انداز (تیراک رقاص جیب کترا) سر انداز (موسیقی کا ایک اصول۔ وہ ستون جو عمارت کے آگے بنایا جائے۔ مردم کش سر جھکانے والا مست۔ سر پہ ڈالنے کا کپڑا) شاہ اندازی (بلند حوصلگی) اندازی شیر انداز (دلیر آدمی) غلط انداز۔ چپ انداز و قائم انداز۔ عاجز۔ غالب۔ اعلیٰ درجہ کا شاطر) قبق انداز (نشانہ پہ تیر لگانے والا) قدر انداز (قادر انداز) کلوخ انداز (گوپیا۔ سنگ انداز) کمند اندازی۔ مرغ انداز (بغیر چبائے نگلنا) نگاہ انداز (جہاں تک نگاہ پہنچ سکے) وغیرہ۔

اندوز (ف) (امر اندوختن = جمع کرنا ہے) غم اندوز۔ عبرت اندوز۔ شرف اندوز سعادت اندوز۔ دولت اندوز۔ عیش اندوز۔ زر اندوز وغیرہ۔

اندیش (ف) (امر اندیشیدن = سوچنا ہے) دور اندیش۔ دور اندیش خیر اندیش۔ عاقبت اندیش۔ کوتاہ اندیش۔ مآل اندیش۔ مآل اندیشی۔ بداندیش۔ بداندیشی نیک اندیش۔ مصلحت اندیش۔ صواب اندیش وغیرہ (ف) (پس اندیش (زمانہ ماضی کی باتیں سوچنے والا) وغیرہ۔

انگار (ف) (امر ہے انگاردن = سوچنا سے) سہل انگاری وغیرہ۔

انگیز (ف) (امر انگیختن = ابھارنا۔ اکسانا سے) دردانگیز۔ تعجب انگیز۔ حیرت انگیز۔ دہشت انگیز۔ فتنہ انگیز۔ طرب انگیز۔ ولولہ انگیز۔ نشاط انگیز۔ عبرت انگیز۔ نفرت انگیز۔ ہیبت انگیز۔ شر انگیز۔ مسرت انگیز۔ وحشت انگیز۔ آتش انگیز۔ بغاوت انگیز۔ شرارت انگیز۔ وغیرہ (ف) دل انگیز (موسیقی کی ایک راگنی کا نام ہے) شب انگیز (بذر البنج کی جڑ) شہر انگیز (شہر آشوب دیکھو آشوب) اسپ انگیز (مہمیز۔ سوار) باد انگیز (نفخ آور۔ ایک پھول کا نام) وغیرہ۔

انہ (ہ) (ظرفیت) سمدھیانہ۔ سرہانہ وغیرہ۔

انہ (ف) (اسم آلہ کی علامت) انگشتانہ۔ دستانہ وغیرہ۔

انہ (ف) (وصفیت) مردانہ۔ زنانہ۔ بادشاہانہ۔ سالانہ۔ جاہلانہ۔ عالمانہ۔ روزانہ۔ ماہانہ۔ رستانہ وغیرہ۔

انہ (ف) (اسمیت) یارانہ۔ دوستانہ وغیرہ۔

انہ (ف) (اسمیت بمعنی اُجرت یا معاوضہ) نشانہ۔ وکیلانہ۔ بیعانہ۔ جُرمانہ۔ نذرانہ۔ رخصتانہ۔ شکرانہ۔ طلبانہ۔ عوضانہ۔ محنتانہ۔ ہرجانہ۔ مہرانہ وغیرہ

انی (ع) (وصفیت) روحانی۔ جسمانی۔ نفسانی۔ ربّانی۔ لحمانی۔ حقّانی۔ ظلمانی۔ نورانی۔ عصبانی۔ فوقانی۔ تحتانی۔ طولانی۔ وسطانی۔ ہیولانی۔ برفانی۔ ہندوانی۔ سیلانی (سیل = سیر سے) وغیرہ۔

انی (ہ) (علامت تانیث) مہترانی۔ مغلانی۔ دیورانی۔ جٹھانی۔ غلیبانی۔ وغیرہ

اؤ (ہ) (ظرفیت) بہاؤ۔ ڈلاؤ وغیرہ۔

اؤ (ہ) (حاصل مصدر) بچاؤ۔ چڑھاؤ۔ چھڑکاؤ۔ جھکاؤ۔ جماؤ۔ ٹھہراؤ۔ اٹکاؤ۔ الجھاؤ۔ بناؤ۔ تناؤ۔ بہاؤ۔ بھراؤ۔ پٹاؤ۔ گھٹاؤ۔ رکاؤ۔ ٹکاؤ۔ کٹاؤ۔

پھنساؤ۔ لداؤ۔ لگاؤ۔ لٹکاؤ۔ گھساؤ وغیرہ۔

اؤ (ہ) (فاعلیت) برساؤ وغیرہ۔

اؤ (ہ) (وصفیت بمعنی قابلیت) ڈباؤ پانی۔ بکاؤ مال۔ بھراؤ سودا۔ پیراؤ پانی۔ تیراؤ پانی۔ بکاؤ۔ گلاؤ۔ کام چلاؤ۔ اُٹھاؤ چولھا وغیرہ۔

اؤ (ہ) (مفعولیت) جڑاؤ گہنا وغیرہ۔

اؤ (ہ) (صفت) بٹاؤ (باٹ = رستہ سے) لجاؤ (لاج = شرم سے) وغیرہ

اوا (ہ) (فاعلیت) چھلاوا (چھلنا سے) وغیرہ۔

اوت (ہ) (حاصل مصدر) کہاوت وغیرہ۔

اوٹ (ہ) (حاصل مصدر) رکاوٹ۔ بناوٹ۔ لگاوٹ۔ بناوٹ۔ پھیلاوٹ۔ سجاوٹ۔ کساوٹ۔ گلاوٹ۔ ملاوٹ۔ گھلاوٹ وغیرہ۔

آور (ف) (امر ہے آوردن سے۔ مگر اکثر بطور علامت صفت کے مستعمل ہوتا ہے) تناور۔ زورآور۔ جنگ آور۔ دلاور۔ دلاوری۔ بختاور۔ حملہ آور۔ حملہ آوری۔ نشہ آور۔ دست آور۔ زباں آور۔ زباں آوری۔ قد آور۔ گرد آور۔ گرد آوری۔ بار آور۔ قے آور۔ نام آور۔ نام آوری وغیرہ (ف) پرآور (تیز پرواز پرندہ) پیام آور۔ پرندآور (جوہر دار۔ تلوار کی صفت ہے) تگاور (گھوڑا) تیرآور (مکار) جان آور (جانور) چشم آور (وہ تعویذ یا منتر جو نظرِ بد سے محفوظ رکھے) سرآوری (گرد آوری) خراج آور سود آور (تاجر) وغیرہ

آور (ہ) (وصفیت) دساور (دیس سے پردیس کو جانے والا مال) وغیرہ۔

اول (ہ) (اسمیت) جڑاول (جاڑے سے) ہریاول وغیرہ۔

اون (ہ) (حاصل مصدر) گھڑاون۔ کٹاون وغیرہ۔

اون (ہ) (اسمیت) ہنڈاون۔ وغیرہ۔

اونا (ہ) (وصفیت) گھناونا۔ ڈراونا وغیرہ۔

آویز (ف) (امر ہے آویختن لٹکنا۔ لٹکانا سے) دلاویز۔ دستاویز وغیرہ

(ف) چشم آویز (نقاب کی جالی۔ گھوڑے کی آنکھ کا پردہ) شانہ آویزی (مشکیں باندھ کر مجرم کو لٹکانا) ہم آویز (حریف) شب آویز (ایک پرندہ کا نام ہے جو رات کو درخت سے لٹک کر آواز لگاتا ہے) بُنہ آویز (کُشتی کے ایک داؤ کا نام ہے) وغیرہ

اہٹ (ہ) (اسمیت) اچپلاہٹ وغیرہ۔

ائی (ئی) (ہ) (وصفیت) اگرئی (اگر سے) وغیرہ۔

ائی (ئی) (ہ) (اسمیت) کھٹئی (بھاٹ سے) وغیرہ۔

ائی (ئی) (ہ) حاصل مصدر) بٹئی (بٹنا سے) وغیرہ۔

آیا (ہ) (وصفیت) پچھایا (انگیا کا پچھلا حصّہ) وغیرہ۔

ایت (ہ) (اسمیت) پنچایت وغیرہ۔

این (ہ) (علامت تانیث) پنڈتاین۔ چودھراین وغیرہ۔

آین (ہ) (وصفیت) رساین۔ اندراین۔ راماین وغیرہ۔

ائی (ہ) (اسمیت) اکائی (ایک سے) ہرہائی۔ گھڑائی (گھڑ سے) وغیرہ

ائی (ہ) (حاصل مصدر) اُترائی چڑھائی۔ لکھائی۔ پڑھائی۔ ٹھگائی۔ پیرائی۔ تیرائی۔ لڑائی وغیرہ۔

ائیل (ہ) (وصفیت) ریشائیل۔ مرغائیل (ظریفانہ لفظ ہے) وغیرہ۔

پ (ہ) حاصل مصدر) دھوپ (دھونا سے) وغیرہ۔

باختہ (ف) (باختن = کھیلنا۔ ہارنا سے) حواس باختہ۔ ہوش باختہ وغیرہ

(ف) دل باختہ۔ رو باختہ (جس کے چہرہ کا رنگ اڑ گیا ہو) وغیرہ۔

بار (ف) (بوجھ) گراں بار۔ سبک بار۔ زیر بار۔ زیر باری۔ بُردبار۔ بُردباری

گرانباری وغیرہ (ف) سربار (وہ بوجھ جو مزدور کے سر پہ مقررہ بوجھ کے علاوہ رکھا جائے) وغیرہ۔

بار (ف) (ظرفیت) دوبار وغیرہ (ف) ہندوبار، جوئبار، دریابار وغیرہ

بار (ف) (امر ہے باریدن = برسنا سے) گلباری، مشکباری۔ دُربار، گہرباری، ژالہ باری، اشک بار، اشک باری۔ نوربار، سنگ باری، عنبربار۔ عنبرباری۔ جواہر باری وغیرہ (ف) آتش بار (پھلجھڑی) الماس بار۔ کافوربار۔ غالیہ بار۔ شکربار، عرق بار (عرق آلود) دریابار وغیرہ۔

باڑہ (ہ) (ظرفیت) امام باڑہ۔ قصائی باڑہ وغیرہ۔

باڑی (ہ) (ظرفیت) رسول باڑی۔ بانس باڑی وغیرہ۔

باز (ف) (امر ہے باختن = کھیلنا سے) آتش باز۔ اٹکل باز۔ اسامی باز دل لگی باز۔ دل لگی بازی۔ اکڑباز۔ انٹی باز (دغاباز) دھوکے باز۔ دغاباز۔ دغابازی دم باز۔ دم بازی۔ بانڈی باز۔ بٹے باز۔ بٹیرباز۔ بٹیربازی، بھگت باز (لڑکوں کو نچانے والا۔ پتنگ باز۔ پتنگ بازی۔ دھاندل باز۔ ستارباز۔ ستاربازی۔ جال باز۔ جال بازی۔ سرباز، شیخی باز۔ پٹے باز۔ پٹے بازی۔ پھکڑباز، پھکڑبازی ٹھٹھے باز۔ قدم باز۔ قدم بازی۔ چوسرباز۔ چوسربازی۔ ضلع باز۔ ضلع بازی۔ جگت باز۔ جگت بازی۔ چلہ باز۔ چہل باز۔ چہل بازی۔ حرفت باز۔ راست باز راست بازی۔ رہ باز۔ روباہ بازی، سیٹی باز، شاہد باز۔ شطرنج باز۔ شطرنج بازی۔ شعبدہ باز۔ شعبدہ بازی۔ عشق باز۔ عشق بازی۔ غائب باز۔ غلیل باز۔ غلیل بازی۔ فقرے باز۔ فقرے بازی۔ نشانہ باز۔ نشانہ بازی۔ نشہ باز۔ نشہ بازی۔ قرعہ بازی۔ قسمت بازی۔ قلابازی، قماربازی۔ قمارباز۔ کبوترباز۔ کبوتربازی۔ کُشتی باز۔ کلابازی کلغی باز۔ طرہ باز۔ کھلی بازی۔ گرہ باز (کبوتر کی قسم) گلے باز۔ گلے بازی۔ نے باز۔

نے بازی۔ گنجفہ باز۔ گنجفہ بازی۔ گیند بازی۔ مدک باز۔ مرغ باز۔ مرغ بازی۔ مقدمہ باز۔ مقدمہ بازی۔ نادار بازی (بے میر گنجفہ) نخرہ باز۔ نخرہ بازی۔ نظر باز۔ نظر بازی۔ نظارہ باز۔ نظارہ بازی۔ نیزہ باز۔ نیز بازی۔ ہنسی بازی۔ ہوا باز۔ ہوا بازی۔ یلہ بجز وغیرہ (ف) آب باز (تیراک) بُز باز (بکری بچانے والا) بند باز (نٹ) پائے باز (رقّاص) پاک باز۔ پردہ بازی (لڑکوں کے منہ پر مصنوعی چہرے لگا کر سانگ بنانا۔ یا ایک خیمہ کے اندر پردہ پر تصویریں لگا کر ان کا تماشا دکھانا) پیش باز (وہی ہے جس کو ہم پیشواز کہتے ہیں۔ استقبال) تخم بازی (نوروز کے دن انڈوں سے کھیلنے کی رسم) تسمہ بازی (جوے کی ایک قسم ہے) تیغ بازی (باہم تلواروں سے بازی کرنا) چنبر بازی (رقص) چوگان بازی۔ حقّہ باز (بازی گر۔ مکّار) خاک بازی۔ نرد بازی۔ خانہ باز (گھر لٹانے والا) خروس بازی (مرغ لڑانا۔ مکّاری) خویشتن باز (فنا فی اللہ) دار باز (نٹ) دست باز (گھر لٹاؤ۔ ظلم و تعدّی کرنے والا) دغل باز۔ دوال بازی (جوئے کا ایک طریقہ) دوالک بازی (مکّاری) دو تیغہ بازی (ایک کھیل کا نام) دین و دنیا باز (سب کچھ لٹا دینے والا) روباہ باز (مکّار) روز بازی (انقلاب زمانہ) رسن باز (نٹ) ریسماں باز (نٹ) زبان بازی (مکالمہ و مجادلہ) سخت باز (کامل جواری) سر باز۔ سگ باز (کتّے نچانے والا) شاہد باز (فاسق) شب باز (شب بیدار۔ چمگادڑ) شب بازی (راتوں کو سانگ بنا کر نکلنا) شیشہ بازی۔ (بازی کا ایک طریقہ) شش و پنج باز (مکّار) صراحی بازی (ناچ کا ایک انداز) صورت باز (بہروپیا) طاس بازی (بازیگری کا ایک طریقہ) طبل بازی (طبل بجا کر پرندوں کو اڑانا اور ان پر شکار کے لئے باز چھوڑنا) طبلک بازی (طبل بازی) طرہ بازی (کپڑے کا کوڑا بنا کر ایک دوسرے کو مارنا۔ یہ بچوں کا ایک کھیل ہے) طوق بازی (بازی کا ایک طریقہ) عروس باز (وہ شخص جو

بناؤ سنگار کر کے اپنے تئیں دُلہن کی طرح آراستہ رکھے) عروسک بازی (گڑیوں کا کھیل) عشق باز (کبوتر باز) غائب بازی (شطرنج بازی کا ایک طریقہ) قچ بازی (مینڈھوں اور بکروں کو باہم لڑانا) کاسہ بازی (ناچ کا ایک طریقہ) کچہ بازی (چھلے بازی۔ ایک خاص کھیل کا نام ہے) کوزہ بازی (بازی گری کا ایک طریقہ) گرگ بازی (سدھائے ہوئے بھیڑیوں سے کام لینے کا ایک طریقہ) گوی بازی (گیند بازی) لعبت بازی (عروسک بازی) مہرہ بازی (حقہ بازی) میموں باز (بندر نچانے والا) ہم باز (شریک) وغیرہ۔

باش (ف) (امر ہے بودن = ہونا۔ رہنا سے) خوش باش۔ خوش باشی شب باش۔ شب باشی۔ یار باش۔ یار باشی وغیرہ (ف) خاک باش (تواضع کرنے والا) دور باش (ایک دوشاخا نیزہ جس کو نقیب ہاتھ میں لے کر بادشاہ کی سواری کے آگے نکلتا ہے) وغیرہ۔

باف (ف) (امر ہے بافتن بننا سے) شال باف۔ شال بافی۔ نور باف نور بافی۔ زر باف۔ مو باف۔ کناری باف۔ دروغ باف وغیرہ (ف) پائے باف (جُلاہا) زر باف (زربفت) دست باف (آسان کام) زند باف (خوش آواز پرند) شعر باف (ریشمی کپڑا بننے والا) شیریں باف (ایک لطیف پارچہ کا نام) غزل باف (غزل گو شاعر) یلان باف (وہ کپڑا جس پر اریب دھاریاں ہوں) وغیرہ۔

بان (ف) (محافظ) (صفت) فیل بان۔ فیل بانی۔ گاڑی بان۔ سار بان۔ شتر بان۔ شتر بانی۔ کشتی بان۔ گلہ بان۔ گلہ بانی۔ باغ بان۔ باغ بانی دربان۔ دربانی۔ پاسبان۔ پاسبانی۔ بادبان۔ پشتی بان۔ میزبان۔ میزبانی۔ گریبان گریے = گلا) مہربان۔ مہربانی۔ نگہبان۔ نگہبانی۔ نردبان۔ سایہ بان وغیرہ

(ف) بستانبان (باغبان) جہاں بان۔ دیدبان۔ رازبان (رازدار، وہ شخص جو لوگوں کی طرف سے بادشاہ سے عرض حال کرے) روزبان (دربان۔ نقیب۔ جلّاد) زنجیربان (قیدیوں کا محافظ) زوربان (ظالم۔ زبردست) ستوربان (گھوڑوں کی خبرگیری کرنے والا) کشت بان (کھیت کا محافظ) کفش بان (جوتیوں کی حفاظت کرنے والا) گیتی بان (جہاں بان) وغیرہ۔

باہر (ہ) (وصفیت) ٹکسال باہر۔ ذات باہر۔ گوت باہر وغیرہ۔

بخش (ف) (امر ہے بخشیدن سے) صحت بخش۔ مسرت بخش۔ راحت بخش فرحت بخش۔ طراوت بخش۔ شفا بخش وغیرہ (ناموں کے آخر میں بھی یہ لاحقہ لگایا جاتا ہے جیسے الہ بخش۔ رسول بخش۔ مولا بخش وغیرہ (ف) جہاں بخش۔ مراد بخش گنج بخش۔ رواں بخش (روح القدس) سربخش (حصۂ فی کس قیمت) علم بخش (مال غنیمت میں سے سپاہی کا حصہ اس لئے کہ وہ میدانِ جنگ میں علم کے نیچے حاضر تھا) وغیرہ۔

بدر (ف) (باہر) (وصفیت) ملک بدر۔ شہر بدر وغیرہ۔

بَر (ف) (امر ہے بُردن = لے جانا سے) نامہ بر۔ پیام بر۔ پیغمبر۔ پیغمبری دل بر۔ دل بری۔ راہ بر۔ راہ بری وغیرہ (ف) بادبر (پتنگ۔ نفخ شکن دوا) بہرہ بر۔ فرمان بر وغیرہ۔

بُر (ف) (امر ہے بُریدن = کاٹنا سے) کیسہ بُر (جیب کترا) وغیرہ (ف) آہون بر (نقب زن۔ آہون = نقب) باد بُر (پھرکی) دار بُر (کٹھ پھوڑا) زبان بُر (مدلّل جواب) زرہ بُر (پیکان کی ایک قسم ہے) کار بُر (کام میں کھنڈت ڈالنے والا) کاغذ بُری (دفتری یا سرکاری کاغذات میں سے کوئی۔ قم حذف کرنا) گرد بُر (ہرمسم گرہ بُر (گٹھ کترا) نیم بُر (چپ چاپ دغا کرنے والا۔ ورد گردن اودنہا بروں

کا ایک اوزار) وغیرہ۔

برآر (ف) (امر ہے برآوردن = نکالنا سے) کار برآری۔ مطلب برآر۔ مطلب برآری۔ مقصد برآری وغیرہ۔

بُرد (ف) (بُردن = لے جانا سے) دریا بُرد۔ دست بُرد وغیرہ۔

بردار (ف) (امر ہے برداشتن = اٹھانا سے) کفش بردار کفش برداری چلم بردار چلم برداری۔ عصا بردار۔ عصا برداری۔ قلم بردار۔ قلم برداری۔ علم بردار علم برداری حکم بردار۔ حکم برداری۔ حقہ بردار۔ حقہ برداری۔ فرماں بردار۔ فرماں برداری خاص بردار۔ حاشیہ بردار۔ حاشیہ برداری۔ خرچ بردار۔ سونٹا بردار۔ غلط بردار (کاغذ۔ جاذب) باربردار۔ باربرداری۔ جھنڈا بردار۔ کماں بردار۔ گرز بردار مُہر بردار۔ ناز بردار۔ ناز برداری۔ نشان بردار۔ نشان برداری۔ نیزہ بردار نیزہ برداری وغیرہ (ف) آب بردار (وہ مال جس میں دوکاندار کو جھوٹ بولنے کی گنجائش ہو) تیغ سوزن بردار (تلوار کی آب کی تعریف ہے) زلہ بردار۔ دروغ بردار (آب بردار) نام بردار (مشہور) وغیرہ۔

برداشتہ (ف) (برداشتن = اٹھانا سے) قدم برداشتہ۔ دل برداشتہ قلم برداشتہ وغیرہ

بُردہ (ف) (بُردن = لے جانا سے) نام بُردہ وغیرہ (ف) سرما بُردہ (سرمازدہ) وغیرہ۔

بست (ف) (بستن = باندھنا) سنگ بست۔ داربست وغیرہ۔

(ف) پابست (بنیادِ عمارت۔ قیدی) پشت بست (کمبل جس میں ضرورت کی چیزیں باندھ کر اس کو کمر پر ڈال لیں) چوب بست (معماروں کی پاڑ) خار بست (کانٹوں کی باڑ) دیوار بست (دیوار کا احاطہ) سر بست (سر بستہ) نے بست (چھپر) وغیرہ

بستہ (ف) (بستن = باندھنا سے) سربستہ۔ کمربستہ۔ پربستہ۔ دربستہ

پُل بستہ۔ دست بستہ وغیرہ (ف) پابستہ (قیدی) پنبہ بستہ (زخمی۔ وہ شخص جو ظاہر میں نرم اور باطن میں سخت ہو) حنا بستہ۔ دل بستہ۔ زباں بستہ۔ سنگ بستہ (مضبوط میوہ جو ابھی پختہ نہ ہوا ہو) گلو بستہ۔ نظر بستہ (چشم بستہ) وغیرہ۔

بند (ف) (امر ہے بستن = باندھنا سے) آڑ بند (لنگوٹ) ازار بند بازو بند۔ چک بندی۔ ہتیار بند۔ ہتیار بندی۔ بورغ بند۔ نقش بند۔ نقش بندی بھج بند۔ پری بند۔ لنگوٹ بند۔ تہ بند۔ دیو بند۔ علی بند۔ تلوار بند۔ تلوار بندی پیش بند۔ پیش بندی۔ زیر بند۔ کمر بند۔ نظر بند۔ نظر بندی۔ پابند۔ پابندی ٹھاٹر بندی۔ تاؤ بند (وہ دوا جس کے اثر سے چاندی یا سونے کا کھوٹ چرخ دینے پر بھی ظاہر نہ ہو) جکڑ بند۔ ترجیع بند۔ ترکیب بند۔ ٹُک بندی۔ ستورہ بندی جز بندی۔ دل بند۔ جگر بند۔ ڈھولا بندی۔ چکلہ بندی۔ جبرا بند (کواری) چھپر بندی۔ حسین بند۔ حلقہ بندی۔ خاتم بندی۔ خیال بندی۔ دانہ بندی (ککڑی کھیتی کو آنکنا) تفصیل بندی۔ درز بندی۔ دہ بندی۔ دھوتی بند ڈھٹ بندی۔ جماعت بندی۔ زنار بند۔ سطر بندی۔ زبان بندی۔ سلاح بند سلسلہ بندی۔ سر بندی۔ سینہ بند۔ شکار بند۔ صف بندی۔ علاقہ بندی۔ فرزیں بند۔ فرقہ بندی۔ فریق بندی۔ فقرے بندی۔ قافیہ بندی۔ قسط بندی قطعہ بند۔ قلعہ بند۔ قلم بند۔ کار بند۔ کوچہ بندی۔ کوکھ بند (بانجھ) کُھر بندی (نعل بندی) گلو بند۔ لڑی بند۔ منڈاسا بند۔ دستار بند۔ دستار بندی عمامہ بند۔ عمامہ بندی۔ مینڈ بندی۔ ناخن بندی (مددِ معاش) نعل بند نعل بندی۔ ناک بند (گھوڑے کی پوزی) ناکا بندی۔ چھری بند۔ (قصائی) نخل بند۔ نخل بندی۔ نرخ بندی۔ نرکہ بند۔ نمک بند۔ نیچہ بند۔ نیچہ بندی۔ ہوا بندی۔ دکان بندی وغیرہ (ف) پری بند (پری خواں) پشتہ بند (پل)

پنجہ بند (پیشانی پر باندھنے کا رومال) پیرایہ بند۔ فیل بند (شطرنج کی ایک اصطلاح ہے قلعہ کی دائیں بائیں دیواریں) تپ بندی (زور کا بخار) تختہ بند (کپڑا جو لکڑی کی تختیوں کے ساتھ ٹوٹے ہوئے اعضا پر باندھا جائے۔ مقیّد) تہ بندی (کتاب کی جُز بندی۔ وہ رنگ جو مطلوب رنگ دینے سے پہلے اُس رنگ کی شوخی کے لئے کپڑے پر چڑھایا جائے۔ وہ چیز جو شراب پینے سے پہلے کھائی جائے) چشم بند (نظر بندی کا منتر) چہرہ بند۔ حنا بند (مہندی باندھنے کا کاغذ) خستہ بند (پٹّی۔ زخموں پر پٹی باندھنے والا) خشک بند (بغیر مرہم کے زخموں پر پٹّی باندھنا) تر بند (زخموں پر مرہم لگا کر پٹّی باندھنا) خواب بند (منتر جس سے کسی کی نیند اُڑ جائے) دست بند (گجرا۔ ہاتھ ملا کر ناچنے کا طریقہ) آتش بند (منتر جس کے پڑھنے سے آگ اثر نہ کرے) استخواں بندی (ربط و انتظام) برگ بند (قلندروں کا ایک چرمی لباس ہے) دہن بند (زباں بندی کا منتر) دیوار بند (دیواروں سے گھرا ہوا مکان) راہ بند (رستے کا نگہبان۔ رہزن) رصد بند (ستاروں کی دیکھ بھال کرنے والا) رگ بند (پٹّی) زِہ بند (ایک طرح کا گلوبند) سقیفہ بندی (جھوٹی باتیں بنانا) سیم بندی (لوہے کے تاروں میں مشعلیں باندھ کر رات کے وقت روشن کرنا تاکہ روشنی معلّق محسوس ہو) شاخچہ بندی (تہمت باندھنا۔ قلم باندھنا) شکستہ بند (ٹوٹے ہوئے اعضا پر پٹّی باندھنے والا) شہر بند (شہر کا احاطہ۔ قیدی) شیشہ بندی (اُنگلی منہ پر رکھ کر سیٹی بجانا۔ مسخرا پن کرنا) طاق بندی (طاق کے نشان دیواروں پر بنانا) فندق بند (مہندی لگی اُنگلیاں) قیزہ بند (لنگوٹ بند) گردن بند (ایک زیور کا نام ہے) گرگ بند (قید میں گھرا ہوا) گُل بند (ایک کپڑے کا نام ہے) ماست بند (پنیر ساز) مس بند (وہ شخص جو کسی چیز یا شخص کا پابند ہو اور اس کے سبب کہیں باہر نہ جا سکے) مست بند (مس بند) مو بند (مشاطہ ہنرمند) نخل بند (باغبان۔

موم کے درخت بنانے والا) نسق بند (عامل۔ ناظم) ہنگامہ بندی (نمود اری) نعل بندی (وہ روپیہ جو غنیم کو اُس کی فوج کی واپسی کے معاوضہ میں دیا جائے) بہار بند (فصلِ بہار میں گھوڑوں کے باندھنے کی جگہ) وغیرہ۔

بود (ف) (بودن = ہونا۔ رہنا سے) بہبود۔ بہبودی وغیرہ (ف) راست بود (موجودِ حقیقی یعنی خدا) وغیرہ۔

بوس (ف) (امر ہے بوسیدن = چومنا سے) زمیں بوس۔ زمیں بوسی قدم بوس۔ قدم بوسی۔ دست بوسی۔ پابوس۔ پابوسی۔ خاک بوسی۔ آستاں بوسی وغیرہ (ف) دیدہ بوسی۔ سُم بوسی وغیرہ۔

بیز (ف) (امر ہے بیختن = چھاننا سے) مشک بیز۔ پارچہ بیز۔ نور بیز۔ گہر بیز گُہر بیزی۔ عطر بیز۔ عطر بیزی۔ عنبر بیز۔ خاک بیز وغیرہ (ف) آرد بیز (چھلنی) تنگ بیز (باریک چھلنی) غالیہ بیز۔ نرم بیز (باریک چھلنی) گرمہ بیز (باریک چھلنی) وغیرہ

بیں (ف) امر ہے دیدن = دیکھنا سے) باریک بیں۔ باریک بینی۔ پیش بیں پیش بینی۔ عیب بیں۔ عیب بینی۔ حق بیں۔ حق بینی۔ تماشا بیں۔ تماشا بینی۔ خود بیں خود بینی۔ شانہ بیں۔ ظاہر بیں۔ ظاہر بینی۔ کم بیں۔ کوتاہ بیں۔ کوتاہ بینی۔ ناتواں بیں نکتہ بیں۔ انجام بیں۔ انجام بینی۔ مصلحت بیں۔ مصلحت بینی۔ خرد بیں۔ دور بیں سیر بیں۔ سینہ بیں (آخر کے چار الفاظ آلوں کے نام ہیں) وغیرہ (ف) بلند بیں۔ جام جہاں بیں۔ خردہ بیں۔ خویش بیں۔ خویشتن بیں۔ راہ بیں (محقق) دو بیں (بھینگا۔ مشرک) ہزار بیں (ایک طرح کی عینک) غلط بیں۔ فراخ بیں (سب کو یکساں جاننے والا) مو بیں (باریک بیں) ناتواں بیں (حاسد) وغیرہ

پا (ف) (پاؤں اور پائیدن = ٹھہرنا کا امر ہے) دیرپا۔ پس پا۔ سیخ پا چراغ پا۔ بادپا۔ گریز پا۔ فیل پا وغیرہ (ف) آتش پا (بے قرار۔ چنچل گھوڑا)

آبلہ پا۔ پرپا (کبوتر جس کے پاؤں سے پر اُگے ہوں) پنج پا (کیکڑا) پیش پا (وہ بات جو نزدیک او ظاہر ہو) پیل پا (ایک حربہ کا نام ہے) شراب پینے کا پیالہ چار پا۔ ریختہ پا (گٹھیلا اور تیز قدم گھوڑا) زاغ پا (طعنہ) سبز پا (منحوس) سبک پا (تیز رو۔ ہرکارہ) سفید پا (مبارک قدم) سخت پا (ثابت قدم) سرچیلا (ایک نبات کا نام) سرو پا (خلعت) سراپا۔ سنگین پا (وہ شخص جو اپنی جگہ سے ہل نہ سکے) سوار پا (چالاک پیادہ) سیماب پا (گریز پا) شتر پا (ایک گھاس کا نام ہے) نقرہ پا (ایک پرندہ کا نام) وغیرہ۔

پا (ہ) (اسمیت اُن صفات میں جن کے آخر میں الف ہے) بڑھاپا۔ مٹاپا۔ چھٹاپا وغیرہ۔

پار (ہ) دریا پار۔ جنا پار۔ گنگا پار۔ گنگا پاری وغیرہ۔

پاڑہ (ظرفیت) مغل پاڑہ۔ سادھو پاڑہ وغیرہ۔

پاش (ف) (امر ہے پاشیدن۔ چھڑکنا سے) گلاب پاش۔ گُہر پاش۔ عطر پاش۔ برق پاش۔ آب پاشی۔ رنگ پاشی۔ عطا پاشی۔ نمک پاشی۔ نور پاش مغز پاشی۔ دماغ پاشی۔ وغیرہ (ف) باک پاش (وہ شخص جو اپنا سب مال برباد کردے) سرپاش (بھاری گرز) نیاز پاش (انتہا کی عاجزی کرنا) وغیرہ

پت (ہ) (ظرفیت) پانی پت۔ سونی پت وغیرہ

پت (ہ) (اسمیت) سیان پت۔ کوار پت وغیرہ

پتا (ہ) (اسمیت) کوار پتا وغیرہ

پتی (ہ) (عزت والا۔ نگہبان) لکھ پتی۔ کروڑ پتی۔ سیناپتی۔ پرجاپتی گج پتی (فیل بان۔ بڑا ہاتھی) وغیرہ۔

ٹم (ہ) (ظرفیت) مچھلی پٹم۔ وزیگا پٹم وغیرہ۔

پٹن (ہ) (ظرفیت) پاک پٹن ۔ سری رنگا پٹن وغیرہ۔

پذیر (ف) (امر ہے پذیرفتن = قبول کرنا سے) یہ لاحقہ اکثر قابل کے معنوں میں آتا ہے۔ تربیت پذیر۔ تربیت پذیری۔ اشتعال پذیر۔ دل پذیر۔ عبرت پذیر۔ نصیحت پذیر سکونت پذیر۔ عذر پذیر۔ فرماں پذیر۔ ترقی پذیر۔ قیام پذیر وغیرہ (ف) خاطر پذیر (دلپذیر) آفت پذیر۔ فنا پذیر۔ زوال پذیر۔ گزارش پذیر (قابل گزارش) وغیرہ۔

پرداز (ف) (امر ہے پرداختن = مشغول ہونا۔ سنوارنا سے) چہرہ پرداز افترا پرداز۔ افترا پردازی۔ کارپرداز۔ کارپردازی۔ انشا پرداز۔ انشا پردازی فتنہ پرداز۔ فتنہ پردازی۔ ہنگامہ پرداز۔ ہنگامہ پردازی۔ مفسدہ پرداز۔ تفرقہ پرداز نکتہ پرداز وغیرہ (ف) چہرہ پرداز (مصور) حوصلہ پرداز۔ خانہ پرداز (گھر لٹاؤ) ریش پرداز (ڈاڑھی سنوارنے والا) سفرہ پرداز (بسیار خوار) شکم پرداز (بسیار خوار) عشق پرداز غزل پرداز (غزل گو شاعر) کاسہ پرداز (بسیار خوار) نقش پرداز (نقاش) وغیرہ۔

پُرس (ف) (امر ہے پُرسیدن = پوچھنا سے) باز پُرس۔ باز پرسی۔ مزاج پرسی بیمار پُرسی وغیرہ۔

پَرست (ف) (امر ہے پرستیدن = پوجنا سے) آتش پرست۔ آتش پرستی بُت پرست۔ بُت پرستی۔ آشنا پرست۔ شاہ پرست۔ شاہ پرستی۔ احباب پرست احباب پرستی۔ آفتاب پرست۔ باجی پرست۔ حق پرست۔ حق پرستی۔ خدا پرست خدا پرستی۔ خود پرست۔ خود پرستی۔ نفس پرست۔ نفس پرستی۔ تن پرست۔ سر پرست سر پرستی۔ زر پرست۔ زر پرستی۔ عیش پرست۔ عیش پرستی۔ صورت پرست۔ ظاہر پرست ظاہر پرستی۔ باطن پرست۔ معنی پرست۔ قدامت پرست۔ قدامت پرستی۔ مے پرست۔ مے پرستی۔ پیر پرست۔ پیر پرستی۔ ہوا پرست۔ گور پرست۔ گور پرستی وغیرہ (ف) آذر پرست (آتش پرست) آفتاب پرست (گرگٹ۔ سورج مکھی)

آہو پرستی (شکار کی محبت) آئیں پرستی (تابعداری کے ساتھ خدمت کرنا) بادہ پرست بالیں پرست (کاہل) بو پرست (شکاری کتا) پائیں پرستی (خدمت گاری) پیکر پرست - پیکار پرست (جنگجو) چوگان پرست - حکمت پرست - خورشید پرست خیال پرست - دانش پرست - دنیا پرست - سایہ پرست (فاسق) سخن پرست شب پرست (چمگادڑ) شکم پرست - ورع پرستی (تقویٰ) وغیرہ -

پرور - (ف) (امر ہے پروردن = پالنا سے) بندہ پرور - بندہ پروری - ذرہ پرور - ذرہ پروری - تن پرور - تن پروری - سخن پرور - سخن پروری - سفلہ پرور - مہمان پرور - مہماں پروری - علم پرور - احباب پرور - احباب پروری - شریف پرور - شریف پروری - ہنر پرور - ہنر پروری - کینہ پرور - شکم پرور - شکم پروری - غریب پرور - غریب پروری - دوست پرور - قبیلہ پرور - قوم پرور - قوم پروری کنبہ پرور - ناز پرور - نفس پرور - جان پرور - روح پرور - معنی پرور دست پرور - مسافر پروری وغیرہ (ف) آب پرور (تلوار کی صفت) آتش پرور (تلوار کی صفت) جہاں پرور - خانہ پرور (ناتجربہ کار) درول پرور (مجاہدہ کرنے والا - زاہد) دیں پرور (خوش نویس) سایہ پرور (وہ درخت جو دوسرے درختوں کے سایہ میں نشوونما پائیں - وہ لوگ جو ناز و نعمت میں پلے ہوں) ستم پرور - سرمہ پرور (سرمہ آلود) عدل پرور وغیرہ -

پروردہ - (ف) (پروردن = پالنا سے) سایہ پروردہ - ناز پروردہ نعمت پروردہ - نمک پروردہ وغیرہ -

پز (ف) (امر ہے پختن = پکانا سے) نان پز وغیرہ (ف) خود پز (تر لوبیا) خوردہ پز (باورچی) کورہ پز (بھٹی کا کام کرنے والا) سیرابہ پز (نہاری پکانے والا) وغیرہ

پسند (ف) (امر ہے پسندیدن سے) دل پسند - خود پسند - خود پسندی

عیش پسند۔ عیش پسندی۔ شاہ پسند۔ عالم پسند۔ مردہ پسند۔ معقول پسند۔ معقول پسندی
منقول پسند۔ مشکل پسند۔ مشکل پسندی وغیرہ (ف) خاطر پسند (دل پسند) درشت پسند
وغیرہ۔

پن (ہ) (اسمیت) بال پن۔ لڑکپن۔ بچپن۔ بانک پن۔ ُلچ پن۔ شُہد پن۔
بھولا پن۔ البیلا پن۔ کمینہ پن۔ بے ساختہ پن۔ احمق پن وغیرہ۔

پنا (ہ) (اسمیت) لڑکپنا۔ بچپنا۔ لُچپنا۔ احمق پنا وغیرہ۔

پور (ہ) (ظرفیت) بانکے پور۔ غازی پور وغیرہ۔

پورہ (ہ) (ظرفیت) عثمان پورہ۔ مغل پورہ وغیرہ۔

پوری (ہ) (ظرفیت) مین پوری۔ جگنا تھ پوری وغیرہ۔

پوش (ف) (امر ہے پوشیدن سے) خطا پوش۔ لسبتی پوش۔ کفن پوش
پاپوش۔ سرپوش۔ پلنگ پوش۔ میز پوش۔ گلابی پوش۔ سُرخ پوش۔ سبز پوش
صوف پوش۔ کمبل پوش۔ بالا پوش۔ پردہ پوش۔ پردہ پوشی۔ چلم پوش۔ تخت پوش
تورہ پوش۔ خوان پوش۔ عیب پوش۔ عیب پوشی۔ زانو پوش۔ زرہ پوش۔ سلح پوش
نقاب پوش۔ آہن پوش۔ زین پوش۔ سفید پوش۔ سفید پوشی۔ سیاہ پوش۔ سیاہ پوشی
نمد پوش۔ بستر پوش۔ ستر پوشی وغیرہ (ف) پلاس پوش (فقیر) پوست پوش (فقیر)
تاج پوش (تاج کا غلاف) خرقہ پوش (فقیر) خس پوش۔ خشت پوش (فقیر) دلق پوش
(فقیر) رو پوش (برقع۔ ملمّع) زبر پوش (سوتے وقت اوپر اوڑھنے کا کپڑا) ژندہ پوش
(فقیر) سایہ پوش (سائبان) شال پوش۔ عرق پوش (پسینے میں ڈوبا ہوا) قاقم پوش
(سفید پوش) کملی پوش (سیاہ پوش) کنچل پوش۔ گھوڑے کی ایک پوشش کا نام ہے)
کفش پوش (شاطر و عیار) کلاہ۔ شب پوش (کنٹوپ) گلگول پوش۔ گوہر پوش
نطع پوش (پہلوان) ختفان پوش۔ پرنیاں پوش وغیرہ۔

پیچ (ف، امر ہے پیچیدن سے) مرپیچ۔ تہ پیچ۔ مار پیچ۔ فتح پیچ وغیرہ (ف) انگشت پیچ (عہدوپیماں) باد پیچ (جھولا) باز پیچ (گہوارہ میں لٹکی ہوئی گیندیں یا گولیاں جن سے بچہ کھیلتا رہتا ہے) پاپیچ (کمزوری کے سبب پاؤں میں تشنج ہونا) پاتابہ پیچ (مکّار) خوش پیچ (صاحب سلیقہ۔ مرزا منش) رسن پیچ (چرخی) زیر پیچ (پگڑی جو عمامہ کے نیچے باندھی جاتی ہے) شانہ پیچ (سرکس) شکر پیچ (شکر باندھنے کا کاغذ) کار پیچ (کشیدہ کے کام کا غلاف) کلید پیچ (رقعہ جو کنجی کی شکل میں لپیٹ کر دوستوں کو بھیجیں) گوش پیچ (گوشمالی۔ کنٹوپ) لولہ پیچ (ایک کپڑے کا نام ہے) مرگ پیچ (دستار باندھنے کا ایک طریقہ) ناف پیچ (درد ناف) وغیرہ

پیرا (ف) (امر ہے پیراستن = درختوں کا چھانٹنا سے) چمن پیرا۔ عمل پیرا وغیرہ (ف) آدم پیرا (مرشد کامل) آذر پیرا (آتش کدہ کا خادم) بستاں پیرا (باغبان) بہار پیرا۔ پوست پیرا (دباغت کا کام کرنے والا) کلک پیرا (قلم ساز نویسندہ) گل پیرا (باغبان) ناخن پیرا (نہرنا) وغیرہ۔

پیما (ف) (امر ہے پیمودن = ناپنا سے) قافیہ پیمائی۔ بادیہ پیمائی۔ جادہ پیما جادہ پیمائی۔ آب پیما۔ ہوا پیما۔ دست پیمائی۔ بادہ پیما۔ فلک پیما۔ سخن پیما۔ آسمان پیما جہاں پیما۔ عالم پیما۔ راہ پیما۔ مسافت پیما وغیرہ (ف) بادہ پیما۔ جام پیما۔ پیالہ پیما۔ ساغر پیما۔ زمین پیما (سیّاح) شب پیما (شب بیدار۔ تکلیف زدہ) وغیرہ

ت (ہ) (اسمیت) بادشاہت وغیرہ۔

ت (ہ) (حاصل مصدر) بچت (بچنا سے) کھپت (کھپنا سے) پڑت (پڑنا سے) پھرت (پھرنا سے) پھلت (پھلنا سے) چلت (چلنا سے) چلت پھرت (چلنا پھرنا سے) چاہت (چاہنا سے) دیکھت (دیکھنا سے) لکھت (لکھنا سے) پڑھت (پڑھنا سے) لکھت پڑھت (لکھنا پڑھنا سے) ڈھلت (ڈھلنا سے)

لاگت (لگنا سے) رنگت (رنگنا سے) لڑت (لڑنا سے) مِیت (مِلنا سے) منت (ماننا سے) ملت (ملنا سے) وغیرہ۔

ت (ہ) (علامت مفعول) مَلت (ملا ہوا روپیہ) وغیرہ۔

تا (ہ) (علامت فاعل) (داتا (دینے والا) آتا جاتا (رہگیر) منگتا (فقیر) وغیرہ (علامت فاعل مونث "تی" ہے) جیسے جنتی (ماں) وغیرہ۔

تا (ہ) (صفت حالیہ) یہ مذکر کے لئے ہے۔ مونث کے لئے (تی) اٹھتی جوانی اُترتا چاند وغیرہ۔

تا (ہ) (علامت مفعول جو حالت تانیث میں مستعمل ہے) بیاہتا بیوی۔ بکاھتا بیوی وغیرہ

تا (ہ) (حاصل مصدر) سوجھتا۔ بوجھتا وغیرہ۔

تاب (ف) (امر ہے تافتن۔ چمکنا۔ پھرنا سے) عالم تاب۔ جہاں تاب سیاہ تاب۔ سرتابی وغیرہ (ف) آبِ آہن تاب (لوہے کا بجھا ہوا پانی) نقرہ تاب (چاندی کا بجھا ہوا) جگر تاب (جگر کو گرمی پہنچانے والی چیز) چرخ تاب (ریشم بٹنے والا) چرک تاب (میل خورا) خانہ تاب۔ سینہ تاب (سینہ کو گرمی پہنچانے والی چیز) شب تاب (چاند۔ جگنو) عناں تاب (مطیع گھوڑا) گوش تاب (گوشمالی) وغیرہ

تابہ (ف) (تافتن = گرم کرنا سے) پاتابہ۔ آفتابہ (اصل آب تابہ) وغیرہ

تاز (ف) (امر ہے تاختن = دوڑنا سے) یکہ تاز۔ سبک تاز۔ گرم تاز۔ تُرک تاز۔ ترک تازی وغیرہ (ف) برق تاز۔ شب تازی (رات کا دھاوا) گوتازی (دعوا بیجا) وغیرہ۔

تر (ف) (صفت کی تفصیل کے لئے) بہتر۔ کمتر۔ بدتر۔ کہتر۔ مہتر۔ خوش تر۔ بدتر وغیرہ

تراش (ف) (امر ہے تراشیدن سے) موتراش۔ بُت تراش۔ بُت تراشی قلم تراش۔ خاص تراش۔ سنگ تراش۔ سنگ تراشی۔ سخن تراش۔ لغت تراشی وغیرہ

(ف) آجر تراش (معمار) الماس تراش - خدا تراش (خدا کی گھڑی یا بنائی ہوئی چیز) سر تراشی - طعنہ تراشی - قاش تراش (چمچہ ساز) وغیرہ۔

ترس (ف) (امر ہے ترسیدن - ڈرنا سے) خدا ترس - خدا ترسی وغیرہ۔

ترین (ف) (صفت کی تفضیل کل کے لئے) بہترین - کمترین - برترین کہترین - بدترین وغیرہ۔

تنا (ہ) (مقدار کے اظہار کے لئے) اِتنا - اُتنا - جتنا - کتنا وغیرہ۔

توڑ (ہ) (امر ہے توڑنا سے) کفر توڑ - سر توڑ - تہ توڑ - مونھ توڑ - کمر توڑ - بال توڑ - پلنگ توڑ - جبڑا توڑ - کلہ توڑ - نو توڑنہ - ہڈی توڑ وغیرہ۔

تی (ہ) (حاصل مصدر) بھرتی - پڑتی - پھبتی - بستی وغیرہ۔

ٹولہ (ہ) (ظرفیت) کوتوٹولہ - قاضی ٹولہ وغیرہ۔

جات (ف) (علامت جمع) (اُن الفاظ کی جمع کے لیے جن کے آخر میں ہ ہو جیسے نقشہ جات - پروانہ جات وغیرہ۔

جو (ف) (امر ہے جُستن = ڈھونڈنا سے) جنگ جو - چارہ جوئی - بہانہ جو، بہانہ جوئی - حیلہ جو - حیلہ جوئی - دل جوئی - نام جوئی - کام جوئی - عربدہ جو - فتنہ جو - عیب جو - عیب جوئی - صلح جو - صلح جوئی - راز جو وغیرہ (ف) جہاں جو - چاہ جو (کنوئیں میں گری ہوئی چیز نکالنے کا کانٹا) خاطر جوئی (دل جوئی) نان جو (گدا) وغیرہ

جوش (ف) (امر ہے جوشیدن سے) گرم جوش - گرم جوشی - سر جوشی آب جوش وغیرہ (ف) پختہ جوش (ایک قسم کی شراب) ترک جوش (نیم پختہ گوشت جس کے کھانے کا ترکوں میں معمول ہے) جگر جوش (جگر تاب دیکھو تاب) خام جوشی (عتاب بیجا) وغیرہ۔

چٹ (ہ) (امر ہے چاٹنا سے) بلا چٹ - حلیم چٹ - مغز چٹ - دماغ چٹ۔

سیاہی چٹ وغیرہ۔

چسپ (ف) (امر ہے چسپیدن سے) دل چسپ۔ دل چسپی وغیرہ۔

چش (ف) (امر ہے چشیدن = چکھنا سے) نمک چش۔ نمک چشی وغیرہ۔ (ف) شکر چش (نمونہ) لب چش (چاشنی) وغیرہ۔

چہ (ف) (علامت تصغیر) باغچہ۔ صندوقچہ۔ نیچہ۔ سینچہ۔ دیگچہ۔ بیلچہ۔ روزنامچہ۔ کمانچہ۔ غالیچہ۔ نہالچہ وغیرہ (ف) دریاچہ (حوض یا تالاب) دستارچہ (طرۂ علم) سراچہ (چھوٹا سا مکان) سنگچہ (اولا) شاخچہ (تہمت) عنبرچہ (ایک زیور کا نام جو گلے میں پہنا جاتا ہے) قلمچہ (درخت کی قلم) وغیرہ بچھل (اسمیت) گوارچھل (یعنی گوارپن) وغیرہ۔

چی (چہ علامت تصغیر کی تانیث ہے) صندوقچی۔ ڈولچی۔ غنچچی۔ بغچی دیگچی وغیرہ۔

چی (ت) (وصفیت) طبلچی۔ طنبورچی۔ بندوقچی۔ نقارچی۔ توپچی خزانچی۔ ڈفالچی۔ ڈھنڈورچی۔ زنبورچی۔ غلیلچی۔ نشانچی۔ مشعلچی۔ قابوچی۔ (اصل قاپوچی) (کمینہ۔ خود غرض) باورچی وغیرہ (ف) تمغاچی (صاحب تمغا) چپرخچی (فوج ہراول) چراغچی (لالٹین) حلقچی (جلیبی) خزینہ‌چی (خزانچی) قدغنچی (تاکید کرنے والا۔ شاہی چوب دار) بیت المالچی۔ قندیلچی (مہتمم روشنی) اجزاچی (عطار) موسیقچی (موسیقی داں) بُستانچی (باغبان) بیطارچی (مویشیوں کا علاج کرنے والا) صابونچی (صابون فروش) حلواچی (حلوائی) قاطرچی (خچر والا) حمامچی (حمامی) میخانچی (شراب فروش) سبزواچی (سبزی فروش) چرخچی (خراد گر) ساعتچی (گھڑی ساز) شکرچی (شکر فروش) موم‌چی (موم بتی بنانے والا) کبابچی (کباب فروش) آبچی (باورچی) قایقچی (کشتی بان) میوچی (میوہ فروش) یساقچی (محافظ)

سلاچی (ہتھیار ساز) کتابچی (کتب فروش) فوٹوغرافچی (فوٹوگراف) مرمرچی (سنگ تراش)، دیوارچی (معمار) وغیرہ۔

چیں (ف) (امر ہے چیدن - چننا سے) گل چیں گل چینی۔ نکتہ چیں نکتہ چینی خوشہ چیں۔ خوشہ چینی۔ ریزہ چیں۔ ریزہ چینی۔ سخن چیں۔ سخن چینی۔ عرق چیں وغیرہ (ف) آب چیں (غسل میت کی صافی) پرچیں (کانٹوں کی باڑ جو کھیت یا باغ کے گرد ہوتی ہے۔ پتھر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں سے پتھر کی سلوں میں جو گل بوٹے بنائے جائیں ان کو بھی پرچیں کہتے ہیں) پساچیں (بچا کھچا میوہ جو باغ میں میوہ توڑنے کے بعد رہ گیا ہو) جرعہ چیں (میخوار) حرف چیں (نکتہ چیں) خارچیں (کانٹوں کی باڑ) دست چیں (انتخاب کی ہوئی چیز) زخم چیں (زخمی) سبد چیں (پساچیں) سرچیں (دست چیں) فضالہ چیں (درختوں کو کاٹ چھانٹ کر درست کرنے والا) سقط چیں (گری پڑی چیزیں جمع کرنے والا) سنگ چیں (پتھروں کی دیوار) عرق چیں (ایک طرح کی ٹوپی۔ تولیہ) کلوخ چیں (پشتہ جو مٹی کے ڈھیلوں کو ایک دوسرے پر رکھ کر بنائیں) کمرچیں (ایک طرح کا قمیص جس کی کمر میں شکن ڈالے جاتے ہیں) گوش چیں (وہ شخص جو سنی سنائی باتوں کو سب سے کہتا پھرے) مہرہ چیں (حقہ باز یعنی بازی گر) ناخن چیں (نہرنا) وغیرہ۔

خوار (ف) (امر ہے خاریدن = کھجانا سے) پشت خار وغیرہ۔

خانہ (ف) (ظرفیت) آب دار خانہ۔ آئینہ خانہ۔ بیمار خانہ۔ شتر خانہ پاگل خانہ۔ قید خانہ۔ جیل خانہ۔ کار خانہ۔ چھاپہ خانہ۔ شراب خانہ۔ بالاخانہ، بندی خانہ۔ باورچی خانہ۔ پنڈت خانہ۔ مے خانہ۔ قمار خانہ۔ توپ خانہ۔ توشہ خانہ نعمت خانہ۔ عجائب خانہ۔ تر خانہ۔ سرد خانہ۔ خس خانہ۔ جلو خانہ۔ ٹپر خانہ جوئے خانہ۔ شفاخانہ۔ ڈاک خانہ۔ خیرات خانہ۔ دیوان خانہ۔ زچہ خانہ۔

سلاح خانہ ۔ صحت خانہ ۔ صنم خانہ ۔ بت خانہ ۔ عشرت خانہ ۔ نشاط خانہ ۔ غریب خانہ
غسل خانہ ۔ فراش خانہ ۔ فوطہ خانہ (خزانہ) فیل خانہ ۔ قہوہ خانہ ۔ بھنگڑ خانہ ۔ چانڈو خانہ
تار گھر خانہ ۔ کبوتر خانہ ۔ مرغی خانہ ۔ کتب خانہ ۔ کرکری خانہ ۔ کفش خانہ ۔ نگار خانہ
نقار خانہ ۔ ککڑ خانہ ۔ بھٹیار خانہ ۔ کلال خانہ ۔ گاڑی خانہ ۔ گاؤ خانہ ۔ لنگر خانہ ۔ لہار خانہ
ماتم خانہ ۔ عاشور خانہ ۔ مال خانہ ۔ جلس خانہ ۔ مودی خانہ ۔ مجلس خانہ ۔ محافظ خانہ
محتاج خانہ ۔ مرض خانہ ۔ مسافر خانہ ۔ مکتب خانہ ۔ منشی خانہ ۔ مویشی خانہ ۔ مہمان خانہ
نوبت خانہ ۔ ہاتھی خانہ ۔ یتیم خانہ وغیرہ ۔ (ف) آب خانہ (پائخانہ) اختہ خانہ
(اصطبل) ادب خانہ (پائخانہ) ادریس خانہ (بہشت) اسیر خانہ (قید خانہ) انگبین خانہ
(شہد کی مکھیوں کا چھتا) بند خانہ (قید خانہ) ایاغ خانہ (میخانہ) ایمان خانہ (دنیا)
بادریس خانہ (ہوادار مکان) بار خانہ ۔ بہار خانہ (بت خانہ) پشہ خانہ (ایک درخت
کا نام ہے) پیش خانہ (آگے کا دالان) تاب خانہ (مکان جو آگ سے گرم کیا گیا ہو حمام)
تعزیت خانہ (ماتم خانہ) تماشا خانہ ۔ توشک خانہ ۔ تنور خانہ ۔ جام خانہ (وہ مکان
جس کی دیواروں پر شیشہ بندی کی گئی ہو) جامہ خانہ ۔ جبیہ خانہ (زرہ خانہ) جہاز خانہ
(جامہ خانہ) چہار خانہ (جانور کا معدہ) چینی خانہ (وہ مکان جس میں چینی کے برتن
رکھے جائیں) حسرت خانہ ۔ خزانہ خانہ ۔ حسن خانہ ۔ خم خانہ ۔ خواب خانہ ۔ خلیش خانہ
(خیمہ کتاں) خیل خانہ (خاندان) درس خانہ ۔ راست خانہ (وہ شخص جو سب
کے ساتھ خوش معاملہ ہو) زراد خانہ (سلاح خانہ) زراق خانہ (وہ مکان جہاں
مکار آدمی رہتے ہوں) زنبور خانہ ۔ (دبلیر شیبر مال) سپنج خانہ (دنیا) ستم خانہ ۔ سر خانہ
(ہر چیز کی آخری حد ۔ اونچا سر) سیاہ خانہ (منحوس گھر ۔ قید خانہ) شب خانہ (بادشاہوں
یا فقیروں کی رات بسر کرنے کا مقام) شش خانہ (مدور خیمہ) شیر خانہ (مے خانہ)
شیشہ گر خانہ (شیشہ گری کا کارخانہ) صحت خانہ ۔ ضراب خانہ (دارالضرب)

عرق خانہ (حمام) عقرب خانہ (سوزن دان ۔ آگ کی انگیٹھی) ۔ عمل خانہ (کچہری) فراغت خانہ (خلوت خانہ) قاب خانہ (قمار خانہ) قدم خانہ (صحت خانہ یعنی پاخانہ) قراول خانہ (دیدبان) قلندر خانہ (مسافر خانہ) قور خانہ (سلاح خانہ) کوتہ خانہ (کمان کی ایک قسم ہے) دراز خانہ (یہ بھی کمان کی ایک قسم ہے) فخار خانہ (پزاوہ) لعبت خانہ (تصویر خانہ یا مورت خانہ) نگار خانہ ۔ نوا خانہ (قید خانہ) نہاں خانہ (تہ خانہ خلوت خانہ) ورزش خانہ ۔ علت خانہ ۔ نقب خانہ (زمیں دوز مکان) وغیرہ ۔

خراش (ف) (امر ہے خراشیدن = چھیلنا سے) دل خراش ۔ دل خراشی دماغ خراشی ۔ سمع خراشی ۔ جگر خراش ۔ جگر خراشی وغیرہ ۔

خرام (ف) (امر ہے خرامیدن = ٹہلنا ۔ ناز سے چلنا سے) خوش خرام ۔ خوش خرامی سبک خرام ۔ فلک خرامی وغیرہ ((ف)) صنوبر خرام ۔ شمشاد خرام ۔ قیامت خرام محشر خرام وغیرہ ۔

خرید (ف) (خریدن سے) زرخرید وغیرہ ((ف)) پیش خرید (وہ چیز جو تیاری سے پہلے خرید کی گئی ہو) وغیرہ ۔

خند (ف) (امر ہے خندیدن = ہنسنا سے) زہر خند ۔ شکر خند وغیرہ ((ف)) ریش خند (تمسخر) لب خند (تبسّم) صبح خند (صبح کی طرح ہنسنے والا) وغیرہ ۔

خواب (ف) (امر ہے خوابیدن سے) بدخوابی ۔ کم خوابی ۔ شکر خواب شب خوابی وغیرہ ((ف)) ہم خواب ۔ نیم خواب ۔ دیر خواب وغیرہ ۔

خوار (ف) (امر ہے خوردن = کھانا سے) نمک خوار ۔ نمک خواری ۔ آتش خوار غم خوار ۔ غم خواری ۔ رشوت خوار ۔ رشوت خواری ۔ خون خوار ۔ خون خواری ۔ شیر خوار شیر خواری ۔ سود خوار ۔ سود خواری ۔ شراب خوار ۔ شراب خواری ۔ مے خوار مے خواری ۔ بسیار خوار ۔ ماہی خوار (بگلا) مردم خوار ۔ مردم خواری وغیرہ ۔

((ف)) آتش خوار (سمندر جانور) رشوت خوار - (یتیموں کا مال کھانے والا) ارماں خوار (حسرت زدہ) پختہ خوار (گدا - داماد - آرام طلب) پُرخوار - تنہ خواری (غم سے بدن گھٹنا) جاگی خوار (علوفہ دار - شراب خوار - نوکر) جگر خوار - جادو گر محنت کش - سنگ دل) جیرہ خوار (وظیفہ خوار) چراخوار (چراگاہ) چشتہ خوار - (وہ شخص جس کو بے تلاش عمدہ کھانا مل جائے) چوب خوار (دیمک) - خوش خوار (خوش ذائقہ دوا) بدخوار (بدمزہ دوا) دُرد خوار (مفلس) دود خوار (ایک پرندہ کا نام ہے - حقہ پینے والا - باورچی) رامش خوار (موسیقی کی ایک دُھن کا نام) رائگاں خوار (مفت خوار) روزی خوار - زنہار خوار (عہد شکن) شاد خوار (خوش حال - مطرب - شراب خوار) شکم خوار (بھوکا - بسیار خوار) کافور خوار (نامرد) کوفتہ خوار (دیّوث) مار خوار (گاؤ کوہی) موش خوار (چیل) وظیفہ خوار وغیرہ -

خواں (ف) (امر ہے خواندن = پڑھنا سے) مثل خواں - مثل خوانی - مولود خواں مولود خوانی - ناظرہ خواں - ناظرہ خوانی - قرآں خواں - قرآن خوانی - قصہ خواں - قصہ خوانی - فاتحہ خواں - فاتحہ خوانی - کتاب خواں - کتاب خوانی - ثنا خواں - ثنا خوانی - مدح خواں - مدح خوانی - نعت خواں - نعت خوانی - روضہ خواں روضہ خوانی - مرثیہ خواں - مرثیہ خوانی - نوحہ خواں - نوحہ خوانی - غزل خواں غزل خوانی - خوش خواں - ابجد خواں - ابجد خوانی - سوز خواں - سوز خوانی - تحت لفظ خواں - شعر خوانی - پری خواں - پری خوانی - درود خواں - انگریزی خواں وغیرہ ((ف)) فریاد خواں - باد خواں (بھاٹ) بالا خوانی (اپنی لیاقت سے زیادہ اپنے تئیں دکھانا) پا علم خواں (علم کے نیچے نوحہ پڑھنے والا) پیش خواں خواص خواں (دواؤں کے خواص بیان کر کے ان کو فروخت کرنے والا) درست خواں (قاری) درس خواں - دہن خوانی (الزام دینا) - ریزہ خوانی (گنگری - ہنسی اور

چُھل کی باتیں کرنا) زندہ خواں (پارسی مذہب کا آدمی۔ خوش آواز پرندہ) سادہ خواں (رواں اور بے تکلف پڑھنے والا) سبق خواں۔ سحر خواں۔ (پیش خواں مسخرہ) سہ خواں (تین خداؤں کا ماننے والا) صورت خواں (عذابِ قیامت کی تصویریں دکھا کر لوگوں سے روپیہ ٹھگنے والا) دست خواں (دسترخوان) دستار خواں (دسترخواں) عشر خواں (تعلیم قرآن کا نو آموز۔ وہ حافظ جو ایصال ثواب کے لیے کسی قبر پر قرآن پڑھے) مرقع خوانی (قصہ خوانی کی تمہید۔ رنگین کلامی) شب خواں (بُلبل) مرغولہ خوانی (خوش سرائی) نوا خوانی (خوش گوئی۔ خوش سرائی۔ مسخرہ پن) یکہ خواں (تنہا گانے والا) وغیرہ۔

خواہ (ف) (امر ہے خواستن = چاہنا سے) دلخواہ۔ خاطر خواہ۔ خیر خواہ۔ خیر خواہی دادخواہ۔ دادخواہی۔ عذر خواہی۔ قرض خواہ۔ تنخواہ۔ نیک خواہ۔ نیک خواہی۔ بدخواہ۔ بدخواہی۔ ہوا خواہ۔ ہوا خواہی وغیرہ (ف) باج خواہ۔ خانہ خواہ (جو کسی کے لیے گھر کا بندوبست کرے) خون خواہی (خونی سے قصاص مانگنا) دل خواہ۔ رزم خواہ (جنگ جو) فریاد خواہ۔ کینہ خواہ۔ نان خواہ وغیرہ۔

خور۔ خورہ۔ (ف) (خوردن سے) چغل خور۔ چغل خوری۔ غوطہ خور۔ حرام خور۔ بھانجی خور۔ حرام خوری۔ حلال خور۔ راتب خور۔ روزہ خور۔ آدم خور۔ آدم خوری غم خور۔ غم خوری۔ مہمیز خور (گھوڑا جس کو بار بار مہمیز کی حاجت ہو) ہلاک خور۔ مردار خوار۔ سود خوار۔ بیاج خور۔ بیاج خوری۔ شراب خوار۔ شراب خوری شکر خورہ۔ شیخی خورہ۔ شیر خورہ (بچہ) مفت خورہ۔ آب خورہ۔ خیرات خورہ۔ جوتی خورہ۔ لن خورہ۔ (ذلیل) آستانہ میل خورہ۔ گوشت خورہ (ایک بیماری کا نام ہے) بال خورہ (ایک بیماری کا نام) وغیرہ (ف) آب خور (قسمت۔ گھاٹ) چرا خور۔ (چراگاہ) درد خور (دردمند۔ غم خوار) وغیرہ۔

خوردہ (ف) (خوردن سے) سال خوردہ - کرم خوردہ - نم خوردہ - وغیرہ ((ف)) آب خوردہ (وہ برتن جس میں اکثر پانی رہا ہو) پس خوردہ - رم خوردہ - (بھاگا ہوا) سرما خوردہ (وہ چیز جس پر پالے کا اثر ہوا ہو) قلم خوردہ (قلم زد) گرما خوردہ - گوش خوردہ (سُنی ہوئی بات - وہ شخص جس کی گوشمالی کی گئی ہو) وغیرہ

خیز (ف) (امر ہے خاستن = اُٹھنا سے) فرخیز - زرخیزی - مردم خیز - شب خیز یا سحر خیز - سحر خیزی - صبح خیز یا عبرت خیز - تعجّب خیز - مسرّت خیز - قیامت خیز - موج خیز نوخیز وغیرہ ((ف)) آب خیز (وہ زمین جس میں ہر جگہ کھودنے سے قریب پانی نکل آئے) پس خیز (وہ شاگرد جس کو پہلوان سب سے آخر میں کشتی لڑائے) پیش خیز (وہ شاگرد جس کو پہلوان سب شاگردوں سے پہلے کشتی لڑائے - الاپ) جلوہ خیز چہرہ خیز (آئینہ جیسی مجلّا چیز) خانہ خیز (وہ چیز جو گھر میں سے بلا توقع نکل آئے) رست خیز (قیامت) رود خیز (سیلاب - طغیانی) شب خیز (شب بیدار) زمین خیز (عجیب چیز) زود خیز (نوکر - پھرتیلا آدمی) گراں خیز (مغرور - کاہل) گرم خیز (جلد جاگنے والا) وغیرہ

داد (ف) (دادن = دینا سے) جائداد - خداداد - روداد - قرارداد وغیرہ ((ف)) پیش داد (پہلا شخص جو حاکم کے پاس داد لے کر جائے - پہلا حاکم جو دادرسی کرے - پیشگی اُجرت یا قیمت جو ادا کی جائے) وغیرہ۔

دار (ف) (امر ہے داشتن = رکھنا سے) آب دار - آب داری - آئینہ دار بل دار - بیل دار - بیل داری - بھڑک دار - بیمار دار - بیمار داری - پتی دار پتی داری - پٹی دار - پٹی داری - پٹے دار - پٹے داری - پہرے دار - پہرے داری - پھل دار - چمک دار - توڑے دار - تہ دار - پہلو دار - تحصیل دار - تھانہ دار - تھانہ داری - تھوک دار - تھوک داری - ٹاپ دار - ٹوپی دار (بندوق) - ٹھیکے دار ٹھیکے داری - گتہ دار - گتہ داری - جال دار - جالی دار - جھول دار - جان دار

جانب دار۔ جانب داری۔ خاردار۔ جلو دار۔ جلو داری۔ جمعدار۔ جمعداری
جوڑدار۔ جوڑی دار۔ جھالر دار۔ چھلے دار۔ چھلے داری۔ خانہ داری۔ چوب دار
چوب داری۔ چوکیدار۔ چوکیداری۔ چیپ دار۔ حساب دار۔ دکاندار۔ دکانداری
حیادار۔ حیاداری۔ خبردار۔ خبرداری۔ داغ دار۔ دانہ دار۔ دربار دار۔ دربار
داری۔ دعوے دار۔ دعوے داری۔ دفع دار۔ دفع داری۔ دل دار۔ دل داری
دَل دار۔ دُم دار۔ دُم دار۔ دماغ دار۔ دماغ داری۔ دنیا دار۔ دنیا داری۔
دین دار۔ دین داری۔ دوست دار۔ دوست داری۔ دھار دار۔ باڑھ دار
دھاری دار۔ دیانت دار۔ دیانت داری۔ ایمان دار۔ ایمان داری۔ ڈگری دار
ڈیوڑھی دار۔ ذایقہ دار۔ ذمہ دار۔ ذمہ داری۔ ذیل دار۔ ذیل داری۔ نمبردار
نمبرداری۔ رازدار۔ رازداری۔ راہ دار۔ رسال دار۔ رسال داری۔ رشتہ دار
رشتہ داری۔ رعب دار۔ رکاب دار۔ رکاب داری۔ رنگ دار۔ رگ دار
رواج دار (چمکیلا) رودار۔ روداری۔ روپے دار۔ روادار۔ رواداری۔ روزینہ دار
روزینہ داری۔ رونق دار۔ روئی دار۔ ریشہ دار۔ زردار۔ زرداری۔ زمیندار
زمین داری۔ زنّا دار۔ زوردار۔ زہردار۔ سایہ دار۔ سردار۔ سرداری۔ سررشتہ دار
سررشتہ داری۔ سوراخ دار۔ شاخ دار۔ سینگ دار۔ شان دار۔ شجردار (نگینہ)
شعور دار۔ امانت دار۔ امانت داری۔ صحبت دار۔ صراحی دار۔ صوبہ دار۔ صوبہ داری
صورت دار۔ روزہ دار۔ روزہ داری۔ صیغہ دار۔ صیغہ داری۔ ضلع دار۔ ضلع داری
طرح دار۔ طرح داری۔ وضع دار۔ وضع داری۔ طرف دار۔ طرف داری۔ پاس دار
پاس داری۔ طرہ دار۔ کلغی دار۔ طلب دار۔ ظاہردار۔ ظاہرداری۔ عذرداری۔
عزادار۔ عزاداری۔ عزت دار۔ علم دار۔ علم داری۔ عملداری۔ عہدہ دار۔ عہدہ
داری۔ عیال دار۔ عیال داری۔ عیب دار۔ غرارہ دار۔ فوج دار۔ فوجداری۔

فوطہ دار (خزانچی)، فوطہ داری - قرابت دار - قرابت داری - قرض دار قرض داری
قلعہ دار - قلعہ داری - قوم دار - کاردار - کارداری - کارخندار (کارخانہ دار)
کارخنداری - کام دار - کٹاری دار باخنجری دار (آڑی دھاریوں والا کپڑا) ڈھکنے دار
کھوٹ دار - کھوٹ داری - کرایہ دار - کمان دار - کمان داری - گچھے دار - پھندنے دار
جھبے دار - گچھے دار - کنی دار - گجر دار (الارم دار گھنٹہ) گرہ دار - ٹونٹی دار - گل دار
جھبے دار - گنجینہ دار - گنڈے دار - گنڈیری دار - گولے دار پگڑی - کھڑکی دار پگڑی
گھرداری - گھن دار - گھیر دار - لاگ دار - نانہ دار - لچک دار - لچھے دار - لوچ دار
لس دار - لیس دار - لعاب دار - لنگوٹ دار (کنگوار) باری دار - ماتم دار - ماتم داری
مال دار - مال داری - مایہ دار - سرمایہ دار - سرمایہ داری - محراب دار - محلہ دار
محلہ داری - محل دارنی - مزاج دار - مزاج داری - مزے دار - مزے داری تنخواہ دار
مصالح دار - معافی دار - معافی داری - مکان دار - ملاپ دار - منت دار - منت داری - منصب دار
منصب داری - مہمان دار - مہمان داری - تکیہ دار - تکیہ داری - جہیتا دار - میوہ دار
نلکے دار - ناکے داری - نام دار - نام داری - نسل دار - نم دار - نوک دار
نیزہ دار - وثیقہ دار - وثیقہ داری - ہوا دار - ہوا داری - یزک دار - یزک داری
یومیہ دار - آنکڑے دار - بٹن دار وغیرہ (ف) آئینہ تمثال دار (تصویر نما آئینہ)
دنبالہ دار - استخوان دار (مضبوط) خال دار - باد دار - (متکبر - دنیادار) بار دار
(حاملہ - پھل دار) باز دار (باز پالنے والا - روکنے والا) بن دار (خزانچی)
پادار (پائیدار - ملکی مہینے کے بیسویں دن کا نام - چالاک گھوڑا) پایہ دار (صاحب مرتبہ)
پردہ دار (دربان - پردہ پوش) پری دار (آسیب زدہ) پشت دار (پشتی بان)۔
پشہ دار (ایک درخت کا نام) پاس دار (پہرہ دار) تاب دار (ایک کپڑے کا
نام ہے) تاج دار - تحویل دار - تخت دار (عمدہ لباس) طشت دار (ہاتھ دھلانے والا خادم)

طشتکی دار (طشت دار) سایہ دار (مجسم تصویر) تو داری (دل میں بات رکھنا،
دروں داری (تو داری) تاب دار (ٹیڑھا تیر) جام دار (میکش) جانہ دار (محافظ
اسلحہ) جرس دار (شاطر۔ ہرکارہ) جگر دار (دلیر) جہاں دار چشمہ دار (حلقہ دار)
چلّہ دار (کمان) مو دار (وہ برتن جس میں ٹوٹنے سے بال آگیا ہو) جوہر دار۔ مغز دار
(گہری بات) حوصلہ دار۔ خویشتن دار (احتیاط کرنے والا) خویش دار۔ خیارہ دار
(وہ بات یا چیز جس کے بہت سے پہلو ہوں)۔ دُم دار (لشکر کا پچھلا حصہ) دوات دار
(قلم دان بردار) دہن دار (صاحب لیاقت) مہرہ دار۔ دیدہ دار (دیدبانی کا
مقام) رنجور دار (تیمار دار) روز دار (خدمت گار) دامن دار۔ سال دار
(کہن سال) سبحہ دار (زاہد) سپاس دار۔ سپر دار۔ سپہ دار۔ شاخ دار (خالص
چاندی۔ دلیش) سرا دار (سرائے کا خادم) سرپیچ دار (جو اپنے لمبے بالوں کو
سر سے لپیٹے رہے) سرچشمہ دار (کسی بات کا موجد) سلاح دار (سپاہی۔ تحویل دار اسلحہ
شق دار (حاکم پرگنہ) شکم دار (توندل) صفر دار (بہت کم) صومعہ دار (صاحب
خانقاہ) طرف دار (سرحد کا حاکم) طلایہ دار (طلایہ فوج کا افسر) طوق دار (قیدی
قمری اور فاختہ جیسے پرند جن کے گلے میں قدرتی گنڈا ہو) عملدار۔ غاشیہ دار (رکاب دار)
فوطہ دار (وہ شخص جو حمام میں نہانے والوں کے کپڑوں کی حفاظت کرے)
قلب دار (فوج قلب کے سپاہی) کرسی دار۔ کشور دار (ملک کا والی) کلّہ دار
(سرداری) کلید دار۔ کمر دار (خادم) کیسہ دار (جو ارزانی کے زمانہ میں غلّہ خرید
کرے اور گرانی کے زمانہ میں فروخت کرے) کینہ دار۔ گنج دار (ایک راگنی کا نام)
گوش دار (نگہدار) گیسو دار (سیدزادہ۔ غلام زادہ۔ پیرزادہ۔ دُم دار ستارہ)
لنگر دار (بھاری) مایہ دار۔ مردم داری (ظاہر داری) میان دار (دلال) میدان دار
(یاقوت جو چوڑا اور ہموار ہو) وغیرہ)۔

واشت (ف) (داشتن = رکھنا سے) عرض داشت۔ یادداشت۔ نگہداشت
بزرگ داشت وغیرہ (ف) چشم داشت وغیرہ۔

دان (ف) (امر ہے دانستن = جاننا سے) حساب دان۔ حساب دانی۔
رمز دان۔ رمز دانی۔ مزاج دان۔ مزاج دانی۔ ریاضی دان۔ ریاضی دانی۔ غیب داں
غیب دانی۔ نکتہ دان۔ نکتہ دانی۔ سخن دان۔ سخن دانی۔ قدردان۔ قدردانی۔ قانون داں
قانون دانی۔ فارسی دان۔ قواعد دان۔ قواعد دانی۔ کاردان۔ کاردانی۔ محاورہ دان
محاورہ دانی۔ زبان دان۔ زباں دانی۔ ہمہ دان۔ ہمہ دانی۔ ہیچ مداں ہیچ مدانی۔
ناداں۔ نادانی۔ معاملہ داں۔ معاملہ دانی۔ وغیرہ (ف) خردہ داں (باریک بیں)
ہئیت داں۔ قیافہ داں۔ لغت داں۔ مصلحت داں وغیرہ۔

دان (ف) (ظرفیت) پاندان۔ نابدان۔ تابدان۔ حسن دان۔ پیک دان
قلم دان۔ اگالدان۔ اگردان۔ گل دان۔ توس دان (توشہ داں) جُز دان۔ چوہے دان
کٹوردان۔ چراغ دان۔ شمع دان۔ خاص دان۔ روشن دان۔ پھول دان۔ سُرمہ دان
نقل دان۔ پائدان۔ سنگار دان۔ عطر دان۔ آتش دان۔ مرہم دان۔ بچہ دان۔ نمکدان
وغیرہ (دان مذکر ہے۔ اس کی تانیث دانی ہے۔ بعض الفاظ میں دان کی جگہ دانی
آتا ہے) سُرمہ دانی۔ گوند دانی۔ ہلاس دانی۔ ناس دانی۔ نلے دانی۔ راکھ دانی وغیرہ
(ف) آب دان (پانی کا برتن۔ پست زمین جس میں بارش کا پانی جمع ہو جائے)
آب دست دان (لوٹا) باج دان (وہ برتن جس میں خراج کا روپیہ جمع کیا جائے)
بارہ دان (خرجین) بوسہ دان (دہن) تاریک دان (تاریک جگہ) تخم دان (وہ جگہ
جہاں اول درخت بوئیں پھر وہاں سے دوسری جگہ لے جائیں) تیر دان (ترکش)
خاک دان (دنیا) جامہ دان (کپڑے رکھنے کا صندوق) جرعہ دان (شراب
انڈیلنے کا برتن) چاش دان (چاشت دان) چاشک دان (چاش دان)

چربس دان (رومال کی جھولی جو فقیروں کے گلے میں رہتی ہے) چرم دان (چمڑے کا تھیلا) حبردان (دوات) خاشبک دان (عورتوں کی پٹاری) دخل دان (غولک) خُم دان (کلال کی بھٹّی ۔ کمہار کا آوا) دار دان (تخم دان) دیگ دان ۔ رکاب دان (پیالہ دان) زاق دان (بچّہ دان) زہدان (رحم) شیردان (پستان) عنبردان ۔ (ایک زیور کا نام ہے) غلّہ دان (غولک) کالہ دان (روئی اور تاگے رکھنے کی پٹاری) کحل دان (سرمہ دان) کمان دان ۔ کیف دان (معجونیں رکھنے کا صندوقچہ) لیقہ دان (دوات) ماہی دان (حوض) نقل دان ۔ نم دان ۔ ریخ دان (مٹھائی اور کھانے کی چیزیں رکھنے کا صندوقچہ) وغیرہ۔

دَر (ف) (امر ہے دریدن = پھاڑنا سے) مردم در ۔ گریبان ۔ صفدر ۔ پردہ دری ۔ جامہ دری وغیرہ۔

دریدہ (ف) (دریدن سے) کفن دریدہ ۔ جامہ دریدہ ۔ زبان دریدہ ۔ دہن دریدہ وغیرہ ((ف)) گریبان دریدہ ۔ دہل دریدہ (لامذہب اور بیباک وغیرہ

دَو (ف) (امر ہے دویدن = دوڑنا سے) تیز دو ۔ تیز دوی وغیرہ ((ف)) پادَو (پیادہ جو سوار کی رکاب میں دوڑے) تہی دَو (بے فائدہ دوڑنے والا) دُنبالہ دو (کسی کے پیچھے دوڑنے والا) گرگ دو (تیزی کے ساتھ دوڑنا) ہرزہ دوی (سعی بے فائدہ) وغیرہ۔

دوار (ہ) (ظرفیت) ہردوار ۔ رام دوار وغیرہ۔

دوارہ (ہ) (ظرفیت) گُردوارہ ۔ رام دوارہ وغیرہ۔

دوز (ف) (امر ہے دوختن = سینا سے) خیمہ دوز ۔ خیمہ دوزی ۔ پارہ دوز (موچی) چرم دوز ۔ چرم دوزی ۔ کفش دوز ۔ کفش دوزی ۔ چکن دوز ۔ چکن دوزی ۔ شال دوز ۔ شال دوزی ۔ زردوز ۔ زردوزی ۔ دِل دوز ۔ جگر دوز ۔ آب دوز ۔ زمین دوز وغیرہ

((ف)) پنبہ دوز (پھٹے پرانے کپڑوں میں پیوند لگانے والا۔ جوتیاں گانٹھنے والا) جوال دوز (بڑا سوا) جوراب دوز (جراب سینے والا) طلا دوز (وہ کپڑا جس پر سونے کے تاروں سے کام کیا گیا ہو) گل دوز (وہ کپڑا جس پر پھول بنائے گئے ہوں) لحنت دوز (پینہ دوز) پارہ دوز (پینہ دوز) موکینہ دوز (پوستین دوز) میخ دوز (مضبوط) وغیرہ۔

دہ (ف) (امر ہے دادن = دینا سے) جواب دہ۔ جواب دہی۔ دل دہی۔ نشان دہی۔ ایذا دہی۔ تکلیف دہ۔ نقصان دہ وغیرہ۔

دھر (ہ) (ظرفیت) اِدھر۔ اُدھر۔ جدھر۔ کدھر۔ اَدھر۔ تدھر وغیرہ۔

دید (ف) (دیدن = دیکھنا سے) باز دید۔ صواب دید۔ چشم دید وغیرہ۔

دیدہ (ف) (دیدن = دیکھنا سے) ستم دیدہ۔ جہاں دیدہ۔ غم دیدہ۔ نم دیدہ وغیرہ ((ف)) آب دیدہ (بگڑا ہوا مال) باراں دیدہ (تجربہ کار) بلند و پست دیدہ (تجربہ کار) نشیب و فراز دیدہ (تجربہ کار) جاروب دیدہ (پاک صاف مکان) جراحت دیدہ۔ (زخمی) خواب دیدہ۔ دیو دیدہ (دیوانہ ، آسیب زدہ) رزم دیدہ (جنگ آزمودہ)۔ رم دیدہ (بھاگا ہوا) سال دیدہ (بڑی عمر کا آدمی) غربت دیدہ۔ قلم دیدہ (لکھا ہوا مبتذل) کار دیدہ (کار آموزدہ) ماتم دیدہ۔ نگار دیدہ (حنا مالیدہ) وغیرہ۔

ر (ہ) (وصفیت) کیسر (کیس = بال) وغیرہ۔

را (ہ) (وصفیت) ترترا (ترت سے) مُہرا (مُہ۔ موتھ سے۔ آگا۔ سامنا) کانورا (کائیں کائیں سے) وغیرہ۔

راں (ف) (امر ہے راندن = ہانکنا۔ چلانا سے) حکم راں۔ حکم رانی۔ کام راں کام رانی۔ قلبہ راں۔ قلبہ رانی۔ مگس راں۔ مگس رانی۔ جہاز راں۔ جہاز رانی وغیرہ ((ف)) باد راں (پنکھا۔ ایک فرشتہ جو ہوا چلانے پر مامور ہے) جفت راں (قلبہ راں) سیل راں۔ زباں راں (پُرگو۔ قصہ خواں) سلطنت راں وغیرہ۔

ربا (ف) (امر ہے ربودن = اُچک لے جانا سے) دل ربا۔ دل ربائی۔ ہوش ربا آہن ربا۔ کہربا۔ زلّہ ربا۔ زلّہ ربائی۔ غم ربا وغیرہ (ف)) استخواں ربا (ہما) تیر کاکل ربا (جو موئے کاکل کو صاف اُڑا لے جائے اور خبر نہ ہو) تیغ سوزن ربا (تلوار کی آب کی تعریف ہی) چوزہ ربا (چیل) فوطہ ربا (جیب کترا) کفش ربا (جوتیوں کا چور) گوشت ربا (چیل) نفس ربا (وہ کلام جس کا تلفظ آسانی سے ہو سکے اور آسانی سے پڑھا جائے) وغیرہ۔

رس (ف) (امر ہے رسیدن = پہنچنا سے) دادرس۔ دادرسی۔ فریاد رس۔ فریادرسی۔ دست رس۔ زودرس۔ سخن رس۔ نکتہ رس۔ (دقیقہ شناس) خبررسی فلک رس وغیرہ (ف)) پیش رس (میوہ جو اور میووں سے پہلے پختہ ہو جائے) خانہ رس (گھر میں پکا ہوا میوہ) نورس (تازہ پکا ہوا میوہ) نیم رس (نیم پختہ) یاورس (مددگار) وغیرہ۔

رساں (ف) (امر ہے رسانیدن = پہنچانا سے) چٹھی رساں۔ چٹھی رسانی خبررساں۔ خبررسانی۔ رسد رسانی۔ آب رسانی۔ فیض رساں۔ فیض رسانی روزی رساں۔ روزی رسانی۔ سُراغ رساں۔ سراغ رسانی حق رسانی۔ انصاف رسانی تکلیف رسانی۔ پیغام رساں۔ پیغام رسانی۔ ضرر رساں۔ ضرر رسانی۔ نفع رساں فائدہ رسانی۔ نقصان رسانی۔ ایذا رساں۔ ایذا رسانی وغیرہ۔

رسیدہ (ف) (رسیدن = پہنچنا سے) اجل رسیدہ۔ آفت رسیدہ۔ ستم رسیدہ سن رسیدہ۔ ظلم رسیدہ۔ عمر رسیدہ۔ بلا رسیدہ۔ نقصان رسیدہ۔ ضرر رسیدہ۔ تکلیف رسیدہ ایذا رسیدہ وغیرہ۔

رنج (ف) (امر ہے رنجیدن سے) زودرنج۔ شکر رنجی وغیرہ۔

رو (ف) (امر ہے روئیدن = اُگنا سے) خودرو وغیرہ۔

رو (ف) (امر ہو رفتن = چلنا ہے) گرم رو - گرم روی - سبک رو - سبک روی راہ رو - شتاب روی تیز رو - تیز روی - زود روی - سلامت رو - سلامت روی آزاد رو - آزاد روی - کم رو - میانہ روی - قلم رو - بدرو وغیرہ (ف) پاک رو (کامل روش والا) پس رو (تابع) پیش رو (خادم - الاپ) راست رو - شب رو (کوتوال - چور) فراخ رو - (تیز رو - فضول خرچ) وغیرہ -

روب (ف) (امر ہو رُفتن = جھاڑو دینا سے) خاک روب - جاروب وغیرہ (ف) پاروب (وہ لکڑی جس سے گھاس اور گوبر گھوڑے کے پاؤں سے ہٹائی جائے) وغیرہ -

رویہ (ف) (رو = سمت سے) شمال رویہ - مشرق رویہ - مغرب رویہ جنوب رویہ وغیرہ -

ری (ہ) علامت تصغیر طشتری - بانسری یا بنسری وغیرہ -

ری (ہ) (حاصل مصدر) بکری (بکتا سے) وغیرہ -

ری (ف) (وصفیت) انگشتری (انگشت سے) وغیرہ -

ریز (ف) (امر ہو ریختن = گرانا - بہانا سے) گل ریز - لبریز - دیدہ ریزی رنگ ریز - عرق ریزی - دماغ ریزی - خوں ریز - خوں ریزی - تخم ریزی - آبرو ریزی اشک ریزی وغیرہ (ف) آب ریز (پاخانہ - ڈول - سر پر پانی ڈالنے کا برتن - گھڑا جس میں نکما پانی جمع ہو چہ بچہ) تخم ریز (کاشت کار) جرعہ ریز (جام) جلو ریز (تیز رفتار گھوڑا) سیماب ریز - خاک ریز (سنگ انداز - دیکھو انداز) آفت ریز - سنگ ریز سنگ ریزی (وہ شخص جو سنگسار کیا گیا ہو) شکر ریز (شیریں کلام - وہ چیز جو دولہا دُلہن کے سر پر نچھاور کی جائے) عرق ریز (خدمت گار) عطر ریز - گل ریز (پھلجھڑی) لگام ریز (گھوڑا جس کی باگ ڈھیلی چھوڑ دی جائے) نقطہ نوک ریز (وہ نقطہ جو قلم

کی نوک سے سیاہی گرنے کے سبب بن گیا ہو) وغیرہ۔

زا (ف) (امر ہے زادن ۔ زائیدن = جننا ۔ پیدا کرنا سے) فتنہ زا ۔ میرزا مصیبت زا ۔ عشوہ زا وغیرہ (ف)) محشر زا ۔ قیامت زا ۔ آب آتش زا (شراب) معرفت زا وغیرہ۔

زاد (ف) (زادن سے) آدم زاد ۔ خانہ زاد ۔ پری زاد ۔ چچازاد ۔ پھپی زاد ۔ خالہ زاد ۔ ماموں زاد ۔ حور زاد ۔ عم زاد ۔ دیوزاد ۔ طبع زاد ۔ ہم زاد ۔ مادر زاد ۔ وغیرہ ۔ (ف)) چمن زاد ۔ نوزاد وغیرہ۔

زادہ (ف) (زادن سے) امیر زادہ ۔ آدمی زادہ ۔ بزرگ زادہ ۔ پیرزادہ حلال زادہ ۔ حرام زادہ ۔ غریب زادہ (حرامی بچہ) صاحب زادہ ۔ بندہ زادہ رئیس زادہ ۔ خواجہ زادہ ۔ شاہزادہ ۔ مال زادہ ۔ کمین زادہ ۔ کلال زادہ ہمشیرزادہ وغیرہ (ف)) ریگ زادہ (سقنقور مچھلی) زمین زادہ (آدمی) شاطر زادہ (پھرتیلا خدمت گار) بستاں زادہ (گل و سبزہ) کنیزک زادہ ۔ گلستاں زادہ (گل و سبزہ) شعلہ زادہ (شیطان) وغیرہ۔

زار (ف) (ظرفیت) گل زار ۔ مرغ زار ۔ سبزہ زار ۔ کشت زار ۔ خار زار ریگ زار ۔ لالہ زار ۔ بازار ۔ شور زار ۔ کارزار ۔ جلوہ زار ۔ شعلہ زار وغیرہ ((ف)) حسرت زار ۔ وحشت زار خشک زار ۔ شہید زار ۔ فضلہ زار ۔ علف زار ۔ نمک زار نشتر زار ۔ ستم زار ۔ فروغ زار ۔ تاریک زار ۔ سمن زار ۔ یوسف زار ۔ شرر زار وغیرہ۔

زد (ف) (زدن = مارنا سے) دانہ زد ۔ سر زد ۔ فاقہ زد ۔ قلم زد ۔ زباں زد گوش زد ۔ نام زد وغیرہ ((ف)) تبرزد یا طبرزد (مصری ۔ سفید نمک ۔ انگور کی ایک قسم) چشم زد (پلک جھپکنے کا عرصہ ۔ تعویذ جو بچوں کو نظر بد سے بچانے کے لیے ان کے گلے میں ڈالا جائے) وغیرہ۔

زدا (ف) (امر ہے زدودن = مانجھنا۔ دور کرنا سے) غم زدا وغیرہ۔

زدہ (ف) (زدن = مارنا سے) آفت زدہ۔ جنوں زدہ۔ آسیب زدہ۔ ندامت زدہ۔ مصیبت زدہ۔ غم زدہ۔ برق زدہ۔ آتش زدہ۔ آتش زدگی۔ دل زدہ۔ ملامت زدہ۔ ستم زدہ۔ دہشت زدہ۔ حیرت زدہ۔ خوف زدہ۔ فاقہ زدہ۔ فلک زدہ۔ قحط زدہ۔ بلا زدہ۔ ماتم زدہ۔ تکلیف زدہ۔ وحشت زدہ۔ فلاکت زدہ۔ افلاس زدہ۔ ہوازدگی۔ ہول زدہ۔ گردن زدہ۔ ہیبت زدہ وغیرہ (ق) حیران زدہ (حیرت زدہ) خرابی زدہ۔ خواب زدہ۔ صاعقہ زدہ۔ خوے زدہ (عرق آلودہ) دُم زدہ (دُم کٹا) دنداں زدہ (وہ چیز جس پر لوگوں کا دانت ہو) دیو زدہ۔ رم زدہ (بھاگا ہوا) سایہ زدہ (آسیب زدہ) سرزدہ (ملامت کیا ہوا۔ سرکوفتہ۔ پریشان) سوزن زدہ۔ شیر زدہ۔ (وہ شخص جس نے ماں کا دودھ بچپن میں کم پیا ہو اور مرجھینا اور کم زور ہو) غربت زدہ کلہ زدہ (تخت مع سائبان) الم زدہ (بد نصیب جواری۔ کافر و منافق) سرما زدہ گرما زدہ۔ گلاب زدہ۔ شبنم زدہ۔ گُم زدہ (گُم راہ)۔ نم زدہ۔ آب زدہ۔ ولہ زدہ (عاشق) ناخن زدہ۔ نعل زدہ۔ گوش زدہ۔ فلاکت زدہ۔ ادبار زدہ۔ سودا زدہ۔ رخنہ زدہ (مطعون) روزدہ (مردود) وغیرہ۔

زن (ف) (امر ہے زدن = مارنا سے) نوحہ زنی۔ شمشیر زن۔ شمشیر زنی۔ تیغ زن۔ تیغ زنی۔ قلم زن۔ قط زن۔ رگ زن۔ رگ زنی۔ راہ زن۔ راہ زنی سرزنی۔ مغز زنی۔ سکہ زنی۔ سینہ زنی۔ موج زن۔ موج زنی۔ طعنہ زن۔ طعنہ زنی۔ خندہ زن۔ خندہ زنی۔ لاف زن۔ لاف زنی۔ مشت زن۔ مشت زنی۔ نعرہ زن۔ نعرہ زنی۔ نقب زن۔ نقب زنی۔ شعلہ زن۔ شعلہ زنی۔ آتش زنی۔ نیش زن۔ نیش زنی وغیرہ (ق) آب زن (وہ برتن جس میں دواؤں کا جوش دیا ہوا پانی ڈال کر اس میں بیمار کو بٹھائیں۔ تسکین دینے والا) آتش زن (روشنی کا مہتمم۔

چقماق کا لوہا قفقنس) ابریشم زن (مطرب) پنبہ زن (روئی دھننے والا) - بغل زن (پرند جو اپنے بازو پھڑ پھڑلئے) سنگ زن (ترازو جس کا ایک پلڑا بھاری اور ایک ہلکا ہو) بال زن (بغل زن) جلاجل زن (جھانجھ بجانے والا) جوزن (جبا دوگر جو اور گیہوں کی ایک بیماری) چرازن (چرندہ) چرخ زن (ناچنے والا) - سیل زن. چوبک زن (پاسبانوں کا افسر - نقارچی) حلقہ زن - (دروازہ پر دستک دینے والا) خرزن (کوڑا) خشت زن (پتھیرا) دانہ زن (جوزن) دروغ زن (دروغ گو) دست زن (خوشی سے تالیاں بجانے والا) دنداں زنی (خصومت) راہ زن (مطرب) رائے زن (مشورہ دینے والا) رزم زن (جنگ جو) رقم زن (کاتب) سرزن (سرکش) سگ زن (ایک چھوٹا تیز اور نوک دار تیر) ششش پنج زن (جواری گھر لٹا) شکافہ زن (مطرب) طرقوازن (نقیب) ارغنوں زن (ارگن بجانے والا) قرعہ زن - قطرہ زن (آوارہ بے قرار - تیز رو) قلم زن (کاتب مصوّر) کم زن (کم زدہ - دیکھو زدہ - کم ہمت جو اپنے تئیں اپنی لیاقت سے کم درجہ کا خیال کرے) گردن زن (جلاد) گلاب زن (گلاب پاش) گم زن (ملیا میٹ کرنے والا) مشت زن - معلق زن (بازی گر) ناخن زن (موثر) یلی زن (مطرب) وغیرہ۔

زیب (ف) جامہ زیب - جامہ زیبی - تن زیب - اورنگ زیب وغیرہ۔

س (ہ) (اسمیت) کالس (کالا سے) آپس (آپ سے) وغیرہ۔

س (ہ) (حاصل مصدر) پٹس (پٹنا سے) لُٹس (لوٹنا سے) وغیرہ۔

سا (ف) (امر، سائیدن = پیسنا - گھسنا) سُرمہ سا جبیں سائی جبہ سائی ناصیہ سائی - مشک سائی وغیرہ (اف) بوئے سا (خوشبو گھسنے کا پتھر) پہلو سا (مقرب) جعد سا (بال دھونے کی ایک چیز) سمن سا - عطر سا - غالیہ سا - آب سا (وہ پتھر جن کو پانی نے گھس کر گول کر دیا ہو) وغیرہ۔

سا (ہ) (حروف تشبیہ) پھول سا چاند سا وغیرہ اس کی تانیث سی ہے جیسے کٹورا سی آنکھیں وغیرہ۔

سار (ف) (وصفیت) خاک سار۔ خاک ساری۔ شرم سار۔ شرم ساری نگوں سار۔ نگوں ساری۔ سنگ سار۔ سنگ ساری وغیرہ (اصل میں سائیسر کے اشباع سے بنا گیا ہے) ((ف)) بادسار (بے وقار) دیوسار (بدخو) سگ سار (دنیا طلب)، خوں سار (قاتل) گاؤسار (جاہل) لالہ سار (ایک پرند کا نام ہے) سبک سار وغیرہ۔

سار (ف) (ظرفیت) نمک سار۔ کوہ سار۔ لوہ سار (لوہے کی دکان یا کارخانہ) بھنڈسار (غلّہ کا گودام جہاں غلّہ ارزاں لے کر جمع کیا جائے پھر گراں بیچا جائے) وغیرہ ((ف)) چشمہ سار۔ خشک سار۔ شاخ سار وغیرہ۔

سار (ہ) (وصفیت) ملنسار۔ چلن سار وغیرہ۔

ساز (ف) (امر ہے ساختن = بنانا سے) قانون ساز۔ قانون سازی۔ آئینہ ساز۔ آئینہ سازی۔ جلد ساز۔ جلد سازی۔ زین ساز۔ زین سازی۔ دواساز دواسازی۔ چارہ ساز۔ چارہ سازی۔ فسوں ساز۔ فسوں سازی۔ عشوہ ساز۔ عشوہ سازی خانہ ساز۔ دم ساز۔ دم سازی۔ رنگ ساز۔ رنگ سازی۔ ورق ساز۔ ورق سازی عطرساز۔ زمانہ ساز۔ زمانہ سازی۔ دنیاساز۔ دنیاسازی۔ قلب ساز۔ قلب سازی۔ سخن ساز سخن سازی۔ سلاح ساز۔ سلاح سازی۔ اسلحہ ساز۔ اسلحہ سازی۔ زرہ ساز۔ زرہ سازی سنگ ساز۔ سنگ سازی۔ حیلہ ساز۔ حیلہ سازی۔ کارساز۔ کارسازی۔ گھڑی ساز گھڑی سازی۔ عینک ساز۔ عینک سازی۔ بندوق ساز۔ بندوق سازی۔ مرصع ساز۔ ملمع ساز۔ موزہ ساز۔ جُرّاب ساز۔ جعل ساز۔ جعل سازی۔ نگینہ ساز۔ نگینہ سازی نیرنگ ساز۔ نیرنگ سازی وغیرہ ((ف)) چمن ساز (باغباں) خداساز (ساختۂ خدا) خودسازی (اپنے آپ کو درست رکھنا) خویشتن سازی (خودسازی) دروں ساز

(اپنے نفس کی اصلاح کرنے والا) بروں ساز (اپنی ظاہری حالت کو درست رکھنے والا) دست ساز (ہاتھ کی بنی ہوئی چیز) رزم ساز (جنگ جو) رود ساز (مطرب)۔ روشنائی ساز (سیاہی گر) زرنشاں ساز (کوفت گر) سقیفہ سازی (دروغ بندی) ظفر ساز۔ کیمیا ساز۔ لغت ساز۔ معرکہ ساز (مجمع کرکے تماشا دکھلانے والا) مہم ساز نقش (مصور) نوا ساز (مطرب) وغیرہ۔

سال (ہ) (ظرفیت) بھنڈسال (بھنڈسار۔ دیکھو سار) ۔ کھنڈسال۔ پنسال گھڑسال ٹکسال وغیرہ۔

سالا (ہ) (ظرفیت) دھرم سالہ۔ گئو سالہ وغیرہ۔

ستا (ف) (امر ستودن = تعریف کرنا سے) خودستا۔ خودستائی وغیرہ۔ ((ف)) مردم ستا۔ مردم ستائی وغیرہ۔

ستاں (ف) (امر سے ستاندن = لینا سے) کشورستاں۔ کشورستانی۔ جہاں ستانی ملک ستاں۔ ملک ستانی۔ رشوت ستاں۔ رشوت ستانی وغیرہ ((ف)) باج ستاں (خراج لینے والا) جاں ستاں۔ دل ستاں۔ دادستاں۔ جنابت ستاں (باج ستاں) صاع ستاں (زکوٰۃ خوار) وغیرہ۔

ستاں (ف) (ظرفیت) نیستاں۔ گلستاں۔ بوستاں۔ آستاں (اصل آمدستاں) ریگستاں۔ زمستان۔ تابستاں۔ کافرستاں۔ عربستاں۔ برفستاں۔ بہارستاں خارستاں۔ باغستاں۔ بلوچستاں۔ طبرستاں۔ سیستاں۔ گرجستاں۔ کردستاں۔ بلغارستاں سنبلستاں۔ سنگستاں۔ سبستاں۔ گورستاں۔ قبرستاں۔ فرنگستان۔ کوہستان۔ نخلستاں انگلستاں۔ افغانستاں۔ پرستان۔ ترکستاں۔ کفرستاں۔ ہندوستاں وغیرہ ((ف)) بیمارستاں۔ جگرستاں (سینہ) حضورستاں (مقام امن) خمستان (شرابخانہ) خوابستان۔ داغستان۔ شہیدستان۔ ظفرستان۔ لعلستاں۔ یوسفستاں نرگستاں

دبستان ۔ شبستان ۔ اخترستان ۔ فروغستان ۔ تاکستان ۔ انگورستان ۔ شہرستان
لالہ ستان ۔ نشترستان ۔ خنجرستان وغیرہ ۔

سر (ف) یکسر ۔ شوریدہ سر ۔ شوریدہ سری ۔ خود سر ۔ خود سری ۔ ہمسر ۔ ہمسری
وغیرہ (ف) باد سر (سرکش) برہنہ سر ۔ برہنہ سری (بے حمیتی) پیر سر (سفید مو)
پیرانہ سر ۔ خشک سر (تند خو) خیرہ سر ۔ سبک سر (مفلس) شوریدہ سر (دیوانہ) فگندہ سر
(مراقبہ کرنے والا ۔ شرمندہ) گراں سر (مغرور ۔ مست ۔ جاہل ۔ سپہ سالار) داغ سر
(جس کے سر پر آگے کی طرف بال نہ ہوں) زیادہ سر (بیہودہ گو ۔ مغرور ۔ سرکش) وغیرہ

سرا (ف) (امر ہے سرائیدن = گانا سے) نغمہ سرا ۔ نغمہ سرائی ۔ مدح سرا ۔
مدح سرائی ۔ زمزمہ سرا ۔ زمزمہ سرائی ۔ نکتہ سرا ۔ نوحہ سرا ۔ نوحہ سرائی ۔ ہرزہ سرا
ہرزہ سرائی وغیرہ (ف) اغانی سرا (نغمہ سرا) بربط سرا ۔ ترنم سرا ۔ سخن سرا ۔
ریزہ سرائی (نغمہ سرائی) وغیرہ ۔

سرائے (ف) (ظرفیت) مہمان سرائے ۔ کارواں سرائے ۔ بستاں سرائے
عشرت سرائے ۔ عدم سرائے ۔ محل سرائے ۔ حرم سرائے ۔ ماتم سرائے ۔ دولت سرائے
مغل سرائے ۔ (نام مقام) کمال سرائے (نام مقام) وغیرہ (ف) ایرمان سرائے
(دنیا) پردہ سرائے ۔ جاوداں سرائے (بہشت) درم سرائے (دار الضرب)
سپنجی سرائے (دنیا) عاریت سرائے (دنیا) وغیرہ ۔

(اس لاحقہ کو بغیر ی کے بھی لکھنا درست ہے)

سگال (ف) (امر ہے سگالیدن = سوچنا سے) خیر سگال ۔ خیر سگالی وغیرہ ۔

سنج (ف) (امر ہے سنجیدن = تولنا سے) بذلہ سنج ۔ بذلہ سنجی ۔ لطیفہ سنجی ۔ سخن سنج
سخن سنجی ۔ شکوہ سنج ۔ شکوہ سنجی ۔ نغمہ سنج ۔ نغمہ سنجی ۔ ترانہ سنج ۔ ترانہ سنجی ۔ زمزمہ سنج زمزمہ سنجی
دقیقہ سنج ۔ دقیقہ سنجی ۔ گوہر سنج ۔ گوہر سنجی وغیرہ (ف) نکتہ سنج ۔ پیرایہ سنج (مزین) ۔

دروں سنج ۔ دروں ساز (دیکھو ساز) دینار سنج (صراف ۔ امیر کبیر) رقم سنج (کاتب) سعادت سنج ۔ عذاب سنج (دل آزار) قافیہ سنج (شاعر) غزل سنج ۔ قیمت سنج ۔ کار سنج ۔ (کارآگاہ) کیمیا سنج ۔ کینہ سنج ۔ لاف سنج ۔ نوا سنج (مطرب) ہُنر سنج ۔ باد سنج (متکبر) وغیرہ۔

سود (ف) (سودن ۔ گھسنا سے) نمک سود وغیرہ (اف) مشک سود ۔ جنگ سود (جنگ آزمودہ) وغیرہ ۔

سوز (ف) (امر ہے سوختن ۔ جلنا ۔ جلانا سے) دل سوز ۔ دل سوزی ۔ جگر سوز جگر سوزی ۔ عود سوز ۔ فتیل سوز ۔ اگر سوز ۔ جہاں سوز ۔ جاں سوز ۔ جاں سوزی گلو سوز ۔ حیا سوز ۔ دماغ سوزی وغیرہ (اف) انجم سوز (آفتاب) توبہ سوز (شراب کی صفت) بوے سوز (حاضرات کا عامل) پری سوز (ایک خانقاہ کا نام ہے) خام سوز (وہ چیز جو باہر سے جل گئی ہو مگر اندر سے کچی ہو) خود سوز (ایک آتش کدہ کا نام ہے) معرفت سوز وغیرہ۔

ش (ف) (اسمیت) پیدائش ۔ زیبائش وغیرہ۔

ش (ف) (علامت حاصل مصدر) آرائش ۔ آزمایش ۔ آسایش ۔ آفرینش آلائش ۔ آمرزش ۔ آمیزش ۔ آویزش ۔ افزایش ۔ انگیزش ۔ بارش ۔ بخشش ۔ بخشایش برمش ۔ بندش ۔ پرسش ۔ پرستش ۔ پرورش ۔ پوشش ۔ پیچش ۔ پیمایش ۔ تابش تپش ۔ تراوش ۔ جنبش ۔ خارش ۔ خلش ۔ خواہش ۔ خورش ۔ دہش (داد و دہش) دانش بنیش ۔ روش ۔ رنجش ۔ ریزش ۔ سرزنش ۔ سازش ۔ سفارش (اصل سپارش) ستایش ۔ سوزش ۔ شورش ۔ فرمایش ۔ فہمایش ۔ کاوش ۔ کاہش ۔ کشائش ۔ کشش ۔ کوشش کوشش ۔ گزارش ۔ گردش ۔ گنجائش ۔ لرزش ۔ لغزش ۔ مالش ۔ نالش ۔ نازش نگارش ۔ نمائش ۔ نوازش ۔ ورزش وغیرہ۔

شالا (ہ) (ظرفیت) پاٹ شالا وغیرہ۔

شدہ (ف) (شدن = ہونا سے) فیصل شدہ ۔ نتھی شدہ ۔ منظور شدہ ۔ منسوخ شدہ ۔ قبول شدہ وغیرہ۔

شکن (ف) (امر ہے شکستن = ٹوٹنا ۔ توڑنا سے) بت شکن ۔ بت شکنی ۔ ہمت شکن ۔ طاقت شکن ۔ حوصلہ شکن ۔ صبر شکن ۔ تحمل شکن ۔ ساحل شکن ۔ خیبر شکن ۔ عزم شکن ۔ عزیمت شکن ۔ خمار شکن ۔ قبض شکن ۔ قانون شکن ۔ قانون شکنی ۔ عہد شکن ۔ عہد شکنی ۔ پیماں شکن ۔ پیماں شکنی ۔ قلعہ شکن ۔ طلسم شکن ۔ دل شکن ۔ دل شکنی ۔ دنداں شکن ۔ نفخ شکن ۔ صف شکن ۔ کفر شکن ۔ سر شکن ۔ سحر شکن ۔ جادو شکن ۔ اعضا شکنی وغیرہ (ف) بازو شکن (زوردار) شکر شکن ۔ خم شکن (محتسب) توبہ شکن ۔ خود شکن (متواضع) درد استخواں شکن ۔ سایہ شکن ۔ (صیقل گر) ستم شکن (عادل) سنگ شکن (خرما کی ایک قسم ۔ کلتھی) ۔ قصاب شکن (کشتی کا ایک داؤ) کوہ شکن (فرہاد) گردن شکن (جلاد) لشکر شکن وغیرہ۔

شگاف (امر ہے شگافتن = چیرنا ۔ پھاڑنا سے) ۔ خارا شگاف ۔ زہرہ شگاف ۔ موشگاف ۔ موشگافی ۔ جگر شگاف ۔ جگر شگافی ۔ سینہ شگافی ۔ دماغ شگافی ۔ دل شگاف وغیرہ (ف) لشکر شگاف آسماں شگاف ۔ کوہ شگاف ۔ دریا شگاف وغیرہ۔

شمار (ف) (امر ہے شمردن = گننا سے) اختر شماری ۔ خانہ شماری ۔ سر شماری ۔ دم شماری ۔ نفس شماری ۔ مردم شماری وغیرہ (ف) سبحہ شمار ۔ دینار شمر (صراف) ستارہ شمر (نجومی) (شمار کا مخفف شمر ہے)

شن (ف) (ظرفیت) گلشن (روشن اور جوشن میں بھی یہی لاحقہ ہے) وغیرہ۔

شناس (ف) اداشناس ۔ اداشناسی ۔ مزاج شناس ۔ مزاج شناسی ۔ کارشناس ۔ کارشناسی ۔ حق شناس ۔ حق شناسی ۔ رمز شناس ۔ رمز شناسی ۔ خود شناس ۔ خود شناسی ۔ احسان شناس ۔ احسان شناسی ۔ خدا شناس ۔ خدا شناسی ۔ انجم شناس ۔ اختر شناس ۔ اختر شناسی ۔ ستارہ شناس ۔ حرف شناس ۔ حرف شناسی ۔ نکتہ شناس

نکتہ شناسی ۔ وقت شناس ۔ وقت شناسی ۔ موقع شناس ۔ موقع شناسی محل شناس محل شناسی سخن شناس ۔ سخن شناسی ۔ قدر شناس ۔ قدر شناسی ۔ روشناس ۔ روشناسی ۔ صورت شناس صورت شناسی ۔ حلیہ شناس ۔ حلیہ شناسی ۔ قیافہ شناس ۔ قیافہ شناسی ۔ بشرہ شناس بشرہ شناسی ۔ قارورہ شناس ۔ قارورہ شناسی ۔ نبض شناس نبض شناسی ۔ طالع شناس طالع شناسی وغیرہ "ف" آب شناس (دریا یا سمندر کے تیور پہچاننے والا ۔ کامل الفن جہازراں) آلات شناس ۔ (آلات جنگ کے استعمال سے باخبر) پردہ شناس (مطرب عارف ۔ نجومی) تدبیر شناس ۔ حکمت شناس ۔ مصلحت شناس ۔ نوم شناس (طبیب) رگ شناس (فصّاد) زر شناس (صرّاف) ساعت شناس (منجم) سپہر شناس (نجومی) طبیعت شناس (معالج) فراست شناس (قیافہ داں) ۔ قلب شناس ۔ کھوٹے سکّہ کا پہچاننے والا) لشکر شناس ۔ منزل شناس ۔ منازل شناس ۔ راہ شناس ۔ نواشناس (مطرب) افلاک شناس ۔ (ہیئت داں) وغیرہ۔

شو (ف) (امر ہے شستن ۔ شوئیدن = دھونا سے) مردہ شو ۔ مردہ شوئی پارچہ شو ۔ پارچہ شوئی ۔ اشک شوئی وغیرہ "ف" تن شو (حوض ۔ غسل میت کا تختہ) خاک شو (نیاریا) ریگ شو (نیاریا) دست شو (ایک گھاس کا نام (گلیم شو) (ریخ اشنان) سر شو (سر دھونے کی مٹی ۔ ملتانی) وغیرہ ۔

طراز (ف) (امر ہے طرازیدن = نقش کرنا سے) انشا طراز ۔ انشا طرازی ۔ سخن طراز سخن طرازی ۔ عشوہ طراز ۔ عشوہ طرازی ۔ صورت طراز ۔ مضمون طراز ۔ مضمون طرازی چمن طراز ۔ چمن طرازی وغیرہ "ف" ابلہ طرازی (بناؤ سنگار ابلہ فریبی کے لئے) انجمن طراز ۔ ایوان طراز ۔ خرمن طراز ۔ دام طراز (منصوبہ باز) رقم طراز (کاتب) عمل طراز (عامل ۔ منقدری) غزل طراز ۔ لطیفہ طراز ۔ لعل طراز ۔ نقش طراز (مصوّر) نواطراز (مطرب) وغیرہ ۔

طلب (ف) (امر ہے طلبیدن سے) سلام طلب ۔ آرام طلب ۔ آرام طلبی حق طلب ۔ حق طلبی ۔ شہرت طلب ۔ شہرت طلبی ۔ جاہ طلب ۔ جاہ طلبی ۔ عیش طلب عیش طلبی ۔ غور طلب ۔ تحقیق طلب ۔ تنقیح طلب ۔ حساب طلب ۔ حساب طلبی ۔ محاسبہ طلب محاسبہ طلبی ۔ مواخذہ طلب ۔ مواخذہ طلبی ۔ عزت طلب ۔ عزت طلبی ۔ آبرو طلب آبرو طلبی ۔ خیر طلب ۔ خیر طلبی ۔ مرمت طلب وغیرہ ((ف)) کار طلب (جنگ جو) واقعہ طلب (مفسد ۔ جنگ جو) وغیرہ ۔

فام (ف) (رنگ) گل فام ۔ لالہ فام ۔ زمرد فام ۔ لعل فام ۔ یاقوت فام سبز فام ۔ سرخ فام ۔ سیاہ فام ۔ مشک فام ۔ فیروزہ فام ۔ شعلہ فام وغیرہ ((ف)) آذر فام آتش فام ۔ زر فام ۔ زرد فام ۔ بیجادہ فام وغیرہ ۔

فراز (ف) (امر ہے فراختن = بلند کرنا سے) سرفراز ۔ سرفرازی ۔ گردن فراز ۔ گردن فرازی وغیرہ ((ف)) آتش فراز (آتش بازی کی ہوائی) علم فراز وغیرہ

فرسا (ف) (امر ہے فرسودن = گھسنا سے) جاں فرسا ۔ جاں فرسائی جبیں فرسائی ۔ گام فرسا ۔ حوصلہ فرسا ۔ قلم فرسائی ۔ فلک فرسا وغیرہ ((ف)) ناصیہ فرسا جادہ فرسا ۔ دشت فرسا ۔ قدم فرسا ۔ جبہ فرسا ۔ خامہ فرسائی ۔ کلک فرسائی ۔ دماغ فرسا راہ فرسا ۔ سنگ فرسا ۔ کوہ فرسا ۔ مرحلہ فرسائی ۔ گوش فرسائی ۔ سامعہ فرسا وغیرہ

فرما (ف) (امر ہے فرمودن = فرمانا سے) ۔ کرم فرما ۔ عنایت فرما ۔ نوازش فرما ۔ تشریف فرمائی ۔ جلوہ فرما ۔ جلوہ فرمائی ۔ کارفرما ۔ کارفرمائی ۔ الطاف فرما ۔ فرمان فرما حکم فرمائی ۔ حکومت فرما ۔ جلوس فرما وغیرہ ((ف)) داد فرما وغیرہ ۔

فروز (ف) (امر ہے فروختن = روشن کرنا سے) دل فروز ۔ محفل فروز وغیرہ ((ف)) رخ فروز (ملکی مہینے کے ساتویں دن کا نام) شب فروز (چاند) آذر فروز (ایندھن ۔ ققنس) وغیرہ ۔

فروش (ف) (امر ہے فروختن = بیچنا سے) حلوہ فروش - استخواں فروشی - بردہ فروش
بردہ فروشی - تھوک فروش - تھوک فروشی - خوردہ فروش - خوردہ فروشی - نازفروش
نازفروشی - آبروفروش - آبروفروشی - عصمت فروش - عصمت فروشی
عطرفروش - عطرفروشی - سرفروش - سرفروشی - سبزی فروش - ترکاری فروش - میوہ فروش
میوہ فروشی - کتب فروش - کتب فروشی - گل فروش - گل فروشی - غلہ فروش - غلّہ فروشی
ماہی فروش - ہیزم فروش - قوم فروش - قوم فروشی - وطن فروش - وطن فروشی - ملت فروش
ملّت فروشی - دین فروش - دین فروشی - ایمان فروش - ایمان فروشی - اسلام فروش
اسلام فروشی - مے فروش - مے فروشی - بادہ فروش - بادہ فروشی - یارفروشی وغیرہ
((ف)) پاک فروش (گھر لٹاؤ) بیش فروش (گھر لٹاؤ) آشنا فروشی (دوستوں کی تعریف
کرنا) بادفروش (بھاٹ) بوفروش (عطرفروش) تخمہ فروش (بھنے ہوئے دانے بیچنے والا)
ترفروش (نیک ظاہر و بد باطن) خانہ فروش (مجرد و ناخلف) خدا فروش (مکّار صوفی)
خودفروش (اپنی تعریف کرنے والا) خوں فروش (مقتول کے خون کے معاوضہ میں
اونا سی رقم قبول کرنے والا) دست فروش (دلّال) رعنائی فروش - رنگ فروش
(مکّار) زباں فروش (ہرزہ گو) زرق فروش (مکّار) سرکہ فروش (ترش رو) سقط فروش
(گرے پڑے میوے اٹھا کر بیچنے والا وہ شاعر جو افتادہ اور مبتذل الفاظ اشعار
میں باندھے) کہنہ فروش - گوہر فروش - ہستی فروش (شیخی باز) - ہنرفروش (اپنے ہنر
کو نمایاں کرنے والا) وغیرہ -

فریب (ف) (امر ہے فریفتن سے) دل فریب - دل فریبی - ملائک فریب
نظرفریب - نظرفریبی - زاہد فریب وغیرہ ((ف)) ابلہ فریب - ابلہ فریبی - خاطر فریب
(دل فریب) شباں فریب (ایک پرند کا نام ہے) وغیرہ -

فزا (ف) (امر ہے فزودن = بڑھنا - بڑھانا سے) - راحت فزا - جاں فزا

جاں فزائی ۔عیش فزا ۔حیرت فزا ۔ نور فزا ۔ مسرت فزا ۔ طرب فزا وغیرہ (ف) گرما فزا (عملی سال کے تیسرے مہینے کا نام) سرور فزا ۔خمار فزا وغیرہ۔

فشار (ف) (امر ہے فشردن = نچوڑنا سے) جگر فشار ۔جگر فشاری وغیرہ۔

فشاں (ف) (امر ہے فشاندن = چھڑکنا سے) گُل فشاں ۔ گل فشانی ۔شعلہ فشاں شعلہ فشانی ۔گوہر فشاں ۔گوہر فشانی ۔ دُر فشاں ۔در فشانی ۔ زر فشاں ۔یاقوت فشاں عنبر فشاں ۔آتش فشاں ۔آتش فشانی ۔ نور فشاں ۔ نور فشانی ۔ وغیرہ (ف) ترنم فشانی ہرکہ فشانی ۔ (بدگوئی ۔طعنہ زنی) مشک فشانی وغیرہ۔

فگن (ف) (امر ہے فگندن = ڈالنا ۔گرانا سے) جلوہ فگن ۔سایہ فگن پرتو فگن شعلہ فگن فیوش فگن غلغلہ فگن ، زلزلہ فگن وغیرہ ((ف)) رعیت فگن (ظالم) یار فگن (منزل) مہر فگن (شرمندہ) وغیرہ

فہم (ف) (امر ہے فہمیدن = سمجھنا سے) ادا فہم ۔ادا فہمی ۔ غلط فہمی ۔ کم فہم کم فہمی ۔سخن فہم ۔سخن فہمی ۔ کج فہم ۔ کج فہمی ۔ زود فہم ۔ زود فہمی ۔تیز فہم ۔ تیز فہمی عام فہم بلند فہم ۔ بلند فہمی ۔ کند فہم ۔ کند فہمی ۔پست فہمی ۔سست فہمی ۔عالی فہم ۔نا فہم ۔نا فہمی وغیرہ (ف) تند فہم ۔تنگ فہم وغیرہ۔

ک (ہ + ف) (اسمیت) آتشک ۔گندھک ۔پُشتک (دولتی) پیچک دستک ۔گزک (گزنہ = کھانا + ک) ٹھنڈک ۔کانک وغیرہ۔

ک (ہ) (فاعلیت) گایک (گانے والا) پاٹھک (معلّم) ماپک (پیمائش کرنے والا) جاچک (جانچنے والا) پاچک (پچاتے یعنی ہضم کرنے والی دوا) وغیرہ

ک (ہ) (وصفیت) بندھک (بندھنا سے ۔ وہ چیز جو گرو رکھی جائے)۔ پھوٹک (پھوٹنا سے) (وہ چیز جو ریزہ ریزہ ہو جائے) لے پالک (متبنّیٰ) وغیرہ۔

ک (ہ) (حاصل مصدر) بیٹھک (بیٹھنے کی وضع) وغیرہ۔

ک (ہ) (ظرفیت) بیٹھک (بیٹھنے کی جگہ) وغیرہ۔

ک (ہ + ف) (علامت تصغیر) مردک ڈھولک - زنبورک - (چھوٹی توپ) بالک - بطخ (اصل بطک) عینک (اصل معنی چھوٹی آنکھ) - اُذنک (اصل معنی چھوٹا کان - بہروں کے سننے کا آلہ) استعالک (تھوڑا سا اشتعال) وغیرہ -

ک (ہ) (وصفیت) (اس ک سے پہلا حرف مکسور ہوتا ہے) سماجک ویدک وغیرہ -

کا (ہ) ظرفیت) ٹیکا وغیرہ -

کا (ہ) (فاعلیت) اُچکّا (اچکنا سے) وغیرہ -

کا (ہ) (وصفیت) بڑھکا (بڑھنا سے) پکّا (پکنا سے) یکّا (ایک سے) چھکّا (چھ سے) چوکا (چار سے) گتکا (گت = زدوکوب سے) وغیرہ -

کار (ف) (کام - امر کاشتن = بونا سے) آب کار (شراب کی کشید یا فروخت کرنے والا) آب کاری - تنت کار (تار دار باجا بجانے والا) فراموش کار فراموش کاری - ردکار - پرکار - بے کار - نابکار - پیش کار - پیش کاری - تخم کاری آزمودہ کار - آزمودہ کاری - کاشت کار - کاشت کاری - بدکار - بدکاری - مختار کار مختار کاری - دخیل کار - دخیل کاری - دست کار - دست کاری - ریاکار - ریاکاری جفاکار - جفاکاری - صلاح کار - سرکار - سیہ کار - سیہ کاری - حرام کار - حرام کاری - زناکار - زناکاری - خطاکار - خطاکاری - رضاکار - رضاکاری - تجربہ کار - تجربہ کاری - غلط کار - غلط کاری - نگراں کار - نگراں کاری - محرم کار - واقف کار - واقف کاری - کلاکار (فریبی) قلم کار - قلم کاری - اہل کار - اہل کاری استرکاری - پُھل کاری - منبت کار - منبت کاری - فریب کار - فریب کاری مینا کار - مینا کاری - گُل کار - گُل کاری - ملمع کار - ملمع کاری - زرکار - زرکاری پچی کاری - خاتم کاری - سادہ کار - سادہ کاری - مرصع کار - مرصع کاری - گچ کاری -

سوزن کار۔ سوزن کاری۔ کندہ کاری۔ کوبہ کاری۔ ساہوکار۔ ساہوکاری وغیرہ

(ف) آب کار (سقّا۔ مے فروش۔ نگیں ساز) آتش کاری (آگ دینا۔ گرم کرنا) اسپید کار یا سفید کار (قلعی گر۔ صالح) استخواں کاری (خاتم بندی) بافت کار (جولاہا) بزہ کار (گنہ گار) بزر کار (کسان) بزرہ کار (کسان) (بابکار (بھنگی خدمت گار۔ وہ جگہ جہاں مزدور عمارت کا مصالحہ جمع کریں) پارچہ کار (شوخ و شنگ) پرکار (عیّار) پرچیں کاری (دیکھو پرچیں لاحقہ چین کی ذیل میں) حل کاری (سونے کے پانی سے کپڑے پر بیل بوٹے بنانا) چشمہ کار (عمدہ کام) چوب کاری (سزا دینا) خاموش کار خردہ کاری۔ ریزہ کاری۔ خوار کاری (گالی دینا) خود کار۔ خویش کار (کسان) دراز کار (شیخی باز) رفو کاری۔ رقم کار (کاتب) سبز کار (جو عمدہ کام انجام دے) سوار کار (چابک سوار) سیم کاری (جلوہ گری و دل فریبی) شانہ کاری (فریب دینا۔ کسی کے ساتھ الجھ پڑنا) شاہ کار (بیگار) شکن کاری (دل شکن اور طنز کی باتیں کہنا) شہ کار (فریب عظیم) شیریں کاری (ہر کام کو سلیقہ سے انجام دینا) صرفہ کاری (احتیاط) کالب کاری (ریختہ کی تعمیر) قلب کاری (کھوٹے سکے بنانا) کاشی کاری (تعمیر کی ایک صنعت کا نام ہے) گادرسہ کاری (خردہ کاری) گردہ کاری (آزمودہ کار) کلاں کار (تجربہ کار) گل کاری ورزکار (کسان) وغیرہ۔

کار (ہ) (اہمیت) چھکارا وغیرہ۔

کارنا (ہ) (کرنا کا اشباع) (یہ لاحقہ اکثر ان مصدروں کے بنانے میں مستعمل ہے جن میں کوئی آواز شامل ہے) پچکارنا۔ چمکارنا۔ دھتکارنا۔ چہکارنا۔ پھٹکارنا پھنکارنا۔ تھنکارنا۔ ٹنکارنا۔ ٹھنکارنا۔ چھچکارنا۔ سسکارنا۔ کلکارنا۔ ہشکارنا۔ ہلکارنا۔ سنکارنا (اصل میں سین سے اشارہ کرنا ہے) دُنکارنا۔ سسکارنا۔ لشکارنا۔ کھنکارنا۔ ہنکارنا وغیرہ۔

کاو (ف) (امر کاویدن = کھودنا سے) جگر کاوی - دماغ کاوی - سینہ کاوی وغیرہ
(ف) گنج کاوی (گہری تحقیقات) آتش کاوی (آگ کریدنا) وغیرہ -

کاہ (ف) (امر ہے کاہیدن = گھٹنا - گھٹانا سے) جاں کاہ - جاں کاہی وغیرہ

کدہ (ف) (ظرفیت) بُت کدہ - غم کدہ - عیش کدہ - آتش کدہ - مے کدہ -
صنم کدہ - شراب کدہ - ماتم کدہ - ظلمت کدہ - وحشت کدہ - جہالت کدہ - گل کدہ -
دولت کدہ - نعمت کدہ - خلعت کدہ - عزلت کدہ وغیرہ (ف) آذر کدہ (آتش کدہ) -
تماشا کدہ - مینا کدہ - حیرت کدہ - خُم کدہ (شراب خانہ) دل کدہ - رضواں کدہ (جنّت)
روغن کدہ (روغن گروں کا گھر) شوخی کدہ - عصمت کدہ - عفت کدہ - عیسیٰ کدہ (چوتھا
آسمان) فراغت کدہ - فرصت کدہ - راحت کدہ - عشرت کدہ - فنا کدہ - مُغ کدہ -
(شراب خانہ) مہمان کدہ - مہمل کدہ (دنیا) نسیاں کدہ - میخ کدہ - (دار الضرب) وغیرہ -

کردہ (ف) (کردن = کرنا سے) ناکردہ گناہ - کارکردہ - خرید کردہ - رد کردہ -
فیصل کردہ - قبول کردہ وغیرہ (ف) سرکردہ (سردار) سرمہ کردہ (سرمہ کشیدہ)
پُر کردہ - شمار کردہ وغیرہ -

کڑ (ہ) (فاعلیت مع تحقیر) بُھلکّڑ (بھولنا سے) بُجھکّڑ (بوجھنا سے) کُدکّڑ -
(کودنا سے) وغیرہ -

کش (ف) (امر ہے کشیدن = کھینچنا سے) اُتّو کش - آرہ کش - آرہ کشی - باد کش
بادہ کش - بادہ کشی - ترکش - دل کش - دل کشی - فاقہ کش - فاقہ کشی - فرو کش - بار کش
بار کشی - دانہ کش - بچہ کش - بچہ کشی - محنت کش - محنت کشی - بلاکش - قدح کش - مے کش
مے کشی - مصیبت کش - مصیبت کشی - ریاضت کش - ریاضت کشی - پنجہ کش - پنجہ کشی
فوج کشی - لشکر کشی - دم کش - دم کشی - پیش کش - تار کش - تار کشی - قلم کش - جریب کش
جریب کشی - جاروب کش - جاروب کشی - سرکش - سرکشی - گردن کش - گردن کشی - جفاکش - جفاکشی

رو کش۔ رو کشی۔ کنارہ کش۔ کنارہ کشی۔ گدو کش۔ گوتل کش۔ کینہ کش۔ کینہ کشی۔ گھیا کش
منّت کش۔ منّت کشی۔ کندلا کش۔ کندلا کشی۔ وغیرہ (الف) آب کش (پانی پینے والا
سقّا) آتش کش (آگ نکالنے کا آلہ) نیم کش۔ الف کش (معشا بلا شرط جو واپس نہ
ہوسکے) بغچہ کش (کپڑوں کا بقچہ ساتھ لے کر ساتھ رہنے والا نوکر) پیالہ کش۔ پیل کش (ایک
ہتھیار کا نام) پیمانہ کش۔ تصویر کش۔ توشہ کش (نوکر جو آقا کے ساتھ زادہ لادے کر
چلے) پُرکش (اوپر کھچا ہوا تیر) تیر کش (قلعہ کی دیوار کے سوراخ جن سے دشمن پر گولی
یا تیر چلائیں) جرعہ کش۔ جگر کش۔ محنت کش) جنازہ کش۔ جنیبت کش (میر آخور) چوب کش
(روئی اوٹنے کی چرخی) حرف کش (نویسندہ) حکم کش۔ خار کش۔ لکڑہارا (موسیقی کی
ایک دُھن کا نام ہے) خاک کش (وہ تختہ جس سے کھیت کی زمین ہموار کی جاتی ہے)
خط کشی۔ دام کشی۔ دائرہ کش (پرکار) دُرد کش۔ دریا کش (وہ شخص جو دریا میں رستہ
دست کش (اندھے کا رہبر۔ تحفہ۔ شاگرد۔ گدا۔ قیدی۔ زبردست مضبوط۔ مزدوری
کمان۔ باز رہنے والا) دور کش۔ رخت کش۔ (مسافر) رطل کش (شراب خوار) رقم کش
(کاتب) رو کش (وہ چیز جس کا ظاہر باطن ایک نہ ہو۔ حریف۔ مقابل۔ پردہ۔ شرمندہ
کرنے والا۔ بوغ بند) زرکش (تار کش۔ ایک زرتار کپڑے کا نام۔ مطرب۔ پادشاہ)
سپہ کش۔ ستم کش۔ (مظلوم) سخت کش (کڑی کمان کھینچنے والا) سختی کش۔ سخن کش (بات کو
غور سے سننے والا) سناں کش (سناں دار نیزہ) سیم کش (تار کش۔ روپیہ کھینچنے والا) سینہ کش
(چھاتی کے بل چلنے والا) شکنجہ کش (وہ شخص جو شکنجہ میں کھینچا جائے) طرح کش (محکوم و
مظلوم) طے کش (تین دن کے بعد روزہ کھولنے والا اور بیچ میں ہر افطار پر صرف
تین چار قطرے پانی کے پینے والا) عصا کش (اندھے کا رہبر) عماری کش (ساربان)
عناں کش (آہستہ چلنے والا خوب سوچ کر بات یا کام کرنے والا) کشتی کش (ملّاح
مے خوار) کمر کش (جنگ جو۔ مستعد) کود کش (بھنگی) گوہر کش (مرصّع کنگن) لائے کش۔

(دُرد کش) مردہ کش (جنازہ بردار) معجون کش۔ مقتول کش (تار کش) مہرہ کش (کاغذ جس پر مُہرہ کیا گیا ہو) عرق کشی۔ گلاب کشی وغیرہ

کُش (ف) امر ہے کشتن = مار ڈالنا سے) مُحسن کُش۔ محسن کُشی۔ مردم کُشی۔ خود کُشی گاؤ کُشی۔ نفس کُشی۔ قوم کُشی۔ ملت کُشی۔ دختر کُشی۔ بچہ کُشی وغیرہ (ف) خیرہ کُش (بغیر کسی گناہ کے قتل کرنے والا) رشک کُش (کشتۂ رشک) زبوں کُش (کم زوروں کو ہلاک کرنے والا) نفس کُش (چراغ) وغیرہ۔

کُشا (ف) (امر ہے کشادن = کھولنا۔ فتح کرنا سے) دل کُشا۔ مشکل کُشا۔ مشکل کُشائی دقیقہ کُشائی۔ عقدہ کُشا۔ عقدہ کُشائی۔ روزہ کُشائی۔ کمر کُشائی۔ گرہ کُشائی۔ جہاں کُشا جہاں کُشائی۔ خیبر کُشا۔ کشور کُشا۔ کشور کُشائی۔ پردہ کُشائی وغیرہ (ف) بازکُشا (قوت تمیز) چہرہ کُشائی (مصوری) رہ کُشا (ملکی مہینے کا سترھواں دن) منصوبہ کُشا (مشکل کُشا) وغیرہ۔

کُن (ف) (امر ہے کردن = کرنا سے) خوش کُن۔ دل خوش کُن۔ کار کُن۔ فیصلہ کُن وغیرہ (ف) سرکُن (سردار) طعنہ کُن۔ قلم پاک کُن وغیرہ۔

کَن (ف) (امر ہے کندن = کھودنا سے) کان کَن۔ کان کَنی۔ مُہر کَن۔ مُہر کَنی گورکَن۔ گورکَنی۔ کوہ کَن۔ کوہ کَنی۔ بیخ کَن۔ بیخ کَنی۔ جاں کَنی۔ چاہ کَن وغیرہ۔ (ف) جامہ کَن (حمام میں وہ جگہ جہاں کپڑے اتار کر رکھے جائیں۔ کفش کَن (جوتیاں اتارنے کی جگہ) خارکَن (موسیقی کی ایک دھن کا نام ہے) خانہ کَن (ناخلف) آب دست کَن (پانی جو ہاتھ سے زمین کھود کر نکالیں) وغیرہ۔

کنا (ہ) (کرنا کا اختصار ہے۔ اکثر اُن مصدروں کے بنانے میں کام آتا ہے جن میں آواز شامل ہے) پھونکنا۔ دھونکنا۔ جھونکنا۔ چھینکنا۔ بلکنا۔ بھڑکنا۔ پھڑکنا بھنکنا۔ ٹپکنا۔ پچکنا۔ ہچکنا۔ بھدکنا۔ بھنکنا۔ مٹکنا۔ تھپکنا۔ تھرکنا۔ ٹھنکنا۔ چھپکنا۔ جھلکنا

جھمکنا ۔ چپکنا ۔ چٹکنا ۔ سوکنا ۔ (ایک دفعہ ہی پی جانا) چرکنا ۔ چُرکنا ۔ چُسکنا ۔ چھڑکنا ۔ چھکنا ۔ چھلکنا ۔ دہکنا ۔ دھڑکنا ۔ دھمکنا ۔ دھنکنا ۔ سٹکنا ۔ سُڑکنا ۔ سرکنا ۔ سسکنا ۔ سنکنا ۔ کڑکنا ۔ کھنکنا ۔ کھٹکنا ۔ کھٹکنا ۔ کھڑکنا ۔ گٹکنا ۔ گھُرکنا ۔ لپکنا ۔ لچکنا ۔ مچکنا ۔ مٹکنا ۔ ہچکنا ۔ جھینکنا ۔ رینکنا ۔ تھوکنا ۔ ہانکنا ۔ جھانکنا ۔ پھانکنا ۔ بھونکنا ۔ ہونکنا ۔ سڑکنا وغیرہ ۔

(یہاں زیادہ تر ایسی مثالیں درج کی گئی ہیں جن میں آواز صاف سنائی دیتی ہے)

کوب (ف) (امر ہے کوفتن = کوٹنا سے) جو کوب ۔ سرکوب ۔ سرکوبی ۔ زرکوب ۔ زرکوبی ۔ سینہ کوبی وغیرہ (ف) بوریا کوبی (دعوت جو نیا مکان بنانے کی خوشی میں دی جائے) مقابل کوب (وہ چیز جو مقابل کی چیز کو پست کردے) ناصیہ کوب (سجدہ کرنے والا) ہاون کوب (دوائیں کوٹنے والا مزدور) وغیرہ ۔

کوش (ف) (امر ہے کوشیدن سے) ستم کوش ۔ سخت کوش ۔ ارادت کوش ۔ عقیدت کوش ۔ وفا کوش ۔ اطاعت کوش ۔ جفا کوش وغیرہ (ف) کینہ کوش وغیرہ

کی (ہ) (حاصل مصدر) چُسکی (چوسنا سے) وغیرہ ۔

کی (ہ) (علامت تصغیر) ڈھولکی (ڈھول سے) بُندکی (بوند سے) وغیرہ ۔

کی (ہ) (وصفیت) پھرکی (پھرنا سے) سرکی (سر سے) وغیرہ ۔

گار (ف) (وصفیت) طلب گار ۔ طلب گاری ۔ پرہیزگار ۔ پرہیزگاری ۔ ستم گار ۔ ستم گاری ۔ خدمت گار ۔ خدمت گاری ۔ مددگار ۔ مددگاری ۔ گنہگار ۔ گنہگاری ۔ روزگار ۔ پروردگار ۔ کردگار ۔ ریزگاری ۔ سازگار ۔ سازگاری ۔ کامگار ۔ کامگاری ۔ آموزگار ۔ رستگار ۔ یادگار ۔ وغیرہ (ف) آفریدگار ۔ آمیزگار (خلیق) برزگار (کسان) خداوندگار ۔ خواستگار ۔ خوگار (مانوس ۔ اُلفت گیر) وغیرہ ۔

گانہ (ف) (یہ لاحقہ اعداد کے ساتھ اس بات کے ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے کہ وہ اعداد پورے بے کم وکاست مراد لئے گئے ہیں) یگانہ (اصل یکانہ) ۔ دوگانہ ۔

سہ گانہ ۔ چہار گانہ ۔ پنج گانہ ۔ ہفت گانہ وغیرہ ۔

گاہ (ف) (ظرفیت) آرام گاہ ۔ بارگاہ ۔ بزم گاہ ۔ بندرگاہ ۔ سیرگاہ ۔ درس گاہ تخت گاہ ۔ نبردگاہ ۔ چراگاہ ۔ خواب گاہ ۔ شرم گاہ ۔ تماشاگاہ ۔ جولان گاہ ۔ خیمہ گاہ ۔ لشکرگاہ ۔ درگاہ ۔ دست گاہ ۔ شکارگاہ ۔ رزم گاہ ۔ رصدگاہ ۔ زیارت گاہ ۔ سجدہ گاہ عیدگاہ ۔ صیدگاہ ۔ عبادت گاہ ۔ عشرت گاہ ۔ فرودگاہ ۔ قیام گاہ ۔ قبلہ گاہ ۔ قربان گاہ جلوہ گاہ ۔ خواھدگاہ ۔ کارگاہ ۔ کمین گاہ ۔ گزرگاہ ۔ لنگرگاہ ۔ چنگاہ ۔ نزہت گاہ ۔ نشست گاہ نشیمن گاہ ۔ نظرگاہ ۔ نمائش گاہ ۔ نوبت گاہ (طبل خانہ ۔ نقارخانہ) خلوت گاہ ۔ مسندگاہ ۔ تعلیم گاہ ۔ صنعت گاہ ۔ تجارت گاہ ۔ ریاضت گاہ ۔ سیاست گاہ ۔ شہادت گاہ ۔ عبرت گاہ ۔ قیامت گاہ ۔ طلسم گاہ ۔ عرصہ گاہ وغیرہ (ف ۱) آبشت گاہ (پاخانہ) آب گاہ (تالاب) آوردگاہ (میدان جنگ) خرگاہ ۔ بزن گاہ (رہزنوں کی گزرگاہ) بناگاہ (مکان وہ جگہ جہاں نقد جنس رکھیں) بندگاہ (اعضا کے جوڑوں کے مقامات) برمیں گاہ (کرسی) پائے گاہ (جوتیوں کی قطار ۔ گھوڑوں کا اصطبل ۔ اصل ونسب ۔ قدرومنزلت ۔ پایاب) پنج گاہ ۔ (نماز کے پانچ وقت ۔ موسیقی کے ایک پردہ کا نام ۔ حواس خمسہ) پیش گاہ (صدر کی جگہ ۔ صدر مجلس ۔ فرش جو صدر کی جگہ بچھایا جائے ۔ مسجد کی محراب ۔ گھر کا صحن ۔ دربار بادشاہی) پیشین گاہ (ظہر کی نماز کا وقت) تکیہ گاہ (مسندی) تہی گاہ ۔ جام گاہ (نقل دان) جائے گاہ (مستقر) جگرگاہ (سینہ) جولہ گاہ (چراگاہ) جیفہ گاہ (دنیا) چرخ گاہ (حلقہ سماع) چہارگاہ (موسیقی کا ایک شعبہ) حال گاہ (اہل حال گاہ ۔ میدان چوگان) حرم گاہ ۔ (زنانہ حساب گاہ (کچہری) حشرگاہ ۔ حوالہ گاہ ۔ (مقام سپردگی ۔ شہر کے گرد سیر کا مقام) حوالت گاہ (حوالہ گاہ) خان گاہ (خانقاہ) خرگاہ (بڑا خیمہ) داغ گاہ (کچہری) دام گاہ ۔ دزدگاہ ۔ دست گاہ ۔ (طاقت ۔ سرمایہ ۔ کارخانہ ۔ اہل حرفہ علم وفضل) دم گاہ (بھٹی) دیدہ گاہ

(مقامِ دیدبانی) دیوگاہ - رصدگاہ (ستاروں کے دیکھ بھال کا مقام - بارگاہ شاہی)
رضواں گاہ (جنت) کج گاہ (ایک طرح کا تاج) رونگاہ (دیباچہ) زیرگاہ (کرسی)-
ستائش گاہ (قصیدہ کا وہ مقام جہاں سے ممدوح کی تعریف شروع ہوتی ہے) سریر گاہ (نشست گاہ
تخت) قدم گاہ - سیل گاہ - شباں گاہ - قتل گاہ - طاعت گاہ - طراز گاہ (دنیا) عرض گاہ
فوج کی موجودات لینے کا مقام) فراخی گاہ (جہاں کھانے پینے کی چیزیں آسانی سے مل سکیں)
فرجام گاہ (قبر) غریب گاہ (طلسم گاہ) قفا گاہ (سر کا پچھلا حصہ) قلب گاہ (فوج یا میدان جنگ (نقد گاہ)
کا درمیانی حصہ) کوچ گاہ (جہاں سے اکثر لوگ کوچ کریں - وقت کوچ - راہ) گردہ گاہ (کمر کا سرگاہ
کتف گاہ (مونڈھے کا مقام) کشتن گاہ (قتل گاہ) کشتی گاہ - گلہ گاہ - محراب گاہ -
(مسجد) مغیلاں گاہ (دنیا) غول گاہ (دنیا) سراب گاہ - ناموس گاہ (میدان جنگ)-
نخچیر گاہ (شکار گاہ) گرم گاہ (دوپہر کا وقت لڑائی میں گھمسان کی جگہ) نہاں گاہ -
(کمین گاہ صیاد) ناورد گاہ (میدان جنگ) گریز گاہ - پناہ گاہ - وعدہ گاہ - یغما گاہ -
(لوٹ کا مال جمع کرنے کا مقام) وغیرہ۔

گداز (ف) (امر ہے گداختن - پگھلنا - پگھلانے سے) دل گداز - جاں گداز
جگر گداز - طاقت گداز - صبر گداز وغیرہ "ف" نظر گداز - دماغ گداز - برق گداز
تجلّی گداز وغیرہ -

گڈھ (ہ) (ظرفیت) علی گڈھ - فتح گڈھ وغیرہ -

گر (ف) (وصفیت) آہن گر - آہن گری - بازی گر - بازی گری - کاری گر -
کاری گری - توںگر - توںگری - زرگر - زرگری - کمان گر - تیر گر - غارت گر - غارت گری
قلعی گر - جادوگر - جادوگری - صیقل گر - صیقل گری - جلد گر - چارہ گر - چارہ گری - دبگر
(چمڑے کا کام کرنے والا) رفوگر - رفوگری - جلوہ گر - جلوہ گری - ستم گر - ستم گری - سوداگر - سوداگری -
شعبدہ گر - شعبدہ گری - افسوں گر - افسوں گری - نوگر - دریوزہ گر - شیشہ گر - داد گر -

دادگری۔کیمیاگر۔کیمیاگری۔بیدادگر۔بیدادگری۔عشوہ گر۔عشوہ گری۔فتنہ گری۔کارگر۔چوڑی گر۔کگر (کمہار)۔سگر۔نگینہ گر۔نوحہ گر۔نوحہ گری وغیرہ۔

(ف) آتش گر (آگ اٹھانے کا آلہ) آرزدہ گر (کھگل ساز) شناگر (تیراک) ارزہ گر (آرزہ گر) افشاگر (افشا کنندہ) افشرہ گر (روغن گر) اکسیر گر (کیمیا گر) بزگر (بزباز۔ دیکھو باز) بزرگر (کسان) بزرہ گر۔ بزرگر۔ بزری گر (بزرگر) پرستش گری۔ کاسہ گر (کاسہ ساز۔ نقارچی۔ موسیقی کی ایک دھن کا نام) فولادگر۔ پیکانہ گر۔ (پیکان ساز) پیوندگری۔ (موافقت) تاماجگر۔ ترنم گری۔ تصویر گر۔ تعلیم گر (معلّم) تماشاگر (دیکھنے والا) تمثال گر (نقاش۔ مجسمہ ساز) تشاگر۔ جماش گر (ناز و غمزہ کرنے والا) چراہ گر (چرندہ)۔ چرخ گری۔ (تلوار وغیرہ کو سان پر چڑھانا) چہ گر (مغنّی گر) چامہ گر (غزل گو) چیلان گر۔ (چھری چاقو بنانے والا) حلواہ گر۔ خجلت گری۔ خنیاگر (مطرب)۔ خواہش گری۔ داغ گر (داغ دینے والا) دانش گر۔ دریوزہ گر (گدا) دیوار گر (معمار) رامش گر (مطرب) روشن گر (صیقل گر) روغن گر۔ ریاضت گری۔ سیاست گری۔ ریختہ گر (کانسی وغیرہ دھات کے برتن ڈھالنے والا) شیشہ گر۔ سیاہی گر۔ زرفشان گر (کوفت گر) سفت گر (موتی وغیرہ بیندھنے والا) سگالش گر (مشورہ دینے یا لینے والا)۔ سوزن گر۔ سیاست گر شفاعت گر۔ شناگر (تیراک) شیوہ گر۔ طعنہ گر۔ قیمت گر (قیمت آنکنے والا)۔ کاغذ گر کندہ گر (کندہ کار) کینہ گر۔ گزارش گر۔ گل گر (گل کار)۔ لعل گر۔ مویہ گر۔ (نوحہ گر) نقش گر (مصوّر) نواگر (مطرب) نویدگر (خوش خبری دینے والا) بشارت گر (نوید گر) یاری گر (مددگار) یاوہ گر (یاوہ گو) وغیرہ۔

گرد (ف) (امر ہے گردیدن = پھرنا سے) آوارہ گرد۔ آوارہ گردی۔ جہاں گرد جہاں گردی۔ حمام بادگرد۔ تیز گرد۔ کوچہ گرد۔ کوچہ گردی۔ ہرزہ گردی۔ بادشاہ گردی (انقلاب سلطنت) اشراف گردی (تنزل) نادر گردی۔ پٹھان گردی)۔ پٹھانوں

کی حکومت) بادیہ گردی وغیرہ (ف) بُستان گرد باغ کی سیر کرنے والا) دنبالہ گرد (تعاقب کرنے والا) وغیرہ۔

گرداں (ف) (امر ہے گردانیدن = پھرانا سے) روگرداں۔ روگردانی۔ سرگرداں۔ سرگردانی۔ بلاگرداں (قرباں) دست گرداں (قرض۔ مستعار) وغیرہ۔ (ف) تیر گردانی (چور معلوم کرنے کا ایک طریقہ) دولاب گردانی (دوسروں کے مال سے تجارت کرنا) شانہ گردانی (اعراض۔ انکار) شیشہ گرداں (دغاباز۔ شعبدہ باز) کاسہ گرداں۔ (گدا) وغیرہ۔

گری۔ گیری (ف) (حالت یا پیشہ یا کام کے اظہار کے لئے)۔ آدم گیری۔ باورچی گری یا گیری۔ بخشی گری یا گیری۔ آیاگری۔ قلی گیری۔ ماماگری۔ ایلچی گری۔ دایہ گری۔ دائی گیری۔ گداگری۔ سپاہ گری۔ گماشتہ گری یا گیری۔ مُلّا گیری۔ منشی گری میاںجی گیری (ف) باغی گیری یا باغی گری (سرکشی)۔ طاغی گری۔ (سرکشی) پیوستہ گری (موافقت) وغیرہ۔

گریز (ف) (امر ہے گریختن = بھاگنا سے) باراں گریز (چھاتا) وغیرہ۔

گڑھ (ہ) (ظرفیت) مظفر گڑھ۔ شیر گڑھ وغیرہ۔

گزا (ف) (امر ہے گزیدن = کاٹنا سے) جاں گزا وغیرہ (ف) دولت گزا (وہ شخص جو دولت ہونے کے سبب لوگوں کو ستائے) سر گزا (سر کاٹنے والی چیز) مردم گزا وغیرہ۔

گزار (ف) (امر ہے گزاردن = ادا کرنا سے) نماز گزار۔ تہجد گزار۔ گوش گزار کارگزار۔ کارگزاری۔ گلہ گزاری۔ شکوہ گزاری۔ سپاس گزار۔ سپاس گزاری۔ مال گزار مال گزاری۔ شکر گزار۔ شکر گزاری۔ خراج گزار۔ خراج گزاری۔ باج گزار۔ باج گزاری اطاعت گزار۔ اطاعت گزاری۔ خدمت گزار۔ خدمت گزاری۔ حق گزار۔ حق گزاری۔

وغیرہ (ف) بادگزار (ہوادان۔ قصہ خواں) پائے گزار (مددگار) تیر سر گزار (تیر کاکل ربا۔ دیکھو ربا) تیغ گزار (سپاہی) تیغ جوشن گزار (جوشن سے گزر جانے والی تلوار) خامہ گزار (تحریر یا تصویر یا نقش) دست گزار (مددگار۔ تحفہ) رہ گزار (سوغات) تیر سنداں گزار (اہرن سے پار ہونے والا تیر) وغیرہ۔

گزیں (ف) (امر ہے گزیدن = چننا۔ انتخاب کرنا۔ اختیار کرنا سے) خلوت گزیں گوشہ گزیں۔ عزلت گزیں۔ آرام گزیں وغیرہ (ف) بہ گزیں (انتخاب کرنے والا انتخاب کیا ہوا) درم گزیں (صراف) دست گزیں (وہ شخص جو ہمیشہ صدر کی جگہ بیٹھنا چاہے۔ کوتل گھوڑا۔ ہر منتخب چیز) رامش گزیں (آسودہ حال۔ صاحبِ عزت) سر گزیں (مویشی جو حاکم کے لئے انتخاب کئے گئے ہوں) راحت گزیں۔ طاعت گزیں عیش گزیں وغیرہ۔

گُسار (ف) (امر ہے گُساردن = کھانا پینا سے)۔ مے گساری۔ غم گسار۔ غم گساری وغیرہ (ف) بادہ گسار۔ پیمانہ گسار وغیرہ۔

گُستر (ف) (امر ہے گستردن = بچھانا پھیلانا سے) کرم گستر۔ کرم گستری۔ عدل گستر عدل گستری۔ معدلت گستر۔ معدلت گستری۔ ضیا گستر۔ فیض گستر۔ فیض گستری۔ الطاف گستری وغیرہ (ف) ثنا گستر۔ جفا گستر۔ داد گستر۔ سخا گستر۔ سخن گستر۔ شکایت گستر (گلہ مند) گہر گستر (فیاض۔ واعظ۔ فصیح) نعمت گستر۔ خوان گستری وغیرہ۔

گَشت (ف) (گشتن = پھرنا سے) گل گشت۔ سیر گشت۔ باز گشت۔ روند گشتی۔ شب گشتی۔ شہر گشت۔ کوٹ گشتی وغیرہ۔

گشتہ (ف) (گشتن = پھرنا سے) سرگشتہ۔ سرگشتگی۔ گم گشتہ۔ گم گشتگی وغیرہ

گنا (ہ) (تضعیف کے لیے) دُگنا۔ تگنا۔ چوگنا وغیرہ۔

گنج (ف) (ظرفیت) حسین گنج۔ حضرت گنج وغیرہ۔

گو (ف) (امر ہے گفتن = کہنا سے) حق گو۔ حق گوئی۔ خوش گو۔ خوش گوئی۔ بدگو
بدگوئی۔ ہجوگوئی۔ کم گو۔ کم گوئی۔ پرگو۔ پرگوئی۔ بذلہ گو۔ داستاں گو۔ داستاں گوئی۔ قصہ گو
قصہ گوئی۔ پیشیں گو۔ پیشیں گوئی۔ ہزل گو۔ ہزل گوئی۔ دروغ گو۔ دروغ گوئی۔ بسیار گو
بسیار گوئی۔ زودگو۔ زودگوئی۔ راست گو۔ راست گوئی۔ زیادہ گو۔ زیادہ گوئی۔ فضول گو
فضول گوئی۔ ہرزہ گو۔ ہرزہ گوئی۔ لطیفہ گو۔ لطیفہ گوئی۔ بذلہ گو۔ بذلہ گوئی۔ سخن گو۔ سخن گوئی
شعرگوئی۔ قانون گو۔ قانون گوئی۔ غزل گو۔ غزل گوئی۔ کلمہ گو وغیرہ ((ف)) باز گو۔
(بیان کرنے والا) برہنہ گوئی (صاف اور بے لاگ کہنا) پریشان گو۔ پوچ گو۔ پیش گو۔
(وہ شخص جو مجلس یا دربار شاہی میں لوگوں کا تعارف کرائے۔ وہ شخص جو لوگوں کی طرف
سے بادشاہ کے حضور میں عرض معروض کرے) تازہ گو (نومشق شاعر) رعنا گو (منافق)
چرب گو (شیریں سخن۔ دل فریب باتیں کرنے والا) رہ گو (مطرب) زورگو (مفتری) سرد گو
(بے اثر بات کرنے والا) سرگو (وہ بھید جس کا پوشیدہ رکھنا واجب ہو) مزاج گوئی۔
(مزاج کے موافق باتیں کرنا) مسلسل گو۔ نستعلیق گو (کتابی عبارت میں بولنے والا) یاوہ گو وغیرہ

گوار (ف) (امر ہے گواریدن = ہضم ہونا مرغوب ہونا سے) ۔ خوش گوار۔
خوش گواری۔ ناگوار۔ ناگواری وغیرہ۔

گوں (ف) (رنگ ظاہر کرنے کے لیے) میگوں۔ گل گوں۔ آب گوں۔
آتش گوں۔ شعلہ گوں۔ نیل گوں۔ سیہ گوں۔ گندم گوں۔ لالہ گوں۔ زمرد گوں وغیرہ
((ف)) زنگار گوں۔ فیروزہ گوں۔ دگرگوں۔ واژگوں۔ آسماں گوں۔ مینا گوں
بیجادہ گوں۔ سنجاب گوں۔ لاجورد گوں۔ زبرجد گوں۔ سیماب گوں۔ شنگرف گوں
جگرگوں۔ گندنا گوں۔ قیرگوں۔ آہن گوں۔ سیم گوں۔ گربہ گوں (مکار) غالیہ گوں
یاقوت گوں۔ عناب گوں۔ لعل گوں۔ بنفشہ گوں۔ نارنج گوں۔ گل نار گوں۔ شہاب گوں
شفق گوں۔ عقیق گوں۔ عنبر گوں۔ تیرہ گوں وغیرہ۔

گونہ (ف) گل گونہ وغیرہ (ف) دوگونہ ۔ بازگونہ ۔ دگرگونہ وغیرہ ۔

گی (ف) (اسمیت) اُن الفاظ میں جن کے آخر میں ہ ہو) ۔ دیوانگی ۔ خستگی ۔ آوارگی ۔ پروانگی ۔ آراستگی ۔ آزردگی ۔ طرفگی ۔ آشفتگی ۔ شیفتگی ۔ فریفتگی ۔ آہستگی ۔ افسردگی ۔ بالیدگی ۔ روئیدگی ۔ آلودگی ۔ آمادگی ۔ بندگی ۔ پژمردگی ۔ زندگی ۔ شرمندگی ۔ سپردگی وغیرہ ۔

(بعض الفاظ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں جیسے موجودگی ۔ کرختگی ۔ پیشگی ۔ بحالگی وغیرہ) ۔

گی (ف) (وصفیت) خانگی وغیرہ ۔

گیر (ف) (امر ہے گرفتن ۔ لینا ۔ پکڑنا ۔ قبول کرنا ۔ اختیار کرنا سے) آہو گیر ۔ آہو گیری ۔ حرف گیر ۔ حرف گیری ۔ بغل گیر ۔ بغل گیری ۔ خبر گیر ۔ خبر گیری ۔ دست گیر ۔ دست گیری ۔ دامن گیر ۔ دامن گیری ۔ راہ گیر ۔ دل گیر ۔ دل گیری ۔ چاشنی گیر ۔ چاشنی گیری ۔ فال گیر ۔ فال گیری ۔ شعلہ گیر ۔ شعلہ گیری ۔ آتش گیر ۔ آتش گیری ۔ عالم گیر ۔ عالم گیری ۔ جہاں گیر ۔ جہاں گیری ۔ عیب گیر ۔ عیب گیری ۔ خردہ گیری ۔ ماہی گیر ۔ ماہی گیری ۔ ملک گیر ۔ ملک گیری ۔ نکتہ گیر ۔ نکتہ گیری ۔ گل گیر ۔ بارگیر ۔ (وہ سوار جس کا ذاتی گھوڑا نہ ہو ۔ بارکش جانور یا جاگیر ۔ سخت گیر ۔ سخت گیری ۔ خو گیر ۔ گرہ گیر ۔ کشتی گیر ۔ گلو گیر ۔ گریباں گیر ۔ موزہ گیر ۔ (گھوڑا جو سوار کا پاؤں کاٹے) ۔ ناخن گیر ۔ چھت گیری ۔ دیوار گیری ۔ اٹھائی گیرا ۔ گوں گیرا ۔ نم گیرا وغیرہ (ف) ۔ آب گیر ۔ (تالاب) آتش گیر (آگ اٹھانے کا آلہ) آسمان گیر (شامیانہ) ۔ آفتاب گیر ۔ (چھتری یا سائبان) آوارہ گیر (محاسب) امارہ گیر (محاسب) بہا گیر (گراں قیمت) اپارہ گیر (محاسب) باج گیر ۔ بادگیر (ہوادان) بارہ گیر (گھوڑا ۔ عماری ۔ بارکش جانور نوکر) بازگیر (مورخ) بُرّہ گیری (مکّاری) بغل گیری (کشتی کا ایک داؤ) پائے گیر

(پابند) تخت گیر (بادشاہ) تنگ گیری - جام گیری (شراب خوار) جانب گیر (طرف دار) حرف بار گیر (تکیہ کلام) حرف ورق گیر (جو تمام ورق کو گھیر لے) حملہ گیری (ایک طرح کی ورزش ہے) جلوگیر (آگے سے روکنے والا) خانہ گیر (نرد کی ایک بازی کا نام ہے) خداگیر (وہ شخص جو عذاب الٰہی میں گرفتار ہو) خریدار گیر (وہ چیز جو جلد فروخت ہو) خواہر گیر (مونھ بولی بہن) خوگیر (مانوس) درزگیری (جوڑ سے جوڑ ملانا) دہاں گیر (وہ شخص جو لوگوں کو بیہودہ گوئی سے باز رکھے) دیوگیر - رزم گیر - (ملکی مہینے کے گیارھویں دن کا نام) زبان گیر (جاسوس) زبان گیری (غنیم کی فوج کا کوئی سپاہی گرفتار کرکے اس سے غنیم کے حالات معلوم کرنا) زمیں گیر (افتادہ - خاکسار) زہگیر (تیراندازوں کا انگشتانہ) سرگیر (دردسر - ملامت - طعنہ - مخمور - غضب ناک - ملامت کرنے والا) خاموش گیر (وہ کتا جو چپ چاپ آکر کاٹ کھائے) شانہ گیر (سرکش) شگوں گیر - شیر گیر (نیم مست) عبرت گیر - عرق گیر (پسینا پونچھنے کا رومال شرمندہ) عناں گیر (روکنے والا) قفاگیر (مظلوم - دادخواہ) کاغذ گیر (کاغذ پکڑنے کا پنجہ - روزن جو کاغذ سے بند کیا گیا ہو) لنگر گیر (بھاری کشتی) کلاچہ گیر (خوشامدی) کمان گیر (کامل تیرانداز) گراں گیر (دیرگیر اور سخت گیر) - گردگیر (بہادر) - گورگیر (گورخر کا شکار کرنے والا) مارگیری (مکاری) مردگیر (ایک ہتھیار کا نام ہے) معرکہ گیر (معرکہ ساز - دیکھو ساز) مگس گیر (مکڑی) موش گیر (چیل یا بلی) میان گیری (میانہ روی) نقدگیر (رشوت خوار) نقرہ گیر (رشوت خوار) نمک گیر (نمک چکھنے والا - وہ شخص جو نمک حرامی کی سزا میں مبتلا ہو) عرق گیری (عرق کشی) ہنگامہ گیر (معرکہ ساز - دیکھو ساز) وغیرہ -

گیں (ف) (وصفیت) سُرگیں - شرگیں - خشمگیں - سہمگیں - غمگیں - غمگینی اندوہ گیں (غمزدہ) (ف)) شوخ گیں (میلا) ریگیں (چرک آلودہ) - بارگیں یا پارگیں

(چمچہ) وغیرہ

گینہ (ف) آبگینہ۔ خاگینہ وغیرہ۔

ل (ہ) (وصفیت) بوجھل۔ پایل (پاؤں کا ایک زیور۔ وہ بچہ جو پاؤں کی طرف سے پیدا ہو) توندل۔ پٹیل۔ جٹل۔ سچل۔ ڈھیل۔ رتیل۔ (ریتیلا) ہریل ہونٹل۔ گھائل (گھاؤ = زخم سے) بھوکل (بھوک سے مفلس) پتّل۔ (پتوں کی بنی ہوئی تھالی) وغیرہ

(پایل۔ ہریل۔ پتّل۔ وصفیت سے نکل کر اسمیت کے دائرہ میں آگئے ہیں۔ صفات میں یہ قاعدہ بہت جاری ہے، اوپر بھی اس کی مثالیں آچکی ہیں)

لا (ہ) (وصفیت) (اس کی تانیث لی ہے) اگلا۔ پچھلا۔ ورلا۔ پرلا۔ دملا۔ نہلا۔ پوپلا۔ چتلا (چتی سے) دھندلا۔ رتیلا۔ گدلا (گاد سے) بچلا۔ نچلا۔ لاڈلا۔ باولا (باو سے) ستلی (سوت سے) سانولا۔ منجھلا۔ سنجھلا۔ گنگلا (شلجم۔ گنگا) وغیرہ۔

لا (ہ) (تصغیر) کوٹلا (کوٹ = قلعہ سے) کٹھلا (کوٹھی سے) کھنڈلا (کھنڈ سے)۔ مرلا (مور سے) وغیرہ۔

لا (ہ) (تصغیر) مُلّا۔ شاعرلا (سودا شاعر نے یہ لفظ استعمال کیا ہو) وغیرہ

لاخ (ف) (ظرفیت) سنگلاخ۔ دیولاخ وغیرہ۔

لانا (ہ) (علامت تعدیہ مصادر) یہ علامت اکثر ان مصدروں میں لگائی جاتی ہے جن کے مادّہ کا دوسرا حرف حرفِ علت ہو جیسے رونا سے رلانا جینا سے جلانا۔ پینا سے پلانا۔ سونا سے سلانا۔ دھونا سے دھلانا۔ بیٹھنا سے بٹھلانا دیکھنا سے دکھلانا۔ سیکھنا سے سکھلانا۔ سوکھنا سے سکھلانا وغیرہ۔

لکا (ہ) (اسمیت) دھندلکا وغیرہ۔

لّو (ہ) (وصفیت) کٹلّو (قصائی) وغیرہ۔

لی (ہ) (تصغیر) بانسلی (بانس سے) پوٹلی (پوٹ سے) وغیرہ۔

لّی (ہ) (تحقیر) رُپلّی (روپیہ سے) وغیرہ۔

م (ہ) (علامت حاصل مصدر) لکھتم (لکھنا سے) بکتم (بکنا سے) وغیرہ۔

م (ف) (وصفی اعداد کے آخر میں آتا ہے) جیسے یکم۔ دوم۔ سوم۔ چہارم پنجم۔ ششم۔ ہفتم وغیرہ۔

م (ف + ہ) (وصفیت) ریشم (ریشہ سے) نیلم (نیل سے) پچھم۔ پنچم۔ مدہم وغیرہ (ان الفاظ پر اسمیت غالب آگئی ہے)

م (ت) (علامت تانیث) بیگم۔ خانم وغیرہ۔

مار (ہ) (امر ہے مارنا سے) اڑی مار۔ بٹ مار۔ چڑی مار۔ راہ مار۔ گرزمار مکھی مار۔ یار مار وغیرہ۔

مال (ف) (امر ہے مالیدن = ملنا سے) پامال۔ رومال۔ دست مال۔ ریگ مال۔ مشت مال۔ گوش مال۔ گوش مالی۔ شیر مال وغیرہ (ف) پوزمال (گوش مالی) پیل مال یا فیل مال (ہاتھی کے پاؤں کے نیچے کچلنے کی سزا) توشمال یا توشہ مال (خوان سالار) خاک مال (ذلیل کرنا) خشت مال۔ (ٹھیرا) ریش مال (دیوث) ۔ بے غیرت) شوی مال (تانے بانے پر مانڈی ملنے والا) کیسہ مال (وہ شخص جو حمام میں لوگوں کے بدن پر کیسہ کی مالش کرے) مخالف مال (دشمن کو پامال کرنے والا) عدو مال (مخالف مال) وغیرہ۔

مان (ف) (امر ہے مانستن = مشابہ ہونا سے) آسمان (آس = چکّی) ترکمان۔ مہمان (مہ = بڑا) وغیرہ۔

مند (ف) (وصفیت) احسان مند۔ احسان مندی۔ اخلاص مند غرض مند۔ غرض مندی۔ آرزومند۔ آرزومندی۔ اقبال مند۔ اقبال مندی۔

بہرہ مند۔ بہرہ مندی۔ حاجت مند۔ حاجت مندی۔ دانش مند۔ دانش مندی۔ فتح مند فتح مندی۔ تنومند۔ تنومندی۔ عقل مند۔ عقل مندی۔ دولت مند۔ دولت مندی درد مند۔ درد مندی۔ رضامند۔ رضامندی۔ زور مند۔ زور مندی۔ ظفر مند۔ ارجمند کمند (اصل خم مند) سعادت مند۔ سعادت مندی۔ سلیقہ مند۔ سود مند۔ سود مندی فائدہ مند۔ فکرمند۔ غیرت مند۔ غیرت مندی۔ ہنر مند۔ ہنر مندی۔ خواہش مند ضرورت مند۔ طالع مند۔ عقیدت مند۔ عقیدت مندی۔ فیروز مند۔ فیروز مندی قصور مند۔ قصور مندی۔ کسل مند۔ مراد مند۔ نیاز مند۔ نیاز مندی۔ ہوش مند ہوش مندی وغیرہ (ف) برومند۔ برہ مند (ماہر فن۔ تجربہ کار) جائے مند (کاہل) سازمند (تیار۔ تیار چیز مثلاً سامان سفر) گلہ مند۔ قیمت مندی (نرخ) کارمند (نوکر) کشت مند۔ (زمین مزروعہ) مستمند (حاجت مند) نابود مند (مفلس) نیرومند (طاقت ور) وغیرہ۔

ن (ہ) (علامت تانیث) (جن الفاظ کے آخر میں الف یا یٰ ہوتی ہے اُن کی تانیث اکثر نؔ کے ساتھ آتی ہے) دھوبن۔ جوگن۔ افیمن۔ دلہن۔ گوالن وغیرہ۔

(بعض مونث اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں جیسے اُلّو سے اُلّنی (احمق عورت)۔ ناگ سے ناگن) وغیرہ۔

ن (ہ) (علامت اسم آلہ جو مصدر سے بنایا جاتا ہے)۔ بیلن۔ لٹکن۔ جھاڑن لپیٹن وغیرہ۔

(کبھی محض اسم سے آلہ بنایا جاتا ہے جیسے دانت سے دانتن = مسواک)

ن (ہ) (ظرفیت) پھسلن۔ رپٹن وغیرہ۔

ن (ہ) (فاعلیت) لوٹن کبوتر (لوٹنا سے) وغیرہ۔

ن (ہ) (اسمیت) یہ لاحقہ ان صفات کے آخر میں لگایا جاتا ہے، جن کے

آخر میں الف ہو) اونچان۔ نچان۔ لمبان۔ چوڑان۔ چکلان وغیرہ۔

لن (ہ) (حاصل مصدر) نہان (نہانا سے) ملان (ملانا سے) چلن (چلنا سے) مرن۔ جلن۔ کہن۔ اُترن۔ کترن۔ اتارن۔ کن چھیدن۔ گدھا لوٹن۔ چڑیا نوچن۔ اُلجھن۔ بھرن۔ پٹن۔ پونچھن۔ پھسلن۔ پھٹکن۔ تھکن۔ جھاڑن۔ مونڈن۔ منجھن لگن۔ ٹھگن۔ گہن۔ گھسیٹن۔ کھولن۔ کھرچن۔ کُترن۔ سوجن۔ رولن۔ روندن رپٹن۔ دھوون۔ دھڑکن۔ جھڑن وغیرہ۔

نا (ہ) (ظرفیت) رمنا۔ جھرنا وغیرہ۔

نا (ہ) (تصغیر) ڈھولنا (ڈھول سے) بھُتنا (بھوت سے) وغیرہ۔

نا (ہ) (وصفیت) نچنا (نچ سے) مومنا (موم سے) پھسلنا پتھر وغیرہ۔

نا (ہ) (اسمیت) چاندنا (چاند سے) وغیرہ۔

نا (ہ) (آلہ) پالنا (گہوارہ) چھنّا۔ میانا وغیرہ۔

نا (ہ) (فاعلیت) گھُرگھُسنا وغیرہ۔

نا (ہ) (علامت مصدر) چلنا۔ بدلنا۔ انگیزنا۔ قبولنا وغیرہ۔

ناک (ف) (وصفیت) اندیشہ ناک۔ غضب ناک۔ غم ناک۔ اندوہ ناک افسوس ناک۔ دردناک۔ خوف ناک۔ وحشت ناک۔ دہشت ناک۔ حیرت ناک ہیبت ناک۔ شرم ناک۔ خشم ناک۔ شہوت ناک۔ عبرت ناک۔ ہوس ناک۔ نم ناک۔ خطرناک۔ ہولناک وغیرہ ((ف)) آب آتش ناک۔ (شراب) آموزناک (معلّم) زخم ناک (زخمی) زورناک (طاقت ور) سرمہ ناک (سُرمگیں) شعب ناک (مشہور) عرق ناک وغیرہ۔

نت (ہ) (حاصل مصدر) پڑھنت۔ لڑنت۔ گھڑنت۔ لپٹنت وغیرہ۔

نت (ہ) (وصفیت) بھسمنت۔ گرانت (گرنا سے۔ تعویذ یا پُتلا جو

دفن کیا جائے) وغیرہ۔

ندر (ہ) (وصفیت) مچھندر (مچھ سے) وغیرہ۔

ندہ (ف) (فاعلیت) آیندہ ۔ بافندہ ۔ باشندہ ۔ پرسندہ ۔ پرندہ ۔ جویندہ چرندہ ۔ دہندہ ۔ گیرندہ ۔ خوانندہ ۔ درندہ ۔ بینندہ ۔ روندہ ۔ سازندہ ۔ زندہ فروشندہ ۔ گزندہ ۔ گوئندہ ۔ نمایندہ ۔ نویسندہ ۔ یابندہ وغیرہ۔

ندہ (ف) (وصفیت) شرمندہ (شرم سے) کارندہ (کار سے) وغیرہ۔

نشیں (ف) (امر نشستن = بیٹھنا سے) ۔ خاک نشیں ۔ خاک نشینی پالکی نشیں ۔ کرسی نشیں ۔ فیل نشیں ۔ شاہ نشیں ۔ بالا نشیں ۔ بالا نشینی ۔ حاشیہ نشیں حاشیہ نشینی ۔ پردہ نشیں ۔ پردہ نشینی ۔ تہ نشیں ۔ دل نشیں ۔ ذہن نشیں ۔ جانشیں جانشینی ۔ کفش نشیں ۔ قلعہ نشیں ۔ عرش نشیں ۔ صحرا نشیں ۔ فلک نشیں ۔ حرم نشیں خم نشیں ۔ سدرہ نشیں ۔ خانہ نشیں ۔ خانہ نشینی ۔ گوشہ نشیں ۔ گوشہ نشینی خلوت نشیں خلوت نشینی ۔ عزلت نشیں ۔ عزلت نشینی ۔ راس نشیں ۔ (لے پالک) سجادہ نشیں سجادہ نشینی ۔ تخت نشیں ۔ تخت نشینی ۔ مسند نشیں مسند نشینی ۔ بوریا نشیں ۔ گدی نشیں گدی نشینی ۔ پہلو نشیں ۔ پہلو نشینی ۔ ہم نشیں ۔ ہم نشینی وغیرہ (اف) پس جانشیں (وہ شخص جو دکان دار کے اٹھ جانے پر آپ اس کی جگہ دکان پر بیٹھے اور سودا فروخت کرے) پیش نشیں (دائی) چشم نشیں (محبوب) سرحد نشیں ۔ کوہ نشیں چلہ نشیں ۔ دروں نشیں (گوشہ نشیں) دست نشیں (مسند نشیں) راہ نشیں عہدہ نشیں رصد نشیں (منجم) سایہ نشیں (ناز پرور) سر نشیں (راہ نشیں یعنی وہ فقیر جو سر راہ بیٹھ کر بھیک مانگے) پیش نشیں (وہ شخص جو بار برداری کے جانور پر بوجھ لاد کر خود اس بوجھ پر بیٹھ جائے) مربع نشیں (چوکڑی مار کر بیٹھنے والا) صبح نشیں (عابد سحر خیز) مراحل نشیں (مسافر) نقش بدنشیں (منصوبہ جو آرزو کے مطابق پورا نہ ہو) خانقاہ نشیں ۔ صومعہ نشیں وغیرہ

نک (ہ) (اسمیت) کلنک وغیرہ

نگار (ف) (امر ہے نگاشتن = لکھنا۔ نقش کرنا سے) زرنگار۔ زرنگاری۔ مینا نگار زمرد نگار۔ جواہر نگار۔ جواہر نگاری۔ یاقوت نگار۔ گوہر نگار۔ نامہ نگار۔ نامہ نگاری مضمون نگار۔ مضمون نگاری۔ سوانح نگار۔ واقعہ نگار۔ واقعہ نگاری۔ داستان نگار داستان نگاری۔ افسانہ نگار۔ افسانہ نگاری۔ صورت نگار۔ جادو نگار۔ جادو نگاری وقائع نگار۔ وقائع نگاری۔ عجائب نگار۔ عجائب نگاری۔ طغرا نگار۔ طغرا نگاری شیریں نگار۔ شیریں نگاری وغیرہ (ف) بُت نگار (نقاش) بستہ نگار (ایک راگ کا نام ہے) دفتر نگار۔ صبح نگار (اخبار نویس) کلّہ نگار (فراش) یوسف نگار۔ (یوسف کی تصویر کھینچنے والا) وغیرہ۔

نگر (ہ) (ظرفیت) احمد نگر۔ عالم نگر وغیرہ۔

نُما (ف) (امر ہے نمودن = دکھانا۔ ظاہر کرنا سے) انگشت نما۔ انگشت نمائی خوش نما۔ خوش نمائی۔ بد نما۔ بد نمائی۔ رہنما۔ رہنمائی۔ خود نما۔ خود نمائی۔ رو نمائی مرغ باد نما۔ قبلہ نما۔ قطب نما۔ گندم نما۔ رسول نما۔ قوس نما۔ کشتی نما ٹوپی۔ نسب نما جامِ جہاں نما۔ گنبد نما۔ محراب نما۔ متلون نما۔ حق نما۔ حق نمائی وغیرہ (ف) آب آتش نما (شراب) آئینہ بدن نما۔ آئینہ تصویر نما۔ آئینہ جام نما۔ آئینہ قامت نما۔ آئینہ گیتی نما پیراہن تن نما (نہایت باریک پوشش) چشم نمائی۔ خندۂ دنداں نما۔ غریش نمائی طاق نمائی (دیواروں پر بالمقابل طاق کے نشان بنانا) دور نما (ایک طرح کی عینک ہے) ہزار نما (یہ بھی ایک خاص طرح کی عینک ہے) قاقم نما (سفید نما و روشن نما) وغیرہ۔

نواز (ف) (امر ہے نواختن = عزت دینا۔ بجانا سے) بندہ نواز۔ بندہ نوازی بین نواز۔ بین نوازی۔ ستار نواز۔ ستار نوازی۔ طبلہ نواز۔ نوبت نواز۔ نقارہ نواز عاجز نواز۔ غریب نواز۔ غریب نوازی۔ مسکین نواز۔ مسکین نوازی۔ معارف نواز

مسافر نواز - مسافر نوازی - مہمان نواز - مہمان نوازی - بالک نواز - بیکس نواز - سفلہ نواز
شریف نواز - عالم نواز - شرفا نواز - شرفا نوازی - مظلوم نواز - رعیت نواز - رعیت نوازی
مخلوق نواز وغیرہ (ف) ابریشم نواز (مطرب) چینی نواز (جلترنگ بجانے والا) -
خوش نواز (مطرب) تر نواز (مطرب) عاشق نواز فلک نواز (جس پر فلک مہربان
ہو) قانون نواز (دستور داں مطرب) کاسہ نواز (نقارچی - بیہودہ گو) وغیرہ

نورد (ف) (امر ہے نوردیدن = لپیٹنا - طے کرنا سے) رہ نورد - رہ نوردی
دشت نورد - عالم نوردی وغیرہ (ف) جہاں نورد - گیتی نورد - صحرا نورد بادیہ نورد
مراحل نورد وغیرہ -

نوش (ف) (امر ہے نوشیدن = پینا سے) می نوش - مے نوشی - بلا نوش
بلا نوشی - دریا نوش وغیرہ (ف) بادہ نوش - جرعہ نوش - خام نوش - (کچے گھڑے
کی شراب پینے والا) خوں نوش (ظالم) وغیرہ -

نویس (ف) (امر ہے نوشتن = لکھنا سے) بد نویس - بد نویسی - خوش نویس
خوش نویسی - خبر نویس - خبر نویسی - اخبار نویس - اخبار نویسی - فسانہ نویس - فسانہ نویسی
چھٹی نویس - چھٹی نویسی - عرضی نویس - عرضی نویسی - عرائض نویس عرائض نویسی
تار نویس - حلیہ نویس - حلیہ نویسی - پرچہ نویس - پرچہ نویسی - توجیہ نویس - سیاہہ نویس
سیاہہ نویسی - دفتر نویس - دفتر نویسی - کاپی نویس - کاپی نویسی - طغرا نویس طغرا نویسی
اپیل نویس - اپیل نویسی - خاص نویس - خفیہ نویس - خفیہ نویسی - زود نویس
زود نویسی - قبالہ نویس - قبالہ نویسی - نقل نویس - نقل نویسی - مختصر نویس مختصر نویسی
خلاصہ نویس - خلاصہ نویسی - مسودہ نویس - مسودہ نویسی - مبیضہ نویس - مبیضہ نویسی
لوح نویس - لوح نویسی - قطعہ نویس - مضمون نویس - مضمون نویسی - نقشہ نویس
نقشہ نویسی - اظہار نویس - واصل باقی نویس - واقعہ نویس - واقعہ نویسی - وقائع نویس

وقائع نویسی وغیرہ (ف) پریشاں نویسی (منشیان دفتر کا ایک خاص طریقہ ۔ تحریر) چہرہ نویس ۔ صورت نویسی (عبارت کی نقل بغیر سمجھے کرنا) لغت نویس ۔ مجلس نویس (شاہی مجلس کی روداد لکھنے والا) صدر نویس (مجلس نویس) وغیرہ ۔

نی (ہ) (آلہ) دھونکنی ۔ کترنی ۔ پھکنی ۔ چھلنی ۔ اُنٹنی ۔ سلنی ۔ چھیلنی ۔ چُٹنی ۔ دوہنی ساوھنی ۔ کھرچنی ۔ متھنی (مدہانی) وغیرہ ۔

نی (ہ) (علامت تانیث) شیرنی ۔ ملّانی ۔ اُستانی ۔ ڈومنی ۔ شاعرنی ۔ قلمانی ۔ اُردابیگنی ۔ محل دارنی ۔ ہتھنی ۔ پُھتنی وغیرہ ۔

نی (ہ) (اسمیت) چاندنی (چاند سے) وغیرہ ۔

نی (ہ) (فاعلیت) (نا کی تانیث) پُھل سُنگھنی ۔ گھر گھسنی ۔ تھرتھرکنی وغیرہ ۔

نی (ہ) (وصفیت معہ قابلیت) چبنی ہڈی ۔ سونگھنی (ہلاس) وغیرہ ۔

نی (ہ) (حاصل مصدر) بدنی ۔ کرنی ۔ بھرنی ۔ کُھدنی ۔ گھومنی ۔ لوٹنی ۔ لڑھکنی منگنی ۔ ناک گھسنی ۔ نک گھسنی وغیرہ ۔

نی (ہ) (وصفیت) گوندنی (گوند سے) (اسمیت غالب آگئی) وغیرہ ۔

نیں (ف) (وصفیت) نازنیں وغیرہ ۔

و (معروف) (ہ) (آلہ) جھاڑو وغیرہ ۔

و (مجہول) (ہ) (علامت جمع بحالت ندا) جیسے اے لڑکو ۔ اے لڑکیو وغیرہ

و (معروف) (ہ) (وصفیت) بازارو ۔ بیگارو کام ۔ پٹھو ۔ (پیٹھ سے حمایتی) پیٹو ۔ جانگلو ۔ گنوارو ۔ دانتو ۔ دیدارو ۔ کانچو ۔ نکّو ۔ نینو ۔ ہندھو (رشتہ دار) بیاجو ۔ ڈاکو وغیرہ ۔

و (معروف) (ہ) (حاصل مصدر) باندھنو (بندش ۔ تہمت) وغیرہ ۔

و (معروف) (ہ) (فاعلیت) نکھٹّو (کھٹنا ۔ کمانا سے) اُجاڑو ۔ کھاؤ ۔

لٹاؤ۔ اڑاؤ۔ بگاڑو۔ کماؤ۔ بھانیو۔ بھگوّ۔ کھلاؤ۔ آنکو (آنکنا سے) جانچو۔ بیچو (بیچنے والا) لاگو۔ پھاڑکھاؤ۔ پیٹ پالو۔ مال مارو۔ لے بھاگو۔ شرماؤ وغیرہ۔

و (حاصل مصدر) بکھراؤ۔ پچاؤ۔ پساؤ۔ سلجھاؤ۔ رکھ رکھاؤ۔ دکھاؤ۔ دباؤ۔ تاؤ۔ گھٹاؤ۔ بڑھاؤ۔ گھراؤ۔ بچاؤ وغیرہ۔

وا (ہ) (تصغیر) مردوا وغیرہ۔

وا (ہ) (صفت) پچھوا۔ پٹوا (پٹ = ریشم سے) اگوا (آگے سے)۔ پیشوا۔ پچھوا۔ ٹہلوا (خدمت گار) کیچوا (کیچ سے) وغیرہ۔

وا (ہ) (فاعلیت) لیوا (نام لیوا۔ جان لیوا) پانی دیوا وغیرہ۔

وا (ہ) (مفعول) بندھوا (قیدی۔ پابند) گھولوا وغیرہ۔

وا (ہ) (حاصل مصدر) بڑھاوا۔ بلاوا۔ بہکاوا۔ بہلاوا۔ بھلاوا۔ پھسلاوا۔ پچھتاوا۔ پہناوا۔ پھنساوا۔ پھیلاوا۔ ملاوا۔ لداوا۔ رکھاوا۔ ڈراوا۔ دکھاوا۔ دکھلاوا وغیرہ۔

وار (ہ) (فاعلیت) بٹوار (حاصل کرنے والا۔ بٹنا سے) وغیرہ۔

وار (ف) (صفت) ماہوار۔ خطاوار۔ قصوروار۔ ذمہ وار۔ تقصیروار۔ سوگوار۔ امیدوار۔ بزرگوار وغیرہ۔

وار (ف) (لیاقت و قابلیت) شاہوار۔ گوشوار۔ سزاوار۔ راہ وار وغیرہ (ف) دستوار (عصائے پیری) آب یاقوت وار (شراب) آزادوار (موسیقی کی ایک دُھن) گاؤ زوار (کشتی کے ایک داؤ کا نام ہے) وغیرہ۔

وار (ف) (رُخ۔ سمت) عمود وار۔ ہموار وغیرہ۔

وار (ف) (اسمیت) پیداوار وغیرہ۔

وار (ہ) (پار کے خلاف) جمنا وار۔ گنگا وار وغیرہ۔

وارا (ہ) (دنوں کی معیّن تعداد ظاہر کرنے کے لیے) اٹھوارا وغیرہ (واڑا) کے بھی یہی معنی ہیں۔ دیکھو (واڑا)۔

وارہ (ف) (وصفیت و قابلیت) گوشوارہ وغیرہ (ف) - راہ وارہ - (سوغات) چراغ وارہ (چراغ دان) وغیرہ۔

واری (ہ) (وصفیت) بنواری (جنگل کا رہنے والا) پٹواری وغیرہ۔

واری (ہ) ظرفیت) پھلواری وغیرہ۔

واڑا (ہ) (دنوں کی معیّن مقدار کے لیے) پندرھواڑا وغیرہ۔

واڑا (ہ) (ظرفیت) اگواڑہ پچھواڑہ وغیرہ۔

واڑہ (ہ) (ظرفیت) ہندوواڑہ۔ سیدواڑہ۔ قاضی واڑہ وغیرہ۔

واڑی (ہ) (وصفیت) پنواڑی۔

واس (ہ) (حاصل مصدر) بکواس (بکنا سے) وغیرہ۔

وال (ہ) (وصفیت) پٹھوال (وہ آدمی جو نقب زنوں کی پشت پر ان کی مدد کے لئے رہتا ہے) گھاٹ وال (وہ برہمن جو گھاٹوں پر لوگوں کو اشنان کرائے) کوتوال (اصل کوٹ وال) کوٹھی وال۔ اگروال۔ ہانڈی وال وغیرہ۔

وال (ہ) (فاعلیت) رکھوال (رکھشا یعنی حفاظت کرنے والا۔ رکھنے والا) دوال (دینے والا) وغیرہ۔

والا (ہ) (فاعلیت) مرنے والا۔ کاٹنے والا وغیرہ۔

والا (ہ) (وصفیت) رکھوالا۔ متوالا۔ گھر والا۔ خونچے والا۔ دال موٹھ والا روپے والا۔ آنکھوں والا۔ کھیت والا۔ پیسے والا۔ باہر والا۔ اوپر والا۔ قصائی والا (یعنی قصائی زادہ) وغیرہ۔

واں (ہ) (صفت عام الفاظ سے) گیہواں۔ اُریواں وغیرہ۔

واں (ہ) (صفت مصادر سے) ڈھلواں۔ پھسلواں۔ بیٹھواں۔ رپٹواں جڑواں۔ سُتواں۔ کترواں۔ گتھواں۔ کٹواں۔ پٹواں۔ لپیٹواں وغیرہ۔

واں (ہ) (ترتیب اعداد کے اظہار کے لیے) پانچواں۔ آٹھواں وغیرہ۔ (تذکیر کی حالت میں واں اور تانیث کی حالت میں ویں کہیں گے)

وان (ہ) (مفعولیت) پکوان (پکنا سے) وغیرہ۔

وان (ہ) (وصفیت) بکوان۔ بھاگوان۔ پہچیوان۔ گاڑی وان۔ رتھوان۔ پہلوان۔ کوچوان۔ دھن وان۔ گُن وان۔ دیا وان۔ ہاتھی وان وغیرہ۔

وانا (ہ) (علامت تعدیہ مصادر) اس علامت کے لگانے سے مصدر متعدی بالواسطہ ہو جاتا ہے جیسے تولنا سے تلوانا۔ اُٹھانا سے اٹھوانا۔ پچنا سے پکوانا (چ ک سے بدل گئی ہے) دینا سے دلوانا۔ جھڑنا سے جھڑوانا وغیرہ۔

وانسی (ہ) (حصّہ) بسوانسی (بیگہ کا بیسواں حصّہ) وغیرہ۔

وُت (ہ) (اسمیت) چھوت وغیرہ۔

وُت (ہ) (حاصل مصدر) گھٹوت وغیرہ۔

وتری (ہ) (حاصل مصدر) بڑھوتری وغیرہ۔

وُتی (ہ) (حاصل مصدر) گھٹوتی۔ کٹوتی۔ من بھجوتی وغیرہ۔

وَٹ (ہ) (وصفیت) جیوٹ وغیرہ۔

وٹ (ہ) (تصغیر) انوٹ (آن سے) وغیرہ۔

وٹا (ہ) (تصغیر) ہرنوٹا (ہرن سے) بھروٹا (بھار = بوجھ سے) وغیرہ۔

وَر (ف) (وصفیت) بہرہ ور۔ تاجور۔ جانور۔ طاقتور۔ طاقتوری۔ سخن ور۔ سخن وری۔ سرور۔ سروری۔ طالع ور۔ طالع وری۔ قسمت ور۔ قسمت وری۔ پیشہ ور۔ ہنرور۔ ہنروری۔ کینہ ور۔ کینہ وری۔ نام ور۔ نام وری۔ نصیبے ور

نصیبے وری۔ دانش ور۔ دانش وری۔ دیدہ ور۔ باروروغیرہ(ف) آشنا ور (تیراک) شناور (تیراک) پیداوار۔(صاحب پیدائی) پیلور (گھروں پر جاکر سودا بیچنے والا) پیلہ ور (پیلور) پہناور (چوڑا چکلا) شناور جوشن ور۔ داد ور۔ داور دیدہ ور (صاحب بصیرت) راہ رو (راہ وار۔ دیکھو وار) ریش ور (صاحب ریش) زبان ور (زبان آور یعنی فصیح) سارمور (ساختہ و آمادہ) سبحہ ور (تسبیح خواں) سخاور (سخی) سعادت ور۔ سکتہ ور (سکتہ زدہ) سودا ور (سوداگر) مایہ ور وغیرہ۔

وُر (ف) (وصفیت) مزدور۔ مزدوری۔ گنجور۔ رنجور۔ رنجوری۔ دستور وغیرہ (ف) شبانور (چمگادڑ) وغیرہ۔

ورا (ہ) (فاعلیت) چٹورا (چاٹنا سے) وغیرہ (واو مجہول ہے)

ورا (ہ) (وصفیت) ادھورا (آدھا سے) وغیرہ (واو معروف ہے)

وڑ (ہ) (تصغیر) بندوڑ (باندی سے) وغیرہ۔

وُڑ (ہ) (وصفیت) ہنسوڑ (ہنسی سے) وغیرہ۔

وڑا (ہ) (آلہ) ہتوڑا (ہاتھ سے) وغیرہ۔

وڑا (ہ) (فاعلیت) بھگوڑا (بھاگنا سے) وغیرہ۔

وش (ف) (حرف تشبیہ) ماہ وش۔ پری وش وغیرہ۔

وُل (ہ) (واو مجہول) (وصفیت) ٹھٹول (ٹھٹھے سے) کٹسول (ایک گھاس کا نام ہے۔ کلنٹے سے) وغیرہ۔

وّل (ہ) (حاصل مصدر) آنکھ مچوّل۔ سر پھٹول۔ آنکھ مندول۔ بجھوّل (پہیلی) چادر چھپوّل۔ چھلاّ چھپوّل وغیرہ۔

وّل (ہ) (وصفیت) چمکوّل۔ جتوّل۔ دبکوّل وغیرہ۔

وُلا (ہ) (تصغیر) کھٹولا (کھاٹ سے) نندولا (نانند سے) وغیرہ۔

وِلا (ہ) (وصفیت) منجھولا (متوسط) وغیرہ۔

(تانیث کی حالت میں وِلی، جیسے منجھولی (گاڑی کی ایک قسم)

وُلیا (ہ) (تصغیر) سنپولیا وغیرہ۔

ولیا (ہ) (وصفیت) بچولیا (بیچ سے۔ بیچ یا دلال) وغیرہ۔

وں (ہ) (علامت جمع) مردوں۔ لڑکیوں وغیرہ (یہ علامت جمع اُس وقت لگائی جاتی ہے جب کہ جمع کے بعد حروف مغیّرہ میں سے کوئی حرف لایا جائے)

وں (ہ) (اعداد کے ساتھ اس بات کے اظہار کے لئے کہ وہ اعداد بے کم و کاست مراد لئے گئے ہیں) پانچوں۔ آٹھوں وغیرہ۔

(فارسی میں اس کی جگہ گانہ ہے۔ دیکھو گانہ)

وُن (ہ) (آلہ) دتون (دانت سے۔ مسواک) وغیرہ۔

وُن (ہ) (واؤ معروف) (صفت مبالغہ) باتون وغیرہ۔

ونا (ہ) (آلہ) کھلونا (کھیل سے) وغیرہ۔

ونت (ہ) (وصفیت) للج ونت (شرمیلا) بلونت (طاقت ور) جسونت (طاقت ور) کلونت (خاندانی) کلاونت۔ گنونت (ہنرمند) دھن ونت (مال دار) دیاونت (رحم دل) سیل ونت (پاک دامن) ساونت وغیرہ۔

وَنتا (ہ) (وصفیت) ذات ونتا (ہندی جات سے) وغیرہ۔

ونتی (ہ) (ونت اور ونتا کی تانیث) ذات ونتی۔ روپ ونتی۔ ست ونتی لاجونتی لجونتی (ایک بوٹی کا نام ہے) وغیرہ۔

وُندا (ہ) (تصغیر) گھروندا وغیرہ۔

وُنس (ہ) (اسمیت) کلونس (کالا سے) وغیرہ۔

وُنی (ہ) (واؤ معروف) (صفت مبالغہ) باتونی وغیرہ۔

وُنی (ہ) (حاصل مصدر) ملونی (ملانا سے)، آمیزش) جگونی (جگانا سے - الارم) کھتونی (کھتیا یعنی کھاتہ وار حساب کرنا سے) سناونی (سُنانا سے) اٹھاونی (سوگ اٹھانے کی رسم) چھاونی (چھانا سے) وغیرہ -

وُنیا (ہ) (صفت مبالغہ) باتونیا وغیرہ -

وی (حرف نسبت بجائے ی کے ان الفاظ میں جن کے آخر الف - ی یا ہ ہو) صفراوی - سوداوی - زہراوی - سماوی - بیضاوی - موسوی - عیسوی - رضوی نبوی - انبالوی - دہلوی - بیضوی وغیرہ -

وُئی (ہ) بہنوئی (بہن سے) وغیرہ -

وئیا (ہ) (وصفیت) بٹوئیا (رہگیر - باٹ = رستہ سے) وغیرہ -

ہ (ف) (۱) عام الفاظ کے آخر میں اس لاحقہ کو لگا کر بہت سے نئے الفاظ بنائے گئے ہیں، دستہ - پایہ - دندانہ - چشمہ - زبانہ - گردانہ - گوشہ - ناخنہ پنجہ - پشتہ - آوازہ - بیمہ - غبارہ - ابرہ - باریکہ (مصوروں کا موقلم) پنج شاخسہ پنج روزہ - ہرکارہ - ہفتہ - روزہ - درہ وغیرہ -

(۲) (امر کے آخر میں لگانے سے بھی بہت سے نئے الفاظ بن گئے ہیں) آویزہ - استرہ - اندازہ - اندیشہ - انگارہ (خاکہ) افشرہ - بندہ - بوسہ - پرسہ پسندہ - پیرایہ - تراشہ - چینہ خندہ - رنجہ - ریزہ - ستیزہ - شتابہ - کوبہ ... ... گزارہ - لرزہ - نالہ - نامہ وغیرہ -

(۳) ماضی کے آخر میں ہ لگا کر صفت یا مفعول بناتے ہیں، آمدہ - آوردہ - ساختہ - (اصل آختہ) آراستہ - آزردہ - آزمودہ - آسودہ - آشفتہ - آگندہ - آلودہ - آموختہ - آمیختہ - استادہ - اُفتادہ - افروختہ - برافروختہ - افسردہ - آمادہ - اندوختہ - بافتہ برآمدہ - برداشتہ - نیم برشتہ - برگشتہ - بستہ - بوسیدہ - فالودہ - (اصل پالودہ) پختہ

پرداختہ - پروردہ - پژمردہ - پسندیدہ - پوشیدہ - پیچیدہ - پیراستہ - پیوستہ - چیدہ
برخاستہ - خستہ - خفتہ - خواستہ - خواندہ - خوردہ - دانستہ - داشتہ - دیدہ - رشتہ
رفتہ - رنجیدہ - ریختہ - خدا رسیدہ - صاحبزادہ - غم زدہ - ساختہ - ستودہ - سنجیدہ -
سوختہ - شایستہ - شستہ - شکستہ - شگافتہ - شناختہ - شنیدہ - شوریدہ - شگفتہ - طلبیدہ
فرستادہ - فرمودہ - فریفتہ - فہمیدہ - کاشتہ - کردہ - کُشتہ - کشیدہ - کندہ - کوفتہ
گزشتہ - گردیدہ - گریختہ - سرگشتہ - گماشتہ - ماندہ - مالیدہ - مُردہ - نوشتہ - نگاشتہ وغیرہ

ہ (ظرفیت) بزّازہ - ساہوکارہ - صرّافہ - زمیندارہ وغیرہ -

ہ (ع) (عربی میں علامت تانیث ت ہے جو وقف میں ہ ہو جاتی ہے) -
محبوبہ - معشوقہ - قابلہ (دائی) ملکہ - سلطانہ - شاعرہ وغیرہ -

(یہ الفاظ خود عورتوں کی نسبت بولے جاتے ہیں اس لئے اردو میں بھی مونث ہیں مگر ایسے دیگر الفاظ کا اردو میں مونث ہونا ضروری نہیں ہے)

باصرہ - سامعہ - شامّہ - ذائقہ - لامسہ غاذیہ - نامیہ - مولّدہ - متخیّلہ - مصوّرہ
مفکّرہ - واہمہ - مدرکہ - خمیرہ - نظریہ - مقدمہ - مرجعہ - عملیہ - مقبرہ - مدرسہ
صغیرہ - کبیرہ وغیرہ -

(اس کے علاوہ عربی کے بہت سے مصادر بھی ہیں جن کے آخر کی ت ہماری زبان میں ہ بن گئی ہے)

مطالعہ - تذکرہ - مواخذہ - تجربہ - مراسلہ - مناظرہ - تبصرہ - تخرجہ - تعمیہ -
مسئلہ - مخمصہ - طنطنہ - زلزلہ - وسوسہ وغیرہ -

(مگر اس ہ کو ہم لاحقہ نہیں کہہ سکتے)

ہا (ف) (علامت جمع) صدہا - ہزارہا - لکوکہا - کروڑہا وغیرہ -

ہار (ہ) (وصفیت) جانہار (جاننا سے) ہونہار (ہونا سے) - مرنہار -

(مرنا سے) چلن ہار (چلنا سے) وغیرہ۔

ہارا (ہ) (وصفیت) لکڑہارا۔ پسنہارا وغیرہ۔

(تانیث کی حالت میں ہاری کہیں گے)

ہاں (ہ) (ظرفیت) یہاں۔ وہاں۔ کہاں۔ جہاں۔ تہاں وغیرہ۔

ہایا (ہ) (وصفیت) (تانیث کی حالت میں ہائی) فیل ہائی۔ مکھسہائی

نظرہایا۔ جل ہایا۔ تخرہائی۔ ٹوٹکے ہاتی۔ ٹوناہائی۔ چھچلے ہائی وغیرہ۔

ہٹ (ہ) (اسمیت) اُداہٹ (اودا سے) نیلاہٹ۔ چکتا ہٹ۔

کڑواہٹ وغیرہ۔

ہٹ (ہ) (حاصل مصدر) گھبراہٹ (گھبرانا سے) بھربھراہٹ۔ بھنبھناہٹ

پلپلاہٹ۔ تمتماہٹ۔ تھرتھراہٹ۔ جگمگاہٹ۔ جھلجھلاہٹ۔ سرسراہٹ

سنناہٹ۔ کچکچاہٹ۔ کسمساہٹ۔ کلبلاہٹ۔ کھڑکھڑاہٹ۔ مچمچاہٹ۔

مُسکراہٹ۔ نرماہٹ۔ ہنہناہٹ۔ آہٹ (آنا سے) وغیرہ۔

ہرا (ہ) (وصفیت) اکہرا۔ دُہرا۔ تہرا۔ چوہرا وغیرہ۔

ہری (ہ) (وصفیت) سنہری وغیرہ۔

ہلی (ہ) (وصفیت) رُپہلی وغیرہ۔

ہی (ہ) (تخصیص یا حصر) ابھی۔ جبھی۔ کبھی۔ تبھی۔ سبھی۔ وہی۔ یہی۔ مجھی۔ (جیسے

مجھی سے) تجھی (جیسے تجھی کو) وغیرہ۔

ہیں (ہ) (تخصیص یا حصر) یہیں۔ وہیں۔ کہیں۔ جونہیں۔ یونہیں۔ تمہیں۔

(جیسے تمہیں کو) ہمیں (جیسے ہمیں سے) وغیرہ۔

ی (معروف) (ہ) (علامت تانیث ان اسما کے لیے جن کے آخر

میں الف یا ہ ہو) لمبی (لمبا سے) بکری (بکرا سے) بندی (بندہ سے) شہزادی

(شہزادہ سے) وغیرہ۔

ی (ہ) (مجہول) (جمع کی علامت اُن اسما کے لیے جن کے آخر میں الف یا ہ ہو) جیسے لڑکے، حقّے وغیرہ۔

ی (ہ) (آلہ) پھانسی (پھانسنا سے) تھاپی۔ دھن کٹّی۔ پَن کٹّی۔ دُھنکی۔ کاتی یا کتّی وغیرہ۔

ی (ہ) (تصغیر) شیشی۔ ٹوکری۔ پہاڑی۔ آری وغیرہ

ی (ہ) (ظرفیت) اچاری وغیرہ۔

ی (وصفیت) پنچایتی۔ بلی۔ (طاقت ور) بیساکھی (بیساکھ کی پیداوار)۔ بائیسی (۲۲ ضلعوں کی فوج جو مغل بادشاہوں کے جلوس میں ہمراہ نکلتی تھی)۔ فارسی۔ کابلی۔ (عربی میں مصدری ت نسبت کے وقت گر جاتی ہے۔ جیسے ہجری۔ صناعی۔ زراعی وغیرہ مگر اردو میں یہ قید نہیں جیسے تجارتی۔ صنعتی۔ نسبتی وغیرہ۔

عربی میں جمع کو منسوب کرتے وقت واحد کے آخر میں یائے نسبتی لگاتے ہیں، مگر اردو میں یہ قید نہیں جیسے دیہاتی۔ قصباتی۔ کراماتی۔ طلسماتی وغیرہ۔

ی (غلبۂ اسمیت بعد وصفیت) آبی (رنگ کا نام) پیازی۔ بسنتی۔ ابری۔ ادرکی۔ افطاری۔ اورنگ زیبی (ایک پھوڑے کا نام) بارانی۔ بتیسی۔ بدری۔ برفی۔ بیٹی۔ تانتی۔ ملتانی۔ (سر دھونے کی مٹّی) مصری (شکر کی قسم)۔ چینی۔ (شکر اور ظروف کی قسم) صدری۔ ٹکری۔ دودھی۔ دانتی۔ جلیبی۔ جہانگیری (زیور کی قسم) پستی۔ فاختی (رنگ کے اقسام) وغیرہ۔

ی (اسمیت) چوری۔ ٹھگی۔ گرمی۔ جوانی۔ روشنی۔ آشنائی۔ ابتری۔ آبادی۔ بچپن۔ پیراکی۔ کج ادائی۔ بھلائی۔ بُرائی۔ چھٹائی۔ بڑائی۔ سچائی۔ ٹھنڈائی۔ دکھائی۔ مٹھائی۔ کھٹائی۔ چوڑائی۔ لمبائی وغیرہ۔

ی (حاصل مصدر) بھگی (بھاگنا سے) پھنکی ۔ پھیری ۔ مروڑی ۔ تھپکی ۔ مٹکاری جھڑکی جھپکی جھلکی ۔ دبکی ۔ کٹی جھڑکی ہنسی ۔ لگی لپٹی وغیرہ ۔

(یہ ان مصادر کے حاصل مصدر ہیں جن میں علامت مصدر نا سے پہلے الف نہیں ہے آگے اُن مصدروں کے حاصل مصدروں کی مثالیں ہیں جن میں نا علامت مصدر سے پہلے الف ہے)

بٹائی ۔ بدلائی ۔ بندھائی ۔ گرمائی ۔ نرمائی ۔ دُھلائی ۔ ڈُھلائی ۔ چڑائی ۔ چُرائی لپائی ۔ پسوائی ۔ سلائی ۔ رنگوائی بنوائی ۔ بُنوائی ۔ بنوائی بھنائی ۔ بھنوائی ۔ کٹائی کتروائی ۔ ستائی ۔ رنگائی ۔ تلوائی ۔ ترڑوائی ترپائی ۔ پکوائی پڑھائی پرکھوائی ۔ دکھائی ڈھلوائی ۔ کمائی ۔ کھدائی ۔ کھلائی ۔ گھٹائی ..... مُنڈائی ۔ نلائی ۔ نہلائی ۔ جگ ہنسائی لوگ ہنسائی موتھ چھوائی ۔ سلام کرائی ۔ موتھ دکھائی ناک کٹائی ۔ ہاتھ دھلائی ہاتھ گھسائی ۔ موتھ بھرائی ۔ لگائی بجھائی وغیرہ ۔

(ان اخیر کے حاصل مصدروں میں سے اکثر میں معاوضہ یا اُجرت کے معنی شامل ہیں)

ی (ہ) (فاعلیت مع تانیث) جنائی (جنانا سے) کھلائی (کھلانا سے) ۔ پلائی (پلانا سے) وغیرہ ۔

یا (ہ) (علامت تانیث) بندریا ۔ چوہیا ۔ کُتیا وغیرہ ۔

یا (ہ) (تصغیر) انبیا (انب = آم سے) بغیا (باغ سے) لٹیا (لوٹا سے) ۔ تلیا (تال = تالاب سے) کھٹیا (کھاٹ = چارپائی سے) وغیرہ ۔

یا (ہ) (وصفیت) آتشکیا ۔ آڑتیا ۔ ایستیا ۔ نیاریا ۔ سونیا ۔ رسونیا ۔ انگیا (انگ سے) بالشتیا ۔ بانکیا ۔ بڑبڑیا (شیخی باز) بھیڑیا ۔ بھرتیا (بھرت سے) نچیا (نچ سے = جھگڑالو) پرچونیا ۔ پوربیا تقریریا ۔ تلوریا ۔ تیلیا (تیل سے پانی ۔

سہاگہ اور کتھا) سینکیا (گل بدن) دھتوریا۔ڈوریا۔ لہریا۔ ڈھنڈوریا۔ ڈھولکیا۔ دودھیا۔ بڑھیا۔ گھٹیا۔ گوتیا۔ دُھنیا۔ دبیّا۔ جڑیا۔ جائیا۔ ٹھگیا۔ تومیا۔ مونگیا۔ مداریا۔ لوہیا۔ لادیا۔ لڑنتیا۔ کرتیا۔ قلاوزیا۔ سہنیا۔ رنگ رسیا۔ رتوندیا۔ سیندوریا۔ جیندیا۔ جھنجھٹیا۔ جھمیلیا۔ چالیا۔ چرسیا۔ تپیّا۔ چرتھیا۔ ازغیبیا۔..... بھینسیا۔ پنیا۔ تانتیا۔ (مرکب رشتوں میں) چچیا۔ ممیا۔ خلیا۔ دویا۔ ننھیا۔ پھپیا) سارنگیا۔ ڈینگیا۔ رنگ بھریا رسیا۔ روگیا۔ سنگتیا۔ ستاریا۔ سرنگیا۔ سیمابیا (کبوتر کی قسم) فالیا۔ شگونیا۔ غوزیا۔ فتوریا۔ فریبیا۔ مخولیا۔ فیلیا۔ قانونیا۔ کباڑیا (کہن فروش) کان میلیا۔ کبڑیا (سبزی فروش) گٹھیا۔ کٹاریا (ایک قسم کا کپڑا) کُنیڈیا (دغاباز) کھڑپنچیا (دشمن) کھوّیا (کھاؤ) کھوّیا (ملّاح) کھیوٹیا (ملّاح) گتیا (ڈوم) گرڈنگیا (شیخی باز) گھاتیا۔ گھاٹیا (گھاٹ پر اشنان کرانے والا برہمن) لپاٹیا۔ لنگوٹیا۔ لونیا (ایک قسم ساگ کی) لہسنیا۔ مداریا۔ مسانیا (مُردہ کی راکھ اٹھانے والا) مطلبیا۔ مکھیا۔ مکھنیا۔ منطقیا۔ معقولیا۔ ناٹکیا۔ بہروپیا۔ نرگنیا (موحد) ہرٹریا۔ ہلدیا وغیرہ۔

(ان میں سے اکثر صفات پر اسمیت غالب آگئی ہے)

یاب (ف) (امر ہے یافتن = پانا سے) فتح یاب فتح یابی۔ نکتہ یاب۔ دقیقہ یاب۔ کام یاب۔ کام یابی نظریاب۔ بہرہ یاب۔ دست یاب۔ دست یابی نایاب۔ نایابی۔ کم یاب۔ کم یابی۔ شرف یاب۔ فیض یاب۔ سزایاب۔ سزایابی وغیرہ ((ف)) تنگ یاب (کم یاب) وغیرہ۔

یات (ع) (صفتِ منسوب مونث جس کے آخر میں یّہ (ی ت) ہو۔ اُس کی جمع عربی میں یات کے ساتھ آتی ہے) نظریات۔ الٰہیات۔ فلکیات۔ دینیات ریاضیات۔ کلّیات۔ جزئیات۔ طبیعیات۔ سماعیات۔ عملیات وغیرہ۔

یار (ہ) (وصفیت) منیار (منڑینی = چوڑی سے) ہتیار (ہاتھ سے) وغیرہ۔

یار (ف) (وصفیت) شہریار۔ بختیار۔ ہوشیار وغیرہ (ف) دستیار (مددگار، ہتھیار) پیش یار۔ (پیش کار۔ بیمار کا قارورہ) وغیرہ۔

یارا (ہ) (وصفیت) گھسیارا۔ پنھیارا۔ دُکھیارا وغیرہ۔

یافتہ (ف) (یافتن = پانا سے) سزا یافتہ۔ سند یافتہ۔ تعلیم یافتہ۔ شہرت یافتہ ترقی یافتہ۔ تربیت یافتہ۔ صحبت یافتہ وغیرہ۔

یانا (ہ) (علامت مصدر) انڈیانا۔ پپیانا۔ تنبیانا۔ ٹھنڈیانا۔ چڑیانا۔ چُندھیانا دھکیانا۔ ڈکیانا۔ سٹھیانا۔ کچیانا۔ کھتیانا۔ لتیانا۔ مینڈیانا۔ ہتھیانا۔ ہریانا۔ ممیانا۔ رریانا۔ لگیانا وغیرہ۔

(جو مصادر کسی آواز یا کسی لفظ سے بنائے جاتے ہیں، اکثر ان میں یہ مصدری علامت استعمال کی جاتی ہے)

یت (ہ) (اسمیت) اپنایت وغیرہ۔

یت (ہ) (وصفیت) اکڑیت۔ برچھیت۔ بکیت (بانک سے) ڈکیت (ڈاکہ سے) پٹیت (پٹہ سے) پھندیت (پھندے سے) پچیت (پیچ سے) پھکیت (پھینکنا سے) چڑھیت (چڑھنا سے۔ سوار) ڈھلیت (ڈھالنا سے۔ سانچہ ساز) کڑکیت۔ کال گنڈیت (سانپ کی قسم) کریت (کال گنڈیت) وغیرہ۔

یت (ع) (اسم منسوب سے جس کے آخر میں ی یا دی، یا انی ہو اسم بنانے کی علامت) آدمیت۔ اصلیت۔ انانیت۔ کیفیت۔ کمیت۔ ماہیت۔ الوہیت۔ للّٰہیت۔ بیضویت۔ صفراویت۔ انسانیت۔ بربریت۔ جنسیت ہیولانیت۔ روحانیت۔ معقولیت۔ مقبولیت۔ فاعلیت۔ قبولیت۔ شوریت شہریت۔ بنگالیت۔ شیلائیت۔ کیتھولکیت۔ نمکینیت۔ سنگینیت۔ یکسانیت وغیرہ

یتا (ہ) (وصفیت) چڑھیتا (چڑھیت) وغیرہ۔

یٹا (ہ) (تصغیر) بمبھٹیا (بامن = برہمن سے) وغیرہ۔

یچ (ہ) (اسمیت) بندھیج (بندھنا سے۔ کفایت شعاری۔ مضبوطی۔ روک۔ پرہیز وغیرہ۔

یدہ (ف) (اُن مصدروں کے مفعول کی علامت ہے جن کے آخر میں یدن ہے جیسے مالیدن سے مالیدہ) دیکھو ہ (ف)۔

یَر (ہ) (وصفیت) گِلیَر (گلنا سے۔ گلا ہوا۔ سُست) وغیرہ۔

یُر (ف) (وصفیت) دلیر (دل سے) وغیرہ۔

یَر (ہ) (حاصل مصدر) ٹھنگیر (ٹھنگیانا سے) گھمیر (گھومنا سے) وغیرہ۔

یرا (ہ) (وصفیت) سپیرا (سانپ سے) لٹیرا (لوٹ سے) کمیرا (کام سے) چچیرا (چچا سے) خلیرا (خالو سے) ممیرا (ماموں سے) پھپھیرا (پھوپا سے)۔ کسیرا (کانسی سے) ٹھٹیرا پتھیرا (پاتھنا سے) چتیرا (چیتنا سے) بھنگیرا (گھٹی ہوئی بھنگ بیچنے والا)۔ لکھیرا (لاکھ کا کام کرنے والا) بہتیرا (بہت سے) وغیرہ۔

یرا (ہ) (اسمیت) اندھیرا (اندھ سے) وغیرہ۔

یرو (ہ) کسیرو (کیس = بال سے) پکھیرو (پنکھ سے) وغیرہ۔

یری (ہ) (وصفیت) پنجیری (پانچ چیزوں سے بنتی ہے) بھنبیری (بھن آواز سے) وغیرہ۔

یڑا (ہ) (اسمیت) اُلجھیڑا (اُلجھنا سے) وغیرہ۔

یزہ (ف) (تصغیر) مشکیزہ (مشک سے) وغیرہ۔

یسا (ہ) (اظہار کیفیت یا حالت کے لئے) ایسا۔ ویسا۔ جیسا۔ کیسا۔ تیسا وغیرہ

یسلا (ہ) (تصغیر) بھدیسلا (بھدا سے) وغیرہ۔

یل (ہ) (آلہ) نکیل (ناک سے) وغیرہ۔

یل (ہ) (وصفیت) جٹیل (جوٹی سے) دُودھیل (دودھ سے) فصیل (غصہ سے) کھپریل (کھپرے سے) مچھیل (موچھ سے) تُندیل (توند سے) دبیل (دبنا سے) بُڑھیل (بوڑھی سے) وغیرہ۔

یل (ہ) (وصفیت) اڑیل (اڑنا سے) پٹیل (پٹنا سے) چٹیل (چوٹ سے) مریل (مرنا سے) سڑیل (سڑنا سے) گھٹیل (گھٹنا سے) بڑھیل (بڑھنا سے) دَبیل (دبنا سے) کرڑیل (کرڑا = سخت سے) گھایل گھاؤ (زخم سے) کٹیل (کاٹنا سے) وغیرہ۔

یلا (ہ) (تصغیر) کگیلا (کاگ = کوّا سے) بگھیلا (باگھ = شیر سے) وغیرہ۔

یلا (ہ) (وصفیت) ادھیلا یا دھیلا۔ اکیلا۔ دُکیلا۔ سوتیلا (سوت = سوکن سے) نویلا (نئے سے) وغیرہ۔

یلا (ہ) (وصفیت) بِسیلا (بِس = زہر سے) کسیلا (کس سے)۔ دھنیلا۔ (دھوئیں سے) غصیلا (غصہ سے) پٹھیلا (پٹھے سے) کھرسیلا (کھرسا سے) تھنیلا (تھن سے) بکسیلا (کسیلا) بجیلا (بیج سے) گدُیلا (گود کا بچّہ) وغیرہ۔

یلا (ہ) (تصغیر) بھنڈیلا (بھانڈ سے) گدیلا (گدے سے) وغیرہ۔

یلا (ہ) (وصفیت) کنکریلا بھڑکیلا رسیلا پپڑیلا (پرت دار) پتھریلا سُریلا۔ شرمیلا۔ جذبیلا۔ دغیلا (داغ سے) نشیلا (نشہ سے) نکیلا۔ (نوک سے) سجیلا۔ سُریلا۔ گٹھیلا۔ جڑیلا۔ رنگیلا۔ زہریلا۔ خرچیلا۔ پُھرتیلا چمکیلا چمکیلا۔ کٹیلا۔ جوشیلا۔ چٹیلا۔ چربیلا چھبیلا۔ گبریلا۔ دھجیلا۔ رگیلا۔ نسیلا۔ روگیلا۔ ریتیلا۔ گُندیلا۔ گوند پیدا کرنے والا درخت لچیلا (لیس دار۔ نازک) مٹریلا (جو اور مٹر ملے ہوئے) ہھکیلا۔ ہٹیلا۔ مڈیلا۔ دنتیلا مشقیلا وغیرہ۔

یلو (ہ) (وصفیت) گھریلو وغیرہ۔

یلی (ہ) ادھیلی یا دھیلی۔ہتھیلی۔بھنیلی وغیرہ۔
(بھنیلی میں لاحقہ یلی پیار کی تصغیر پر بھی محمول ہو سکتا ہے)

یں (ہ) علامت جمع مونث اسما کے لئے جن کے آخر میں ی نہ ہو جیسے گھٹائیں۔میزیں وغیرہ۔

ین (ع) تثنیہ کی علامت ہے بغلین نعلین کعبتین۔قُلّتین۔دارین کونین وغیرہ۔

ین (ع) (جمع مذکر کی علامت) کاملین۔ماہرین۔زائرین وغیرہ۔

ین (ف) (وصفیت) شوقین۔مرضین (یا مرضینا بگڑ کر مرجھینا ہو گیا) نمکین۔شیرین۔سنگین۔رنگین۔زرّین سیمین۔خونین۔مشکین۔عنبرین۔بلورین زمردین۔پوستین۔نقشین۔آتشین۔آخرین۔آستین (اصل میں دستین ہی) آہنین وابسین۔شکرین وغیرہ (ف) مومین۔چرمین۔برنجین۔گندمیں۔گوشتیں۔زبرجدین۔شیر برفین (شیر کی صورت جو برف سے بنائی جائے) پشمین۔کاغذین وغیرہ۔

ینہ وصفیت۔دیرینہ۔روزینہ۔مہینہ۔کمینہ۔لوزینہ۔نرینہ۔پشمینہ۔آئینہ (اصل آہنینہ) مشکینہ۔عنبرینہ۔پارینہ۔چوبینہ وغیرہ (ف) دافینہ (کہنہ)۔دستینہ (کنگن) عنبرینہ (گلے کے ایک زیور کا نام) گرگینہ وغیرہ۔

یّہ (ع) (علامت صفت منسوب مونث جیسے عربی مذکر ہے عربیہ مونث۔ اس کی جمع یات کے ساتھ آتی ہے دیکھو یات۔یہ دونوں مرکب لاحقے ہیں) مرجیہ قدریہ۔جبریہ۔امامیہ۔نظریہ۔فرضیہ۔مغلیہ۔فاطمیہ۔عباسیہ۔اُمویہ وغیرہ۔
اردو میں اس لاحقے سے جو الفاظ بنائے جاتے ہیں وہ اکثر مذکر ہوتے ہیں!

نوٹ:۔ واضح ہو کہ جن لاحقوں کے آگے قوسین میں وصفیت کا لفظ لکھا گیا

اُن سے بنائے ہوئے الفاظ اکثر ایسے ہیں جن میں اب اسمیت و صفیت پر غالب آگئی ہے۔

آریائی زبانوں کا چوتھا مشترک اُصُول

چوتھا اُصُول آریائی زبانوں میں یہ ہے کہ حسب ضرورت ہر لفظ سے فعل بنالیا جاتا ہے۔ منجملہ آریائی زبانوں کے انگریزی زبان سے جو ہندوستانی مدارس میں بہت رائج ہے متعدد مثالیں اس اُصُول کی ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

National نیشنل = قومی سے Nationalise نیشنلائز مصدر بنایا گیا ہے جس کے معنی ہیں قوم میں داخل کرنا۔

Natural نیچرل = طبیعی۔ خلقی۔ مزاجی وغیرہ سے Naturalise نیچرلائز مصدر بنایا گیا ہے جس کے معنی ہیں عادی کرنا خو ڈالنا وغیرہ۔

Organ آرگن = عضو سے Organise آرگنائز = بنانا۔ ترتیب دینا بندوبست کرنا۔

Origin اوریجن = شروع۔ اصل۔ مخرج سے Originate اوریجنیٹ = ایجاد کرنا۔ شروع ہونا۔

Parallel پیرالل = متوازی۔ برابر فاصلے پر سے Parallel پیرالل ہی مصدر بنایا ہے جس کے معنی ہیں مطابق کرنا۔ برابر کرنا۔

Register رجسٹر سے بجنسہ رجسٹر ہی مصدر ہے جس کے معنی ہیں درج رجسٹر کرنا Simple سمپل = سادہ۔ صاف سے مصدر بنایا گیا ہے Simplify سمپلیفائی = آسان کرنا۔

Solid سالڈ = ٹھوس مضبوط سے مصدر بنایا گیا ہے Solidify

سالڈیفائی = ٹھوس بنانا۔ مضبوط بنانا

Acid ایسڈ = تیزاب سے Acidify ایسڈیفائی = تیزاب بنانا

Magnet میگنٹ = مقناطیس سے مصدر نکلا ہے Magnetize میگنیٹائز = مقناطیس بنانا۔ مقناطیس کی طرح کھینچنا۔

Oxide آکسائڈ سے Oxidate آکسی ڈیٹ اور Oxidize آکسی ڈائز دو مصدر بنائے گئے ہیں جن کے معنی ہیں آکسائڈ بنانا۔

Oxygen آکسیجن سے Oxygenate آکسی جینٹ اور Oxygenize آکسی جینائز دو مصدر بنائے گئے ہیں جن کے معنی ہیں آکسیجن کے ساتھ ترکیب دینا۔

Chloride کلورائڈ سے Chloridize کلوریڈائز مصدر نکلا ہے جس کے معنی فوٹوگرافی میں حسب ذیل ہیں: چاندی کا کلورائڈ تصویر پر چڑھایا تاکہ اس پر سورج کی نورانی کرنیں اپنا اثر ڈال کر اس میں تغیر نہ پیدا کر سکیں۔

Iodine آیوڈین سے Iodize آیوڈائز مصدر نکلا ہے جس کے معنی ہیں آیوڈین سے متاثر کرنا۔

Carbon کاربن سے Carbonize کاربونائز = آگ کے اثر سے کاربن میں تبدیل کرنا۔

Sulphur سلفر = گندھک سے Sulphurate سلفوریٹ گندھک کے ساتھ ترکیب دینا۔

Arsenic آرسنک = سنکھیا سے Arsenicate آرسنیکیٹ سنکھیا کے ساتھ مرکب کرنا۔

Nitre نائٹر شورہ سے Nitrify نائٹریفائی = شورہ میں تبدیل کرنا

Nitrogen نائٹروجن سے Nitrogenize نائٹروجنائز = نائٹروجن کے ساتھ ترکیب دینا۔

Hydrogen ہیڈروجن سے Hydrogenize ہیڈروجنائز = ہیڈروجن کے ساتھ ملانا۔

Botany بوٹینی = نباتات سے Botanize بوٹنائز = نباتات کی تحقیقات کرنا۔

Geology جیالوجی = علم طبقات الارض سے Geologize جیالوجائز = طبقات الارض کی تحقیقات کرنا۔

Camphor کیمفر = کافور سے Comphorate کیمفوریٹ = کافور ملانا۔

Mineral منرل = معدنی چیز سے مصدر بنایا ہی Mineralize منرلائز = معدنی چیز میں تبدیل کرنا۔

Petrify پٹریفائی = پتھر بن جانا یا بنادینا۔ یہ مصدر Petra پیٹرا = پتھر سے بنایا گیا ہو جو ایک یونانی لفظ ہے۔

Syphilis سفلس = آتشک سے Syphilize سفی لائز مصدر بنایا گیا ہی جس کے معنی ہیں آتشک کا ٹیکہ لگانا۔

اردو مصادر

اردو میں جو مصادر بنائے گئے ہیں ان کی دو بڑی قسمیں ہیں:۔

اوّل وہ مصادر ہیں جو آواز سے بنائے گئے ہیں۔

دوم وہ مصادر ہیں جو عام الفاظ سے بنائے گئے ہیں۔

پہلی بڑی قسم کے مصادر تین چھوٹی قسموں میں منقسم ہوتے ہیں جو حسب ذیل ہیں:۔

(ا) وہ مصادر جن میں آواز مکرّر ہے جیسے بلبلانا۔

(ب) وہ مصادر جن میں دوسری آواز پہلی آواز سے کسی قدر مختلف ہے جیسے کلبلانا۔

(ج) وہ مصادر جن میں آواز مکرّر نہیں ہے جیسے چھینکنا۔

(ا) مصادر کی مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

(واضح ہو کہ آوازیں دو قسم کی ہیں۔ ایک سماعی جو کانوں سے سنائی دیتی ہیں۔ دوسرے ذہنی جو کانوں سے سنائی نہیں دیتیں بلکہ سامعہ کے سوا باقی چار حواس یعنی ذائقہ۔ لامسہ۔ باصرہ۔ شامّہ سے جو اثر محسوس ہوتا ہے، اس کو سماعی آوازوں کی طرح خاص آوازوں سے تعبیر کرتے ہیں مثلاً پانی کا جھلمل جھلمل کرنا۔ یہ ایک خاص کیفیت ہے جو آنکھوں سے محسوس ہوتی ہے۔ پس جھلمل جھلمل کوئی سماعی آواز نہیں ہے بلکہ ایک ذہنی آواز ہے جس سے مشاہدہ کی ہوئی کیفیت تعبیر کی گئی ہے۔ تاروں کا جھلملانا بھی اسی پر قیاس کرو)

ربجھانا (کسی چیز کا سڑ کر کھدبدانا) بُربرانا (خشک چیز کا برکنا) بڑبڑانا۔ (منہ ہی منہ میں بولنا) بَلبَلانا (اونٹ کا مست ہو کر بولنا) بغبغانا (اونٹ یا کبوتر کا

مستا کر آواز نکالنا) بلبلانا (بے قراری سے رونا) بُھربُھرانا (ٹھنڈ نا۔ بکھرنا) بھنبھنانا۔ پٹپٹانا (حسرت و افسوس کرنا) پرپڑانا (زبان میں مرچیں لگنا)۔ پڑپڑانا (دستوں کا آنا) پلپلانا (نرم کرنا گھلانا) پُلپُلانا (منہ سے چوسنا) پھٹپھٹانا۔ پھدپھدانا۔ پُھرپُھرانا۔ پھڑپھڑانا۔ پھُسپھسانا (کانا پھوسی کرنا) پھنپھنانا۔ تمتمانا۔ تنتنانا۔ تھرتھرانا۔ تھلتھلانا۔ ترترانا۔ ٹلٹلانا (دست آنا) ٹمٹمانا۔ ٹنٹنانا۔ (گھنٹہ بجانا) ٹھنٹھنانا (گھنٹی بجانا) جھرجھرانا۔ جھلجھلانا۔ جھمجھمانا۔ جھنجھنانا۔ چپچپانا۔ چرچرانا۔ چرچرانا۔ چُرچُرانا (جلتے ہوئے تیل میں پانی پڑ کر آواز نکلنا) چلچلانا۔ چنچنانا۔ چھپھانا۔ چُھچُھانا۔ چُھلچُھلانا (پیشاب کرنا) چھنچھنانا۔ دغدغانا۔ دگدگانا۔ دندنانا۔ ڈبڈبانا۔ ڈہڈہانا۔ سرسرانا۔ سلسلانا (کیڑوں کا رینگنا) سنسنانا۔ غتغنانا۔ کلکلانا۔ کٹکٹانا (دانت پیسنا) کپکپانا۔ کڑکڑانا۔ (گھی یا تیل بگھارنا) کُڑکُڑانا (انڈے دینے کے ایّام میں مرغی کا بولنا) کھٹکھٹانا۔ کھڑکھڑانا۔ کھکھلانا۔ کھنکھنانا (بچّہ کا ناک میں رونا) گجگجانا (کیڑوں کا رینگنا) گُدگُدانا۔ گڑگڑانا (بادل کا گرجنا) گُڑگُڑانا (پیٹ میں قراقرا ہونا) گِڑگِڑانا۔ گُنگنانا۔ گھڑگھڑانا۔ گھنگھنانا۔ لُپلُپانا۔ لَخلَخانا۔ لَسلَسانا۔ لہلہانا۔ مچمچانا۔ مَرمَرانا (نئی جوتی کا چوں چوں کرنا) مُرمُرانا۔ (دو سخت جسموں کا ٹکرانا) منمنانا۔ ہپہپانا (ہانپنا) ہلہلانا (تھرتھرانا) ہنہنانا وغیرہ۔

(ب) مصادر کی مثالیں:۔

تڑپھڑانا۔ جگمگانا۔ جھلملانا۔ چرپرانا (ٹیس لگنا۔ مرچیں لگنا) دڑبڑانا۔ ڈگمگانا۔ ڈھلملانا۔ سٹپٹانا۔ کسمسانا۔ کلبلانا (کیڑوں کا رینگنا) کُلبُلانا۔ کھدبدانا۔ لڑبڑانا۔ لڑکھڑانا۔ ہڑبڑانا۔ ہلبلانا وغیرہ۔

(ج) مصادر حسب ذیل پانچ شکلوں میں تقسیم ہوتے ہیں:

(ج ۱) وہ مصادر جن میں آواز کے بعد علامت مصدر نا۔ یا۔ انا۔ یا یانا ہو۔

(ج -۲) وُہ مصادر جن کے آخر میں مصدری علامت انا ہے اور اس علامت سے پہلے جو آواز ہے وہ مشدّد ہے۔

(ج -۳) وہ مصادر جن کے آخر میں مصدری علامت کنا ہے جو کرنا کا مخفف ہے۔

(ج -۴) وہ مصادر جن کے آخر میں مصدری علامت کنا کی جگہ سنا ہے جو کنا ہی سے بدل کر بنی ہے۔

(ج -۵) وہ مصادر جن کے آخر میں مصدری علامت کارنا ہے جو کرنا کا اشباع ہے

(ج -۱) مصادر کی مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں:-

بھُرنا۔ بُھرنا۔ پتھنا۔ پھٹنا۔ بھِرنا۔ جھٹرنا۔ چرنا۔ چوسنا۔ چکھنا۔ چھدنا۔ چھڑنا۔ چھنّا۔ دغنا۔ دُھنّا۔ دھسنا۔ گھُسنا۔ گھِسنا۔ پسنا۔ کٹنا۔ کُٹنا۔ کھُدنا۔ لتھنا۔ متھنا۔ کترنا۔ کُترنا۔ ممیانا (میں میں کرنا) ریریانا۔ (ریں ریں کرنا) گگیانا (بندر کی آواز۔ کیں کیں کرنا۔ رانبھنا یا رمبھانا (گائے کی مرکب آواز۔ ریں بھیں کرنا) ٹٹریانا یا ٹرٹریانا وغیرہ

(ج -۲) کی مثالیں حسبِ ذیل ہیں:-

اَڑانّا۔ بڑاّنا۔ بلاّنا۔ پھرّانا۔ ٹرّانا۔ تھرّانا۔ بھنّانا۔ تڑانا۔ چرّانا۔ چلاّنا۔ غرّانا۔ جھلاّنا وغیرہ۔

(ج -۳) مصادر کی بہت سی مثالیں ہم نے لاحقوں کی ذیل میں درج کی ہیں لاحقہ کنا میں دیکھو۔ یہاں چند اور مثالیں درج کی جاتی ہیں:-

اوکنا (قے کرنا)۔ برکنا۔ پھسکنا۔ تپکنا۔ ٹپکنا۔ جلکنا۔ چمکنا۔ چونکنا۔ درکنا۔ دڑکنا۔ ڈرُوکنا۔ ڈلکنا۔ دمکنا۔ دہکنا۔ رڑکنا۔ سُبکنا۔ لہکنا۔ مُسکنا۔ مسکنا۔ مہکنا۔ ہمکنا۔ ٹسکنا (درد ہونا)۔ ٹھوکنا۔ ٹھمکنا۔ جیکنا۔ چٹکنا۔ غنکنا۔ کھسکنا۔ کوکنا۔ کسکنا۔ گہکنا۔ چھنکنا وغیرہ۔

(ج -۴) مصادر کی مثالیں حسبِ ذیل ہیں:-

دھانسنا۔ کھانسنا۔ کھونسنا۔ ٹھونسنا۔ کھُنسنا یا کھسانا۔ ہنسنا۔ ہینسنا وغیرہ۔

واضح ہو کہ جس طرح لاحقہ کنا بعض دفعہ سُنا سے بدل جاتا ہے اسی طرح کبھی کبھی اس کی تبدیلی چنا۔ خنا۔ غنا۔ قنا۔ گنا سے بھی ہوتی ہے مثلاً دبوچنا (اصل دبوکنا) چیخنا (اصل چیکنا) پھُٹغنا۔ پٹخنا۔ تڑخنا۔ تڑقنا۔ چُرغنا۔ رینگنا وغیرہ۔

(ج۔٥) مصادر کی مثالیں لاحقہ کارنا کی ذیل میں درج کی گئی ہیں۔ وہاں دیکھو۔

واضح ہو کہ کبھی کارنا بدل کر گارنا بھی ہو جاتا ہے جیسے جھنگارنا (جھنگر کا جھیں جھیں کرنا)

دوسری بڑی قسم ہم نے وہ بتائی ہے جس میں مصادر عام الفاظ سے بنائے گئے ہیں۔ اس قسم کے مصادر چار چھوٹی قسموں میں منقسم ہوتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(اوّل) وہ مصادر جو ہندی الفاظ سے بنائے گئے ہیں۔

(دوم) وہ مصادر جو فارسی الفاظ یا مصادر سے بنائے گئے ہیں۔

(سوم) وہ مصادر جو عربی الفاظ یا مصادر سے بنائے گئے ہیں۔

(چہارم) وہ مصادر جو دو الفاظ سے ملا کر بنائے گئے ہیں، یا ایسے الفاظ سے بنائے گئے ہیں جو خود سابقوں یا لاحقوں کے ذریعہ سے بنے ہیں۔

قسم اوّل کی مثالیں:۔

اٹکلنا (اٹکل سے) اُجالنا (اُجالا سے) اسیسنا (اسیس = دعائے خیر سے) الاپنا (الاپ سے) املنا (آملہ یا املی سے) آنجنا (انجن = سُرمہ سے) انڈیانا (انڈے سے) آنکنا (آنک = ہندسہ۔ اندازہ سے) انگلانا (انگلی سے) اوندھانا (اوندھا سے) باسنا اور بسنا (باس = بُو سے) اوٹنا۔ (ذمہ لینا) (اوٹ = آڑ۔ پناہ سے)۔ اینڈنا (اینڈ = سُستی سے) بلاسنا (بلاس = عیش سے) بلنا (بل سے) بلہارنا

(بلہار = قربان سے) بھرانا (بھاری سے) بھربھرانا (بھربھرا سے) بُلبلانا (بھوبل سے) پٹڑا جانا (پیڑی سے) پپیانا (پیپ سے) پتلانا (پیتل سے) پتھرانا (پتھر سے) پتیانا۔ (پت = اعتبار سے) پاچھنا (پچھنے سے) پرانا (پیڑ - درد سے) پنہانا (پانی سے) پنیانا (پانی سے) پھپھوندنا (پھپھوندی سے) تاپنا۔ تپنا۔ تپانا (تاپ = حرارت سے) تنبیانا (تانبے سے) تھتھانا (تھوتھنی سے) تیورانا (تیور سے) تھڑنا (تھوڑا سے) ٹکرانا (ٹکّر سے) ٹھرنا (ٹھر سے) ٹھکرانا (ٹھوکر سے) ٹھگنا (ٹھگ سے) ٹھنڈیانا (ٹھنڈا سے)۔ جُتیانا (جوتی سے) جگالنا (جگالی سے) جٹھالنا (جھوٹ سے) چتھاڑنا (چیتھڑے سے)۔ سَنکنا (سین = اشارہ سے) چُٹیانا (چوٹ سے) چکٹنا (چیکٹ سے) چکنانا (چکنا سے) چکرانا (چکّر سے) چندھیانا (چندھا سے) چوٹانا (چوٹا سے) چپکلانا (چپکلا سے) چھتیانا۔ (چھاتی سے) چھلنا (چھل = فریب سے) دلنا (دال سے) دھارنا (دھار سے) ڈگرنا۔ (ڈگر = رستہ سے) ڈولنا (ڈول سے) ریتنا (ریت سے) سادھنا۔ سدھنا (سیدھا سے) سٹھیانا (ساٹھ سے) سُدھنا۔ سودھنا (سُدھ سے) سراپنا (سراپ = دعائے بد سے) سنگارنا (سنگار سے) سوندھنا (سوندھا سے) سہارنا (سہارا سے) سیلنا (سیل = نمی سے) کتھنا (کتھا سے) کجلانا (کاجل سے) کچیانا (کچّا سے) کسانا۔ کسیاجانا (کس یا کانسی سے) کچرانا (کیچڑ سے) کیلنا (کیل = میخ سے) کلیانا (کلی سے)۔ کنیانا۔ (کانی یا کنّی سے) کھتیانا (کھاتہ سے) گانٹھنا (گانٹھ سے) گہرانا (گہرا سے) گنتنا۔ (گن سے) گھُننا (گُھن سے) لبھانا (لوبھ = لالچ سے) للچانا (لالچ سے) لمبانا (لمبا سے) لٹھیانا (لاٹھی سے) لجانا (لاج = شرم سے) لڑیانا (لڑی سے) لکیرنا۔ (لکیر سے) لہرانا (لہر سے) منڈیانا (مانڈی = کلف سے) مولنا (مول یا مور سے) مونڈنا (مونڈ = سر سے) مینڈیانا (مینڈ سے) ناتھنا (نتھ سے) نوتنا (نوتہ سے)۔ ہتیانا (ہاتھ سے) ہریانا (ہرا سے) وغیرہ۔

قسم دوم کی مثالیں :-

آزمانا (آزمودن کے امر آزما سے) انگیزنا (انگیختن کے امر انگیز سے) بخشنا (بخشیدن کے امر بخش سے) برمانا (برمہ سے) تراشنا (تراشیدن کے امر تراش سے) تُرشاجانا (ترش سے) خریدنا (خریدن کے حاصل مصدر خرید سے) داغنا (داغ سے) درگزرنا (درگزر سے جو مصدر درگزشتن کا امر ہی) رندنا (رندیدن = چھیلنا۔ تراشنا کے امر رند سے) رنگنا۔ (رنگ سے) بجانا (فارسی لفظ بجا سے) سرفرازنا (سرفراز سے) سردانا (سرد سے) سہمنا (سہم = خوف سے) شرمانا (شرم سے) فرمانا (فرمودن کے امر فرما سے) گزرنا (گزشتن کے امر گزر سے) گزارنا (گزاردن کے امر گزار سے) گزرانا (گزرانیدن کے امر گزران سے) گمنا۔ گمانا (گم سے)۔ گردانا (گردانیدن کے امر گردان سے) لرزنا (لرزیدن کے امر لرز سے) مستانا (مست سے) نرمانا (نرم سے) نوازنا (نواختن کے امر نواز سے) نگندنا (نگندن بخیہ کرنا کے امر نگند سے) ورغلانا (ورغلانیدن کے امر ورغلان سے) وغیرہ۔

قسم سوم کی مثالیں :-

بخشنا (بحث سے) بدلنا (بدل سے) تحصیلنا۔ تحصیل سے) دفنانا (دفن سے) غلافنا۔ غلیفنا (غلاف سے) قبولنا (قبول سے) کفنانا (کفن سے) خرچنا (خرچ سے اصل میں خرج ہی) افطارنا (افطار سے) تمیزنا (تمیز سے) تجویزنا (تجویز سے) ضدیانا (ضد سے) کہلانا (کاہل سے) وغیرہ۔

قسم چہارم کی مثالیں :-

آسکنا [آسکت سے۔ آسکت = آ (نفی) + شکتی = طاقت] آلکسانا۔ [آلکس۔ آلکس = آل (روکنا + کس (حرکت)] بولانا [باؤلا سے۔ باؤلا = باؤ (ہوا) + لا (علامت صفت)] بھسکنا [بھینس کی طرح کھانا] (بھینس + کھانا)

بھکسنا اور بھکوسنا اسی کی مقلوب شکلیں ہیں۔

پپولنا [پوپلا سے۔ پوپلا = پوپو (آواز) + لا (علامت صفت)] پڑتالنا۔ [پڑتال صحیح پڑتال سے۔ پرتال۔ پر (دوسرا) + تول] تتلانا [توتلا سے۔ توتلا = توتو (آواز) + لا (علامت صفت)] تہرانا [تہرا سے۔ تہرا = ت (تین) + ہرا (علامت صفت)] تسرانا [تیسرا سے۔ تیسرا = ت (تین) + سرا = ہرا (علامت صفت)] جھڑپکنا (جھڑنا + پکنا)۔ چورسانا [چورس سے۔ چورس = چو (چار) + رس] دُہرانا [دُہرا سے۔ دہرا = دو + ہرا (علامت صفت)]۔ دُھندلانا [دُھندلا سے۔ ڈھندلا = دُھند + لا (علامت صفت)]۔ کانورانا [کانورا سی کانورا = کائیں + باورا (باؤلا)] گدلانا [گدلا سے۔ گدلا = گاد + لا (علامت صفت)] کبڑانا [کبڑا سے۔ کبڑا = کوب + ڑا (علامت صفت)] لنگڑانا [لنگڑا سے۔ لنگڑا = لنگ + ڑا (علامت صفت)] نکھارنا [نکھار سے۔ نکھار = ن (نفی) + کھار (میل)] سٹپٹانا [سٹی (عقل) + پٹ] لٹپٹانا [اُلٹ پلٹ سے۔ اوّل کا الف اور ایک لام حذف کر دیا گیا] وغیرہ۔

فارسی زبان میں بھی اسی طرح مصادر بنائے گئے ہیں

فارسی بھی ایک آریائی زبان ہے۔ اہل ایران نے بھی بالکل اسی طرح اپنی زبان سے اور عربی زبان سے الفاظ لے کر مصدر بنائے ہیں۔ یہاں کچھ مثالیں ایسے مصدروں کی لکھی جاتی ہیں، تاکہ معلوم ہو کہ یہ طریقہ تمام آریائی زبانوں میں جاری ہے۔

(۱) فارسی مصادر فارسی الفاظ سے۔

آسیدن = پیسنا (آس = چکی سے) آشنائیدن = تیرنا (آشنا = تیراک۔ سے) آغازیدن = شروع کرنا (آغاز = شروع سے) آغوشیدن یا

آغوشیدن = بغل میں لینا (آغوش یا آگوش = بغل سے) آگاہیدن = خبردار ہونا (آگاہ = خبردار سے) آماسیدن = ورم کرنا (آماس = ورم سے) ارمانیدن = آرزو کرنا (ارمان = آرزو سے) انباردن = ڈھیر کرنا۔ پاٹنا (انبار = ڈھیر سے) انجامیدن = پورا ہونا (انجام = خاتمہ سے) پاسیدن = پہرہ دینا (پاس = پہرہ سے) پرخاشیدن = لڑنا (پرخاش = لڑائی سے) پرہیزیدن = پرہیز کرنا (پرہیز سے) پناہیدن = پناہ لینا (پناہ سے) پندیدن = نصیحت کرنا (پند = نصیحت سے) ۔ پیوستن = ملانا جوڑنا (پے = پٹھا۔ تانت + بستن = باندھنا) جنگیدن = لڑنا (جنگ سے) جوشیدن = جوش مارنا (جوش سے) چرخیدن = گھومنا (چرخ سے) خاموشیدن یا خموشیدن = چپ ہونا (خاموش یا خموش سے) خشکیدن = سوکھنا (خشک سے) دوغیدن = دودھ کا دہی بنانا (دوغ = دہی سے) زابیدن = کسی صفت سے متصف ہونا (زاب = صفت سے) سُرفیدن = کھانسنا (سُرفہ = کھانسی سے) شاندن = کنگھی کرنا (شانہ = کنگھی سے) شاہیدن = پادشاہی کرنا (شاہ سے) شرمیدن = شرمانا (شرم سے) غربالیدن = چھاننا (غربال = چھلنی سے) گزافیدن = بیہودہ بکنا (گزاف سے) لافیدن = شیخی مارنا (لاف = شیخی سے) لنگیدن = لنگڑانا (لنگ سے) ماسیدن = دہی بنانا (ماست سے ت اُڑ گئی) مُشتن = مٹھی مارنا (مشت سے) نازیدن = ناز کرنا (ناز سے) نہاریدن = نہاری کھانا (نہاری سے) نیازیدن = حاجت چاہنا (نیاز = حاجت سے) ہراسیدن = ڈرنا (ہراس = ڈر سے) ہوشیدن = سمجھنا (ہوش = عقل سے) وغیرہ

(۲) فارسی مصادر عربی الفاظ سے۔

رعشیدن = کانپنا (رعشہ سے) رقصیدن = ناچنا (رقص سے) شمیدن = سونگھنا (شم سے) طلبیدن = طلب کرنا (طلب سے) طلوعیدن = طلوع کرنا (طلوع سے)

عطیدن = چھینکنا (عطسہ = چھینک سے) غارتیدن = لوٹنا (غارت سے) فہمیدن = سمجھنا (فہم سے) نثاریدن = نچھاور کرنا (نثار سے) ہلاکیدن = ہلاک ہونا (ہلاک سے) وغیرہ۔

ایک عجیب غلطی مذکورہ بالا چار اُصول ہیں، جو آریائی زبانوں میں عام طور پر پائے جاتے ہیں اور انھیں سے لفظوں کے بنانے میں کام لیا جاتا ہے۔ ان میں سے پہلے تین اُصول سامی خاندان کی زبانوں میں مفقود ہیں۔ چوتھا اصول البتہ عربی زبان میں بھی پایا جاتا ہے۔ مگر مصادر کے اوزان اس زبان میں مقرر ہیں یعنی ثلاثی اور رُباعی۔ اس بنا پر جب تک کہ وہ الفاظ جن سے نئے مصدر بنائے جائیں، سہ حرفی یا چار حرفی نہ ہوں، یہ اصول اس زبان میں جاری نہیں ہوتا۔ ہمارے بعض ذہین اور طبّاع دوستوں نے جو عربی ادب میں کافی دستگاہ رکھتے ہیں، غلطی سے یہ خیال کیا ہے کہ عربی زبان میں تیسرا اُصول بھی موجود ہے۔ مثلاً وہ الفاظ عطشان۔ حرمان۔ فرقان میں ان کو، خلبوت میں وت کو، عفریت میں یت کو، قدموس میں وس کو اور غسلین میں ین کو لاحقے بتاتے ہیں۔ حالانکہ عربی زبان میں اسما اور صفات کے خاص اوزان مقرر ہیں۔ فقط سہ حرفی مادّے ان اوزان کے سانچوں میں ڈھالے جاسکتے ہیں۔ اگر کوئی لفظ تین حرفوں سے زیادہ مثلاً چار یا پانچ حرف کا ہو، تو وہ ان اوزان میں بغیر حذف و اسقاط کے نہیں ڈھل سکتا۔ برخلاف اس کے آریائی زبانوں میں جن الفاظ کے آخر میں لاحقے لگائے جاتے ہیں، ان کے لئے نہ تو یہ قید ہے کہ وہ خاص تعداد کے حروف سے مرکب ہوں اور نہ لاحقے لگانے کے وقت اُن میں حذف و اسقاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً پرہیز ایک پنج حرفی لفظ ہے اُس کے آخر میں بے تکلف لاحقہ گار لگاکر پرہیزگار بنالیا گیا ہے۔ آزمائش چھ حرف کا

لفظ ہو۔ لاحقہ گاہ لگا کر ہم اُس سے آزمائش گاہ بے تکلف بنا سکتے ہیں۔

غرضکہ آریائی زبانوں کے ان بڑے مشترک اصولوں سے جو اُردو زبان میں پائے جاتے ہیں اور جن کی مدد سے ہزار ہا الفاظ بنائے گئے ہیں، یہ بات بیّن طور پر ثابت ہوگئی کہ اردو ایک آریائی زبان ہو اور اس کی موجودہ حالت کیسی ہی ادنا کیوں نہ ہو، تاہم یہ قابلیت اس میں موجود ہے کہ اگر ہم اُس کو اُس کی فطرت کے مطابق آگے بڑھانا اور ترقی دینا چاہیں، تو بلاشبہ وہ دنیا کی ترقی یافتہ آریائی زبانوں کی طرح علمی زبان بن سکتی ہو۔

اردو زبان میں آریائی اور سامی عنصروں کا تناسب

ہمارے بعض دوست اُردو زبان کے غیر آریائی ہونے کا ثبوت عجیب طرح دیتے ہیں۔ وہ اُردو زبان کی کسی کتاب کو اٹھا کر اُس میں سے تھوڑی سی عبارت کہیں سے انتخاب کر لیتے ہیں، اور اس عبارت کے الفاظ گن کر بتاتے ہیں کہ دیکھو! اس میں عربی کے الفاظ بمقابلہ فارسی اور ہندی کے زیادہ ہیں۔ حالانکہ یہ بات کہ عبارت میں عربی الفاظ زیادہ آئیں، یا ہندی وغیرہ کچھ تو مضمون کی نوعیت پر موقوف ہو اور کچھ لکھنے والے کے طبعی میلان پر، مثلاً آریہ سماجیوں کا مشہور اخبار "پرکاش" جو لاہور سے نکلتا ہو، سنسکرت اور بھاشا کے الفاظ بکثرت استعمال کرتا ہو "الہلال" میں جو کلکتہ سے شائع ہوتا تھا اور جس کے اڈیٹر ہمارے دوست مولانا ابوالکلام تھے، عربی الفاظ کی بھرمار ہوتی تھی۔ اس مطلب کے لئے اگر صحیح استدلال کرنا ہو، تو ہمارے نزدیک اس جدول پر ایک نظر ڈال لینی چاہیے۔ جو مرحوم سیّد احمد دہلوی نے اپنی مشہور لغات "فرہنگ آصفیہ" کے آخر میں درج کی ہو اور جس میں اردو زبان کے ہر قسم کے الفاظ زبانوں کی نوعیت کے لحاظ سے گنوائے گئے ہیں۔

جدول مذکورۂ بالا حسب ذیل ہے:

تمام الفاظ مندرجۂ فرہنگ آصفیہ	۵۴۰۰۹

یہ مجموعی تعداد ہے، اس کی تفصیل یوں بتائی جاتی ہے:-

ہندی جس کے ساتھ پنجابی اور پوربی زبان کے بعض خاص الفاظ بھی شامل ہیں	۲۱۶۴۴
اردو یعنی وہ الفاظ جو غیر زبانوں سے ہندی کے ساتھ مل کر بنے ہیں	۱۷۵۰۵
عربی	۷۵۸۴
فارسی	۶۰۴۱
سنسکرت	۵۵۴
انگریزی	۵۰۰
مختلف	۱۸۱
میزان کل	۵۴۰۰۹

اس کے بعد مختلف الفاظ کی فہرست جداگانہ دی گئی ہے، جو حسب ذیل ہے:-

ترکی	۱۰۵	
عبرانی	۱۱	۱۸
سُریانی	۷	
یُونانی	۲۹	
پرتگالی	۱۲	
لاطینی	۴	
فرینچ	۳	۵۸

پالی	۲
برہمی	۲
مالاباری	۱
ہسپانوی	۱
میزان کل	۱۸۱

اس جدول سے حسب ذیل نتائج واضح طور پر نکلتے ہیں:-

(۱) ہندی کے الفاظ ہماری زبان میں تمام زبانوں سے زیادہ ہیں، جو بمقابلہ کل مجموعہ کے نصف کے قریب ہیں اور عربی کے الفاظ سے سہ چند ہیں - اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ہماری زبان کی اصلی زمین یا بُنیاد ہندی ہے۔ پس جو حضرات ہماری زبان کو کھینچ تان کر عربی کی طرف لے جانا چاہتے ہیں، وہ ایک ایسی غلطی کا ارتکاب کرتے ہیں جس سے اس کی زبان کی فطرت بگڑ جائے گی۔

(۲) ہندی الفاظ کے بعد دوسرا درجہ ان الفاظ کا ہے جو غیر زبانوں سے ہندی کے ساتھ مل کر بنے ہیں۔ یہ الفاظ مجموعی الفاظ کے مقابلہ میں قریب ایک تہائی کے ہیں۔ اس سے بیّن طور پر ثابت ہوتا ہے کہ زبان میں توسیع اور ترقی کا جو میلان ہے، اُس کا منشا یہ ہے کہ ہندی کے ساتھ غیر زبانوں کے الفاظ ملائے جائیں اور اس طریقہ سے نئے الفاظ بنائے جائیں۔ اس بنا پر جو لوگ اس زبان کی ترقی کے خواہاں ہیں، وہ اُس کی قدرتی رفتار کو سمجھ کر ہندی کے ساتھ غیر زبانوں کے الفاظ ملا کر جدید الفاظ بنائیں۔

(۳) چونکہ دوسری قسم کے الفاظ ہندی اور غیر زبانوں کے ملاپ سے بنائے گئے ہیں، اس لئے صاف ظاہر ہے کہ اُن کا شمار ہندی الفاظ میں ہے۔ اب اگر یہ الفاظ اور پہلی قسم کے الفاظ اور فارسی، سنسکرت اور انگریزی کے الفاظ (کہ یہ

تینوں زبانیں بھی آریائی ہیں) نیز (۵۸) الفاظ مختلف الفاظ ہیں سے (کہ یہ بھی آریائی زبانوں کے ہیں) سب جمع کئے جائیں، تو ان کی تعداد (۲۰۲۳ ۴ ۶) ہوتی ہے۔ اس تعداد کا مقابلہ عربی الفاظ کی تعداد سے عبرانی اور سریانی کے (۱۸) الفاظ ملا کر کرو (یہ دونوں زبانیں بھی عربی کی طرح سامی زبانیں ہیں) اب سامی الفاظ کی مجموعی تعداد (۷۶۰۲) ہوتی ہے جو آریائی الفاظ کے مقابلہ ہیں چھٹے حصّہ سے بھی کم ہیں۔ گویا اردو زبان ایک ایسا مرکّب ہے جس میں آریائی اور سامی دونوں عنصر شامل ہیں۔ مگر ان دونوں عنصروں کی باہمی نسبت چھ اور ایک کی ہے۔ اس غالب عنصر کی بنا پر بھی فیصلہ ہو جاتا ہے کہ ہماری زبان درحقیقت ایک آریائی زبان ہے۔

وضع اصطلاحات

اُس دلچسپ اور ضروری بحث کے بعد، جو اردو زبان کی طبعی اور قدرتی ساخت کے متعلق تھی، اب ہم اصل موضوع یعنی وضع اصطلاحات کے مسئلہ پر توجہ کرتے ہیں

واضح ہو کہ دنیا کی ہر ایک علمی اور ترقی یافتہ زبان میں دو قسم کے الفاظ پائے جاتے ہیں جو اصطلاحات کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں :-

(اوّل) مفرد الفاظ یا مفرد اصطلاحیں۔

(دوم) مُرکّب الفاظ یا مُرکّب اصطلاحیں۔

اگرچہ مُرکّب الفاظ علمی زبانوں میں زیادہ اہم ہوتے ہیں اور ان کی تعداد بھی زیادہ ہے، تاہم مفرد الفاظ کی ایک بڑی تعداد ہر علمی زبان میں پائی جاتی ہے۔ یہ مفردات یا تو ایسے ہیں، جن پر مرکّب الفاظ کی بنیاد ہے، یا ایسے ہیں، جن سے ترکیب الفاظ کے وقت کام نہیں لیا گیا اور وہ مفرد ہونے کی حالت میں بدستور باقی ہیں علمی زبان میں مُرکّب اصطلاحیں بلاشبہ زیادہ اہم ہیں، تاہم مفردات ہماری بحث سے خارج نہیں ہوسکتے، اس لئے ہم اوّل مفردات پر نظر ڈالتے ہیں۔

مفرد اصطلاحیں وضع کرنے کے اُصول

(پہلا اُصول) مفرد اصطلاحوں کے لئے ہم اُن تمام زبانوں سے الفاظ لے سکتے ہیں، جو ہماری زبان میں بطور قدرتی عنصر کے شامل ہیں یعنی ہندی فارسی اور عربی سے کبھی کبھی ترکی زبان کے الفاظ بھی لئے جاسکتے ہیں۔ انگریزی کے صرف وہ الفاظ لینے چاہئیں جو ہماری زبان میں بہت زیادہ رائج اور مشہور

ہو چکے ہیں جیسے گیس ۔مشین ۔کونین ۔انجن وغیرہ

(دوسرا اصول) حتی الوسع ان زبانوں سے جو ہماری زبان میں بطور قدرتی عنصر کے شامل ہیں، وہ الفاظ لینے چاہئیں، جو مستعمل اور رائج ہیں ۔ ضرورت کے وقت ان زبانوں کے ایسے الفاظ بھی لئے جا سکتے ہیں جو اب تک مستعمل اور رائج نہیں ہوئے ۔ انگریزی اور ترکی ہماری زبان کے عنصری اجزا نہیں ہیں اس لئے ضرورت کے وقت ان زبانوں کے غیر مستعمل الفاظ نہ لئے جائیں ۔

اس اصول کے متعلق یہ اعتراض کیا جائے گا کہ عام اور رائج الفاظ بذاتِ خود کچھ معنی رکھتے ہیں ۔ اگر ہم ان کو نئے اصطلاحی معنے پہنائیں تو سننے والے کا ذہن اُن الفاظ کے اصلی معنوں کی طرف جائے گا ۔ اصطلاحی معنوں کی طرف اُس کا ذہن منتقل نہیں ہوگا الفاظ جب باہم مُرکّب ہوتے ہیں ۔ تو خود ترکیب ایک اجنبیت پیدا کر دیتی ہے اور اس اجنبیت کے سبب سُننے والے کا ذہن اصلی معنوں کی طرف جانے سے رُک جاتا ہے اور اکثر اصطلاحی معنوں کی طرف اس کا ذہن منتقل ہوتا ہے مگر مفردات کا یہ حال نہیں ہے مثلاً شیر برگ اگر ایک ایسے پھول کا نام رکھا جائے جس کے پتّے دودھ جیسے سفید ہوں، تو سننے والے کا ذہن شیر اور برگ کے اصلی معنوں کی طرف کم منتقل ہوگا ۔ اس ترکیب کی اجنبیت ہی اُس کے ذہن کو کسی ایسی چیز کی طرف منتقل کر دیگی، جس سے ان دونوں لفظوں کا متعلق ہونا ممکن ہو ۔ برخلاف اس کے اگر شیر کسی اور چیز کا نام رکھا جائے تو سننے والا اُس کے اصطلاحی معنوں کو نہیں سمجھے گا، بلکہ اُس کا ذہن شیر کے اصلی معنوں کی طرف فوراً منتقل ہوگا ۔

مگر یہ اعتراض صحیح نہیں ہے ۔ ہر زبان میں ایسے الفاظ کثرت سے پائے جاتے ہیں، جن کے معنی دو یا دو سے زیادہ ہیں ۔ ان الفاظ کو مشترک

کہتے ہیں۔ مشترک الفاظ کے تمام معانی بولنے اور لکھنے کے وقت قرینے سے سمجھے جاتے ہیں۔ یہاں مثال کے طور پر اُردو ۔ فارسی اور عربی کے ایسے متعدد الفاظ لکھے جاتے ہیں جو کئی معنی رکھتے ہیں۔

(۱) اُردو کے مشترک الفاظ:

گت ۔ حالت ۔ زد و کوب ۔ ساز کے بجانے کے مقرر الفاظ جو ساز کے پردوں کے ذریعے نکالے جاتے ہیں ۔ ناچنے کے وقت اعضا کی حرکت کے خاص انداز

گرہ ۔ گانٹھ ۔ گز کا سولھواں حصّہ ۔ رنج و ملال ۔ گلٹی ۔ بند کے اخیر کا شعر ۔ وہ مصرع جو مصرع طرح پر لگایا جائے۔

لاکھ ۔ سو ہزار ۔ ہرچند ۔ ایک دانہ دار صمغی مادّہ۔

لچکا ۔ جھٹکا ۔ ایک قسم کا پتلا گوٹہ ۔ کشتی ۔

مارو ۔ لڑائی کا باجہ ۔ سری راگ کی تیسری راگنی جو اگھن پوس میں دن کے اخیر وقت گائی جاتی ہے ۔ ایک ہتیار جو ہرن کے دونوں سینگوں کا بنا ہوا ہوتا ہے اور نوکوں پر فولاد چڑھا دیتے ہیں ۔ مارنے والا ۔ ایک قسم کا گول اور بڑا بینگن ۔

مچھلی ۔ مشہور دریائی جانور ۔ بازو اور ساق کا گوشت ۔ کان کا ایک زیور ۔

نقش ۔ تصویر ۔ نرد کی بازی کا وہ داؤں جو حسب مراد آئے ۔ ایک قسم کا جُوا جو گنجفہ کے پتّوں سے کھیلا جاتا ہے ۔ ایک قسم کا راگ جو قوال گایا کرتے ہیں ۔ تعویذ

وردی ۔ فوجی پوشاک ۔ صبح و شام کی نوبت جو رئیسوں کے دروازوں پر بجائی جاتی ہے۔

ہفتہ ۔ سات دن کا عرصہ ۔ جمعہ کے بعد کا دن جسے شنبہ کہتے ہیں۔ پہلوانوں کی ایک گرفت جس میں حریف کی بغلوں سے دونوں ہاتھ نکال کر

گردن جکڑ لیتے ہیں۔

یکّا۔ تنہا۔ بے نظیر۔ ایک قسم کی گاڑی۔ ایک طرح کا فتیل سوز۔ ایک قسم کے سپاہی جنھیں گھر بیٹھے تنخواہ ملا کرتی ہے۔

حلیم۔ بُردبار۔ ایک قسم کا کھانا۔

چاک۔ پھٹا ہوا۔ دامن یا آستین کا کھلا ہوا حصّہ۔ کمہار کا پہیّا جسے پھرا کر برتن بناتے ہیں۔ کنوئیں کی چرخی۔ وہ گول کونڈا جس میں مصری یا قند جماتے ہیں۔ کواڑ کی دراڑ۔ وہ چیز جس سے کھلیان پر چھاپ لگاتے ہیں۔ کھریا مٹّی

دال۔ دلے ہوئے چنے مونگ اڑد وغیرہ جو سالن کے طور پر پکاتے ہیں۔ زخم کا انگور۔ انڈے کی زردی۔ آتشی شیشے کا وہ نقطہ جس پر روشنی کی کرنیں جمع ہوں۔ وہ زردی جو پرندوں کے بچّوں کی باچھوں میں ہوتی ہے۔

دام۔ چار کوڑیاں۔ قیمت۔ جال۔ ۱۸ ماشہ کا وزن۔

سُرنگ۔ زمین دوز رستہ۔ لال یا لاکھی رنگ کا گھوڑا۔ سراغ۔

شاخ۔ ٹہنی۔ سینگ۔ عیب۔ کمان کی لڑی۔ انگلی سے کھوے تک یا چڈّے سے پاؤں تک کا حصّہ۔ جھگڑا۔ انوکھی بات۔ ایک قسم کا پکوان جو میدے کے خمیر اور کھانڈ کو ملا کر روٹی سی بناتے اور چھری سے تراش کر گھی میں تل لیتے ہیں۔ نسل۔ سینگی۔

(۲) فارسی کے مشترک الفاظ:

بار۔ بوجھ۔ پھل۔ حمل۔ اجازت۔ دفعہ۔ بُنیاد۔ کام۔ خدا کا ایک نام۔ بزرگی و شان۔ علامت ظرفیت جیسے رودبار۔ باریدن سے امر۔ ملاوٹ۔ جو زعفران و مشک میں کی جاتی ہے۔ چوکھا خیمہ۔ دوست۔ غم۔ گناہ۔ راجا۔ نوشتہ کھانے کی چیز۔ شاخ۔ تکلیف مالا یطاق۔

ساز - باجا - سفر کا سامان - کام کی قابلیت - تحمل - آلات جنگ - مکر و فریب

سنگ - پتھر - تمکین و وقار - وزن -

شصت - ساٹھ - زنار - نشتر - انگوٹھے کے پاس کی انگلی - مچھلی کا کانٹا
مضراب - باجے کے تار -

نوا - آواز - موسیقی کے ایک مقام کا نام - تونگری - خوراک - رہن -
قیدی - فرزند یا فرزند زادہ - خراج - زاد راہ - ٹخنہ -

گور - قبر - ایک بادشاہ کا نام - گورخر - جنگل - شراب - عیش و عشرت -

فراز - چپٹا - کھلا ہوا - کھولنا - ڈھکنا - قریب - جمع شدہ - پیچھے - اوپر
نیچے - سرکش -

کاز - کسانوں کی جھونپڑی - مویشیوں کے باندھنے کا زمین دوز گھر -
درختوں کے چھانٹنے کا آلہ - چھوٹی قسم کا صنوبر - گردن پر تھپڑ مارنا - جھولا -

گراز - سور - نازکی چال - پھاوڑا - بے قراری - چوڑے منہ کا کوزہ جو غلاف
لپیٹ کر سفر میں ہمراہ لے جائیں - جانوروں کو ہانکنے کی لکڑی - نشو و نما -

گول - احمق - مکر و فریب - جھیل - الو -

لخت - گرز - خود آہنیں - جوتی - موزہ - حصہ - قصائی کی چھری - بڑی مکھی

ماہ - چاند - مہینہ - ہر ماہ شمسی کا بارھواں دن - ایک فرشتہ جو چاند پر
موکل ہی - شہر یعنی بلدہ -

مورچہ - چیونٹی - زنگ - نحیف و لاغر - فوجی دستہ - بوریا -

تاب - چمک - غصہ - گرمی - روشنی - رسی کا بل - محنت و مشقت -
طاقت و توانائی -

تنگ - فراخ کی ضد - غلہ یا شکر وغیرہ کی گون - تختہ نقاشی - مویشی

کی پشت پر بوجھ باندھنے کی رسّی - زین کی بالائی جانب - پہاڑ کا درّہ - رنجیدہ اور آزردہ سخت - بہت - قریب -

چنگ - جھکا ہوا - ہاتھی کا آنکس - آدمی یا جانور کا پنجہ - ایک مشہور باجے کا نام - اپاہج -

خام - کچا - قلم - شراب - چمڑا - ریشم جو بٹا ہوا نہ ہو - کمند - ناتجربہ کار -

خُردہ - ہر چیز کا چورا - خس وخاشاک - آگ کی چنگاری - عیب - باریک و دقیق چیز - قوس قزح -

داد - عمر - قوبا کی بیماری - فریاد - دہش وبخشش - انصاف -

دار - درخت - سولی - چھت چھاپنے کی لکڑی - ایک دوا جس کو فلفل دراز بھی کہتے ہیں - خدا کا نام -

دست - ہاتھ - فائدہ - فتح - مسند - قدرت - قاعدہ - روش - مرتبہ - وزیر - اندازہ - بازی - پیشہ -

(۳) عربی کے مشترک الفاظ :

اجارہ - پناہ دینا - فریاد کو پہنچنا - مکان وغیرہ کرایہ پر دینا -

اضافہ - مہمانی کرنا - مائل کرنا - ایک لفظ کو دوسرے لفظ کی طرف مضاف کرنا - ڈرنا - نسبت کرنا - گھیر لینا - پناہ دینا - اپنا کام خدا کے حوالے کرنا -

بعث - اُکسانا - بھیجنا - جگانا - لشکر -

بسط - فراخی - پھیلانا - عذر قبول کرنا - ہاتھ لپکانا -

ادیم - چمڑا جو کمایا گیا ہو - کھانا جس کے ساتھ سالن ہو - زمین یا آسمان کی سطح

جاریہ - کشتی - لڑکی - باندی - آفتاب -

جبہہ - پیشانی - آدمی یا گھوڑوں کا غول - چاند کی ایک منزل کا نام -

حبر۔ دوات کی سیاہی۔خوبی۔زینت۔ دانتوں کی زردی ملی سفیدی
صورت ورنگ۔ دانش مند۔
خبیر۔خبردار۔ کاشتکار۔گھاس۔اون۔کفِ دہانِ شتر۔
دانق۔ نادان۔چور۔دُبلا جانور۔ دِرم کا چھٹا حصّہ۔
دَین۔ وہ چیز جو موجود نہ ہو۔ موت۔قرض۔
دیوان۔حساب کی کتاب۔ رجسٹروں کے جمع رکھنے کی جگہ۔اشعار کی کتاب۔
رقیب۔نگہبان۔موکل۔خدا کا ایک نام۔چاند کی ایک منزل۔ جوئے
کے تیروں میں سے تیسرا تیر۔
ربیع۔ ایک چیز کا چوتھا حصّہ۔بہار کی بارش۔موسم بہار۔چھوٹی ندی۔ پانی کا
ایک حصّہ جس سے زمین سیراب ہو۔
زمر۔نے بجانا۔مشک بھرنا۔کسی بات کو ظاہر کرنا۔کسی کو کسی کے خلاف اُکسانا۔
سکّہ۔محلّہ۔ بازار۔رستہ۔کھجور کا درخت۔لوہے کا آلہ جس سے کسی چیز پر
مُہر لگائیں۔زر سکّہ زدہ۔
شاکلہ۔عادت۔عقل۔تہی گاہ۔ روش۔رستہ۔کان کی لَو کی سفیدی۔
صدف۔سیپ۔جو چیز بلند ہو جیسے دیوار۔کندھے کی ہڈی کی جگہ۔گھوڑے
کا چلتے وقت اپنے سُم کو دُور دُور رکھنا۔کنارہ۔پہاڑ کی انتہا۔
صرف۔توبہ۔حیلہ۔حادثہ۔زمانہ کی گردش۔ ایک مشہور علم کا نام۔ بات
کرنے میں زیادتی کرنا۔گردش دینا۔کسی چیز کو اُلٹا کرنا۔ درہم و دینار کو خالص و
بے میل کرنا۔
طائر۔ پرند۔کردار۔دماغ۔وہ چیز جس سے نیک فال لیں۔مصیبت۔
طالع۔ طلوع کرنے والا۔صبح کاذب۔قسمت کا ستارہ۔ وہ تیر جو نشانہ

سے پار نکل جائے۔

سہم۔ تیر۔ چھت کی کڑیاں۔ حصہ۔ گھر کے چاروں طرف کی زمین چھ گز کی مقدار۔

عقاب۔ مشہور شکاری پرند۔ کنوئیں کے درمیان کا نکلا ہوا پتھر جو ڈول کو پھاڑ ڈالے۔ پہاڑ کی بڑی چٹان جو زینہ کی طرح بن گئی ہو۔ پانی کا چشمہ جس سے حوض میں پانی لایا گیا ہو۔ کنوئیں کے کنارے کا وہ پتھر جس پر پانی پلانے والا کھڑا ہو کر لوگوں کو پانی پلائے۔ چارپایوں کے پاؤں کا ایک خاص نشان آنحضرت کے جھنڈے کا نام رعقاب کی صورت کے چند ستارے۔ ڈوری جو کان کے بالے میں ڈالی جائے۔

فارسی میں رنگ اور عربی میں عین مشہور کثیر المعانی الفاظ ہیں۔ یہ تینوں زبانوں کے تھوڑے سے الفاظ ہیں، جو مثال کے طور پر یہاں درج کیے گئے ہیں۔ حالانکہ ان میں سے ہر زبان میں ایسے الفاظ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ عام زبان میں ایسے الفاظ جن کے معنی دو یا دو سے زیادہ ہوں قرینہ سے بے تکلف سمجھے گئے ہیں اور سمجھے جاتے ہیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ جب علمی اصطلاحات ایسے رائج اور مستعمل الفاظ سے بنائی جائیں گی جن کے کچھ معنی پہلے سے موجود ہیں، تو ان الفاظ کے عام اور اصطلاحی معنوں میں مشترک ہونے کے سبب کوئی دقت پیش آئے گی۔ ہر موقع پر قرینہ بتا دے گا کہ یہ لفظ عام معنوں میں لیا گیا ہے یا اصطلاحی معنوں میں بولنے اور لکھنے کے قرائن کے علاوہ مشترک الفاظ کے اصلی معنوں اور دیگر معنوں میں اکثر تشبیہ یا مجاز کا تعلق ہوتا ہے۔ اس تعلق کے سبب ذہن انسانی ایک معنی سے دوسرے معنی کی طرف آسانی سے منتقل ہوتا ہے۔ کسی لفظ کو جو پہلے سے کچھ معنی رکھتا ہے نئے اصطلاحی معنے پہنانے کے وقت بھی اس تعلق کا خیال رکھنا پڑتا ہے، مگر تماشا یہ ہے کہ

فارسی زبان میں کم اور عربی میں بہت سے ایسے مشترک الفاظ بھی ہیں، جن کے معنی باہم متضاد ہیں۔ تاہم کوئی دشواری ان کے مختلف معنوں کے سمجھنے میں نہیں ہوتی۔ ایسے موقع پر دو مختلف معنوں میں بلاشبہ کوئی مجازی تعلق نہیں ہوتا۔ تاہم بولنے یا لکھنے کا قرینہ اس مشکل کو حل کر دیتا ہے۔ پس ہماری رائے میں جہاں تک ممکن ہو، مفرد اصطلاحیں وضع کرنے میں اُن عام مفرد الفاظ سے کام لینا چاہیئے جو ہماری زبان میں پہلے سے مستعمل ہیں، تاہم اگر کسی موقع پر ایسا عام مفرد لفظ نہ مل سکے، جو رائج اور مستعمل ہو یا لفظ تو مل سکتا ہے مگر وہ ایسا لفظ ہے جس سے آیندہ ترکیب کے وقت دقّت پیش آئے گی، برخلاف اس کے کسی عنصری زبان کا ایک اور لفظ جو کم مشہور ہے، بہ نسبت اس کے چھوٹا اور ہلکا اور مرکبات میں آسانی سے کھپ جانے والا ہے، تو ایسی حالتوں میں ضرورتاً عنصری زبانوں کے غیر مستعمل الفاظ سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔

(تیسرا اُصول) کسی اصطلاحی لفظ سے پورے اصطلاحی معنے ظاہر نہیں ہوتے ہر ایسے لفظ میں اصطلاحی معنے کی ایک جھلک ہوتی ہے اور یہی جھلک کافی سمجھی جاتی ہے۔ مثلاً گرامر میں ضمیر اُن لفظوں کو کہتے ہیں جو بجائے اسمائے مذکورہ استعمال کیے جاتے ہیں جس کا فائدہ یہ ہے کہ بار بار انھیں اسما کو جن کا ذکر گزر چکا ہے، دہرانا نہیں پڑتا۔ ضمیر کے اصلی معنی ہیں پوشیدہ۔ یہ نام اس لیے دیا گیا کہ ضمیریں پوشیدہ یا غائب اسما کی قائم مقامی کرتی ہیں۔ بلاغت میں مجاز اُس لفظ کو کہتے ہیں، جو اپنے اصلی معنوں کو چھوڑ کر نئے معنوں میں استعمال کیا جائے۔ مثلاً قارورہ کے اصلی معنے شیشے کے ہیں۔ مجازی معنے ہیں بیمار کا پیشاب جو شیشہ میں ڈال کر تشخیص مرض کے لیے حکیم کے پاس لے جائیں۔ مجاز کا لفظ جاز سے نکلا ہے، جس کے معنی ہیں گزرنا چوں کہ اس میں اصلی اور حقیقی معنوں سے گزر جانا پڑتا ہے، اس لیے یہ نام دیا گیا ہے۔

منطق میں دَور اس کو کہتے ہیں کہ مثلاً ا کا وجود ب پر موقوف ہو، ب کا وجود ج پر، ج کا د پر، پھر د کا وجود ا پر موقوف ہو۔ دَور کے معنی ہیر پھیر کے ہیں۔ چونکہ اس سلسلہ میں ہر پھر کر وہی پہلی چیز آجاتی ہے، اس لیئے دَور نام رکھا گیا تھا۔ طب میں جمرہ ایک مرض کا نام ہے، جس میں درد کے ساتھ سوزش بیحد ہوتی ہے۔ جمرہ کے اصلی معنی عربی میں چنگاری کے ہیں۔

معنی کا یہ حصہ جو جھلک کہلاتا ہے، اگر اُس معنی کا نمایاں اور ممتاز حصہ ہو، تو بہتر ہے۔ ہر مفرد اصطلاح کے وضع کرنے کے وقت حتی الامکان کوشش کرنی چاہیئے کہ اصطلاحی معنی کا نمایاں اور ممتاز حصہ اصطلاحی لفظ سے ظاہر ہو۔ اگرچہ اس بات سے کسی طرح انکار نہیں ہوسکتا کہ زمانۂ سابق میں جو اصطلاحات عربی اور انگریزی وغیرہ زبانوں میں وضع کی گئی ہیں، ان میں ہمیشہ اور بالالتزام اس بات کی کوشش نہیں کی گئی کہ اصطلاحی الفاظ سے اصطلاحی معنوں کا نمایاں اور ممتاز حصہ ظاہر ہو، تاہم اس اُصول پر عمل کرنے سے ہم زیادہ مناسب اور موزوں اصطلاحیں تجویز کرسکتے ہیں۔ انگریزی میں جو مفرد اصطلاحیں ہیں، اگر اُن کے اصطلاحی معنوں کا نمایاں اور ممتاز حصہ اُن سے ظاہر نہیں ہوتا تو ہمارے لیئے تقلید کی ضرورت نہیں ہے، ہم معنے کے نمایاں حصہ کو نگاہ میں رکھ کر چوتھے اُصول کے مطابق نئی اصطلاحات بنا سکتے ہیں۔

(چوتھا اُصول) دوسرے اُصول میں ہم نے قرار دیا ہے کہ حتی الامکان عنصری زبانوں کے مشہور اور رائج الفاظ سے وضع اصطلاحات میں کام لیا جائے۔ پس ضروری ہے کہ ہم موجودہ الفاظ کو نئے نئے معنے پہنائیں۔ اس حالت میں جو تعلق اصلی معنوں اور نئے معنوں میں ہوگا، وہ یا تو تشبیہ کا تعلق ہوگا، یا کنایہ کا، یا مجاز کا تیسری صورت کی بہت سی شکلیں ہیں، مثلاً سبب سے مسبب، مظروف سے ظرف،

یا ظرف سے مظروف ۔ عام سے خاص یا خاص سے عام ۔ جزء سے کُل یا کُل سے جُزء مُراد لی جائے ۔ یہ تمام طریقے بلاغت میں تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں، انہی طریقوں کی بنا پر ہمیں نئی اصطلاحیں وضع کرنی چاہئیں۔

(پانچواں اصول) عربی زبان کی قدیم مفرد علمی اصطلاحیں قائم رکھنی چاہئیں (ان میں معرّب الفاظ بھی شامل ہیں) کیونکہ وہ ہمارے اسلاف کی یادگار ہیں۔ اگر ہم نے ان مفرد اصطلاحوں سے اپنے خاص طریقۂ ترکیب کے مطابق مُرکّب اصطلاحیں تیار کیں، تو اس صورت میں بھی وہ یادگار قائم رہے گی گو کہ اس حالت میں اُن کی وہ ترکیبی شکل باقی نہ رہے جو عربی زبان کے طریقۂ ترکیب کے مطابق ہوسکتی تھی۔

عربی زبان کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اُس میں مفرد الفاظ نہایت کثرت سے ہیں، اس باب میں شاید دنیا کی کوئی زبان اُس کا مقابلہ نہیں کرسکتی ۔ اس کے علاوہ اس زبان میں ایک مفرد مادّہ سے بہت سے مفرد الفاظ نکالنے کا جو قاعدہ موجود ہے، وہ بے نظیر ہے، ہمیں اس قاعدہ سے مفرد الفاظ بنانے میں بڑی مدد مل سکتی ہے، اور مفرد الفاظ کا بہت بڑا ذخیرہ ہمارے ہاتھ آسکتا ہے۔

مثلاً مادّہ لَمس سے حسب ذیل الفاظ بنائے گئے ہیں :۔

لموس۔ لماس۔ لمیس۔ لامس۔ لامسہ۔ ملموس۔ لَماست۔ لُماست۔ لمیس۔ لماس۔ لمسا۔ مَلمس۔ مِلمس۔ ملماس۔ التماس۔ تلمس۔ ملامست۔ متلمّس۔ مُلامِس۔ مُلامَس۔ مُتلمَّس۔ مُلتمِس۔ مُلتمَس۔ لُمّس وغیرہ۔

مادّہ نظر سے حسب ذیل الفاظ نکالے گئے ہیں :۔

ناظر۔ ناظرہ۔ منظور۔ نظارہ۔ منظر۔ نظریّہ۔ نظران۔ تناظر۔ مناظرہ۔ مُناظِر۔ تنظار۔ انتظار۔ منتظر۔ انظار۔ نظار۔ نظاریہ۔ منظرہ۔ منظری۔ منظرانی۔ نظرہ۔ تنظّر۔

نظور۔ نظورہ۔ ناظور۔ ناظورہ۔ نظیر۔ نظیرہ۔ استنظار۔ مُستنظر۔ متناظر۔ نظاشہ نُظرا، نواظر وغیرہ۔

ترکیب کے لیے قاعدے البتہ عربی اور دیگر سامی زبانوں میں نہیں ہیں، جیسے کہ آریائی زبانوں میں ہیں، اسی بنا پر ہم نے قرار دیا ہو کہ مفرد علمی اصطلاحیں بنانے کے وقت اُن مفرد عربی الفاظ سے کام لینا چاہیے جو ہماری زبان میں رائج اور مستعمل ہیں اور اگر ضرورت پیش آئے تو عربی زبان کے ان مفرد الفاظ سے بھی کام لے سکتے ہیں، جو ابتک ہماری زبان میں رائج نہیں ہیں، مگر ترکیب الفاظ کے لیے ہمیں اُن آریائی طریقوں کو کام میں لانا چاہیے، جن سے مرکب اصطلاحیں نہایت سہولت سے اور بے تکلّف تیار ہو سکتی ہیں۔

(چھٹا اصول) اگر کسی علم میں اصطلاحیں پہلے عربی سے لی گئی ہوں، تو اُس علم میں آیندہ اصطلاحیں بھی عربی سے لینی چاہئیں یا نہیں؟ اس سوال کا جواب بعض حضرات کے نزدیک مطلقاً اثبات میں ہو اُن کی دلیل یہ ہو کہ ایسا کرنے سے یکسانیت پیدا ہوگی، ہم بھی اس کا جواب اُس خاص حد تک اثبات میں دیتے ہیں، جو پانچویں اُصول میں بیان کی گئی ہو یعنی مفرد اصطلاحیں عربی کے اُن رائج اور مستعمل الفاظ سے بنا سکتے ہیں، جو ہماری زبان میں موجود ہیں اور بشرط ضرورت ان مفرد الفاظ کو بھی کام میں لا سکتے ہیں، جو اب تک ہماری زبان میں رائج نہیں ہوئے، مگر دو پہلو سے ہماری رائے ان حضرات سے مختلف ہو۔

(اوّل) یہ کہ بالالتزام اور ہمیشہ عربی الفاظ ہی سے اصطلاحیں نہیں بنانی چاہئیں کیوں کہ بہت سے موقعوں پر فارسی یا ہندی سے بھی ہمیں ایسے الفاظ مل سکتے ہیں، جو بمقابلہ عربی الفاظ کے زیادہ سریع الفہم اور زبان پر آسانی سے رواں ہونے والے اور اُردو زبان کی بناوٹ کے لحاظ سے زیادہ موزوں اور مناسب ہوں۔

عربی الفاظ کی قید لگانے اور اس قاعدہ کا ہمیشہ التزام کرنے سے ہم اپنے تئیں خواہ مخواہ مجبور کرلیں گے اور اس سے ہم بعض اوقات دقت میں پھنس جائیں گے (دوم) یہ کہ جو حضرات اس یکسانیت پر زور دیتے ہیں وہ مفرد اصطلاحات ہی پر بس نہیں کرتے، بلکہ مرکّب اِصطلاحیں بھی عربی زبان ہی کے طریقہ کی تیار کرتے ہیں ان مرکب اصطلاحوں میں دو دقتیں اکثر پیش آتی ہیں، پہلی یہ کہ اصطلاحیں آسانی سے زبان پر رواں نہیں ہوتیں اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ واضع نے ان اصطلاحات کو اُن قوموں کے لئے بنایا ہے جن کی مادری زبان عربی ہے یا جن کا ذریعۂ تعلیم اُردو زبان نہیں بلکہ عربی زبان ہے، حالانکہ ہم جو اصطلاحیں تیار کرنا چاہتے ہیں، ان کا مقصد اُن باشندوں کو تعلیم دینا ہے، جن کی زبان اُردو ہے۔ دوسری دِقت یہ پیش آتی ہے کہ وہ مُرکّب اصطلاحیں جو عربی طریقۂ ترکیب کے مطابق تیار کی جاتی ہیں، اپنی جگہ جامد ہو کر رہ جاتی ہیں اور ان سے آئندہ اور الفاظ نہیں بن سکتے۔ برخلاف اس کے اگر مفرد الفاظ عربی سے لئے جائیں اور آریائی طریقۂ ترکیب مطابق اُن سے مُرکّب اصطلاحیں بنائی جائیں تو یہ دونوں دشواریاں پیش نہ آئیں۔

بہرحال ہماری رائے یہ ہے کہ ہمیں یکسانیت کے خبط پر اپنی زبان کی خوش نمائی اور سادگی کو قربان نہیں کرنا چاہیئے۔ عربی زبان سے ہمیں اُسی قدر کام لینا چاہیئے جہاں تک کہ ہماری زبان کی آریائی فطرت تباہ نہ ہو اور مرکّب اصطلاحیں تیار کرنے کی جو آسانیاں ہمیں اس فطرت کے سبب میسّر ہیں، وہ برباد نہ ہونے پائیں اور آئندہ ایسی مرکّب اصطلاحیں تیار نہ ہوں، جن کا بولنا اُردو زبان بولنے والوں کے لئے مشکل ہو اور اُن سے پھر نئے مشتقات نہ بن سکیں۔ مادری زبان تعلیم کا ایک قدرتی ذریعہ ہے اور کسی غیر زبان میں علم حاصل کرنا ایک مصنوعی ذریعہ ہے۔

یہ یکسانیت کا اُصول ہمارے لئے اُسی وقت موزوں تھا جبکہ ہماری تعلیم کا قدرتی اور مصنوعی ذریعہ ایک تھا یعنی جبکہ ہمارے آباؤ اجداد عربی زبان بولتے اور عربی ہی میں تعلیم پاتے تھے یا کم سے کم اس وقت کے لئے موزوں تھا، جبکہ تعلیم کا قدرتی ذریعہ تو بدل گیا تھا یعنی ہماری مادری زبان فارسی یا اردو ہو گئی تھی مگر مصنوعی ذریعہ باقی تھا، یعنی ہم عربی زبان میں تمام علوم کی تعلیم حاصل کرتے تھے مگر جب کہ ہمارا قدرتی ذریعہ تعلیم اور مصنوعی طریقہ تعلیم دونوں بدل گئے ہیں تو یکسانیت کے اس طریقہ پر زور دینا خبط کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جن مشکلات سے آزاد ہونے کے لیے ہم اُردو زبان کو تعلیم کا ذریعہ قرار دے رہے ہیں۔ انھیں مشکلات میں ہر پھر کر اپنے تئیں پھر پھنسانا چاہتے ہیں۔

(ساتواں اُصول) انگریزی۔ فرانسیسی۔ جرمنی اور یورپ کی دیگر زبانوں میں بہت سے الفاظ غیر زبانوں سے آئے ہیں اور ان زبانوں کے بولنے والوں نے ان الفاظ میں تصرف کر کے اُن کو اپنا بنا لیا ہے۔ عربوں نے بھی بہت سے علمی مفرد الفاظ اپنی زبان کی خراد پر چڑھا لیے تھے۔ طب اور علم الادویہ وغیرہ میں بہت سے یونانی مفرد الفاظ ہیں (بلکہ مُرکّب بھی) جو معرّب کر لیے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر ذیل میں چند الفاظ درج کیے جاتے ہیں، جن میں مفرد و مُرکّب دونوں قسم کے الفاظ ہیں:۔

غاریقون۔ سقمونیا۔ اوذیما۔ ذیابیطس۔ درہم۔ دینار۔ قولون۔ دیافرغما۔ اورطی کیلوس کیموس۔ مانیا۔ مالیخولیا۔ باسلیق۔ قیفال۔ اثیر۔ منجنیق۔ قاثاطیر۔ صافن۔ قرنیہ۔ ایلاؤس۔ ذوسنطاریا۔ فلغمونی۔ بولیموس۔ قاطوخس۔ قوما۔ ابیلیمیا وغیرہ۔

اب سوال یہ ہے کہ آیا ہمیں بھی انگریزی زبان کے بہت سے مفرد الفاظ کو تصرف کر کے مہند کر لینا چاہیئے؟ اگر اس کا جواب اثبات میں ہو تو اس باب میں ہمیں کس اصول پر عمل کرنا چاہیئے اور اس کی حدبندی کیوں کر ہو سکتی ہے؟

ہماری رائے اس باب میں حسب ذیل ہے، جس کو ہم نے ساتواں اصول قرار دیا ہے۔

(ا) انگریزی کے اکثر الفاظ جو مشہور اور رائج ہو چکے ہیں (خواہ وہ اصلی حالت میں ہیں یا ان میں تصرف کیا گیا ہے) اور عوام کی زبان پر بھی رواں ہو چکے ہیں، اپنے حال پر قائم رکھے جائیں، جیسا کہ ہم پہلے اصول میں بیان کر چکے ہیں۔

(ب) وہ تمام مفرد الفاظ جو معرب ہو کر عربی زبان کی علمی اصطلاحات میں شامل ہو چکے ہیں، ان میں بھی کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔ سب بدستور باقی رکھے جائیں جیسا کہ ہم پانچویں اصول میں اشارہ کر چکے ہیں۔

(ج) حیوانات و نباتات کے وہ نام جن کا اشتقاق مشکوک ہے، یا جو امریکہ، افریقہ اور آسٹریلیا وغیرہ براعظموں کے کسی ملک کی زبان سے ماخوذ ہیں، ان میں بشرط ضرورت تصرف کر لیا جائے یا ان کو بدستور رہنے دیا جائے۔

(د) اشیا کے جو نام عربی۔ فارسی یا ہندوستان کی کسی زبان سے یورپ میں گئے ہیں اور انھوں نے اپنی شکل تبدیل کر لی ہے، ان کو بجنسہٖ انگریزی زبان سے نہیں لینا چاہیئے بلکہ ان کو اس شکل پر لے آنا چاہیئے جس پر کہ وہ اصل زبان میں تھے۔

(ہ) سائنس کی اشیا کے وہ نام جو موجدوں یا دریافت کنندوں کے نام پر رکھے گئے ہیں، ان کو بھی بدستور قائم رکھنا اور اپنی زبان کی خراد پر چڑھا لینا چاہیئے۔ اگر ہم ایسا نہ کریں گے تو علمی دنیا میں احسان فراموش کہلائیں گے

(آٹھواں اصول) سائنس کی اُن اشیا کے علاوہ جن کا ذکر ساتویں اصول میں ہو چکا ہے، باقی تمام اشیا جن کے ناموں کا اشتقاق معلوم ہے، اُن کے لیے اپنی زبان میں مفردِ الفاظ وضع کر لینے چاہئیں۔ اس میں کیمیا کے عناصر۔ دوائیں حیوانی، نباتی اور جمادی سب اشیا شامل ہیں۔

شاید اس موقع پر اعتراض کیا جائے کہ وہ چیزیں جو تجارت کی ذیل میں داخل ہیں، اپنے نام اپنے ساتھ ان ملکوں سے لائی ہیں، جہاں سے کہ وہ تجارت کے لیے روانہ کی گئی ہیں۔ اس صورت میں وہ چیزیں اپنے مشہور ناموں سے ملیں گی۔ ہمارے وضع کیے ہوئے ناموں سے نہیں ملیں گی۔

مگر یہ اعتراض صحیح نہیں ہے، آخر بہت سی تجارتی چیزیں ایسی بھی ہیں، جن کے نام پہلے سے ہماری زبان میں موجود ہیں۔ مثلاً تھائی مول کو ہم اجوائن کا ست کہتے ہیں۔ اگر کوئی شخص انگریزی دوا کی دوکان پر جا کر اجوائن کا ست طلب کرے تو دوا فروش یا تو پہلے سے جانتا ہوگا کہ اجوائن کا ست وہی ہے جسے ڈاکٹری میں تھائی مول کہتے ہیں، یا اگر نہ جانتا ہوگا تو کوشش کرے گا کہ اس نام کی حقیقت معلوم کرے چونکہ خریدار اور فروشندہ دونوں ایک دوسرے کی بات سمجھنے کے محتاج ہیں اور فروشندہ نسبتاً زیادہ محتاج ہے، اس لیے کہ خریدار اس فروشندہ کو چھوڑ کر جو اس کی بات نہیں سمجھتا، دوسرے فروشندہ کے پاس چلا جائے گا جو اس کی بات سمجھتا ہے، اس بنا پر ہمیشہ دوکان داروں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ خریداروں کی بات سمجھیں اور ان کی مطلوب اشیا کے دیسی ناموں سے واقف ہوں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوکان دار علی العموم اُن ناموں سے آگاہ ہو جاتے ہیں جن کا رواج ملک میں ہے۔ نئے نام جو ہم وضع کر رہے ہیں، اُن کا بھی یہی حال ہوگا۔ مثلاً جب ہم کسی انگریزی دوا فروش سے بنفشین طلب کریں گے تو وہ اوّل تو حیرت زدہ

ہو گا کہ یہ کیا چیز ہے۔ پھر جب اس سے سبزین طلب کرے گا اور کوئی عفنین، تو خود حیرت ہی جس کو فلاسفہ نے علم کا دروازہ بتایا ہے، اُس کو اس بات پر آمادہ کردیگی کہ وہ ان ناموں سے خبردار ہو، پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ اِن سب ناموں کی حقیقت سے واقف ہو جائے گا اور آیندہ ان ناموں کو اپنے حافظہ میں محفوظ رکھے گا تاکہ ان چیزوں کا کوئی گاہک اس کی دکان سے واپس نہ جانے پائے پس جس طرح تجارتی چیزوں کے وہ دیسی نام جو پہلے سے موجود اور رائج ہیں لین دین میں ہارج نہیں ہوتے، بالکل اسی طرح نئے نام بھی آگے چل کر تجارت میں خلل انداز نہ ہوں گے۔

(نواں اصول) انگریزی کی بعض مفرد اصطلاحیں روم و یونان یا دیگر ملکوں کی میتھالوجی یعنی دیوتاؤں کے قصوں کہانیوں سے لی گئی ہیں مثلاً امونیا Ammonia نمفا Nympha کوبالٹ Cobalt وغیرہ میتھالوجی (خرافیات) یورپ کے ادب کا اہم عنصر ہے اس لیے ان ممالک کا بچہ بچہ ان اشاروں کو خوب سمجھتا ہے۔ مگر ہندوستان کے باشندے ان سے بالکل نابلد ہیں۔ ہمیں ایسے لفظوں کو بدستور باقی رکھنا نہیں چاہیے بلکہ جن اشیا کے لیے ایسے نام تجویز کیے گئے ہیں، اُن کی صفات و خواص معلوم کر کے نئی اصطلاحیں وضع کر لینی چاہئیں۔

(دسواں اصول) اگر انگریزی کی کوئی اصطلاح اُس شے کی غلط خاصیت ظاہر کرتی ہو جس کے لیے وہ اصطلاح وضع کی گئی ہے، تو اس غلط خاصیت کی بنا پر ہمیں اپنی اصطلاح نہیں بنانی چاہیے۔ بلکہ اُس کے صحیح خواص معلوم کر کے اُن کی بنا پر اصطلاح وضع کرنی چاہیے۔

(گیارہواں اصول) اگر ایک علم کی کسی انگریزی اصطلاح کے مقابل کوئی ایسی اصطلاح تجویز کی جائے جو پہلے سے کسی اور علم میں مستعمل ہو، تو اس کا کوئی

مضائقہ نہیں ہے۔ انگریزی اور عربی میں ایسی بہت سی اصطلاحیں ہیں، جو مختلف علوم میں یکساں مستعمل ہیں۔ اور ہر علم میں ان کے جداگانہ معنے لیے جاتے ہیں، جس طرح ایک اصطلاح مختلف معنوں کے لحاظ سے مختلف علوم میں مستعمل ہو سکتی ہے، اسی طرح کئی مختلف اصطلاحیں ایسی ہو سکتی ہیں، جن کے معنی ایک ہوں۔ پہلی قسم کی اصطلاحوں کو مشترک اصطلاحیں اور دوسری قسم کی اصطلاحوں کو مرادف اصطلاحیں کہتے ہیں۔

(بارہواں اصُول) اگر انگریزی میں کوئی اصطلاح مشترک ہو اور مختلف علوم میں اس کے معنے جداگانہ لیے گئے ہوں، تو اردو میں ایسا لفظ تلاش کرنا نہیں چاہیے جو انگریزی لفظ کی طرح کئی معنوں کے لئے کافی اور کئی علوم میں مشترک ہو سکے۔ کیونکہ شاذ و نادر ہی ایسا لفظ مل سکتا ہے، اس صورت میں ہر اصطلاحی معنی کے لئے جداگانہ لفظ تجویز کرنا زیادہ موزوں ہوگا۔

(تیرھواں اصُول) جہاں تک ممکن ہو، انگریزی زبان کی مفرد اصطلاح کے لیے اردو اصطلاح بھی مفرد ہی تجویز کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر مفرد اصطلاح کے مقابل مفرد اصطلاح نہ مل سکے تو مرکّب اصطلاح بنا لینی چاہیئے کیوں کہ، یہ بات ضروری نہیں ہے کہ ایک زبان کے مفردات کے لیے ہمیشہ دوسری زبان میں بھی بالمقابل مفردات مل سکیں۔

(چودھواں اصُول) دوسرے اصُول میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ مفرد اصطلاحیں اُردو زبان کی عنصری زبانوں سے لینی چاہئیں اور یہ بات واضح طور پر بتائی جا چکی ہے کہ ہندی، فارسی اور عربی ہی وہ عنصر ہیں جن سے ہماری زبان مرکّب ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ ہماری نئی اصطلاحیں تینوں زبانوں یعنی عربی، فارسی اور ہندی کے الفاظ سے بے تکلف ماخوذ ہونی چاہئیں۔ مگر جو حضرات وضع اصطلاحات

میں عربیت کے حامی ہیں، وہ تو فارسی زبان سے بھی اصطلاحیں بنانے کے روادار نہیں ہیں، ہندی کا تو کیا ذکر ہی پھر ایک اور گروہ ہی، جو اصطلاحات میں فارسی کی آمیزش کو جائز رکھتا ہی، لیکن ہندی میل سے نفرت کا اظہار کرتا ہی، غرضکہ یہ دونوں گروہ علمی اصطلاحات میں ہندی کی مداخلت کو پسند نہیں کرتے، ان کے نزدیک وہ اصطلاحیں جو ہندی الفاظ سے بنائی جائیں اور جن میں ہندی کے مخصوص حروف (ٹ۔ ڈ۔ ڑ) اور مخلوط الہاحروف (بھ۔ پھ۔ تھ۔ ٹھ۔ دھ۔ ڈھ۔ رھ۔ ڑھ۔ کھ۔ گھ۔ لھ۔ مھ۔ نھ) شامل ہوں، محض بازاری اور مبتذل الفاظ ہوں گے۔

ہمارے نزدیک یہ خیال سخت غلطی پر مبنی ہی۔ ہندی ہماری محبوب زبان اردو کے لئے جس کو ہم رات دن گھروں میں، بازاروں میں، محفلوں اور مجلسوں میں، مدرسوں اور کارخانوں میں اور ہر مقام میں اور ہر حالت میں بولتے ہیں اور اسی کو ہمیشہ لکھتے اور پڑھتے ہیں، بمنزلہ زمین کے ہی۔ اسی زمین پر فارسی اور عربی کے پودے لگائے گئے ہیں۔ اسی تختہ پر غیر زبانوں نے آکر گل کاری کی ہے۔ اگر یہ زمین نکال دی جائے تو پھر اُردو زبان کا نام ونشاں بھی باقی نہیں رہے گا۔ ہندی کو ہم اپنی زبان کے لئے امّ اللّسان اور ہیولائے اول کہہ سکتے ہیں۔ اس کے بغیر ہماری زبان کی کوئی ہستی نہیں ہی۔ اس کی مدد کے بغیر ہم ایک جملہ بھی نہیں بول سکتے۔ جو لوگ ہندی سے محبت نہیں رکھتے، وہ اردو زبان کے حامی نہیں ہیں، فارسی، عربی یا کسی دوسری زبان کے حامی ہوں تو ہوں، کیا وہ ہندی اسما و افعال جن کو ہم رات دن چلتے پھرتے۔ اٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے اور سوتے جاگتے استعمال کرتے ہیں، مبتذل اور بازاری ہو سکتے ہیں؟ کیا ہمارے علما اور خواص واشراف ان اسما و افعال کو بے تکلف اپنی زبانوں پر نہیں لاتے؟ پھر یہ کیا ہی کہ جو الفاظ ادنا و اعلا، عام و خاص، جاہل وعالم سب کی

زبانوں پر ہیں، وہ ہر قسم کی گفتگو اور خط وکتابت کے وقت تو مبتذل اور بازاری نہیں ہوتے، مگر علمی اصطلاحات بناتے وقت اُن کو مبتذل اور بازاری کہا جاتا ہی۔ کیا اردو زبان میں سب زبانوں سے زیادہ کثیر التعداد ہندی کے الفاظ نہیں ہیں؟ کیا ہندی کے خاص حروف ٹ ڈ ڑ اور مخلوط الہا حروف ہم بے تکلف ادا نہیں کرتے؟ کیا ہم ایسے الفاظ جن میں یہ حروف ہوں، اپنی زبان سے چھیل کر دور کر سکتے ہیں؟ کیا ان حروف کے بولنے سے ہم ہمیشہ کے لیے توبہ کر سکتے ہیں؟ اگر نہیں تو کیا پھر ہر موقع پر ان الفاظ اور ان حروف کو استعمال کرنا اور فصیح سے فصیح تقریر اور تحریر میں ان کو دخل دینا اور ایک خاص موقع پر یعنی وضع اصطلاحات کے وقت ان الفاظ و حروف کو ان کے شان دار درجہ سے گرا دینا اور مبتذل اور بازاری کی پھبتی ان پر چسپاں کرنا سراسر جہل اور بے معنی نہیں ہی؟

آخر ہندی الفاظ کو سخیف و مبتذل سمجھنے کی وجہ کیا ہی؟ اس کی وجہ صاف ظاہر ہی جو قوم اپنے درجہ سے گر جاتی ہی اور حرّیت کا تاج سر سے اُتار کر غلامی کا طوق پہن لیتی ہی وہ اپنی ہر چیز کو پست و ذلیل سمجھنے لگتی ہی۔ اپنا مذہب دوسروں کے مذہبوں کے مقابلہ میں انھیں ادنا اور کم زور نظر آتا ہی۔ غیروں کے اخلاق اور آداب و رسوم اپنے اخلاق اور آداب و رسوم دکھائی دیتے ہیں۔ اسی طرح اپنی زبان بھی اُنھیں غیروں کے زبانوں کی نسبت ناشایستہ اور کم مایہ معلوم ہوتی ہی۔ غیر زبانوں کے الفاظ ان کی نظر میں نہایت شان دار اور ارفع ہو جاتے ہیں اور اپنی زبان کے الفاظ حقیر اور مبتذل معلوم ہوتے ہیں۔ یہ میلان گری ہوئی قوم کے تمام معاملات و حالات پر یکساں طور سے حاوی ہو جاتا ہی۔

ہم کو اس دھوکے سے بچنا چاہیے اور ہندی زبان کے الفاظ و حروف سے جو ہماری زبان کی فطرت میں داخل ہیں، ناک بھوں چڑھانی نہیں چاہیے۔ ہم جس

طرح عربی اور فارسی سے اصطلاحات لیتے ہیں، اسی طرح ہندی سے بھی بے تکلف وضع اصطلاحات میں کام لینا چاہیئے اور ہندی الفاظ کو جو ہماری زبان کے مانوس و محبوب الفاظ ہیں، بازاری اور مبتذل کہہ کر دنیا کی نظر میں اپنے تئیں غیر مہذب اور تنزل یافتہ ثابت کرنا نہیں چاہیئے۔ اس اصول سے صرف اُس صورت میں ہٹنا چاہیے جب کہ ہندی کے اختیار کردہ مفرد الفاظ سے مُرکب اصطلاحات تیار کرنے میں کوئی دشواری پیش آئے۔

(پندرھواں اصُول) جو اصطلاح ہم اصُول مذکورۂ بالا پر حتی الامکان عمل کر کے وضع کریں، اگر وہ اصطلاح اور اس کے مقابل کی انگریزی اصطلاح دونوں یکساں طور پر دُھندلی اور مبہم ہوں اور اپنا مطلب صاف طور سے ظاہر نہ کرتی ہوں، تو اپنی اصطلاح پر انگریزی اصطلاح کو ترجیح دینی نہیں چاہیئے۔ بلکہ انگریزی اصطلاح کو ترک کر کے اپنی اصطلاح قایم رکھنی چاہیئے۔ کیوں کہ ہماری وضع کردہ اصطلاح کا تلفظ اکثر بمقابلہ انگریزی اصطلاح کے تلفظ کے آسان ہوگا اور جس مادّہ سے ہمارا لفظ بنایا گیا ہے، وہ بمقابلہ انگریزی لفظ کے اکثر گوش آشنا ہوگا۔

(سولھواں اُصُول) عام طور پر انگریزی مفرد اصطلاحات کا لفظی ترجمہ ہی کافی ہوگا اس طریقہ سے ہٹنا وہاں پڑے گا، جہاں (ا) اصل انگریزی لفظ میں معنی کی نمایاں جھلک نہ ہو، یا (ب) اس شے کی غلط خاصیت ظاہر کی گئی ہو، جس کے لیئے وہ لفظ انگریزی میں وضع کیا گیا ہے یا (ج) وہ لفظ میتھالوجی (خرافیات) سے ماخوذ ہو، یا جہاں (د) انگریزی کی مفرد اصطلاح کے مقابل اُردو میں کوئی مفرد اصطلاح نہ بن سکے۔

یہاں مثال کے طور پر عربی کی چند قدیم اصطلاحات درج کی جاتی ہیں، جو یونانی زبان کی مفرد اصطلاحات کے مقابلہ میں وضع کی گئی ہیں اور جو تقریباً ان

اصطلاحات کا لفظی ترجمہ ہیں :-

منطق = (لاجک) Logic

دونوں لفظ جس مادہ سے بنے ہیں اس کے معنی ہیں گفتگو کرنا۔

اثنا عشری (ڈیوڈینیم) Duodenum ایک آنت کا نام ہے دونوں لفظوں کا مادہ بارہ کے معنوں میں ہے۔

صائم = (جیجونم) Jejunam ایک آنت کا نام ہے عربی اور یونانی لفظوں کے معنی ہیں۔ بھوکا۔

اعور (سیکم) Caecum

یونانی لفظ کے معنی ہیں اندھا، عربی لفظ کے معنی ہیں کانا۔

مستقیم (رکٹم) Rectum

یہ بھی ایک آنت کا نام ہے۔ دونوں لفظ کے معنی ہیں سیدھا۔

ملتحمہ (کنجنکٹوا) Cunjunctiva

آنکھ کی ایک جھلّی کا نام ہے۔ یونانی لفظ جس مادہ سے نکلا ہے، اس کے معنی ہیں جوڑنا، ملانا۔ عربی میں لحام کے معنے ہیں زخموں کے لبوں کا ملنا۔ کسی دھاتی برتن کو شگاف کا ٹانکے کے ذریعہ جوڑا جانا۔

مشیمیہ (کورائڈ) Choroid

آنکھ کے ایک پردہ کا نام ہے۔ یونانی لفظ کورین سے نکلا ہے اور یہ وہ جھلّی ہے جس میں بچّہ ماں کے پیٹ کے اندر لپٹا رہتا ہے۔ مشیمیہ عربی میں اُس جھلّی کو کہتے ہیں

شبکیہ (ریٹینا) Retina

یہ بھی آنکھ کے ایک پردہ کا نام ہے۔ دونوں لفظ جس مادہ سے بنے ہیں اُس کے معنے جال کے ہیں۔

زجاجیہ (وٹریس) Vitreous

آنکھ کی ایک رطوبت کا نام ہے۔ دونوں لفظ جس مادّہ سے بنے ہیں، اس کے معنے شیشے کے ہیں۔

صلبیہ (سکلے راٹک) Sclerotic

آنکھ کے ایک پردہ کو کہتے ہیں، دونوں لفظ جس مادّہ سے بنائے گئے ہیں، اُس کے معنی ہیں سختی۔

قمع (انفنڈی بیولم) Infundibulum

دماغ کے ایک حصّہ کا نام ہے، جو قیف کی شکل کا ہے، دونوں لفظوں کے معنے قیف کے ہیں۔

زمانۂ حال میں سائنس کی کتابوں کے جو ترجمے مصر میں کیے گئے ہیں، اُن سے بھی چند مفرد اصطلاحات یہاں نقل کی جاتی ہیں، جو انگریزی زبان کی مفرد اصطلاحات کے مقابل وضع کی گئی ہیں اور قدیم اصطلاحات کی طرح تقریباً اُن اِصطلاحات کا لفظی ترجمہ ہیں۔

ماص (ابسار بینٹ) Absorbent

نباتات وعضویات کی اصطلاح ہے۔ دونوں لفظوں کے اصلی معنے ہیں چوسنے والا

شبکہ (اکالیفا) Acalepha

نباتات کی اصطلاح ہے۔ دونوں لفظوں کے معنے ہیں جال۔

قابلہ (اڈاپٹر) Adopter

کیمیا کی اصطلاح ہے۔ دونوں لفظوں کے معنے ہیں قبول کرنے والا۔

اُلفت (افینٹی) Affinity

کیمیا کی اصطلاح ہے۔ دونوں لفظوں کے ایک معنی ہیں۔

قناۃ (کینل) Canal

تشریح کی اصطلاح ہے۔ دونوں لفظوں کے معنی ہیں نہر

غریفہ (سیل) Cell

نباتات کی اصطلاح ہے۔ انگریزی لفظ کے معنی ہیں حجرہ۔ کوٹھری۔ غریفہ لفظ غرفہ کی تصغیر ہے جس کے معنے کمرہ کے ہیں۔

مُکثف (کنڈنسر) Condenser

طبیعات کی اصطلاح ہے۔ دونوں لفظوں کے معنے ہیں کثیف کرنے والا۔

عقدہ (کونڈایل) Condyle

تشریح کی اصطلاح ہے۔ دونوں لفظوں کے معنے گرہ کے ہیں۔

تویج (کورولا) Corolla

نباتات کی اصطلاح ہے۔ دونوں لفظوں کے معنے ہیں چھوٹا تاج۔

اکلیل۔تاج (کورونا) Corona

نباتات۔حیوانات۔فلکیات۔تشریح۔جریات۔اثریات۔موسیقی وغیرہ علوم کی اصطلاح ہے۔ اصل لفظ کے معنے تاج کے ہیں۔ عربی میں کہیں تاج ترجمہ کیا گیا ہے کہیں پر ختم۔ اکلیل کے معنی بھی تاج ہی کے ہیں۔

زرّاق (سائنوسس) Cyanosis

طب کی اصطلاح ہے۔ دونوں لفظ جس مادّہ سے بنے ہیں، اُس کے معنے نیلے رنگ کے ہیں۔

تزہیر (افلوریسینس) Efflorescence

طب اور کیمیا کی اصطلاح ہے۔ دونوں لفظ جس مادّہ سے بنے ہیں، اُس کے معنے پھول کے ہیں۔

نافذہ (فنسٹرا) Penestra
تشریح کی اصطلاح ہے۔ دونوں لفظوں کے معنے ہیں کھڑکی۔

ہلام (جلاٹین) Gelatine
انگریزی لفظ لاطینی کے جس مادّہ سے ماخوذ ہے، اس کے معنی ہیں جمانا، منجمد کرنا عربی لفظ ہلام کے معنے ہیں فالودہ جیسی لجلجی چیز۔

مفردات کی طرح مرکبات میں بھی اکثر لفظی ترجمہ کی کوشش کی گئی ہے۔

(دستر واں اصول) اصول ہائے مذکورۂ بالا پر عمل کرنے کے ساتھ بقدر امکان اس بات کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے کہ جو لفظ بنے وہ خوب صورت ہو اور زبان پر آسانی سے رواں ہو سکے۔

مفرد اصطلاحیں وضع کرنے کے طریقے

مفرد اصطلاحیں دو قسم کی ہو سکتی ہیں (اوّل) اسمی (دوم) فعلی

پھر اسمی اصطلاحوں کی بھی دو قسمیں ہیں (اوّل) وہ اسمی اصطلاحیں جو سابقوں اور لاحقوں کے ذریعے سے بنائی جاتی ہیں، ان کو ہم سبقلاحی (سابقی + لاحقی) کہہ سکتے ہیں (دوم) وہ اصطلاحیں جو سابقوں اور لاحقوں سے نہیں بنتیں۔ ان کو ہم آسانی کے لئے لاسبقلاحی کہہ سکتے ہیں۔ اس دوسری قسم یعنی لاسبقلاحی اصطلاحوں کے وضع کرنے کے طریقے ہم مفرد اصطلاحات وضع کرنے کے اصولوں میں بیان کر چکے ہیں۔ یہاں صرف دو طرح کی مفرد اصطلاحیں بنانے کے طریقے ہم بیان کرنا چاہتے ہیں:-

(اوّل) سبقلاحی اصطلاحات

(دوم) فعلی اصطلاحات

فعلی اصطلاحات بھی اگرچہ لاحقوں سے بنتی ہیں، تاہم اس خیال سے کہ

بلحاظ اُن کی اہمیت کے اُن پر جُداگانہ نظر ڈالی جائے، ہم نے سبقلاحی اصطلاحات کی ذیل میں سے اُن کو نکال کر علیحدہ کردیا ہے۔

سبقلاحی اصطلاحات

سابقوں اور لاحقوں کی فہرستیں ہم پہلے درج کرچکے ہیں اور جو الفاظ ان سابقوں اور لاحقوں سے اردو اور فارسی زبان میں بنائے گئے ہیں، اُن کی مثالیں بھی ہم نے حتی الامکان درج کردی ہیں، آگے چل کر مرکبات کی بحث میں نیم سابقوں اور نیم لاحقوں کی فہرستیں بھی معہ ان الفاظ کے جن کے بنانے میں اُن سے کام لیا گیا ہے، ہم درج کردیں گے۔ بعض نیم سابقے اور نیم لاحقے آپ کو ایسے نظر آئیں گے جو سابقوں اور لاحقوں میں داخل کرنے کے قابل ہیں اور عجب نہیں کہ زمانۂ آیندہ کے مصنّفین اُن کا شمار اسی ذیل میں کریں۔ یہ تمام سابقے اور لاحقے اور ایسے نیم سابقے اور نیم لاحقے جن میں آگے چل کر سابقوں اور لاحقوں میں داخل ہونے کی قابلیت ہے، اردو زبان کے ایک بڑے حصّے کو تیّار کرتے ہیں، جو گھروں اور بازاروں میں رائج ہے یا شاعری اور انشاپردازی کی دنیا میں مستعمل ہے۔ سابقوں کی فہرست بڑی نہیں ہے۔ لاحقوں میں البتہ فارسی مصادر کے امروں اور دیگر فعلی مشتقات سے بڑی گنجایش پیدا ہوگئی ہے۔ تاہم یہ سب ذخیرہ ایک علمی زبان کے لئے کافی نہیں ہے۔ انگریزی زبان اُن بے شمار سابقوں اور لاحقوں سے مالا مال ہے جو انگلوسیکسن کے علاوہ یونانی، لاطینی، اطالوی اور فرانسیسی زبانوں سے لیے گئے ہیں۔ ہماری زبان کے سابقوں اور لاحقوں کا ذخیرہ، جس میں ہندی اور فارسی سے مدد لی گئی ہے، انگریزی زبان کے ذخیرہ کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ ان کی مدد سے ہم انگریزی زبان کی سبقلاحی اصطلاحات کا ایک حصّہ بلاشبہ تیّار

کر سکتے ہیں، مگر جو حصہ باقی رہ جائے اس کے لئے نیا سامان فراہم کرنے کی ضرورت ہو۔
اس تمہید کے بعد دو اہم اصولی باتوں پر نظر ڈالنی چاہیئے، جن کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:-

اصطلاحات میں کنونشن

(۱) یورپ کی علمی زبان میں خاص خاص سابقے اور لاحقے مختلف علوم میں خاص خاص معانی کے اظہار کے لئے مقرر کر لئے گئے ہیں۔ ان سابقوں اور لاحقوں سے جن عام مطالب کا اظہار عام زبان میں کیا جاتا ہے اب اُن کے علاوہ نئے علمی مطالب اُن سے مراد لئے جاتے ہیں۔ مثلاً سابقہ Pyro (پائرو) جس کے معنے آگ کے ہیں، کیمیا میں اُس تیزاب کے شروع میں لگایا جاتا ہے جس میں بمقابلہ اسی قسم کے دوسرے تیزاب کے پانی کا ایک سالمہ کم ہو۔ یعنی علمائے کیمیا نے اس بات پر اتفاق کر لیا ہے کہ اگر ایک ہی قسم کے دو تیزابوں میں سے ایک کے شروع میں یہ سابقہ ہو، تو سمجھا جائے گا کہ اس تیزاب میں بمقابلہ دوسرے تیزاب کے پانی کا ایک سالمہ کم ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ معنے سابقۂ مذکور کے لغوی معنوں سے کوئی واضح علاقہ نہیں رکھتے۔ یہی حال سابقہ Meta (میٹا) کا ہے — اسی طرح سابقہ Hyper (ہائپر) جس کے معنے اوپر کے ہیں، جس تیزاب کے شروع میں لگایا جاتا ہے، اُس سے اس بات کا ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے کہ اُس تیزاب میں مائین (آکسیجن) کی مقدار زیادہ ہے اور اگر سابقہ Hypo (ہائپو) کسی تیزاب کے شروع میں لگایا گیا ہو تو اس سے اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ اس میں مائین کی مقدار کم ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ خاص معانی ان سابقوں میں نہیں پائے جاتے اسی طرح جن تیزابوں کے نام لاحقہ IC ایک پر ختم ہوتے ہیں جو محض صفت کی علامت ہے، وہ اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ اُن میں مائین کی مقدار زیادہ ہے۔

اور جن کے نام لاحقہ Ous اس پر ختم ہوتے ہیں اور یہ بھی صفت کی ایک علامت ہو
وہ اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ ان میں مائین کی مقدار کم ہے، اسی طرح مثلاً INE
(این) اور In (ان) دو لاحقے انگریزی زبان میں صفت بنانے کے لیے مستعمل ہیں
ان میں پہلا ان کھاری جوہروں کے ناموں میں لگایا جاتا ہے جو Alkoloid
(الکلائڈ) کہلاتے ہیں اور جو اکثر نباتات خاص کر درختوں کی جڑوں اور بیجوں میں
پائے جاتے ہیں۔ یہ عضوی دواؤں کے طاقت ور مؤثر اجزا ہوتے ہیں۔ اُن کا
مزا کھاری ہوتا ہو اور یہ بالعموم فحمین (کاربن) حمضین (ہائڈروجن) شورین
(نائٹروجن) اور مائین (آکسیجن) سے مرکّب ہوتے ہیں۔ دوسرا لاحقہ اُن قلم دار
مرکّبات کے ناموں میں لگایا جاتا ہو جو (گلوکو سائٹ) Glucoside کہلاتے ہیں اور
جو نباتات میں پائے جاتے ہیں۔ اُن کی ترکیب میں عام طور پر فحمین، حمضین اور
مائین شامل ہوتی ہیں۔ مگر بعض کی ترکیب میں شورین بھی پائی جاتی ہو۔ اور
ایک دو ایسے بھی ہیں جن میں علاوہ ان عناصر کے گندھک بھی پائی گئی ہے، جب
پانی میں اُن کے ساتھ تیزاب کھار یا چند قسم کے خمیر ملائے جاتے ہیں، تو وہ اپنی
ترکیب بدل دیتے ہیں اور اُن کے اجزا متفرق ہو کر انگوری شکر میں یا کسی دیگر
شے مثلاً الکوہال وغیرہ میں مبدّل ہو جاتے ہیں۔ اس میں کیا شک ہو کہ یہ معانی
جو مراد لیے گئے ہیں، ان لاحقوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ صرف علما کا اتفاق
ہو جس کے سبب یہ معنے ان لاحقوں کو پہنائے گئے ہیں۔ ہمارے بعض صاحب علم
دوست اس طریقہ کو کوئی علمی طریقہ وضع اصطلاحات کا نہیں سمجھتے۔ بلکہ اس کو
ایک تحکمانہ قرار داد یا کنونشن (Convention خیال کرتے اور معیوب جانتے
ہیں، ان کے نزدیک انگریزی علمی اصطلاحات کو سامنے رکھ کر جو سابقوں اور
لاحقوں سے بنائی گئی ہوں، ان کا اردو میں اس طرح ترجمہ کرنا کہ ویسے ہی سابقے

اور لاحقے اردو اصطلاحات کے ساتھ لگا دیے جائیں اور ان سے وہی مُراد لی جائے جو انگریزی سابقوں اور لاحقوں سے مُراد لی گئی ہی، ایک غلط اور نامناسب طریقہ ہی۔ انگریزی میں جن سابقوں اور لاحقوں کو خاص علمی معنے پہنائے گئے ہیں، ان سے وہ معانی ایک مدّت دراز کے گزر جانے کے بعد سمجھ میں آنے لگے ہیں، ہم جو اب نئی علمی اصطلاحیں وضع کر رہے ہیں، اُن کی نسبت یہ توقع کرنا بیجا ہی۔ اصطلاح سازوں کا فرض ہی کہ وہ کنونشن سے بچیں اور ایسا طریقہ اختیار کریں جس کے سبب ہر علمی اِصطلاح سے صحیح اور پورا علمی مفہوم ظاہر ہو۔

ہمارے دوستوں کی یہ رائے ہمارے نزدیک مندرجۂ ذیل وجوہ سے صحیح نہیں ہی:-

(اوّل) کنونشن کے اوّل معنے جتھے یا گروہ کے ہیں۔ پھر دوسرے معنے اُس قرار داد کے ہیں، جو کسی جتّھے یا گروہ نے باہم مل کر کی ہو۔ کس قدر تعجب کی بات ہی کہ خود اصطلاح کے بھی یہی معنے ہیں۔ لغت میں صاف لکھا ہی کہ اِصطلاح باہم صلح کرنا باہم اتفاق کرنا۔ باہم مل کر کسی امر کو قرار دینا۔ تمام پیشہ وروں کی اصطلاحوں اور تمام علمی اصطلاحوں پر یہ تعریف صادق آتی ہی۔ اگر یہ کنونشن ہی اور فی الحقیقت کنونشن ہی تو ہمیں اِن تمام اصطلاحات سے دست بردار ہونا پڑے گا، جو آج کل ہماری زبان میں رائج اور مستعمل ہیں۔

(دوم) کوئی اصطلاح ایسی نہیں ہی اور نہیں ہو سکتی، جس سے وہ پورا اور صحیح مفہوم ظاہر ہوتا ہو، جو اُس سے مراد لیا گیا ہی۔ ہمیشہ اصطلاح سے معنی کا ایک خاص حصّہ ظاہر ہوتا ہی اور باقی حصّہ کی نسبت سمجھ لیا جاتا ہی کہ وہ بھی اس اصطلاح میں مضمر ہی۔ فرض کرو کہ دھاتی عنصروں کے لیے ہم لاحقہ یہ سے اور غیر دھاتی عنصروں کے لیے لاحقہ ین سے کام لیں اور پہلی قسم کے عنصروں کے نام مثلاً کحلیہ۔ زمرّدیہ۔ سوبلینہ۔ شعاعیہ۔ شہابیہ۔ رُمّانیہ۔ نیلیہ اور جُرمانیہ وغیرہ رکھیں اور دوسری قسم کے عنصروں

کے نام مثلاً مخمین ۔ سبزین ۔ شمسین ۔ بنفشین ۔ شورین ۔ زہرین ۔ قمرین ۔ رطلین ۔ شگرفین ماٗئین ۔ جمضین وغیرہ قرار دیں، تو یہ ہماری ایک قرار داد ہوگی اور اُسی کو اصطلاح کہتے ہیں ۔ یہ اور ین میں یہ قابلیت کہاں ہے کہ وہ دھاتی اور غیر دیہاتی ہونے کو بتائیں ۔ اسی طرح فرض کرو کہ ہم اُن تیزابوں کے لیے جن کے ناموں کے آخر میں لاحقہ ic آتا ہے اور جن میں مائین کی مقدار زیادہ ہوتی ہے، لاحقہ ی کو اور اُن تیزابوں کے لیے جن کے ناموں کے آخر میں لاحقہ ous آتا ہے اور جن میں مائین کی مقدار کم ہوتی ہے، لاحقہ افی کو اختیار کریں تو یہ بھی ہماری ایک قرار داد ہوگی ۔ ی اور افی میں یہ طاقت کہاں سے آئی کہ وہ مائین کی مقدار کی زیادتی اور کمی کو ظاہر کر سکیں ۔ اسی طرح فرض کرو کہ ہم کیمیا کے دوگانہ مرکبات کا نام رکھنے میں اُن دو اجزا کے نام بغیر حرف عطف کے باہم ملا دیں، جن سے وہ مرکّب ہوئے ہیں، تو بلا شبہ ان ناموں سے یہ تو ضرور ظاہر ہو گا کہ ان مرکّبات میں فلاں فلاں دو جزو شامل ہیں، مگر اُن کی مقدار کا تناسب کسی طرح ظاہر نہیں ہو گا ۔ حالانکہ یہ تناسب بھی ایک ضروری کیمیائی واقعہ ہے ۔ پس یہ ناممکن ہے کہ پورا اور صحیح مفہوم کسی اصطلاح سے ظاہر ہو سکے ۔ معنی کا ایک حصّہ ہر اصطلاح سے ہمیشہ ظاہر کیا جاتا ہے اور باقی حصّہ کی نسبت بطور قرار داد سمجھ لیا جاتا ہے کہ وہ بھی اُس کے ساتھ مضمر ہے ۔ پھر اس بات پر بحث کرنی محض فضول اور بے ضرورت ہے کہ مفہوم کا کون سا حصّہ یا کون سا علمی واقعہ اصطلاحی لفظ سے ظاہر ہوتا ہے اور کون سا واقعہ یا حصّہ چھوڑ دیا گیا ہے ہر اصطلاح سے اختصار مقصود ہوتا ہے تاکہ ایک چھوٹے سے لفظ سے وسیع معنے مراد لیے جائیں ۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا اور ہمیشہ اس بات کی کوشش کی جاتی کہ عبارت خواہ کسی قدر طولانی ہو جائے، تاہم پورا اور صحیح مفہوم ظاہر ہو، تو پھر اصطلاح وضع کرنے کی کوئی ضرورت باقی نہ رہتی ۔ غرض کہ ہر اصطلاح ایک چھوٹی سی علامت

ہوتی ہے، جو بہت بڑے مفہوم کی طرف اشارہ کرتی ہے اور بولنے والوں اور لکھنے والوں کو وقت ضائع کرنے سے بچاتی ہے۔

(سوم) اگر ہم اصطلاح سازی کے اُن مُسلّمہ اصولوں پر چلتے ہیں جو یورپ اور ایشیا میں رائج ہیں اور جن کے مطابق پہلے اصطلاحات وضع کی گئی ہیں، تو ہمارا یہ توقع کرنا کسی طرح بیجا نہیں ہے کہ پہلی موضوعہ اصطلاحات کی طرح ہماری موضوعہ اصطلاحات بھی آگے چل کر مقبول ہوں گی۔ ہماری قرارداد اور ہمارا اتفاق اولاً ضروری ہے اور اسی کا نام **اصطلاح** ہے۔ اگر اس اتفاق کو کنونشن کہہ کر رد کر دیا جائے، تو آئندہ جمہور کے اتفاق کی توقع کرنا بلاشبہ نامناسب اور بیجا ہوگا۔

غرض کہ اصطلاحات کے بنانے میں سابقوں اور لاحقوں سے کام لینا اور خاص خاص علوم میں اُن سے خاص خاص معانی مقصود رکھنا کوئی غیر علمی طریقہ نہیں ہے۔ بلکہ صحیح علمی طریقہ ہے۔ اگر یہ کنونشن ہے تو پھر یہ ایسا گناہ ہے کہ نہ اُس سے یورپ کے علما بچ سکے، نہ ہمارے علما۔ عربی زبان میں سابقے اور لاحقے نہیں ہیں تاہم یائے نسبتی، جو صفت بنانے کے لیے مستعمل ہے، اُس کے ساتھ تائے تانیث (جو وقف کی حالت میں ہ ہو جاتی ہے) لگا کر خاص خاص عقیدوں کے ماننے والے فرقوں یا شاہی خاندانوں کے نام رکھنے میں بطور لاحقہ استعمال کی گئی ہے۔ جیسے جبریہ۔ قدریہ۔ اثنا عشریہ۔ جہمیہ وغیرہ (مذہبی فرقے) عبّاسیہ۔ امویہ۔ فاطمیہ مغلیہ وغیرہ (شاہی خاندان) آج کل مصری اور شامی اس لاحقہ سے حیوانی اور نباتی مجموعوں کے نام رکھنے میں کام لیتے ہیں۔ مثلاً زنجبیلیہ نقطیہ۔ بقلیہ۔ برباسیہ وغیرہ (نباتات میں) مفصلیہ۔ شعاعیہ۔ دودیہ۔ عنکبوتیہ وغیرہ (حیوانات میں) اس لاحقہ یہ کی عربی جمع **یات** ہے۔ لاحقہ یات سے علوم کے نام رکھنے میں کام لیا گیا ہے۔ مثلاً ریاضیات۔ طبیعیات۔ فلکیات۔ عنصریات وغیرہ یہ میں کسی خاص

عقیدہ کو ماننے کی طرف یا کسی نبات یا حیوان کی نسل میں ہونے کی طرف اشارہ کہاں سے نکل آیا - یات میں علم کا مفہوم کہاں ہے۔ یہ ایک قرارداد تھی۔ جو ہمارے قدیم بزرگوں نے کی تھی اور اسی بنا پر وہ یہ اصطلاحات چھوڑ گئے اب ہم بھی انہیں کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ اور اسی طرح کی قرار دادیں ہم بھی کرتے ہیں۔ پھر اس بنا پر کہ ہماری زبان سامی نہیں ہے، جس میں سابقوں اور لاحقوں کا وجود نہیں ملتا۔ بلکہ ہماری زبان آریائی ہے جس میں بہت سے سابقے اور لاحقے موجود ہیں ہم اپنے اسلاف کی نسبت اس طرح کی قراردادیں کرنے کی زیادہ قابلیت رکھتے ہیں۔ پھر کیوں نہ ہم یورپ کی علمی آریائی زبانوں کی تقلید کریں، جن میں بہت کثرت کے ساتھ سابقے اور لاحقے خاص خاص علمی معانی کے لئے مخصوص کردیئے گئے ہیں۔ یہ کچھ سابقوں اور لاحقوں ہی پر موقوف نہیں ہے، بلکہ جب یہ بات مسلّم ہے، جس کو ہم بار بار ظاہر کرچکے ہیں کہ اصطلاح اپنے معانی کے صرف ایک حصّہ کو نمایاں کرتی ہے اور باقی حصّہ بطور قرارداد کے سمجھ لیا جاتا ہے، تو گویا علمی اصطلاحات وضع کرنے یا علمی دنیا میں داخل ہونے کے بعد ہمیں قدم قدم پر کنونشن سے سابقہ پڑتا ہے، جس سے ہم کسی طرح نہیں بچ سکتے۔ اگر اس سے بچنے کا کوئی طریقہ خیال میں آسکتا ہے (جس کی طرف ہم پہلے اشارہ کرچکے ہیں) تو وہ صرف یہ ہے کہ ہر اصطلاح کا پورا اور صحیح مفہوم ایک طویل عبارت میں ادا کیا جائے اور وقت کے ضائع ہونے کی مطلق پروا نہ کی جائے اور وضع اصطلاحات سے جو اختصار سہولت اور وقت کی کفایت ممکن ہے اس سے مستفید ہونے کے خیال کو ہم ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دیں۔

سماع اور قیاس کی بحث	(۲) سبقلاحی الفاظ کے بنانے میں فارسی اور ہندی سابقوں، لاحقوں، نیم سابقوں اور

نیم لاحقوں سے کام لینا پڑے گا۔ اس صورت میں جس طرح فارسی زبان کے سابقے، نیم سابقے اور نیم لاحقے فارسی اور عربی الفاظ کے ساتھ لگائے جائیں گے، اسی طرح ان کو بہت سے موقعوں پر ہندی اور مشہور انگریزی الفاظ کے ساتھ بھی لگانا پڑے گا۔ اسی طرح ہندی سابقے، لاحقے، نیم سابقے اور نیم لاحقے محض ہندی الفاظ ہی کے ساتھ نہیں ملائے جائینگے بلکہ بعض اوقات ان کو عربی اور فارسی الفاظ کے ساتھ بھی ملانا پڑے گا۔ ہم نے جو فہرستیں سابقوں لاحقوں، نیم سابقوں اور نیم لاحقوں کی درج کی ہیں، ان سے بنائے ہوئے الفاظ کی مثالوں میں یہ بات دکھائی گئی ہے کہ ہمارے بزرگوں نے اِس آزادی سے حسبِ ضرورت فائدہ اُٹھایا ہے۔ مگر جس ضرورت نے خانگی، بازاری، انشائی اور شاعرانہ زبان میں اُن کو اس آزادی کی اجازت دی تھی، اس کا دائرہ علمی زبان میں بہت وسیع ہو جاتا ہے۔ علمی زبان کے لئے اس کثرت سے الفاظ بنانے کی ضرورت ہے کہ اُس کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ بول چال یا انشاو شاعری کی زبان میں جواب تک استعمال کی گئی ہے، بہت محدود خیالات تھے، جن کو ہمارے بزرگ ادا کرنا چاہتے تھے۔ اس بنا پر انھوں نے اس آزادی سے بہت فائدہ نہیں اُٹھایا تاہم جو نقشِ قدم وہ چھوڑ گئے ہیں، وہ بآوازِ بلند پکارتے ہیں کہ اگر ہماری نسلوں کو ضرورت پیش آئے، تو وہ ان طریقوں پر چل کر اس آزادی سے مستفید ہو سکتے اور زبان کو ترقی کے درجے پر پہنچا سکتے ہیں۔ ہمارے بزرگوں نے سبقلاحی لفظوں ہی کے بنانے میں اس آزادی سے فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ بہت سے نئے مصادر بھی انھوں نے یادگار چھوڑے ہیں، جو عربی فارسی لفظوں سے حسبِ ضرورت بنا لیے گئے ہیں۔ اگر ہم اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلیں اور سبقلاحی الفاظ کے بنانے اور نئے مصادر کے بنانے میں اسی طرح آزادی سے کام لیں، تو ایک دن ہماری زبان میں اسما اور افعال کا اتنا بڑا ذخیرہ موجود ہو جائے گا جتنا کہ آج یورپ کی مہذب اور ترقی یافتہ زبانوں میں ہے مگر افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعض غزل گو شاعر جن کو سوداؔ کی زبان میں

ہم شاعر لے کہہ سکتے ہیں، مستعمل اور مروج زبان میں سے چھیل چھیل کر بہت سے الفاظ تو نکالتے اور متروکات کا دائرہ وسیع کرتے جاتے ہیں، لیکن ایسا کوئی سامان مہیّا نہیں کرتے اور ایسا کوئی طریقہ اختیار نہیں کرتے، جس سے ہماری زبان میں ادائے مطالب و خیالات کی وسعت پیدا ہو اور اُس کو دن دونی رات چوگنی ترقی نصیب ہو۔ اگر کوئی شخص بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر کسی فارسی یا عربی لفظ کو کسی ہندی لفظ کے ساتھ جوڑ دیتا ہے، یا فارسی زبان کے کسی سابقے یا لاحقے کو کسی ہندی لفظ کے ساتھ ملا دیتا ہے، یا کسی ہندی سابقہ یا لاحقہ کو عربی یا فارسی لفظ کے شروع یا آخر میں لگا دیتا ہے یا کوئی نیا مصدر بنا کر اس کے مشتقات سے کام لیتا ہے، تو یہ نظم انشا کے دربان اُس کا قلم پکڑ لیتے ہیں اور اس کی زبان گدّی سے کھینچنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور اُس سے کسی گزشتہ شاعر کی سند کا مطالبہ کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جو الفاظ پہلے بن چکے ہیں، وہ سماعی ہیں۔ ان پر قیاس کر کے نئے الفاظ بنائے نہیں جا سکتے۔ حالانکہ وہ حضرات یہ خیال نہیں کرتے کہ جب کوئی ایسا ہی مخلوط لفظ یا اصطلاحی لفظ یا نیا مصدر بنایا گیا تھا اور کسی شاعر نے اس کو اوّل اوّل استعمال کیا تھا، تو ایسا ہی مطالبہ کرنے پر وہ اُس لفظ یا مصدر کی کوئی سند گزشتہ شعرا کے کلام سے پیش نہیں کر سکتا تھا، اگر بالفرض وہ کوئی ایسا ہی دوسرا لفظ پیش کرتا جو بن کر مستعمل ہو چکا تھا، تو وہ اُس سماعی لفظ کو قیاسی کیونکر ثابت کر سکتا تھا۔ پھر وہ خیال نہیں کرتے کہ اگر انہیں جیسے زبان و الفاظ کے قائل اُس زمانہ میں موجود ہوتے اور ان کا اختیار نافذ ہوتا، تو کسی طرح ممکن نہ تھا کہ ہمارے بزرگ آج ہمارے لئے اُردو زبان میں پچپن ہزار سے زیادہ الفاظ کا ذخیرہ چھوڑ جاتے۔ جرمن، فرانسیسی اور انگریز اگر اس نامعقول اُصول پر عمل کرتے تو اُن قوموں کی ترقی یافتہ زبانیں ایک انچ آگے نہ سرکتیں اور علوم و فنون اور

ہر قسم کے خیالات و افکار کے ذخیرے ان زبانوں میں مہیا نہ ہو سکتے۔ انگریزی زبان بمقابلہ جرمن اور فرانسیسی زبان کے کم وسیع ہے، تاہم نیو اسٹینڈرڈ ڈکشنری کے نام سے حال میں انگریزی زبان کی جو لغات امریکہ سے شایع ہوئی ہے، اُس میں ساڑھے چار لاکھ الفاظ موجود ہیں، باوجود اس کے کہ ان قوموں کی زبانیں بہت وسیع ہو گئی ہیں تاہم وہ اس وسعت پر قناعت نہیں کرتیں اُن کے شعرا، انشا، پرداز، اخبار نویس، افسانہ نگار اور مصنّف و مولف ہر روز ان زبانوں میں نئے الفاظ ایجاد کرتے اور اخباروں، رسالوں اور کتابوں کے ذریعے سے اپنی زبانوں کو برابر ترقی دیتے رہتے ہیں ان ملکوں اور قوموں میں زبان و قلم کے ایسے دربان موجود نہیں ہیں، جیسے کہ ہمارے ملک اور ہماری قوم میں موجود ہیں۔ یہ حضرات عربی اور فارسی کے ملاپ کو تو روا رکھتے ہیں، مگر ہندی الفاظ کے ساتھ اس ملاپ کو گوارا نہیں کرتے۔ حالانکہ اس ملاپ کی ہزاروں مثالیں ہمارے بزرگ بطور یادگار چھوڑ گئے ہیں۔ اس میلان کا سبب یہ ہے کہ عربی اور فارسی الفاظ کے ملاپ کو خود اہل ایران نے جائز کر دیا ہے اور ایک عام دستور ایسے لفظوں کے ملانے کا جاری ہو گیا ہے۔ مگر یہ حال ہمیشہ سے نہیں تھا۔ ایران میں بھی جب اوّل اوّل فارسی سابقوں اور لاحقوں کے ساتھ عربی الفاظ جوڑے گئے ہوں گے یا عربی الفاظ سے نئے مصادر بنائے گئے ہوں گے تو عام لوگوں نے ان کو ضرور اجنبیت کی نظر سے دیکھا ہوگا اور دوغلے الفاظ کی پھبتی ان پر کسی گئی ہوگی۔ لیکن ہوا کے رُخ اور دریا کے بہاؤ پر کس کا اختیار رہا ہے۔ اہل قلم نے کسی قید و بند کی پروا نہیں کی اور ایسے ہزاروں الفاظ ایجاد کر کے انشا اور شاعری کی زبان میں داخل کر دیے۔ یہاں تک کہ اب یہ قاعدہ کلیہ بن گیا ہے اور عربی ہی نہیں بلکہ ترکی الفاظ کا ملاپ بھی عام ہو گیا ہے۔ اس پر طرّہ یہ کہ اگر کوئی خالص فارسی زبان میں آج کچھ لکھنا چاہے تو

بغیر دقت کے وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ پھر اس کامیابی پر بھی اس کی کتاب کا مقبول ہونا دُشوار ہے۔ ترکی زبان کے شاعروں اور انشا پردازوں نے بھی بے جا قیود کی زنجیروں سے اپنے تئیں آزاد کر لیا ہے، اُنھوں نے اپنی زبان کے سابقوں اور لاحقوں کے ساتھ عربی اور فارسی الفاظ بے تکلّف ملا لیے ہیں اور اپنی زبان کے سابقوں اور لاحقوں کے ساتھ عربی اور فارسی ہی نہیں بلکہ یورپ کی زبانوں کے مشہور الفاظ بھی ملا کر نئے مرکّبات تیار کر لیے ہیں اور اس طرح اپنی محدود زبان کو وسعت اور ترقّی کے درجہ پر پہنچایا ہے۔ پس اگر ہمارے ہم زبان بھی چاہتے ہیں کہ ان کی زبان ترقّی کرے اور دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں کی طرح اس کے کارخانہ میں بھی ادائے معانی کے نئے نئے سانچے مہیّا ہوں، تو اُن کو اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلنا اور آزادی کا قدم ذرا اور آگے بڑھانا چاہیے۔ اگر وہ عربی، فارسی، ترکی، یا اردو کی کسی لغات کو کھول کر دیکھیں گے، تو ان کو معلوم ہوگا کہ اُس میں گھریلو یا بازاری یا عام الفاظ کی بھرمار ہے۔ عربی میں تو کچھ علمی الفاظ ملیں گے بھی، مگر ترکی، فارسی، اردو کے لغت نامے علمی سامان سے بالکل خالی نظر آئیں گے۔ برخلاف اس کے اگر وہ جرمن، فرانسیسی یا انگریزی ڈکشنریاں کھول کر دیکھیں گے تو اُن میں سینکڑوں علموں کے نام، ہزاروں آلات کے نام اور علوم و فنون کی بے شمار اصطلاحات نظر آئیں گی۔ کم سے کم اُردو کی اس بے مائگی پر انھیں ضرور افسوس ہونا چاہیئے اور ایسی تدبیر اختیار کرنی چاہیے جس سے یہ داغ اُردو زبان کی پیشانی سے محو ہو، مگر میرے نزدیک نامعقول پابندیوں کے دائرہ میں رہ کر وہ اپنی زبان کو کبھی ترقی نہیں دے سکتے۔ جس طرح ایرانیوں نے اپنی زبان کے ساتھ عربی اور ترکی الفاظ کے ملاپ کو اور ترکوں نے اپنی زبان کے ساتھ فارسی اور عربی الفاظ کے ملاپ کو عام کر دیا ہے اسی طرح اُنھیں ہندی زبان کے ساتھ فارسی اور عربی الفاظ کے ملاپ کو رفتہ رفتہ عام کر دینا چاہیئے۔ سردست اتنا ہی دیکھنا کافی ہوگا کہ جو الفاظ اس ملاپ

سے تیار ہوں، وہ حسنِ مذاق کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہوں اس سے زیادہ روک ٹوک فضول ہے۔

مذکورۂ بالا دو اہم امور پر غور کرنے کے بعد اب ہم سبقلاحی الفاظ کے بنانے کے طریقے بیان کرنا چاہتے ہیں جو حسب ذیل ہیں:۔

(ا) انگریزی زبان کے جس سبقلاحی لفظ کا مرادف اپنی زبان میں تیار کرنا ہو، اس میں دیکھنا چاہیے کہ کون سا سابقہ اور لاحقہ استعمال کیا گیا ہے۔ پھر اُس کے مقابل اپنی زبان کا کوئی موزوں سابقہ یا لاحقہ تلاش کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی موزوں سابقہ یا لاحقہ نہ مل سکے تو پھر کوئی مناسب نیم سابقہ یا نیم لاحقہ اس مطلب کے لیئے ڈھونڈنا چاہیئے۔ اس صورت میں جو لفظ تیار ہوگا وہ نیم سبقلاحی لفظ ہوگا۔ اگر اس میں بھی کامیابی نہ ہو تو پھر لغت کے اُس اصول پر عمل کرنا چاہیئے، جس کو ہم نے مرکبات کے ذیل میں بیان کیا ہے۔ اس حالت میں الفاظ کے ابتدائی یا آخری اجزا مختصر ہو کر سابقوں اور لاحقوں کی صورت اختیار کریں گے۔ اور جو الفاظ اُس طریقے سے تیار ہوں گے وہ بھی نیم سبقلاحی الفاظ ہوں گے۔

(ب) جب اُردو سبقلاحی الفاظ بمقابلہ انگریزی سبقلاحی الفاظ کے بنانے ہوں تو یہ بات ضروری نہیں ہے کہ ہر انگریزی سابقہ کے مقابل اُردو سابقہ اور ہر انگریزی لاحقہ کے مقابل اُردو لاحقہ لایا جائے، کیوں کہ بعض اوقات انگریزی سابقہ کے مقابل اردو لاحقہ ہوگا اور اس صورت میں بجائے سابقہ کے لاحقہ لگانا پڑے گا یا انگریزی لاحقہ کے مقابل اردو سابقہ ہوگا، اور اس صورت میں بجائے لاحقہ کے سابقہ لگانا ہوگا۔ مثلاً Full فُل ایک انگریزی لاحقہ ہے، جس کے معنے بھرے ہوئے کے ہیں۔ اسی طرح Less لِس بھی ایک انگریزی لاحقہ ہے جس کے معنی کم کے ہیں۔ یہ دونوں صفات بنانے میں مستعمل ہیں۔ برخلاف

اُن کے اُردو میں پہلے انگریزی لاحقہ کے مقابل پر اور دوسرے انگریزی لاحقے کے مقابل کم ہو اور یہ دونوں سابقے ہیں، جو الفاظ کے شروع میں آتے ہیں Anti انٹی ایک انگریزی سابقہ ہے جس کے معنے خلاف کے ہیں، اس سے بنے ہوئے الفاظ کے ترجمے میں خلاف کا نیم سابقہ کہیں کہیں کام دے گا۔ دیگر مواقع پر کہیں اُردو لاحقہ شکن یا توڑ لانا پڑے گا، کہیں مار، کہیں کچھ اور۔

(ج) اگر ایک لاحقہ کے معنے مختلف علوم میں یا مختلف مواقع پر مختلف لیے جائیں تو اس کا کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ انگریزی زبان میں باوجود اس کے کہ افراط کے ساتھ لاحقے موجود ہیں، ایک ایک لاحقہ کئی کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے، اُردو زبان میں اگر یہ ضرورت پیش آئے تو اس پر کوئی تعجب نہیں ہو سکتا، کیونکہ بمقابلہ انگریزی زبان کے اُس میں لاحقوں کا ذخیرہ بہت کم ہے۔ مثلاً One اون ایک انگریزی لاحقہ ہے جس کے معنے کیمیا اور حجریات میں مختلف ہیں، Ol اول ایک اور لاحقہ ہے جس کے معنے کیمیا میں کچھ اور ہیں اور علم ادویہ میں کچھ اور۔

(د) اگر کسی انگریزی لاحقہ کے مقابل اُردو میں کوئی ایسا لاحقہ نہ ملے جو اس لاحقہ سے بنے ہوئے تمام اصطلاحی الفاظ کے ترجمہ میں مدد دے سکے تو مختلف موقعوں پر مختلف لاحقے لگائے جا سکتے ہیں۔ مثلاً Ist ایک انگریزی لاحقہ ہے، جو اسم بنانے میں بہت زیادہ مستعمل ہے۔ اس کے مقابل اُردو میں کوئی ایسا لاحقہ نہیں ہے جو سب جگہ کام دے سکے۔ اس لیے کہیں اس کے مقابل دال لانا پڑے گا کہیں گر، کہیں کار، کہیں باز، کہیں پسند، کہیں پرست وغیرہ۔

(ھ) اس مختصر رسالے میں ممکن نہیں ہے کہ ہم انگریزی کے تمام سابقے اور لاحقے درج کر کے اُن کے مقابل اپنی زبان کے موزوں سابقوں اور لاحقوں کا نشان دیں اور مثال کے طور پر انگریزی زبان کے اصطلاحی الفاظ اور اُن کے

مقابل اردو کے سیقلاجی الفاظ درج کریں۔ بعض خاص سابقوں اور لاحقوں کے متعلق البتہ ہم صلاح دے سکتے ہیں جو حسب ذیل ہے:۔

انگریزی زبان میں اوپر کا مفہوم ادا کرنے کے لئے حسب ذیل کئی سابقے مستعمل ہیں: Eph-ep-epi-up-Super-Hyper-over وغیرہ۔ ہمارے ہاں ان سب کے مقابل صرف زیر اور بالا ہیں۔

Sub نیچے کا مفہوم ادا کرنے کے لیے انگریزی میں کئی سابقے ہیں۔ مثلاً Under-hypo وغیرہ۔ ہمارے پاس ان کے مقابل میں زیر۔ تل۔ تہ ہیں۔

اندر اور باہر کا مفہوم ادا کرنے کے لیے بھی انگریزی میں کئی سابقے ہیں، مثلاً IN-eN اندر کے لئے Ex-ec باہر کے لیے۔ ہمارے ہاں اُن کے مقابلہ میں کوئی سابقہ نہیں ہے۔ اگر دروں۔ بروں۔ یا در اور بر اختیار کرلیے جائیں تو مناسب ہے۔

Inter انٹر ایک انگریزی سابقہ ہے، جو بہت سے انگریزی سیقلاجی الفاظ کے بنانے میں کام دیتا ہے۔ اگر اس کے مقابل ہمارے ہاں لفظ بین عربی زبان سے لیا جائے جو مابین کا اختصار ہے، تو بہتر ہوگا مثلاً انٹرنیشنل International کا ترجمہ بین قومی کیا جائے (جس کا ترجمہ اب تک مابین الاقوام مابین الدول۔ مابین اقوامی مابین دولی ہوتا رہا ہے) وضع ہوگا۔ اقوام کی جگہ جو جمع ہے، نسبت کے وقت عربی زبان کے عام قاعدہ کے مطابق مفرد لفظ یعنی قوم استعمال کیا جائے گا۔ نیز اس اختصار سے آیندہ الفاظ بنانے میں مفید نتیجہ نکلے گا۔ بین قومی کی طرح اور الفاظ بھی بے تکلف بن سکتے ہیں، مثلاً بین ملکی۔ بین مجلسی۔ بین شہری۔ بین کالجی وغیرہ۔

پین Pan اور آل All دو انگریزی سابقے ہیں، جن کے معنے سب کے ہیں۔ ان کے مقابل اگر اردو میں کُل بطور سابقہ کے اختیار کرلیا جائے

جس کے معنے ہماری زبان میں وہی ہیں جو انگریزی سابقوں کے معنے ہیں، تو بہت مناسب ہوگا۔ یہ لفظ بمقابلہ تمام اور ہمہ کے چھوٹا ہے۔ مثلاً پین جرمن موومنٹ Pan- German Movement کا ترجمہ کل جرمن تحریک کیا جائے۔ پین اسلامک Pan-Islamic کا ترجمہ کُل اسلامی یا کُل مُسلم یا کُل مسلمی اور پین اسلامزم Pan-Islamism کا ترجمہ کُل اسلامیت یا کُل مسلمیت یا کُل مسلم اتحاد کیا جائے۔ اسی طرح آل انڈیا نیشنل کانگریس All-India-National Congress کُل ہندی قوم کانگریس کیا جائے۔

علمی اصطلاحی الفاظ بنانے کے لیے انگریزی میں جو سابقے مستعمل ہیں، اُن میں سے بعض تو اعداد کے معنوں میں ہیں اُن کی جگہ ہمارے ہاں بھی اعداد بطور سابقہ کے کام دے سکتے ہیں، بعض سابقے صفات ہیں، جن کے معنے ہیں سفید، سیاہ، موٹا، باریک، کوتاہ، دراز، سیدھا، ٹیڑھا، دایاں، بایاں، نرم، سخت، چکنا، کھُردرا، کم، زیادہ، بُرا، اچھا، چھوٹا، بڑا، تنگ، فراخ، مساوی، مختلف، غلط، صحیح، جھوٹا، سچا، میٹھا، کھٹا، ہلکا، بھاری، پُرانا، نیا، آدھا، پورا، تیز، سُست، پست، بلند، تر، خشک، آگے، پیچھے، سرد، گرم، قبل، بعد، موافق، مخالف، دُور، نزدیک، کچا، پکا، خالی، بھرا، تاریک، روشن وغیرہ۔ یہ سابقے نہیں ہیں بلکہ حقیقت میں نیم سابقے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں ہمارے ہاں بھی نیم سابقے کام دے سکتے ہیں۔ آگے چل کر مرکبات کی بحث میں ہم نے اردو زبان کے بہت سے نیم سابقے درج کیے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی نیم سابقے تجویز ہو سکتے ہیں

انگریزی زبان کے لاحقوں میں سے ics اِکس اور Logy لوجی علوم کا نام رکھنے میں مستعمل ہیں۔ دونوں لاحقوں کے مقابل ہمارے ہاں یات کا لاحقہ کام دے سکتا ہے مثلاً Ethics اِتھکس (اخلاقیات) Mathematics

میتھامٹکس (ریاضیات) Biology بائی آلوجی (حیاتیات) Geology جیالوجی (ارضیات) جن علوم کے نام ہمارے ہاں بغیر یات کے لاحقہ کے مشہور ہو چکے ہیں، اُن کو بحال خود چھوڑ دینا چاہیئے۔ مثلاً حساب۔ نحو۔ منطق۔ کیمیا۔ فقہ وغیرہ۔ علوم کے ناموں سے ایک اسم اور ایک صفت مشتق کی جاتی ہو۔ صفت تو ic ial کے لاحقے لگانے سے بنتی ہو جس کے معنے "اُس علم کے متعلق" لیے جاتے ہیں مثلاً Ethic ایتھک Ethical ایتھیکل Biologic بائی آلوجک Biological بائی آلوجیکل اسم 1st کا لاحقہ لگانے سے بنایا جاتا ہو۔ مثلاً Biologist بائی آلوجسٹ جس کے معنے ہیں اس علم کا جاننے والا، کہیں کہیں ist کی جگہ اور لاحقے لگائے جاتے ہیں۔ مثلاً Mathe Matician میتھامیٹشن ہمارے ہاں صفات کے بنانے میں لاحقہ یات گھٹ کر فقط ی رہ جائے گا، یا بڑھ کر یاتی ہو جائے گا۔ مثلاً نفسی یا نفسیاتی ارضی یا ارضیاتی پہلی شکل اختصار کی ہو۔ دوسری صورت التباس سے بچنے کی ہو۔ کیوں کہ ارضی کے دو معنے ہو سکتے ہیں (۱) زمین کے متعلق (۲) زمین کے علم کے متعلق۔ اگر اختصار منظور ہو تو پہلی صورت بھی جائز ہو۔ مثلاً انگریزی میں Economic اکانومک کے دو معنے لیے جاتے ہیں (۱) کفایت شعاری کے متعلق (۲) علم اقتصاد کے متعلق۔ الگ الگ معنے قرینے سے سمجھے جاتے ہیں۔ ہمارے ہاں کی دوسری صورت پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ عربی گرامر کے عام قاعدہ کے متعلق یائے نسبتی مفرد لفظ کے آخر میں لگائی جاتی ہو۔ جمع کے آخر میں لگائی نہیں جاتی کیوں کہ عربی میں بھی ضرورت کے وقت یائے نسبتی جمع کے آخر میں بے تکلف لگا دی جاتی ہو مثلاً ہمارے ہاں کے دو بڑے بزرگوں کے نام کے ساتھ برکاتی اور ساعاتی کے الفاظ آتے ہیں اور اُردو

زبان میں تو اس کی متعدد مثالیں ہیں جو لاحقہ "ی" کی ذیل میں درج کی گئی ہیں، اسم بنانے میں جو انگریزی لاحقہ ist سٹ یا کسی اور لاحقہ کے ذریعہ سے بنایا جاتا ہے، ہمارے لاحقہ "داں" سے کام لیا جائے گا۔ مثلاً ریاضی داں، منطق داں، کیمیا داں۔ جن علوم کے نام کے آخر میں لاحقہ یات ہے۔ ان کے پورے نام بعض اوقات داں سے پہلے لائے جاتے ہیں۔ مثلاً ارضیات داں، نفسیات داں۔ مگر بعض اوقات اختصار کے لیے صرف حیات داں بجائے حیاتیات داں کہنا کافی ہوگا۔ جن علوم کے نام لاحقہ "یات" سے نہیں بنے، بلکہ اُن کے آخر میں ات ہے جیسے حیوانات۔ نباتات (جن کے دو معنے ہیں ایک تو حیوان اور نباتات کی جمع دوسرے ان کا علم) ان سے صفت بنانے میں حیواناتی اور نباتاتی اور اگر قرینہ پر بھروسہ کیا جائے تو اختصاراً حیوانی اور نباتی کہیں گے۔ اسم بنانے کی حالت میں حیوانات داں اور نباتات داں کہیں گے۔ علوم کے انگریزی مُرکّب ناموں کے مقابل اُردو میں مُرکّب نام رکھنے کی تدبیر آگے چل کر مُرکّب اصطلاحات کے بیان میں آئے گی۔

جب کسی علم کا بیان علمی طور سے نہیں، بلکہ سادہ طور سے کیا جائے تو ایسے بیان کے لیے انگریزی میں لاحقہ Graph گرافی لگایا جاتا ہے مثلاً Aerography ایروگرافی (ہوا کا بیان) Agrostography اگراسٹوگرافی (گھاسوں کا بیان) اس حالت میں ہمارے ہاں بجائے گرافی کے "نامہ" کا نیم لاحقہ موزوں ہوگا۔ مثلاً بادنامہ۔ حشایش نامہ اور اُس کے لکھنے والے کو بادنویس اور حشایش نویس کہیں گے۔ دوسرا استعمال گرافی کا ایسے فن کے لیے ہوتا ہے، جس میں چھاپنے یا لکھنے یا کھودنے یا نقش کرنے کا کام ہو۔ مثلاً Zincography زنکوگرافی (جست کی پلیٹ پر کندہ کرنے کا فن) xylography زیلوگرافی (لکڑی پر کندہ کرنے کا فن) اس صورت میں لاحقہ گرافی کی جگہ ہمارے ہاں لاحقہ "کاری" لگایا جائے گا۔

چنانچہ پہلے فن کو جست کاری اور دوسرے کو کندہ کاری کہیں گے ۔ اِن فنون کے کارناموں کو جست کارہ اور کندہ کارہ یا جست کار تختیاں اور کندہ کار تختیاں کہنا مناسب ہوگا ۔ اس موقع پر انگریزی حرف گراف کا لاحقہ مستعمل ہے ۔ ان فنون کا کام کرنے والوں کو انگریزی میں زنکوگرافر اور زیلوگرافر کہیں گے اور ہم جست کار کندہ کار یا جست کار پچی اور کندہ کار پچی کہنا موزوں خیال کریں گے ۔ ان فنون سے صفت بنانے کے وقت انگریزی میں زنکوگرافیکل اور زیلوگرافیکل کہتے ہیں ۔ ہم صفت بنانے کی حالت میں جست کارانہ اور کندہ کارانہ یا جست کاریانہ اور کندہ کاریانہ کہیں گے ۔ یہ دوسرا استعمال نیا اور بربنائے ضرورت ہے ۔

آلات کا نام رکھنے کی غرض سے انگریزی میں تین لاحقے بہت مستعمل ہیں ۔ اُن میں سے ایک Scope اسکوپ ہے جس کے معنے دیکھنے کے ہیں ، ہمارے ہاں اس لاحقہ کی جگہ اوّل بین کا لاحقہ مستعمل ہوا ہے مثلاً Microscope مکراسکوپ (خُردبین) Telescope ٹیلس کوپ (دوربین) مگر اب ہمارے نزدیک اُن لفظوں کو اپنے حال پر چھوڑ کر آیندہ اس لاحقہ کی جگہ نُما کا لاحقہ استعمال کرنا زیادہ مناسب ہوگا ۔ مثلاً Bioscope بائیسکوپ (حیات نما یا زندہ نما) Auriscope آرسکوپ (گوش نما) Baroscope بارسکوپ (بار نما) صفت بنانے کے وقت انگریزی میں بدستور لاحقات Io-Ical سے کام لیا جائے گا ۔ ہم اس موقع پر حیات نمائی ، بار نمائی اور گوش نمائی کہیں گے اور اگر یائے مصدری کے التباس سے بچنا چاہیں تو حیات نماوی ، بار نماوی اور گوش نماوی کہنا مناسب ہوگا ۔ عربی میں صفرا اور سودا درحقیقت صفت ہیں مگر خاص خلطوں کا نام ہونے کے سبب معرفہ ہوگئے ہیں اور اُن سے صفات نسبتی صفراوی اور سوداوی نکالی گئی ہیں ۔ آلات کے نام بھی معرفہ ہیں ۔ اس لیئے

یہ قاعدہ اس موقع پر بھی چسپاں ہوسکتا ہے۔ لاحقہ Scopy اسکوپی آلہ سے کام لینے کے لیے مستعمل ہے۔ مثلاً Auriscopy آرسکوپی (گوش نما سے کام لینے کا فن۔ گوش نما آلہ کے ذریعہ سے کان کے اندر کا حال معلوم کرنا) ہم اس موقع پر لاحقہ بینی کا استعمال کریں گے۔ اور اُس کام کو گوش بینی کہیں گے۔ اس سے اسم انگریزی میں لاحقہ Ist سے بنایا جائے گا۔ ہم اس کی جگہ لاحقہ بین سے کام لیں گے، اور گوش بیں کہیں گے۔ اسی طرح ABDOMINOSCOPY ابڈامنسکوپی (شکم بینی) Ebdoscopy ابڈاسکوپی (مثانہ بینی)۔ Gastroscopy گیسٹراسکوپی (معدہ بینی) دوربیں اور خردبیں جو پہلے سے مستعمل نام ہیں، اُن سے صفات نسبتی۔ دوربینی اور خردبینی مشتق ہوں گی اور ان آلات سے کام لینے والوں کو دوربینچی اور خردبینچی اور آلات سے کام لینے کو دوربین کاری اور خردبین کاری کہیں گے۔

دوسرا انگریزی لاحقہ جو آلات کے نام رکھنے میں مستعمل ہے Metter میٹر ہے جس کے معنے ناپنے اور اندازہ کرنے کے ہیں۔ مثلاً Acetometter ایسی ٹومیٹر (سرکہ کی قوت، ناپنے کا آلہ) Acoumetter اکومیٹر (سماعت کی تیزی ناپنے کا آلہ) ہم اس لاحقہ کی جگہ لاحقہ پیما کا استعمال مناسب سمجھتے ہیں۔ مثلاً پہلے آلہ کو ہم سرکہ پیما اور دوسرے کو سماعت پیما نہیں کہیں گے۔ اسی طرح بیرومیٹر Barometter (بارپیما) تھرمامیٹر Thermometer (حرارت پیما) الکٹرومیٹر Electro- meter (برق پیما) وغیرہ۔ صفت نسبتی بنانے کے وقت انگریزی میں بیرومیٹرکل، تھرمامیٹرکل، الکٹرومیٹرکل کہیں گے۔ ہم اُن کی جگہ بارپیماوی، حرارت پیماوی، برق پیماوی کہنا مناسب سمجھتے ہیں۔ پھر اُن آلات سے کام لینے کو بارپیمائی، برق پیمائی کہیں گے۔ اِن آلات سے کام لینے والوں کو

ہمارے نزدیک بار پیماچی۔ برق پیماچی اور حرارت پیماچی کہنا مناسب ہوگا۔

تیسرا لاحقہ جو آلات کا نام رکھنے کے لیے انگریزی میں استعمال کیا جاتا ہے Graph گراف ہے۔ جس کے معنے لکھنے کے ہیں مثلاً Phonograph فونوگراف (آواز کو قلم بند کرنے کا آلہ) Sphy nograph اسفگموگراف (نبض کی حرکتیں قلم بند کرنے کا آلہ) ہمارے ہاں اس لاحقہ کی جگہ لاحقہ نگار لگانا مناسب ہوگا مثلاً ہم پہلے آلہ کو صدا نگار اور دوسرے کو نبض نگار کہیں گے۔ صفات نسبتی بنانے کے وقت فونوگرافیکل اور اسفگموگرافیکل کی جگہ ہمارے ہاں صدا نگاری اور نبض نگاری کہا جائے گا۔ مگر ان آلات سے کام لینے کو ہم صدا نویسی اور نبض نویسی اور کام لینے والوں کو صدا نویس اور نبض نویس کہیں گے۔

جرّاحی عملوں کے لیے جو سبک اور تیز آلات مستعمل ہیں، ان کے لیے ٹوم Tome کا لاحقہ استعمال کیا جاتا ہے، جس کے معنے کاٹنے کے ہیں۔ مثلاً Cephalotome کیفالوٹوم (جنین کا سر کاٹنے اور توڑنے کا آلہ) Hysterotome ہسٹروٹوم (رحم کی گردن کھولنے کا آلہ) وغیرہ۔ ہم اس لاحقہ کی جگہ شگاف کا لاحقہ استعمال کرنا مناسب خیال کرتے ہیں مثلاً پہلے آلہ کو ہم سر شگاف اور دوسرے کو رحم شگاف کہیں گے۔ ان آلات سے کام لینے کے لیے انگریزی میں لاحقہ Tomy ٹومی لگایا جاتا ہے۔ ہم لاحقہ شگافی لگانا مناسب جانتے ہیں۔ پس ان آلات سے کام لینے کو ہم سر شگافی اور رحم شگافی کہیں گے۔ اسم بنانے کے وقت انگریزی میں لاحقہ Ist اسٹ سے کام لیا جائے گا۔ ہم لاحقہ چی استعمال کریں گے اور شگاف کی جگہ اس کی مختصر شکل گاف استعمال کریں گے کیونکہ فارسی میں یہ لفظ شگاف کا مرادف ہے۔ پس ہم ان آلات سے کام لینے والوں کو سر گافچی اور رحم گافچی کہیں گے۔ صفت بنانے کے وقت ہمارے ہاں سر شگافانہ اور

رحم خرگافانہ کہا جائے گا۔

مشابہت کے اظہار کے لیے انگریزی میں دو لاحقے آتے ہیں۔ فارم Form اور آئڈ Oid مثلاً Actiniform ایکٹینی فارم (کرن جیلیا) Adenoid اڈینائڈ (گلٹی کی شکل کا) اُردو میں پہلے لاحقہ کی جگہ نیم لاحقہ پیکر اور دوسرے لاحقہ کی جگہ لاحقہ نما اختیار کر لینا چاہیئے مثلاً Amyg- daloid امگڈلائڈ (بادام نما) Android انڈرائڈ (مردنما) Anthoid انتھائڈ (گل نما) Arciform آرسی فارم (کمان پیکر) Auriform اوری فارم (گوش پیکر) Bacciform بکی فارم (شہتوت پیکر) لاحقہ نما کو ہم اسکوپ Scope کے مقابل بھی استعمال کریں گے، جیسا کہ پہلے مذکور ہو چکا ہے۔ بعض مقامات مثلاً علم حیوانات میں لاحقہ Oid کے مقابل فارسی زبان کی علامتیں تشبیہ آسا کا استعمال مناسب ہوگا

لاحقہ Ine این اوّل تو بعض عناصر کا نام رکھنے میں استعمال کیا گیا ہے مثلاً Chlorine کلورین۔ دوم اُن کھاری جوہروں کا نام رکھنے میں مستعمل ہوا کر جنھیں الکلائڈ یعنی الکلی نما یا قلی نما کہتے ہیں۔ ایک اور لاحقہ in این ہے جو اُن قلم دار مرکبات کا نام رکھنے میں استعمال کیا جاتا ہے جنھیں گلوکوسائڈ کہتے ہیں۔ مثلاً Quinine کوئنین اور Atropine اٹروپین، الکلائڈ ہیں Salicin سیلی سین اور کالوسنتھین Colocynthin گلوکوسائڈ ہیں۔ ہم نے لاحقہ ین کو اُن عنصروں کا نام رکھنے میں استعمال کیا ہے جو غیر دھاتی ہیں مثلاً کلورین کو ہم سبزین، آیوڈین کو بنفشین کہیں گے۔ الکلائڈ اور گلوکوسائڈ جوہروں کے لئے بھی ہم اسی لاحقہ کو استعمال کریں گے۔ چنانچہ اٹروپین کی جگہ ہم بیرجین، سیلی سین کی جگہ خلافین، کالوسنتھین کی جگہ حنظلین اور Aloin ایلوئین کی جگہ صبرین کہیں گے مصریوں نے عربی زبان میں بھی اس قاعدہ کو اختیار کر لیا ہے، حالانکہ عربی زبان

میں لاحقوں کا کوئی وجود نہیں ہے۔

انگریزی میں صفت بنانے کے لیے لاحقہ Ferous فیرس آتا ہے۔ اس کی جگہ ہمارے ہاں لاحقہ دار ہے مثلاً Amygdaliferous امگڈلی فیرس (لوزدار) Carboniferous کاربونی فیرس (فحمدار) Cauliferous کالی فیرس (ساق دار) وغیرہ۔ مگر اکثر اس لاحقہ کے معنے پیدا کرنے والے کے لیے جاتے ہیں۔ اس صورت میں لاحقہ آفرین لگانا چاہیے مثلاً Auriferous آری فیرس (طلا آفرین)۔ Chyliferous کائلی فیرس (کیلوس آفریں) وغیرہ۔

ایک لاحقہ صفت بنانے کے لئے انگریزی میں ous اس ہے، اس کے مقابل ہمارے ہاں ہندی لاحقہ یلا ہے۔ مثلاً Poisonous پائزنس (زہریلا) Bulbous بلبس (گٹھیلا) وغیرہ۔ کیمیا میں اس جگہ لاحقہ انی لگایا جاتا ہے، مثلاً Nitrous نائٹرس (شورانی) Sulphurous سلفیورس (کبریتانی)، اس کے مقابل Nitric نائٹرک اور Sulphuric سلفیورک ہیں، جن کے لئے لاحقہ ی لگایا جاتا ہے یعنی شوری اور کبریتی صفت بنانے کا ایک اور لاحقہ انگریزی Ose اوس ہے، جو سابق لاحقے سے ملتا جلتا اور معنی بھی وہی رکھتا ہے۔ کیمیا میں اس کے خاص معنے مراد لیے جاتے ہیں۔ اس کی جگہ لاحقہ گین لگانا مناسب ہوگا مثلاً Cellulose سلیولوس (خجیم گین)[1] Fructose فرکٹوس (میوہ گین)[2] Glucose گلوکوس (شکرزگین)[3] Albumose البیوموس (بیاض گین) وغیرہ۔

ایک عام لاحقہ انگریزی کا جو اہمیت کے معنے دیتا ہے Ism ازم ہے، اس

---

[1] خیزہ سے جو خانہ کی تصغیر ہے جیسے مشک سے مشکیزہ۔

[2] میوہ سے۔

[3] شکر رز (یعنی انگوری شکر) سے شکرزسی کا اختصار ہے۔ ایک رے حذف کر دی گئی۔

کے مقابل ہمارے ہاں لاحقہ یت ہو مثلاً Hypnotism ہپناٹزم (رزمیت) Despotism ڈسپاٹزم (استبدادیت Ber keleyism برکلیزم (برکلیت یعنی برکلے کا فلسفہ) فارسی ہندی الفاظ کے ساتھ بھی اس لاحقہ کو عام کر دینا چاہیئے

ایک اور عام لاحقہ انگریزی میں Able ایبل ہے، جس کے معنے قابلیت کے لیے جاتے ہیں۔ ہمارے ہاں اس کے مقابل لاحقہ پذیر۔ مثلاً Inflammable انفلامیبل (اشتعال پذیر Dirfusible ڈفیوزیبل (انتشار پذیر) Moable مووبیل (حرکت پذیر) وغیرہ۔

ایک لاحقہ انگریزی میں Cide سائڈ ہو، جس کے معنے مارنے اور ہلاک کرنے کے ہیں اس کی جگہ ہمارے ہاں کُش اور مار دو لاحقے ہیں مثلاً Germicide جرمی سائڈ (جرمہ کش) جرمار (جرمہ + مار) Infanticide انفنٹی سائڈ (بچّہ کش) بچّہ مار وغیرہ۔

غرض کہ ذرا تامل سے انگریزی سابقوں اور لاحقوں کے مقابلہ میں اُردو سابقے اور لاحقے تجویز ہو سکتے ہیں، جہاں سابقے اور لاحقے نہ ملیں وہاں نیم سابقوں اور نیم لاحقوں سے کام لیا جا سکتا ہو اور اگر ان سے بھی کام نہ نکلے تو پھر تحت کے اُصُول پر عمل کیا جا سکتا ہو جیسے ہم مرکبات کے ذیل میں بیان کریں گے اگر ان میں سے کوئی تدبیر کام یاب نہ ہو تو سبقلاحی یا نیم سبقلاحی الفاظ کی جگہ مرکب الفاظ بنا لیے جائیں، کیوں کہ یہ بات ضروری نہیں ہو کہ ایک زبان کے مفرد الفاظ کے مقابل دُوسری زبان میں بھی ہمیشہ مفرد الفاظ بن سکیں۔

(ط) فارسی مصدروں کے امروں کے ساتھ اسما کے ملانے سے جو سبقلاحی الفاظ تیار ہوتے ہیں، اگر وہ خاص چیزوں کے نام ہوں تو سننے والے کا ذہن اُن کے عام معنے کی طرف منتقل ہوتا ہو مثلاً گوش خار کا لفظ سُن کر خیال ہوتا ہو کہ اس

سے مراد کان کھجانے والا شخص ہی۔ حالانکہ یہ ایک جانور کا نام ہی جس کو اُردو میں کنسلائی کہتے ہیں۔ اس شبہ سے بچنے کے لیۓ اہل ایران نے دو تدبیریں اختیار کی ہیں (ایک) یہ کہ امر اور اسم کو ملا کر جب وہ کسی چیز کا نام رکھتے ہیں تو اُس کے آخر میں "ک" بڑھا دیتے ہیں مثلاً اسی گوش خار کو وہ گوش خارک کہیں گے۔ اسی طرح چرخ ریسک ایک پرند کا نام ہی۔ چشم بندک آنکھ مچولی کے کھیل کو کہتے ہیں۔ چوب خوارک سے دیمک مُراد ہی۔ پنج پایک کیکڑے کو کہتے ہیں۔ چار پایک، عام چارپایہ کو نہیں کہتے بلکہ ایک خاص جانور مُراد ہی۔ سنگ خوارک ایک پرند کا نام ہی۔ شب پرک چمگادڑ کا مشہور نام ہی۔ غم خوارک بگلے کو کہتے ہیں۔ گوش خزک وہی ہی جس کا دوسرا نام گوش خارک ہی (دوسرے) یہ کہ ایسے لفظ کے آخر میں "ہ" بڑھا دیتے ہیں۔ مثلاً پائدارہ (مددگار) پرپایہ (کنکھجورا) پنج پایہ (کیکڑا) تہ گیرہ (تہ دیگی) جاروبہ (جھاڑو) موچینہ (موچنہ) خارپنیرہ (موچنہ) جاندانہ (بچّہ کا تالو) جگر خورہ (جادوگر) خوں نوشہ (ظالم) دہاں درہ (جمائی) سنگ خورہ (سنگ خوارک) شاد خوارہ (مطرب) شکر پزہ (میٹھے سموسے) کافوربویہ (ایک گھاس کا نام ہی) کژدم خوارہ (ایک جانور کا نام) گاؤدوشہ (دودھ دوہنے کا برتن) گل مالہ (معماروں کی کرنی) وغیرہ۔

اُردو میں بھی ایسے الفاظ کے آخر میں صفت کی کوئی علامت بڑھائی جاتی ہی۔ مثلاً دوپیازہ۔ بال خورہ۔ ترپھلا۔ بارہ دری۔ چھندکیا وغیرہ۔ ضرورت کے وقت اصطلاحی الفاظ کے بنانے میں ہم بھی اس قاعدہ پر عمل کر سکتے ہیں۔ مگر یہ قاعدہ اصطلاحی الفاظ ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہی بلکہ اردو فارسی میں ہر قسم کے مرکّب الفاظ میں اس پر عمل ہوتا ہی مثلاً فیل گوشک (ایک پھول کا نام ہی) شب چراغک (جگنو) شانہ سرک (ہدہد) پرمغازہ (مصوّر کا قلم) کھال بٹیا۔ ٹٹپونجیا۔ چوہے دنتی۔ مہنگ تولا۔ کن رسیا۔ شہر خبرا۔ ننگ پیرا وغیرہ

فعلی اصطلاحات

اُردو میں جو مصادر ہندی۔ فارسی اور عربی الفاظ سے یا آوازوں سے بنائے گئے ہیں، اُن کی بہت سی مثالیں ہم اُوپر درج کر آئے ہیں۔ مصادر بنانے کے لیے جو لاحقے مستعمل ہوئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:۔

نا۔ انا۔ کنا۔ کارنا۔ پانا۔ لانا۔ دانا۔ ان میں سے آخر کے دو لاحقے متعدی بنانے کے لیے ہیں۔ مصدروں کے متعلق جہاں ہم نے بحث کی ہے وہاں یہ بات بھی دکھائی ہے کہ اُردو مصادر جس طرح مفرد اسما اور صفات سے بنائے گئے ہیں، اسی طرح وہ مُرکّب الفاظ سے بھی تیار کیے گئے ہیں۔ مصادر بنانے سے بڑی غرض یہ ہے کہ اختصار کے ساتھ مطلب ادا کیا جائے۔ مثلاً جب کہنا منظور ہو کہ گوٹا برسات کے سبب تانبے کے رنگ کا ہوگیا ہے، تو ہم خود تانبے کے لفظ سے ایک نیا مصدر بنا کر کہیں گے کہ گوٹا تنبیا گیا ہے۔ یا مثلاً جب یہ کہنا مقصود ہو کہ آج ہم نے میاں کی ایسی خبر لی کہ اُن کے چیتھڑے اُڑا دیئے تو اختصار کے ساتھ اس موقع پر اتنا ہی کہنا کافی ہوگا کہ آج ہم نے اُن کو خوب چیتھاڑا۔ بعض دفعہ بہت طویل مطالب ایسے مصادر کے ذریعہ سے ادا کیے جاتے ہیں جو بغیر ایک طویل عبارت کے ادا نہیں ہوسکتے۔ علمی خیالات کے ادا کرنے کے لیے ایسے مصادر کی سخت ضرورت ہے۔ اس بنا پر دنیا کی مُہذّب اور ترقی یافتہ زبانوں میں یہ عام قاعدہ ہوگیا ہے کہ جب ضرورت پیش آتی ہے تو مفرد اسما یا صفات سے اور بعض دفعہ مُرکّب الفاظ سے نئے مصادر بنا لیتے ہیں چونکہ ہمارے اسلاف نے ہر قسم کے مصادر بنا کر بطور نمونہ اور یادگار کے ہمارے لیے چھوڑے ہیں، اس لیے ہمیں لازم ہے کہ اُن لاحقوں کے ذریعے سے جو ابھی

درج کئے گئے ہیں۔ ہم بھی جدید مصادر حسب ضرورت بناتے اور زبان میں داخل کرتے اور اُن سے ادائے خیالات اور ادائے مطلب علمی کے لئے کام لیتے رہیں اس مہمل خیال کو اب بالائے طاق رکھ دینا چاہیئے کہ ان مصادر کی سند شعرائے زمانۂ سابق کے کلام میں نہیں ملے گی، اس لیئے اُن کا استعمال ناجائز ہوگا۔

جب کسی انگریزی مصدر کے مقابل نیا مصدر بنانا ہو تو پہلے اس مصدر کے مادّہ کا ترجمہ کرو۔ پھر اُس کے آگے مصادر کی اُردو علامات میں سے کوئی علامت لگاؤ مثلاً Nationalise نیشنلائز (قوم میں داخل کرنا) قوماتا۔ قومیانا۔ Naturalise نیچرلائز (عادی کرنا۔ خو ڈالنا) = فطرانا۔ فطریانا (فطرت سے) Register رجسٹر (درج رجسٹر کرنا = دفترانا) Acidify ایسیڈیفائی (تیزاب بنانا) = ترشانا (تُرشہ یعنی تیزاب سے) Oxidate آکسیڈیٹ اور Oxidize آکسیڈائز (آکسائڈ بنانا = مائیدنا Oxygenate آکسی جنیٹ اور OXYGENIZE آکسی جنائز (آکسی جن کے ساتھ ترکیب دینا = مایانا۔ یامیّانا۔ یامینانا (مائین سے Chloridize کلورائڈائز (چاندی کا کلورائڈ تصویر چڑھانا) = سبزیدنا Iodize آیوڈائز (آیوڈین سے متاثر کرنا)۔ بنفشانا Carbonize کاربونائز (کاربن میں تبدیل کرنا) = فحمانا Sulphurate سلفوریٹ (گندھک کے ساتھ ترکیب دینا) گندھانا - گندھکانا Arsenicate آرسنی کیٹ (سنکھیا کے ساتھ مُرکّب کرنا) = ساکھنا۔ سنکھانا۔ Nitrify نائٹریفائی (شورہ میں تبدیل کرنا) = شورانا Nitrogenize نائٹروجنائز (نائٹروجن کے ساتھ ترکیب دینا) = نشرنا (نشورین سے) نشُرپانا۔ Hydrogenize ہیڈروجنائز (ہیڈروجن کے ساتھ ملانا) جمضانا (جمضین سے) Bromize برومائز (برومین یا برومائڈ کا استعمال عکسی تصویروں میں کرنا)=

عفنانا۔عفنیدنا(عفنین سے Camphorate کمفوریٹ (کافور ملانا) = کافورنا۔
کفورنا۔ Megnetize مگنٹائز (مقناطیس بنانا۔ مقناطیس کی طرح کھینچنا) =
مقنانا(مقنا = مخفف مقناطیس سے) مقناطنا(مقناط = مخفف مقناطیس سے)
Electrify الکٹریفائی (بجلی پہنچانا یا دوڑانا یا بجلی سے متاثر کرنا) = برقانا۔
Electrocute الکٹروکیوٹ (الکٹرو = بجلی + کیوٹ = مخفف Execute
اگزی کیوٹ = پھانسی دینا) بجلی سے پھانسی دینا [برقانسنا = (برق + پھانسی + نا]
Electrolyze الکٹرولائز (الکٹرو = بجلی ہ ز ی لا لائسس = پھاڑنا۔ جدا کرنا)
بجلی کے ذریعے کسی مرکّب کے اجزا متفرق کرنا [برقیرنا = (برق + چیرنا)]۔
Bromoiodize برومو آیوڈائز (برومو + آیوڈین + آئز) عکسی تصویروں میں
برومائڈ اور آیوڈائڈ کا استعمال کرنا = عفشانا (عفنین + بنفشین + انا)

اخیر کے تین مصدروں کے لیے تحت کے اصول کا مطالعہ کرو جو مرکّب اصطلاحات کی ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

ہمارے ایک ذہین دوست نے خیال کیا ہے کہ جب دو لفظ پاس پاس رکھے جائیں اور اُن کے درمیان ربط کی کوئی علامت نہ ہو، پھر ان دونوں لفظوں کے آخر میں مصدر کی علامت لگا کر مصدر بنالیا جائے تو وہ مصدر اُن دو چیزوں کی کیمیائی ترکیب پر دلالت کرے گا جن کو وہ دونوں لفظ تعبیر کرتے ہیں مثلاً اگر حمضین اور مائین دونوں کو پاس پاس رکھ کر (اور اختصار کے لیے مائین کی جگہ حرف ما اختیار کر کے) اُردو یا فارسی زبان کی مصدر کی علامت بڑھادی جائے اور حمضین مانا۔ یا حمضین مائیدن کہا جائے تو اس کے معنے ہوں گے حمضین اور مائین کا اس طرح باہم مل جانا کہ نہ اُن میں سے حمضین کی کوئی ہستی بذات خود باقی رہے اور نہ مائین اپنی اصلی ہستی پر قائم رہے، بلکہ ایک تیسری چیز بن جائے۔ پھر اگر

اس مُرکّب مصدر سے مفعول بنایا جائے اور حمضین مایا یا حمضین مایدن (مائی بمعنی مفعول) کہا جائے تو اس سے ایک خاص کیمیائی مُرکّب مراد ہو گا جس میں دونوں عناصر مل کر ایک ذات ہو گئے ہیں اور ان کے ملنے سے ایک تیسری نئی چیز پیدا ہو گئی ہے یعنی پانی۔ ہمارے یہ ذہین دوست اصطلاحات میں کنونشن کے سخت مخالف ہیں۔

مگر ہمارے نزدیک یہ خیال صحیح نہیں ہے (۱) نہ تو دو لفظوں کو پاس پاس رکھنے سے بلحاظِ اصُول زبان کے یہ معنی پیدا ہوتے ہیں، مثلاً جھاڑ و تارا۔ کتا گھاس کر ن پھول بیل گاڑی۔ گلاب جامن۔ پیسہ اخبار۔ جیب گھڑی وغیرہ۔ ظاہر ہے کہ اُن مُرکّبات سے جن میں دو دو لفظ پاس رکھے گئے ہیں۔ یہ مُراد نہیں ہو سکتی کہ جھاڑو اور تارے میں کتے اور گھاس میں، کان اور پھول میں، بیل اور گاڑی میں، گلاب اور جامن میں، پیسہ اور اخبار میں، جیب اور گھڑی میں ان کے باہم ملنے سے کوئی ایسا تغیر واقع ہو گیا ہے جس کے سبب ہر دو چیزمیں سے کسی کی ہستی بذات خود باقی نہیں رہی اور جسے ہم کیمیائی تغیر کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں (۲) اور نہ کوئی ایسی مثال فارسی یا اُردو زبان کے مُرکّب مصدر کی مل سکتی ہے جس میں دو لفظ اسی طرح پاس پاس رکھے گئے ہوں اور وہ مصدر اُن دو چیزوں کی کیمیائی ترکیب پر دلالت کرتا ہو۔ اُردو زبان میں جو مصادر دو لفظوں کے ملنے سے بنے ہیں، اُن کی مثالیں ہم نے مصادر کی بحث میں درج کر دی ہیں۔ مثلاً بھسکنا (بھینس اور کھانا سے بنا ہے) ظاہر ہے کہ اس مصدر سے یہ معنی مقصود نہیں ہیں کہ بھینس اور اُس کے کھانے میں کوئی کیمیائی تغیر ظہور میں آیا ہے۔ جھڑپکنا (جھڑنا اور پکنا سے مل کر بنا ہے) کون شخص اس مصدر سے یہ مراد لے سکتا ہے کہ جھڑنا اور پکنا کے درمیان کیمیائی ترکیب واقع ہوئی ہے۔ کانورانا (کائیں = شور و غل + باورا = باولا) یہاں بھی شور و غل اور کسی دیوانے شخص کے درمیان کیمیائی ترکیب کا ظہور میں آنا مراد نہیں ہو سکتا۔ سٹپٹانا (سٹی = عقل + پٹ)

اس مصدر میں بھی ہمارے ذہین دوست کو کسی کیمیائی ترکیب کی جھلک نظر نہیں آئے گی لپٹپٹانا (لٹ مخفف اُلٹ + پٹ مخفف پلٹ) یہاں بھی لٹ اور پٹ دونوں حمضین اور مائین کی طرح لپٹنے باہم ملنے اور ایک ذات ہو جانے پر دلالت نہیں کرتے۔ یہ حال تو اُردو زبان کے مُرکّب مصدروں کا ہے۔ فارسی میں کوئی اتنی مثال بھی نہیں مل سکتی۔

پس کون بات کا دعوا کر سکتا ہے کہ (۱) محض دو لفظوں کے پاس پاس رکھ دینے یا (۲) دو لفظوں کو پاس پاس رکھ کر ان کا مصدر بنا لینے سے بلحاظ زبان کے اُن دو چیزوں کی کیمیائی ترکیب مُراد ہو سکتی ہے۔

اگر حمضین مائیدان سے ہم ترکیب اضافی مقلوب مُراد لیں، یعنی مائیدان حمضین سے تو اُس کے معنے ہوں گے حمضین کا پانی بن جانا۔ حالانکہ حمضین اور مائین دونوں مل کر تو البتہ پانی بن سکتی ہیں مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ تنہا حمضین پانی بن جائے پھر اگر حمضین مائید یا حمضین مائیدہ کو ترکیب اضافی مقلوب مالیں تو اس کا نتیجہ بھی وہی ہے جو حمضین مائیدان کا ہے۔ لیکن اگر ہم اس کو ترکیب توصیفی قرار دیں اور حمضین کو موصوف اور مائیدہ اور مائیدہ کو اُس کی صفت ٹھیرائیں تو اس سے بھی وہی نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ یعنی یہ مُرکّب توصیفی بتاتا ہے کہ حمضین پانی بن گئی ہے۔ حالانکہ یہ امر کیمیائی واقعہ کے برخلاف ہے۔

جب یہ مسئلہ طے ہو گیا کہ اس طرح کے مُرکّب مصدر یا اُس کے کسی مشتق سے بلحاظ اُصول زبان کے کیمیائی ترکیب پر دلالت کا اظہار نہیں ہو سکتا تو ہم اب صرف ایک ہی بات کہہ سکتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ یہ ہماری قرارداد ہے کہ اس طرح دو لفظ پاس رکھے جائیں یا پاس پاس رکھ کر اُن سے کوئی مصدر بنا لیا جائے یا ایسے مصدر سے کوئی مشتق نکالا جائے تو ان سب صورتوں میں اُن دو چیزوں کا اپنی اپنی ہستی،

چھوڑ دینا اور اُن میں کیمیائی تغیر واقع ہو کر ایک تیسری چیز پیدا ہو جانا مراد لیا جائیگا جن کو وہ دو دو لفظ تعبیر کرتے ہیں، پھر کیا یہ وہی کنونشن نہیں ہے، جس سے بچنے اور پرہیز کرنے کی تاکید کی گئی تھی اور کیا اس سے واضح طور پر یہ بات ثابت نہیں ہو گئی کہ ہم اصطلاحات وضع کرنے میں کنونشن سے کسی طرح نہیں بچ سکتے؟ پھر اب کیا فرق ہے درمیان اس طریقہ کے جو بیان کیا گیا ہے اور درمیان اُس طریقہ کے جس میں یورپ کے کیمیائی تسمیہ کی طرح خاص خاص لاحقوں سے خاص خاص کیمیائی معانی مراد لیے جاتے ہیں۔

مندرجۂ ذیل جدید مصادر پر غور کرو جو اسی طریقہ سے بنائے گئے ہیں:-

اُردو کے جدید مصادر

اشکانا (اشک سے) ابرانا (ابر شبیر سے) برفانا (برف سے) برگانا (برگ = پتہ سے) بسملانا (بسمل سے) تخمانا (تخم اور تخمہ سے) ترجانا (ترجمہ سے) تسمانا (تسمیہ سے) تلخانا (تلخ سے) تلفانا (تلف سے) تندرانا (تندر = بجلی کی کڑک سے) ثمرانا (ثمر سے) جذبانا (جذبہ سے) جسمانا (جسم سے) جلسانا (جلسہ سے) جنسانا (جنس سے) جوفانا (جوف سے) چترانا (چتر سے) چربانا (چربی اور چربہ سے) چقمقانا (چقماق سے) حرفانا (حرف سے) حرفانا (حرفہ سے)۔ حسنانا (حسن سے) خشکانا (خشک سے) خمرانا (خمر = شراب سے) درسانا (درس سے) دکنانا (دکن سے) ذوقانہ (ذوق سے) ربطانا (ربط سے) رسمانا (رسم سے) رعشانا (رعشہ سے) رقصانا (رقص سے) رمزانا (رمز سے) زنگارنا (زنگار سے) زعفرانا (زعفران سے) زلزلانہ (زلزلہ سے) زمزمانہ (زمزمہ سے) زردانہ (زرد سے)۔ زہرانا (زہر سے) سبزانا (سبز سے) سرخانا (سُرخ سے) سرسمانا (سرسام سے)۔ شکلانا (شکل سے) طلسمانا (طلسم سے) طنطنانا (طنطنہ سے) عطرانا (عطر سے)۔ عکسانا (عکس سے) عنبرانا (عنبر سے) غرغرانا (غرغرہ سے) غمزانا (غمزہ سے)۔

غوغانہ (غوغا سے) فلسفانا (فلسفہ سے) قطرانا (قطرہ سے) قلمانا (قلم سے) قہرانا (قہر سے) قہقہانا (قہقہہ سے) کجمجانا (کج مج سے) کحلانہ (کحل سے) کلفانہ (کلف = جھائیں سے) لحانا (لحم = گوشت سے) لفظانا (لفظ سے) لمساتا (لمس سے) لنگرانا (لنگر سے) مرضانا (مرض سے) مرکزانا (مرکز سے) مشکانا (مشک سے) منظرانا (منظر سے) میلانا (میل سے) نزلانا (نزلہ سے) نشترانا (نشتر سے) نظرانا (نظر سے) نظمانا (نظم سے) نقشانا (نقش سے) نقرانا (نقرہ = چاندی سے) نمکانا (نمک سے) نومانا (نوم = نیند سے) نیلانا (نیل سے) ورمانا (ورم سے) وطنانا (وطن سے) ولولانا (ولولہ سے) ہضمانا (ہضم سے) ہندسانا (ہندسہ سے) یرقانا (یرقان سے) وغیرہ۔

جدید مصادر کے مشتقات

یہ مصادر مثال کے طور پر لاحقہ انا سے بنائے گئے ہیں۔ دیگر لاحقوں سے بھی اسی طرح نئے مصدر بن سکتے ہیں۔ مصادر سے جو مشتقات بنتے ہیں اُن میں سے فاعل[1] مفعول[2] اور حاصل مصدر کی ضرورت علمی زبان میں اکثر ہوتی ہے۔ فاعل اور مفعول کی معمولی شکلیں مثلاً کرنے والا، بدلنے والا۔ مارا ہوا، توڑا ہوا، علمی زبان کے لئے ناموزوں ہیں، ہمارے نزدیک فاعل کی تین شکلیں اختیار کی جاسکتی ہیں مثلاً (۱) شرماؤ (۲) شرمالو (۳) (مذکر و مونث) شرماتا۔ شرماتی۔ مفعول کے لیے ایک شکل ہے مثلاً (مذکر و مونث کی حالت میں) شرمایا۔ شرمائی۔ حاصل مصدر کی تین شکلیں اختیار کی جاسکتی ہیں مثلاً (۱) پھیلاو (۲) پچھتاوا (۳) گھبراہٹ۔ بھربھراہٹ۔ اب اوپر کے جدید مصادر کے مشتقات پر غور کرو۔ مثلاً عکسانا سے۔ فاعل: عکساؤ عکسالو (عکساتا۔ عکساتی) مفعول: ۔ (عکسایا۔ عکسائی) حاصل مصدر عکساؤ، عکساوا عکساہٹ۔ زمزمانا۔ مصدر سے فاعل: ۔ زمزماؤ۔ زمزمالو۔ زمزماتا۔ زمزماتی

مفعول:۔(زمزمایا۔زمزمائی) حاصل مصدر زمزماہٹ (چارحرفی مصدر سے حاصل مصدر اسی وزن پر آسکتا ہی)

مرکب مصدروں کے مشتقات پر جداگانہ غور کرو۔برقانسنا سے فاعل برقانسو مفعول (برقانسا۔برقانسی) حاصل مصدر برقانس۔ برقیرنا سے فاعل:۔برقیرو۔ مفعول:۔(برقیرا۔برقیری) حاصل مصدر:۔برقیر عفشانا سے فاعل: عفشاؤ مفعول:۔ (عفشایا۔عفشائی) حاصل مصدر: عفشاہٹ۔

دو نئے مصدروں کے مشتقات اور ملاحظہ کرو:۔سبزیدنا سے فاعل: سبزندہ (فارسی کے قاعدہ سے) سبزیدو مفعول:۔(سبزیدہ۔سبزیدی) حاصل مصدر:۔ (فارسی کے قاعدہ سے) سبزیدگی۔

غفنیدنا سے فاعل: غفنندہ (فارسی کے قاعدہ سے) غفنیدو مفعول:(غفنیدہ غفنیدی) حاصل مصدر:۔(فارسی کے قاعدہ سے) غفنیدگی۔

اب اس باب کے آخر میں ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ سابقوں، لاحقوں کی مدد سے کتنے سبقلاحی اور فعلی الفاظ ایک لفظ سے بن سکتے ہیں ذیل میں جو مثالیں دی گئی ہیں ان کے معنی ضرورت کے وقت معین کیے جا سکتے ہیں۔یہاں معنوں سے بحث نہیں۔صرف یہ دکھانا ہی کہ اُصول سبقلاحیت میں ایک لفظ سے کتنے الفاظ بنانے کی طاقت ہی۔یہی وہ اُصول ہی جس پر آریائی زبانوں کی فطرت کی بنا ہی اور اسی اُصول کی مدد سے آریائی زبانیں بولنے والے ہر قسم کے خیالات و مطالب ادا کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔

سابقوں اور لاحقوں کی مدد سے کتنے الفاظ ایک لفظ سے بن سکتے ہیں

مثال کے لیئے ہم یہاں صرف تین لفظ اختیار کرتے ہیں (۱) برق (۲) اردو (۳) فلسفہ۔واضح ہو کہ ان الفاظ سے

جو سبقلاحی اور فعلی مفرد الفاظ بنائے گئے ہیں، جدید مصادر کی طرح ان کے معنی یہاں نہیں لکھے گئے کیونکہ یہاں صرف اشتقاق کی شکلیں دکھانی منظور ہیں معنی حسب ضرورت معین ہو سکتے ہیں۔

(۱) برق

(سابقوں کی مدد سے) (۱) بابرق (۲) بابرقی (۳) بُل برق (۴) بُل برقہ (۵) بل برقی (۶) بن برق (۷) بن برقا (۸) بے برق (۹) بے برقی (۱۰) بے برقا (۱۱) پُر برق (۱۲) پُر برقی (۱۳) ذو برق (۱۴) ذی برق (۱۵) ذی برقی (۱۶) لا برقی (۱۷) لا برقیت (۱۸) لا برقیہ (۱۹) لا برقیانہ (۲۰) نا برقی (۲۱) نا برقہ (۲۲) ہم برق (۲۳) ہم برقہ (۲۴) ہم برقی

(لاحقوں کی مدد سے) (۲۵) برقاپا (۲۶) برقارا (۲۷) برقاری (۲۸) برق آزار (۲۹) برق آزاری (۳۰) برقاس (۳۱) برق آزما (۳۲) برق آزمائی (۳۳) برق آفریں (۳۴) برق آفرینی (۳۵) برق افروز (۳۶) برق افروزہ (۳۷) برق افروزی (۳۸) برق افزا (۳۹) برق افزائی (۴۰) برق افشاں (۴۱) برق افشانی (۴۲) برق آگاہ (۴۳) برق آگاہی (۴۴) برق آگیں (۴۵) برق آگینی (۴۶) برقالا (۴۷) برقالو (۴۸) برق آلود (۴۹) برق آلودہ (۵۰) برق آلودگی (۵۱) برقالہ (۵۲) برق آمیز (۵۳) برق آمیزی (۵۴) برقان (۵۵) برقانا (۵۶) برق انداز (۵۷) برق اندازی (۵۸) برق اندوز (۵۹) برق اندوزہ (۶۰) برق اندوزی (۶۱) برق انگیز (۶۲) برق انگیزہ (۶۳) برق انگیزی (۶۴) برقانی (۶۵) برقانیہ (۶۶) برقانیت (۶۷) برقاور (۶۸) برقاوری (۶۹) برق آور (۷۰) برق آوری (۷۱) برق بار (۷۲) برق بارہ (۷۳) برق باری (۷۴) برق باز (۷۵) برق بازی (۷۶) برق بان (۷۷) برق بانی (۷۸) برق برآر (۷۹) برق برآری (۸۰) برق بند (۸۱) برق بندی (۸۲) برق بیز (۸۳) برق بیزی (۸۴) برق پاش (۸۵) برق پاشی (۸۶) برق پذیر (۸۷) برق پذیرہ (۸۸) برق پذیری (۸۹) برق پرست

(۹۰) برق برستی (۹۱) برق پرور (۹۲) برق پروری (۹۳) برق پیچ (۹۴) برق پیما
(۹۵) برق پیماوی (۹۶) برق پیمائی (۹۷) برق پیماچی (۹۸) برقاتا - برقاتی (۹۹)
برق تاب (۱۰۰) برق تابی (۱۰۱) برق تابہ (۱۰۲) برق تاز (۱۰۳) برق تازی (۱۰۴)
برق جو (۱۰۵) برق جوئی (۱۰۶) برق جوش (۱۰۷) برق جوشی (۱۰۸) برقچی (۱۰۹) برق خانہ
(۱۱۰) برق خرام (۱۱۱) برق خرامی (۱۱۲) برق خند (۱۱۳) برق خیز (۱۱۴) برق خیزہ-
(۱۱۵) برق خیزی (۱۱۶) برق دار (۱۱۷) برق داری (۱۱۸) برق داں (۱۱۹) برق دانی-
(۱۲۰) برق دیدہ (۱۲۱) برق راں (۱۲۲) برق رانی (۱۲۳) برق رساں (۱۲۴) برق رسانی
(۱۲۵) برق رسیدہ (۱۲۶) برق رو (۱۲۷) برق روی (۱۲۸) برق ریزہ (۱۲۹) برق ریزی
(۱۳۰) برق زا (۱۳۱) برق زائی (۱۳۲) برق زاد (۱۳۳) برق زادہ (۱۳۴) برق دال-
(۱۳۵) برق زدہ (۱۳۶) برق زدگی (۱۳۷) برق زن (۱۳۸) برق زنی (۱۳۹) برق ساں
(۱۴۰) برقستان (۱۴۱) برقستانی (۱۴۲) برق سرائے (۱۴۳) برق سنج (۱۴۴) برق سنجی
(۱۴۵) برق سوز (۱۴۶) برق سوزی (۱۴۷) برق شگاف (۱۴۸) برق شگافی (۱۴۹) برق شناس
(۱۵۰) برق شناسی (۱۵۱) برق طراز (۱۵۲) برق طرازی (۱۵۳) برق فروش (۱۵۴) برق فروشی
(۱۵۵) برق فریب (۱۵۶) برق فریبی (۱۵۷) برق فگن (۱۵۸) برق فگنی (۱۵۹) برق کار
(۱۶۰) برق کاری (۱۶۱) برق کدہ (۱۶۲) برق کش (۱۶۳) برق کشی (۱۶۴) برق کشا-
(۱۶۵) برق کشائی (۱۶۶) برق گاہ (۱۶۷) برق گداز (۱۶۸) برق گدازی (۱۶۹) برق گر
(۱۷۰) برق گری (۱۷۱) برق گرداں (۱۷۲) برق گردانی (۱۷۳) برق گریز (۱۷۴) برق گریزی
(۱۷۵) برق گستر (۱۷۶) برق گستری (۱۷۷) برق گوں (۱۷۸) برق گیر (۱۷۹) برق گیرہ
(۱۸۰) برق گیری (۱۸۱) برق گیں (۱۸۲) برق گینی (۱۸۳) برق گینہ (۱۸۴) برق مار-
(۱۸۵) برق ناک (۱۸۶) برق ناکی (۱۸۷) برق نگار (۱۸۸) برق نگارہ (۱۸۹) برق نگاری
(۱۹۰) برق نگارچی (۱۹۱) برق نما (۱۹۲) برق نمادی (۱۹۳) برق نمائی (۱۹۴) برق نماچی

(۱۹۵) برق بیں (۱۹۶) برقا بینی (۱۹۷) برق نویس (۱۹۸) برق نویسی (۱۹۹) برقاوا
(۲۰۰) برق وار (۲۰۱) برق واری (۲۰۲) برق وارہ (۲۰۳) برق وال (۲۰۴) برق والا
(۲۰۵) برق دان (۲۰۶) برق وش (۲۰۷) برق وشی (۲۰۸) برقہ (۲۰۹) برقاہٹ
(۲۱۰) برقی (۲۱۱) برقیا (۲۱۲) برقیات (۲۱۳) برقیاتی (۲۱۴) برقیہ (۲۱۵) برقیارا
(۲۱۶) برقیات داں (۲۱۷) برقیات دانی (۲۱۸) برق یار (۲۱۹) برق یاری (۲۲۰) برقیلا
(۲۲۱) برقیانا (۲۲۲) برقیانہ (۲۲۳) برقیاؤ (۲۲۴) برقیاؤ (۲۲۵) برقایا، برقائی
(۲۲۶) برقیت (۲۲۷) برقیتا (۲۲۸) برقیرا (۲۲۹) برقیزہ (۲۳۰) برقیلا (۲۳۱)
برقین (۲۳۲) برقینی (۲۳۳) برقینہ (۲۳۴) برق زار (۲۳۵) برقیا (۲۳۶) برقیائی

سابقوں اور لاحقوں کے علاوہ نیم سابقوں اور نیم لاحقوں کی مدد سے جو الفاظ تیار ہو سکتے ہیں وہ بھی یہاں لکھ دیے جاتے ہیں:۔

(نیم سابقوں کی مدد سے) (۲۳۷) بیش برق (۲۳۸) بیش برقہ (۲۳۹) بیش برقی
(۲۴۰) تند برق (۲۴۱) تند برقی (۲۴۲) تند برقہ (۲۴۳) تیز برق (۲۴۴) تیز برقہ۔
(۲۴۵) تیز برقی (۲۴۶) خلاف برق (۲۴۷) خلاف برقی (۲۴۸) سیر برق (۲۴۹)
سیر برقہ (۲۵۰) سیر برقی (۲۵۱) کم برق (۲۵۲) کم برقہ (۲۵۳) کم برقی۔

(نیم لاحقوں کی مدد سے) (۲۵۴) برق آشنا (۲۵۵) برق آشنائی (۲۵۶)
برق اندام (۲۵۷) برق اندامی (۲۵۸) برق پارہ (۲۵۹) برق پرواز (۲۶۰) برق
پروازی (۲۶۱) برق پیشہ (۲۶۲) برق پیشگی (۲۶۳) برق پیکر (۲۶۴) برق پیکری
(۲۶۵) برق جنگ (۲۶۶) برق حاجز (۲۶۷) برق خو (۲۶۸) برق خوئی (۲۶۹)
برق خیال (۲۷۰) برق خیالی (۲۷۱) برق دست (۲۷۲) برق دستی (۲۷۳) برق دماغ
(۲۷۴) برق دماغی (۲۷۵) برق رفتار (۲۷۶) برق رفتاری (۲۷۷) برق رنگ
(۲۷۸) برق رنگی (۲۷۹) برق زبان (۲۸۰) برق زبانی (۲۸۱) برق نور (۲۸۲) برق نوری

(۲۸۳) برق سرشت (۲۸۴) برق سرشتی (۲۸۵) برق سیر (۲۸۶) برق سیری (۲۸۷) برق شعار (۲۸۸) برق شعاری (۲۸۹) برق ضمیر (۲۹۰) برق ضمیری (۲۹۱) برق سیرت (۲۹۲) برق سیری (۲۹۳) برق طبع (۲۹۴) برق طبعی (۲۹۵) برق طینت (۲۹۶) برق طینتی (۲۹۷) برق فن (۲۹۸) برق کردار (۲۹۹) برق کرداری (۳۰۰) برق کیش (۳۰۱) برق کیشی (۳۰۲) برق گھر (۳۰۳) برق مائل (۳۰۴) برق مایہ (۳۰۵) برق محل (۳۰۶) برق مزاج (۳۰۷) برق مزاجی (۳۰۸) برق مشرب (۳۰۹) برق مشربی (۳۱۰) برق منزل (۳۱۱) برق منش (۳۱۲) برق نامہ (۳۱۳) برق نظر (۳۱۴) برق نظری (۳۱۵) برق نگاہ (۳۱۶) برق نگاہی (۳۱۷) برق نہاد (۳۱۸) برق نہادی

جن ہندی لاحقوں کے ساتھ لفظ برق ملایا گیا ہے، اُن کو لاحقوں کی ذیل میں دیکھو کہ وہ کن معنوں کے لیے لفظوں کے ساتھ ملائے جاتے ہیں۔ فارسی مصادر کے امروں کے ساتھ جو برق کا لفظ ملایا گیا ہے، اُس میں اُن مختلف معانی کا لحاظ رکھنا چاہیے جو فارسی زبان میں اسم اور امر کے ملنے سے پیدا ہوتے ہیں اور جن کی طرف ہم پہلے اشارہ کر چکے ہیں۔ نیم سابقے اور نیم لاحقے مرکبات کے ذیل میں ہیں جن کا آگے چل کر بیان کیا گیا ہے۔ مگر چوں کہ ایک خاص لفظ کے ساتھ نیم سابقے اور نیم لاحقے اس طرح ملا کر آیندہ کسی موقع پر دکھائے نہیں جائیں گے، جس طرح کہ سابقے اور لاحقے ایک خاص لفظ کے ساتھ ملا کر یہاں دکھائے گئے ہیں اس لیے ہم نے مفرد سبقلاحی اور فعلی الفاظ کے ذیل میں اُن نیم سبقلاحی الفاظ کو بھی سمیٹ لیا ہے جو نیم سابقوں اور نیم لاحقوں کی مدد سے بنائے جا سکتے ہیں۔

(۲) اُردو

(سابقوں کی مدد سے) (۱) نیم اُردو

(لاحقوں کی مدد سے) (۲) اُردو آموز (۳) اُردو آموزی (۴) اُردو آمیز

(۵) اُردو آمیزی (۶) اُرداتا (۷) اُرداؤ (۸) اُردالو (۹) اُرداتا، اُرداتی ۔ (۱۰) اُردایا، اُردائی (۱۱) اُرداوٹ (۱۲) اُرداہٹ (۱۳) اُردوانہ (۱۴) اُردوانی (۱۵) اُردوانیت (۱۶) اُردوانیہ (۱۷) اُردو پذیر (۱۸) اُردو پذیری (۱۹) اُردو پرست (۲۰) اُردو پرستی (۲۱) اُردو پرور (۲۲) اُردو پروری (۲۳) اُردو پسند (۲۴) اُردو پسندی (۲۵) اُردو تراش (۲۶) اُردو تراشی (۲۷) اُردو خواں (۲۸) اُردو خوانی ۔ (۲۹) اُردو خیز (۳۰) اُردو خیزی (۳۱) اُردو داں (۳۲) اُردو دانی (۳۳) اُردستان (۳۴) اُردستانی (۳۵) اُردو شناس (۳۶) اُردو شناسی (۳۷) اُردو فہم (۳۸) اُردو فہمی (۳۹) اُردو کش (۴۰) اُردو کشی (۴۱) اُردو گر (۴۲) اُردو گری (۴۳) اُردو گریز (۴۴) اُردو گریزی (۴۵) اُردو نگار (۴۶) اُردو نگاری (۴۷) اُردو نما (۴۸) اُردو نمائی (۴۹) اُردو نواز (۵۰) اُردو نوازی (۵۱) اُردو نویس (۵۲) اُردو نویسی (۵۳) اُردویت (۵۴) اُردویات (۵۵) اُردویاتی (۵۶) اُردویات داں ۔ (۵۷) اُردوانیات (۵۸) اُردوانیات داں ۔

(۳) فلسفہ

(سابقوں کی مدد سے) (۱) با فلسفہ (۲) بے فلسفہ (۳) ذو فلسفہ (۴) ذی فلسفہ (۵) ذی فلسفیت (۶) سر فلسفہ (۷) سر فلسفی (۸) صاحب فلسفہ (۹) صدر فلسفی (۱۰) غیر فلسفی (۱۱) غیر فلسفیت (۱۲) غیر فلسفیانہ (۱۳) لافلسفی (۱۴) لافلسفیت (۱۵) لافلسفیانہ (۱۶) مہا فلسفہ (۱۷) مہا فلسفی (۱۸) نا فلسفی (۱۹) نا فلسفیانہ (۲۰) نو فلسفہ (۲۱) نو فلسفی (۲۲) نیم فلسفہ (۲۳) نیم فلسفی (۲۴) نیم فلسفیانہ (۲۵) ہم فلسفہ (۲۶) پُر فلسفہ

(لاحقوں کی مدد سے) (۲۷) فلسفی (۲۸) فلسفیانہ (۲۹) فلسفیت (۳۰) فلسفیہ (۳۱) فلسفیات (۳۲) فلسفاتی (۳۳) فلسفانیت (۳۴) فلسفانیہ (۳۵) فلسفانا (۳۶) فلسفاؤ (۳۷) فلسفالو (۳۸) فلسفاتا، فلسفاتی (۳۹) فلسفایا، فلسفائی

(۴۰) فلسفانہ (۴۱) فلسفیلا (۴۲) فلسفین (۴۳) فلسفینہ (۴۴) فلسفہ آگین (۴۵)
فلسفہ آگاہ (۴۶) فلسفہ آموز (۴۷) فلسفہ آموزی (۴۸) فلسفہ باز (۴۹) فلسفہ بازی
(۵۰) فلسفہ آفریں (۵۱) فلسفہ آفرینی (۵۲) فلسفاری (۵۳) فلسفہ آرا (۵۴)
فلسفہ آرائی (۵۵) فلسفہ اندوز (۵۶) فلسفہ اندوزی (۵۷) فلسفہ اندیش
(۵۸) فلسفہ اندیشی (۵۹) فلسفہ انگیز (۶۰) فلسفہ انگیزی (۶۱) فلسفہ آور (۶۲)
فلسفہ آوری (۶۳) فلسفہ بیں (۶۴) فلسفہ بینی (۶۵) فلسفہ پزیر (۶۶) فلسفہ پزیری
(۶۷) فلسفہ پرداز (۶۸) فلسفہ پردازی (۶۹) فلسفہ پرست (۷۰) فلسفہ پرستی
(۷۱) فلسفہ پسند (۷۲) فلسفہ پسندی (۷۳) فلسفہ پرور (۷۴) فلسفہ پروری (۷۵)
فلسفی پن (۷۶) فلسفہ پیرا (۷۷) فلسفہ پیرائی (۷۸) فلسفہ پیما (۷۹) فلسفہ پیمائی
(۸۰) فلسفہ تاز (۸۱) فلسفہ تازی (۸۲) فلسفہ تراش (۸۳) فلسفہ تراشی (۸۴)
فلسفہ پاش (۸۵) فلسفہ پاشی (۸۶) فلسفہ جو (۸۷) فلسفہ جوئی (۸۸) فلسفہ چیں
(۸۹) فلسفہ چینی (۹۰) فلسفہ خانہ (۹۱) فلسفہ خواں (۹۲) فلسفہ خوانی (۹۳) فلسفہ خیز (۹۴)
فلسفہ خیزی (۹۵) فلسفہ دار (۹۶) فلسفہ داری (۹۷) فلسفہ داں (۹۸) فلسفہ دانی
(۹۹) فلسفہ راں (۱۰۰) فلسفہ رانی (۱۰۱) فلسفہ ریز (۱۰۲) فلسفہ ریزی (۱۰۳) فلسفہ زا
(۱۰۴) فلسفہ زائی (۱۰۵) فلسفی خیز (۱۰۶) فلسفہ رس (۱۰۷) فلسفہ رسی (۱۰۸) فلسفہ ساز
(۱۰۹) فلسفہ سازی (۱۱۰) فلسفستان (۱۱۱) فلسفستانی (۱۱۲) فلسفہ سنج (۱۱۳) فلسفہ سنجی
(۱۱۴) فلسفہ سوز (۱۱۵) فلسفہ سوزی (۱۱۶) فلسفہ شکن (۱۱۷) فلسفہ شکنی (۱۱۸)
فلسفہ شناس (۱۱۹) فلسفہ شناسی (۱۲۰) فلسفہ طراز (۱۲۱) فلسفہ طرازی (۱۲۲)
فلسفہ کار (۱۲۳) فلسفہ کاری (۱۲۴) فلسفہ کُش (۱۲۵) فلسفہ کشی (۱۲۶) فلسفہ کُشا
(۱۲۷) فلسفہ کُشائی (۱۲۸) فلسفہ کوش (۱۲۹) فلسفہ کوشی (۱۳۰) فلسفہ گُن (۱۳۱) فلسفہ گیر
(۱۳۲) فلسفہ گیری (۱۳۳) فلسفہ گستر (۱۳۴) فلسفہ گستری (۱۳۵) فلسفہ گاہ (۱۳۶) فلسفہ گداز

فلسفی مان (۱۴۱) فلسفہ گریزی (۱۴۰) فلسفہ گریز (۱۳۹) فلسفہ گری (۱۳۸) فلسفہ گر (۱۳۷)
(۱۴۶) فلسفہ ناک (۱۴۵) فلسفہ مندی (۱۴۴) فلسفہ مند (۱۴۳) فلسفہ زار (۱۴۲)
فلسفہ نویس (۱۵۰) فلسفہ نوازی (۱۴۹) فلسفہ نواز (۱۴۸) فلسفہ نگاری (۱۴۷) فلسفہ نگار
فلسفہ گار (۱۵۴) فلسفہ کاوی (۱۵۳) فلسفور (۱۵۲) فلسفہ نویسی (۱۵۱)

(نیم سابقوں کی مدد سے) (۱۵۵) خام فلسفہ (۱۵۶) کج فلسفہ

(نیم لاحقوں کی مدد سے) (۱۵۷) فلسفہ آشنا (۱۵۸) فلسفی پرواز (۱۵۹) فلسفی خیال
فلسفہ شعار (۱۶۳) فلسفہ دوست (۱۶۲) فلسفی دماغ (۱۶۱) فلسفہ دشمن (۱۶۰)
فلسفہ کیش (۱۶۷) فلسفی طینت (۱۶۶) فلسفی سیرت (۱۶۵) فلسفی صورت (۱۶۴)
فلسفی نظر (۱۷۲) فلسفی نامہ (۱۷۱) فلسفی منش (۱۷۰) فلسفی مشرب (۱۶۹) فلسفی مزاج (۱۶۸)

ترکیب الفاظ کے طریقے ہماری زبان میں

اب ہم اصطلاح سازی کے زیادہ اہم شعبہ یعنی مرکب اصطلاحات وضع کرنے کے اُصولوں پر متوجہ ہونا چاہتے ہیں مگر سب سے اوّل اس بات پر غور کرنا لازم ہے کہ اُردو زبان میں مُرکّب الفاظ کے اجزا کس کس طرح جوڑے جاتے ہیں۔ اور معنوی لحاظ سے اُن اجزا میں کیا تعلق ہوتا ہے اور ترکیب کے وقت اُن اجزا میں کیا کیا تبدیلیاں ظہور میں آتی ہیں۔ غرض کہ پہلی نظر اس امر پر ڈالنی چاہیئے کہ ترکیب الفاظ کے لئے کیا سامان ہماری زبان میں موجود ہے۔ بغیر اس کے کہ یہ مباحث طے کئے جائیں ہم اندازہ نہیں کرسکتے کہ علمی مُرکّب اصطلاحات وضع کرنے میں ہم کہاں تک کامیاب ہوسکتے ہیں اور کہاں پہنچ کر ہمیں مشکلات پیش آئیں گی۔

ہم ان مطالب کو ذیل کی چار بحثوں میں بیان کرنا چاہتے ہیں:-

پہلی بحث

اس بحث میں ہم سرسری نظر اُن مرکبات پر ڈالنی چاہتے ہیں جو ہماری زبان

میں رائج اور مستعمل ہیں۔ معنوی حیثیت سے ان مرکبات کی نوعیت مختلف ہے۔ وہ مثالیں جو ذیل میں دی گئی ہیں، اُن میں اس بات کو بغور دیکھنا چاہیئے کہ اہل زبان نے آزادی کے ساتھ کبھی ہندی لفظوں کو ہندی لفظوں کے ساتھ کبھی فارسی لفظوں کو فارسی لفظوں کے ساتھ۔ کبھی عربی لفظوں کو عربی لفظوں کے ساتھ۔ کبھی ہندی لفظوں کو فارسی لفظوں کے ساتھ۔ کبھی ہندی لفظوں کو عربی لفظوں کے ساتھ اور کبھی فارسی لفظوں کو عربی لفظوں کے ساتھ ملایا ہے اور ترکی اور انگریزی لفظوں کے ساتھ بھی یہی روش اختیار کی ہے۔

(۱) ہندی لفظوں کا ملاپ ہندی لفظوں کے ساتھ

آپ بیتی۔ آپ کاج۔ اکاس بیل۔ اکاس دیا۔ دُودھ مہیری۔ آگ بگولہ۔ الوپ انجن ٹڈی دَل۔ اندھیر کھاتا۔ تارا منڈل۔ آنول نال۔ باگ ڈور۔ باد گولہ۔ بل تاڑ۔ بن مانس بَن بلاؤ۔ بَن کریلا۔ بھنور جال۔ بھنور کلی۔ بھیٹ بکرا۔ تاپ تلّی۔ تریاہٹ۔ تریا چلتر۔ ٹھگ بدّیا۔ جاکڑ بہی۔ جان جوکھوں۔ جگت سیٹھ۔ جل ترنگ۔ جنم دن۔ جنم باؤلا۔ جنم اندھا جنم روگی۔ جنم پتری۔ جنم کُنڈلی۔ جُواچور۔ جھاڑو تارا۔ چاند رات۔ چاند گہن۔ چاندنی رات چڑیا گھر۔ چور کچہری۔ چھپر کھٹ۔ دانت گھنگنی۔ دُودھ بھائی۔ دُودھ بہن۔ دھرم سبھا دھرم راج۔ دھوبی پاٹ۔ دِیا سلائی۔ دیس بھائی۔ ڈاک چوکی۔ ڈاک گاڑی۔ راج تلک۔ رام لیلا۔ رام کہانی۔ سدا سُہاگ۔ سدا سُہاگن۔ سُہاگ پٹارا۔ چھڑ دستہ سُہاگ پُڑا۔ سہاگ رات۔ سیتا پھل۔ کام چور۔ ٹھیکا بھیٹ۔ کُتا گھاس۔ کجلی بن کرن پھول۔ کنٹھ مالا۔ کھجور چھڑی۔ گنگا جل۔ گئو گھاٹ۔ گئو ہتّیا۔ گھر جنوائی۔ مورچال گیدڑ بھبکی۔ لیکھا بہی۔ مرگ چھالا۔ منھ چھینکا۔ دُودھ ماں۔ مکھ پان۔ موتی پاگ مونگ پھلی۔ ناچ گھر۔ نین سکھ۔ بیل گاڑی۔ ہاتھ گاڑی۔ ہاتھی دانت۔ ہاتھ اُدھار ہٹ دھرم وغیرہ

(۲) فارسی لفظوں کا ملاپ فارسی لفظوں کے ساتھ

شب چراغ۔ زبان دراز۔ پاک دامن۔ آب نائے۔ خاک نائے۔ آب نے آتش زبان۔ بادر فتار۔ شب کور۔ زبردست۔ پاک نہاد۔ آب شورہ۔ بازار خرچ۔ خان ساماں۔ خانہ داماد۔ دست پناہ۔ شتر سوار۔ سبک دوش۔ نیک بخت۔ آب دیدہ۔ دست چالاک۔ راہ خرچ۔ زہر مہرہ۔ سبزہ آغاز۔ شکر پارہ۔ سر خاب تند خو۔ بلند پرواز۔ شادیِ مرگ۔ شہر بدر۔ گاؤدم۔ گاؤزبان۔ شہر پناہ۔ سست رائے تنگ دست۔ بیدار مغز۔ گاؤدیدہ۔ گُل دم۔ مرزا منش۔ موم روغن۔ گل روغن شیر دہاں۔ سنگ دانہ۔ خُرد سال۔ آہو چشم۔ سینہ زور۔ خوں بہا۔ بیدار دل۔ میانِ تہ مینا بازار۔ موم جامہ۔ سیاہ گوش۔ دراز قد۔ ستارہ پیشانی۔ بیش بہا وغیرہ۔

(۳) عربی لفظوں کا ملاپ عربی لفظوں کے ساتھ

بقر عید۔ جمعہ مسجد۔ حاضر ضامنی۔ تکیہ کلام۔ عالی ظرف۔ عالی شان۔ عالی مزاج۔ قریب مشرق۔ طفل تسلّی۔ صدر مقام۔ صاحب ضلع۔ صاحب ذوق۔ صاحب جمال۔ عالی ہمّت۔ صاحب عالم۔ صاحب اقبال۔ صاحب تمیز۔ عالی حوصلہ۔ صاحب فراش صاحبِ سلیقہ۔ خیر مقدم۔ عالی دماغ۔ صاحب قرآں۔ صاحب سلامت۔ عالی نسب بیت بحثی۔ غریب صورت۔ لطیف مزاج۔ ظفر تکیہ۔ عمر قید۔ فعل ضامنی۔ قبول صورت کاہل وجود۔ مال ضامن۔ مدد محرر۔ مدد معاش۔ نقدی فیصلہ۔ وعدہ خلاف۔ عالی خیال حاصل مصدر وغیرہ۔

(۴) ہندی لفظوں کا ملاپ فارسی لفظوں کے ساتھ

آسمان کھونچا۔ بازار چودھری۔ نیک چلن۔ گلاب جامن۔ باغ باڑی۔ بغل گند بھتیج داماد۔ پلک دریا۔ ٹکڑ گدا۔ گھوڑے سوار۔ تار گھر۔ جگت اُستاد۔ چادر چھت۔ چرخ پوجا۔ چور کشتی۔ گولر کباب۔ سبزی منڈی۔ چور دروازہ۔ ہاتھ چالاک۔ راج دربار

گوڑھ مغز۔ من پست۔ سدا گلاب۔ گھر داماد۔ منھ زور۔ موم پھلی۔ ہوا چکی وغیرہ

(۵) ہندی لفظوں کا ملاپ عربی لفظوں کے ساتھ:

امام باڑہ۔ بارہ وفات۔ بال صفا۔ پاؤں مرید عجائب گھر جیب گھڑی۔ شعر چور مضمون چور پنچ فیصلہ۔ جوت جمع۔ چمر توحید۔ پیسہ اخبار۔ چور محل۔ دودھ شریک بھائی۔ صلاحیت ہی۔ عمر پٹہ۔ کافر کُتی۔ کفر کچہری۔ کفن چور۔ گل تکیہ۔ ملکہ مسور۔ موتی محل۔ موتی مسجد نقدی جتھا۔ عید ملاپ جلسے وغیرہ۔

(۶) فارسی لفظوں کا ملاپ عربی لفظوں کے ساتھ:

آتش مزاج۔ پاتراب۔ پنج عیب۔ تار خبر۔ جیب خرچ۔ حرام مغز۔ سفر خرچ۔ دودھ شریک۔ دست خط۔ دست بیع۔ رکاب دوال۔ سلطان مرید۔ سخن تکیہ۔ شرم حضور شیش محل۔ غرض آشنا۔ فاقہ مست۔ فتح پیچ۔ فضول خرچ۔ قلم پاک۔ گاؤ تکیہ۔ گشت سلامی۔ ورق داغ۔ فیل پا۔ ہر دل عزیز۔ مطلب آشنا۔ نیک محضر۔ نیک خصلت نازک خیال۔ نازک طبع۔ نمک حرام۔ نمک حلال۔ گل عذار۔ گراں قیمت۔ گرم مصالحہ۔ کور باطن۔ کوتہ نظر۔ عالی خاندان۔ فراخ حوصلہ۔ شتر غمزہ۔ سبز قدم۔ سست اعتقاد۔ خشک دماغ۔ تیز مزاج۔ تنک ظرف۔ تازہ وارد۔ سست فطرت۔ تنگ حوصلہ۔ پاک طینت۔ بیش قیمت وغیرہ۔

(۷) ترکی اور انگریزی لفظوں کا ملاپ دیگر زبانوں کے الفاظ سے:

ان مثالوں میں سے حسب ذیل اشارات مختلف زبانوں کے لئے استعمال کیے گئے ہیں۔

ت = ترکی، ا = انگریزی، ہ = ہندی، ف = فارسی؛ ع = عربی،

آش پلاؤ (ف + ت) آغا مینا (ت + ہ) آگ بوٹ (ہ + ا) اگن بوٹ (ہ + ا)۔ بونٹ پلاؤ (ع + ت) مونگ پلاؤ (ہ + ت) گرلھ کپتان (ہ + ا) ریل گاڑی

(ا + ہ) جیل خانہ (ا + ف) اُردو بازار (ت + ف) قرق امین (ت + ع)۔ مرغی میجر (ف + ا) وغیرہ۔

دوسری بحث

اس بحث میں مرکبات کے اجزا کے تعلق پر نظر ڈالی جاتی ہے اور دکھایا جاتا ہے کہ معنوی لحاظ سے کس کس طرح کے مرکبات ہماری زبان میں مستعمل ہیں۔ مرکبات کی دو بڑی قسمیں ہیں (ا) اسما و صفات کے مرکبات (ب) مصادر یا افعال اور اُن کے مشتقات کے مرکبات۔

(ا) قسم کے مرکبات حسب ذیل ہیں:۔

(۱) عربی زبان کے مرکبات اضافی میں مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد میں آتا ہے۔ اُردو میں عربی زبان کے بعض اضافی مرکبات مستعمل ہیں۔ مثلاً بیت المال (مال کا گھر) بیت الحزن (غم کا گھر) بیت الحرام (عزت کا گھر) بیت الشرف (عزت کا گھر) بیت الصنم (بُت کا گھر یعنی بُت خانہ) بیت الخلا (خالی ہونے یا تنہائی کا گھر) ابن الوقت (وقت کا بیٹا یعنی زمانے کے رُخ پر چلنے والا) ابن اللہ (خدا کا بیٹا۔ عیسائی معاذاللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہتے ہیں) ابوالبشر (آدمیوں کا باپ یعنی آدمؑ) دارالامارت (امیری کا گھر یعنی امیر کا صدر مقام) دارالامن (امن کا گھر) دارالبقا (باقی رہنے کا گھر یعنی دوسری دُنیا) دارالحرب (لڑائی کا گھر یعنی جہاں اسلام کے قوانین جاری نہ ہوں) دارالحکومت (حکومت کا گھر یعنی حاکم کا صدر مقام) دارالخلافہ (خلافت کا گھر یعنی خلیفہ کا صدر مقام) دارالسلطنت (سلطنت کا گھر یعنی سلطان کا صدر مقام) دارالملک (حکومت کا گھر یعنی بادشاہ کا پایۂ تخت) دارالشفا (شفا کا گھر یعنی شفاخانہ) دارالضرب (سکّہ ڈھلنے کا گھر یعنی ٹکسال) دارالمکافات (بدلے کا گھر یعنی آخرت) دارالجزا (بدلے کا گھر یعنی آخرت) دارالقضا

(فیصلہ کا گھر یعنی قاضی کی کچہری) دار الطبع (چھاپے کا گھر یعنی چھاپہ خانہ) دار الترجمہ (ترجمہ کا گھر یعنی وہ محکمہ جہاں کتابوں کا ترجمہ کرایا جائے) ماء العسل (شہد کا پانی یعنی وہ پانی جس میں شہد ڈال کر جوش دیں) ماء الشعیر (جو کا پانی یعنی وہ پانی جس میں جو ڈال کر جوش دیں)، راس المال (مال کی اصل یعنی سرمایہ) وغیرہ۔

(۲) عربی زبان میں مُرکّب کی ایک شکل یہ ہے کہ اوّل صفت لائی جائے پھر موصوف کو صفت کی طرف مضاف کریں۔ یہ پورا مُرکّب ایک صفت کسی اور موصوف کی بن جاتا ہے۔ مثلاً کثیر الاضلاع (بہت سے ضلعوں والی شکل) کثیر الاولاد (بہت سے بچّوں والا شخص) کثیر المعانی (بہت سے معنوں والا لفظ) کثیر الفوائد (بہت سے فائدوں والی چیز) کثیر الاستعمال (بہت استعمال میں آنے والا) واجب الادا (وہ روپیہ جس کا ادا کرنا واجب ہو) واجب الاظہار (وہ بات جس کا ظاہر کرنا واجب ہو) واجب التسلیم (وہ بات جس کا مان لینا واجب ہو) واجب التعزیر (وہ شخص جو سزا کے لائق ہو) واجب الرحم (وہ شخص جس پر رحم کرنا واجب ہو) واجب الرّعایت (وہ آدمی جس کی رعایت کرنی واجب ہو) واجب الزیارت (وہ شخص یا مقام جس کا دیکھنا واجب ہو) واجب الطلب (وہ روپیہ جو طلب کرنے کے قابل ہو) واجب العرض (وہ کیفیت جو ظاہر کرنے کے قابل ہو) واجب القتل (وہ شخص جس کا قتل کرنا مناسب ہو) واجب الوصول (وہ روپیہ جس کا وصول کرنا واجب ہو) واجب الوجود (وہ جس کا وجود ضروری ہو یعنی خدا) وغیرہ۔

(۳) فارسی زبان کے مرکّبات اضافی میں مضاف پہلے آتا ہے۔ مضاف الیہ بعد میں مضاف کے آخر میں زیر ہوتا ہے، جو کسرۂ اضافی کہلاتا ہے۔ مثلاً اربابِ دولت (دولت کے مالک) اربابِ سخن (شاعری کے مالک) اربابِ نشاط (خوشی کے ملک)

اربابِ شریعت (شرع کے ماہر) اربابِ طریقت (طریقۂ خدا شناسی کے ماہر) سنگِ مثانہ (مثانہ کی پتھری) موئے دماغ (دماغ کا بال یعنی ناگوار آدمی) آبِ کوثر (کوثر کا پانی) - طوفانِ بے تمیزی (جہالت کی افراط) لائقِ صحبت (ہم نشینی کے لائق) قابلِ ادب (ادب کے قابل) لائقِ انعام (انعام کے لائق) قابلِ رشک (رشک کرنے کے قابل) لائقِ تحسین (تعریف کے لائق) قابلِ داد (داد دینے کے قابل) عصائے موسیٰ (حضرت موسیٰ ؑ کا عصا) ریشِ قاضی (قاضی کی داڑھی - بھنگ چھاننے کی صافی کو کہتے ہیں) بزمِ سخن (شاعری کی محفل) وغیرہ -

(۴) فارسی زبان کے مُرکّب توصیفی میں موصُوف پہلے صفت بعد میں آتی ہے موصوف کے آخر میں زیر ہوتا ہے جو کسرۂ توصیفی کہلاتا ہے - مثلاً انجمِ سماوی (آسمانی ستارے) فضائے نامتناہی - صحرائے ناپیداکنار - ریگِ رواں - شاعرانِ موزوں طبع - میدانِ وسیع - ذہنِ رسا - طبعِ بلند پرواز - عہدِ درخشاں (روشن زمانہ) شمشیرِ خاراشگاف (پتھروں سے پار نکل جانے والی تلوار) نظارۂ دل کش - منظرِ عام - سمندِ بادپا - معجونِ مقوی - عرقِ مصفّی - حالتِ مجموعی - خونِ ناحق - تاجِ جواہر نگار - زلفِ مشکیں - الفاظ کثیر المعنی - امیرِ جاہ طلب - درویشِ خلوت پسند - مردِ حق شناس - رائے صائب وغیرہ -

(۵) فارسی زبان کے مُرکّب اضافی کے اجزا کی ترکیب تو وہی قائم رہتی ہے، مگر کسرۂ اضافی اُڑ جاتا ہے جو اضافی مُرکّبات کثرت سے مستعمل ہوتے ہیں، اُن میں ایسا اکثر ہوتا ہے - مثلاً:

اہلِ کار - اہلِ مد - صاحب تمیز - صاحب دل - صاحب قراں - صاحب نصیب صاحب اقبال - میر ساماں - میر شکار - میر مجلس - میر بحر - وغیرہ -

کسرۂ اضافی کے دُور ہونے کا اُن مرکّبات پر یہ اثر ہوا ہے کہ ان سب کے آخر میں یائے نسبتی و مصدری بے تکلف لگائی جا سکتی ہے یعنی اہل کاری - صاحب تمیزی

میر بحری وغیرہ۔

(۶) فارسی مرکب اضافی کے اجزا کی ترتیب بدل جاتی ہے اور کسرۂ اضافی بھی اڑ جاتا ہے، مگر معنی وہی قائم رہتے ہیں۔ مثلاً دست پناہ۔ شہریار۔ وفادشمن۔ خدادوست غرض آشنا۔ عیش محل۔ حمید منزل۔ ملکہ باغ۔ شب کور۔ زہر مہرہ۔ سخن تکیہ۔ پشت پناہ دل آرام۔ سنگ ریزہ۔ شکر پارہ۔ شتر سوار۔ شہر پناہ۔ عنایت نامہ۔ گاؤزبان وغیرہ۔

(۷) فارسی زبان میں بہت سے مرکبات ایسے ہوتے ہیں جن میں پہلا جز مشبہ بہ اور دوسرا جز مشبہ ہوتا ہے۔ پھر دونوں جز مل کر پورا مرکب ایک صفت بن جاتا ہے مثلاً: آہو چشم۔ بادرفتار۔ آتش زبان۔ شعلہ رو۔ سرو قد۔ گل رُخ۔ ماہ رخسار۔ شیر دہاں ستارہ پیشانی۔ آتش مزاج۔ شمع رو۔ وغیرہ۔

(۸) فارسی زبان میں ایک طریقۂ ترکیب یہ ہے کہ مرکب میں پہلا جز صفت ہوتا ہے دوسرا موصوف۔ پھر دونوں مل کر ایک صفت بن جاتے ہیں۔ مثلاً: نیک بخت۔ خوب صورت۔ خوش کردار۔ عالی نسب۔ والا حسب۔ پاک دامن سبک دوش۔ تندخو۔ بلند پرواز۔ سست رائے۔ تنگ دست۔ خردسال۔ بیدار مغز سیاہ گوش۔ دراز قد۔ بیش بہا۔ فراخ حوصلہ۔ عالی ظرف۔ تنک مزاج۔ بلند ہمت نازک دماغ وغیرہ۔

(۹) اسی ذیل میں ایک طریقۂ ترکیب یہ بھی ہے کہ پہلا جز صفت نہیں ہوتا بلکہ اسم ہوتا ہے، مگر اُس کے معنی صفت کے لیے جاتے ہیں۔ اُس کے لحاظ سے دوسرا جز موصوف ہوتا ہے۔ پھر یہ دونوں مل کر کسی اور موصوف کی صفت بن جاتے ہیں مثلاً: مرزا منش۔ ہندو سیرت۔ کافر ماجرا۔ مسلمان صورت۔ سکندر شوکت۔ ارسطو دانش۔ فرعون مزاج۔ نمرود خصلت۔ افلاطون مشرب۔ زردشت کیش وغیرہ۔

(۱۰) مرکب کے دو اجزا میں سے آخری جز جو اکثر ایک اسم ہوتا ہے امر کا کام

دیتا ہی اور دونوں جُز مل کر اسم فاعل ترکیبی کا کام دیتے ہیں۔ مثلاً:

خان ساماں۔ شادی مرگ۔ روپاک۔ دست پاک۔ قلم پاک۔ تن زیب شہر بدر۔ بال صفا۔ وعدہ خلاف۔ دیر بقا۔ زود ہضم۔ زود فنا۔ دیر ہضم۔ فلک سیر وغیرہ

(۱۱) اُردو میں مضاف الیہ پہلے ہوتا ہی۔ مضاف بعد میں۔ دونوں کے درمیان علامت اضافت (کا۔ کی۔ کے وغیرہ) آتی ہی۔ اضافت دور کرنے کے بعد جو مرکّب تیار ہوتا ہی، اُس کے وہی معنی باقی رہتے ہیں۔ مثلاً:

جنم پتّری۔ ٹڈی دل۔ ڈاک گاڑی۔ بازار خرچ۔ بقر عید جمعہ مسجد۔ گھر داماد سبزی منڈی۔ جیب گھڑی۔ سفر خرچ۔ فاقہ مست۔ وغیرہ۔

(۱۲) اُردو اضافی مُرکّب جس کا ذکر گزشتہ نمبر میں ہوا، اُس کے آخر میں صفت کی علامت بڑھا کر پورے مرکّب کو ایک صفت بنا لیتے ہیں۔ مثلاً:

کَن رس سے کن رسیا۔ شہر خبر سے شہر خبرا۔ اسی طرح مَن موجی۔ لکھ پتی۔ (یعنی لاکھ روپیہ کی عزّت رکھنے والا) وغیرہ۔

(۱۳) اُردو میں صفت پہلے آتی ہی موصوف بعد میں۔ مُرکّب توصیفی کے اجزا کی یہ ترتیب فارسی زبان کے عام مرکّب توصیفی کے برخلاف ہی مثلاً:

کچ لہو (یعنی کچّا لہو) کچالو (یعنی کچّے آلو) میٹھا زہر۔ کڑوی ترئی۔ مٹیالا سانپ گہرا تالاب۔ اندھیر کھاتا۔ چوپلیا۔ بڑگرو (یعنی بڑا گرو) کال کوٹھری (یعنی کالی کوٹھری) کم چھڑ (یعنی لمبی جھڑ) وغیرہ۔

(۱۴) اُردو مُرکّب توصیفی جس کا ذکر گزشتہ نمبر میں ہوا۔ بعض دفعہ بجنسہ ایک صفت بن جاتا ہی، جیسا کہ فارسی کا مرکّب توصیفی مقلوب جس کا ذکر نمبر (۸) میں کیا گیا ہی۔ مثلاً:

نیک چلن۔ بیچ میل۔ گھن چکّر (گھن مخفف گھنا = بہت) وغیرہ۔

مگر ان معنوں کے لیے اکثر مرکّب کے آخر میں صفت کی علامت بڑھائی جاتی ہے وغیرہ

چونسٹھ کھمبا۔ کج نظرا۔ مہنگ مولا۔ ادھ منا۔ بڑھ پیٹو۔ لم قدا۔ نیچ ہتّا۔ ترپھلا۔ تل نظرا۔ تھڑ دلا۔ کال کنڈییت۔ لم ٹنگو۔ ننگ پیرا۔ بارہ پنی توپ۔ بڑدنتا۔ بڑانکھا۔ چھُنند کیا۔ مٹھ بولا۔ وغیرہ۔

(۱۵) بعض اُردؤ مرکّبات میں پہلا جز مشبّہ بہ ہوتا ہے اور دوسرا جز مشبّہ پھر دونوں مل کر پورا مرکّب ایک صفت بن جاتا ہے۔ یہ ویسا ہی مرکّب ہے جیسا کہ فارسی زبان کا مرکّب نمبر (۷) میں بیان کیا گیا ہے۔ فرق یہ ہے کہ فارسی زبان میں ایسے مرکّبات کے آخر میں صفت کی کوئی علامت لگانے کی ضرورت نہیں ہے مگر اُردؤ میں کوئی علامت صفت کی اکثر لگائی جاتی ہے۔ مثلاً:

پکھال پٹیا۔ مرگ نینا۔ (آہو چشم) تایسری (تمک نبے جیسے سر والا یعنی گنجا) وغیرہ۔

(۱۶) نمبر (۱۳) میں اُردؤ توصیفی مرکّب کا بیان کیا گیا ہے جس میں پہلا جز صفت ہے مگر بعض اُردؤ مرکب توصیفی میں پہلا جز صفت نہیں ہوتا، بلکہ اسم ہوتا ہے اور صفت کے معنی دیتا ہے۔ مثلاً:

کُتّا گھاس۔ جھاڑو تارا وغیرہ۔

پہلے جز کو مشبّہ بہ اور دوسرے کو مشبّہ بھی کہہ سکتے ہیں جیسا کہ نمبر (۱۵) کے مرکّبات میں بیان کیا گیا ہے مگر فرق یہ ہے کہ وہاں دو جز مل کر کسی اور موصوف کی صفت بن جاتے ہیں اور یہاں مرکّب توصیفی بدستور باقی رہتا ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ نمبر (۱۵) کے مرکبات کے آخر میں معنی مطلوب پیدا کرنے کے لیے علامت صفت بڑھائی جاتی ہے۔ یہاں نہ وہ معنی مطلوب ہیں اور نہ اس بات کی ضرورت ہے کہ کوئی علامت صفت کی آخر میں بڑھائی جائے۔

(۱۷) بعض دفعہ دو صفتیں مل کر ایک صفت بن جاتی ہیں۔ مثلاً:

کھٹمٹھا۔ مٹھ لونا۔ وغیرہ۔

(۱۸) بعض دفعہ دو اسم مل کر ایک صفت بن جاتے ہیں، مثلاً:
مُنھ زور۔ پلک دریا۔ شرم حضوُر۔ وغیرہ۔
اس ترکیب میں بعض دفعہ آخر میں صفت کی علامت بھی بڑھانی پڑتی ہے۔ مثلاً
ہول دلا۔ تل چاولی (داڑھی) وغیرہ۔

(۱۹) بعض دفعہ دو اسم ملا دیے جاتے ہیں، جن میں عطف کا تعلق ہوتا ہے مگر عطف کی علامت درمیان میں نہیں لائی جاتی۔ ایسے مرکّب کا نام مرکب عطفی ہے۔ مثلاً:
تانا بانا۔ دِل گُردہ۔ آنول نال۔ شیر برنج۔ گُل قند وغیرہ۔

(۲۰) مرکب عطفی کی ذیل میں ایک اور مرکب ہے جس کو **مُرکّب ترادفی** کہتے ہیں۔ اس کے دونوں اجزا باہم مرادف ہوتے ہیں اور بیچ میں کوئی علامت ربط کے لیے نہیں لائی جاتی۔ مثلاً:

کاربار۔ خاک دھول۔ بھلا چنگا وغیرہ۔
یہ مُرکّب عام اسموں اور صفتوں کی طرح دو فعلی مشتقات سے بھی بنتا ہے۔ مثلاً:
بھول چوک۔ دیکھ بھال۔ وغیرہ اس کی مثالیں دوسری قسم کے مُرکّبات کی ذیل میں نمبر (۶) میں دیکھو۔

(ب) اب دوسری قسم کے مُرکّبات یعنی مصادر یا افعال اور اُن کے مشتقات کے مُرکّبات کا بیان کیا جاتا ہے جو حسب ذیل ہے:۔

(۱) فارسی زبان میں مصادر کے امر مفعول اور ماضی کے ساتھ اسم کے ملنے سے جو مُرکبات تیار ہوتے ہیں۔ اُن کی چند مثالیں یہاں دی جاتی ہیں مگر چونکہ ہم فارسی مصادر کے امر اور دیگر مشتقات کو لاحقوں کی فہرست میں درج کر چکے ہیں، کیونکہ وہ ہماری زبان میں مستقل طور سے استعمال نہیں کیے جاتے، اس لیے یہاں زیادہ

تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔

(اسما اور امر کے مرکبات) دل آزار۔ خوش خرام۔ پامال وغیرہ۔

(اسما اور ماضی کے مرکبات) نگہداشت۔ دست بُرد۔ وغیرہ۔

(اسما اور مفعول کے مرکبات) ستم رسیدہ۔ غم زدہ۔ اجل گرفتہ۔ وغیرہ۔

(۲) اسم اور امر مل کر اردو میں اسم فاعل ترکیبی کا اسی طرح کام دیتے ہیں جس طرح فارسی میں، مثلاً:

بلاچٹ۔ چلم چٹ۔ دماغ چٹ۔ مغز چٹ۔ سیاہی چٹ۔ شُروا چٹ پلنگ توڑ۔ سر توڑ۔ کفر توڑ۔ منھ توڑ۔ جبڑا توڑ۔ کلا توڑ۔ ہڈی توڑ۔ تہ توڑ۔ چڑی مار اڑی مار۔ تیس مار۔ بٹ مار۔ راہ مار۔ گرز مار۔ مکھی مار۔ یار مار۔ کتے مار۔ کفن کھسوٹ گل کٹ۔ مکھی چوس۔ سری چگ۔ نیبو نچوڑ۔ گاڑ پچھاڑ۔ کھل اپاڑ۔ تک چڑھا (چڑھا امر ہے چڑھانا سے) گل چلا (چلا امر ہے چلانا سے) بت بنا (بنا امر ہے بنانا سے) گھر پھونک گھر اجاڑ۔ وغیرہ۔

(۳) بعض دفعہ امر اور اسم کے ملنے سے مفعول کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً:

نو توڑ۔ تل کٹ وغیرہ۔

(۴) بعض دفعہ اسم اور امر مل کر صفت کا کام دیتے ہیں، اس صورت میں امر فعل لازم سے لیا جاتا ہے، فعل متعدی سے نہیں۔ مثلاً:

مُنھ پھٹ۔ مُنھ چھٹ۔ ہتھ چھٹ وغیرہ۔

(۵) بعض دفعہ اسم اور امر مل کر مرکب حاصل مصدر بناتے ہیں۔ مثلاً

پت جھڑ۔ گھڑ دوڑ۔ کایا پلٹ۔ وغیرہ۔

(۶) اسم اور ماضی کے ملنے سے مفعول کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً:

آنکھوں دیکھا۔ بال باندھا نشانا۔ آپ بیتی۔ کان پکڑی باندی۔ رکر کھائی۔

من مانی بات ۔ منہ بولا بھائی ۔ منہ دیکھی بات ۔ منہ مانگی مراد یا موت ۔ منہ مانگے دام ۔ وغیرہ

(۷) بعض دفعہ اسم اور ماضی کے ملنے سے فاعل کے معنی پیدا ہوتے ہیں ۔ مثلاً

پلک پٹیا ۔ پَن ڈبّا ۔ جیب کترا ۔ چرکٹا ۔ کٹھ پھوڑا ۔ پتھر پھوڑا ۔ پتھر چٹا ۔ کَن بندھا ۔ کم تولا ۔ گھس کُھدا ۔ گھڑ چڑھا ۔ کھٹ بُنا ۔ موچھ مرُوڑا وغیرہ ۔

(۸) بعض دفعہ اسم اور ماضی کے ملنے سے صفت کے معنی پیدا ہوتے ہیں ۔ مثلاً :

دل جلا ۔ دل چلا ۔ مغز چلا ۔ دماغ چلا ۔ کمر جھکا ۔ دھڑ ٹوٹا ۔ کمر ٹوٹا ۔ نکٹا ۔ (ناک کٹا) رس بھری ۔ ارمان بھری ۔ سہاگ بھری ۔ تاروں بھری رات ۔ سر کٹا ۔ سر منڈا ۔ قدموں لگی بلا ۔ کان پڑی آواز ۔ کَن پھٹا ۔ کَن چھدا ۔ کن کٹا ۔ کھوج مٹا ۔ گل پھولا ۔ گھر بسا ۔ گھر گیا ۔ مانگ جلی ۔ منہ پڑی بات ۔ نیستی بھرا ۔ وغیرہ ۔

(۹) کبھی دو امروں کی ترکیب سے اسم فاعل ترکیبی کا کام لیا جاتا ہے ۔ مثلاً :

لے مر ۔ لے لوٹ ۔ وغیرہ ۔

(۱۰) کبھی دو ماضیوں کو ترکیب دے کے مفعول کے معنی لیتے ہیں ۔ مثلاً :

پالا پوسا بچہ ۔ دیکھا بھالا ۔ لوٹا کھسوٹا ۔ لیا دیا ۔ لیپا پوتا وغیرہ ۔

(۱۱) کبھی دو ماضیوں کے ملنے سے صفت کے معنی پیدا ہوتے ہیں ۔ مثلاً :

بھولا بھٹکا ۔ جلا بلا جلا بھنا ۔ لدا پھندا ۔ ٹوٹا پھوٹا ۔ لگا بندھا ۔ پڑھا گُنا ۔ پڑھا لکھا ۔ گیا گزرا وغیرہ ۔

(۱۲) اسم اور صفت حالیہ ملا کر صفت مرکب بنائی جاتی ہے ۔ مثلاً :

خدا لگتی بات ۔ منہ بولتی تصویر ۔ وغیرہ ۔

(۱۳) دو صفت حالیہ ملا کر بھی صفت مرکب بنالی جاتی ہے ۔ مثلاً :

جیتی جاگتی مورت ۔ چلتی پھرتی چھاؤں ڈھلتی پھرتی چھاؤں ۔ وغیرہ ۔

(۱۴) دکھائی بھرائی وغیرہ شکل کے حاصل مصدروں کے ساتھ خاص اسما کے ملانے

سے مُرکّب حاصل مصدر بنائے گئے ہیں، جن سے خاص خاص نیگوں یا اُجرتوں کی طرف اشارہ کرنا مقصوُد ہے۔ مثلاً:

پان کھلائی۔ جوتی چھپائی۔ سلام کرائی۔ سہرا بندھائی۔ شربت پلائی۔ سڑک گھسائی گرد جھڑائی۔ منہ بھرائی۔ نال کٹائی۔ دودھ بڑھائی۔ منہ دکھائی۔ دودھ پلائی۔ ہاتھ گھسائی ہاتھ دُھلائی۔ سر منڈائی وغیرہ۔

جگ ہنسائی۔ لوگ ہنسائی۔ منہ چھوائی بھی مرکب حاصل مصدر ہیں، مگر اُن سے کسی خاص رسم یا اُجرت کا بتانا مطلوب نہیں۔

(۱۵) عام حاصل مصدروں کے ساتھ اسما کے مرکب ہونے کی مثالیں حسب ذیل ہیں:

کپڑچھان۔ من سمجھوتی۔ نک گھسنی۔ ہتھ کٹی۔ ہتھ پھیری۔ سر پھٹوّل۔ آنکھ مچوّل۔ چھلاّ چھتوّل۔ چادر چھپول۔ گدھا لوٹن۔ چڑیا نوچن وغیرہ۔

(۱۶) دو حاصل مصدروں کو ملا کر بھی مرکب حاصل مصدر بنا لیتے ہیں۔ مثلاً:

اُدھیڑ بُن۔ اُکھاڑ پچھاڑ۔ پکڑ دھکڑ۔ پوچھ گچھ۔ پھیر بدل۔ پھیر پھار۔ تاک جھانک توڑ پھوڑ۔ ٹوٹ پھوٹ۔ جھاڑ پھونک۔ جھاڑ پونچھ۔ چل چلاؤ۔ چلت پھرت۔ چھان بین چھیڑ چھاڑ۔ چھین جھپٹ۔ چیر پھاڑ۔ داب چوک۔ دوڑ دھوپ۔ دیکھ بھال۔ رکھ رکھاؤ رگڑا جھگڑا۔ روک ٹوک۔ روک تھام۔ سوچ بچار۔ کاٹ پھانس۔ کاٹ چھانٹ کتر بونت۔ کرنی بھرنی۔ اتار چڑھاؤ۔ اُچھل کود۔ بول چال۔ کود پھاند۔ کھیل کود گھٹاؤ بڑھاؤ۔ گھس بیٹھ۔ لاگ لپیٹ۔ لپک جھپک۔ چمک دمک۔ لپیٹ جھپیٹ۔ اٹک چال۔ لڑائی بھڑائی۔ لکھت پڑھت۔ لگائی بجھائی۔ سکھائی پڑھائی۔ لگی لپٹی۔ جلی کٹی۔ لوٹ کھسوٹ۔ لوٹ مار۔ لین دین۔ مار پیٹ۔ ناپ تول۔ مار دھاڑ۔ مار کٹائی۔ نوچ کھسوٹ۔ ہار جیت۔ ہانک پکار وغیرہ۔

(۱۷) اسم اور مصدر ملا کر صفت مرکب بنائی جاتی ہے۔ مثلاً:

تھر تھر کپنی ۔ گھر گھُسنا ۔ گھر جھکنی ۔ کوّے اڑانی وغیرہ ۔

(۱۸) اسمِ فاعلِ ترکیبی جو اسم اور امر کے ملنے سے بنتا ہے اور جس کا ذکر نمبر (۲) میں کیا گیا اُس کے آخر میں (واؤ) زیادہ کر کے وہی معنی مُراد لیتے ہیں مثلاً:

پچھلگو ۔ گھر اُجاڑو ۔ پیٹ پالو ۔ مال مارو ۔ وغیرہ ۔

(۱۹) دو امروں کے ملنے سے جو اسمِ فاعل ترکیبی بنتا ہے اور جس کا ذکر نمبر (۹) میں کیا گیا ہے، اس کے آخر میں (واوؔ) زیادہ کر کے وہی معنی مُراد لیتے ہیں ۔ مثلاً:

لے بھاگو ۔ پھاڑ کھاوٗ ۔ وغیرہ ۔

(۲۰) اسم اور ماضی کے ملنے سے جو صفت کے معنی لیئے جاتے ہیں جس کا ذکر نمبر (۸) میں کیا گیا، اس کے آخر میں بھی (واوؔ) زائد کر کے وہی معنی مُراد لیتے ہیں مثلاً:

رتن جڑاوٗ (یعنی مرصّع بجواہرا) وغیرہ ۔

(۲۱) بعض دفعہ اُس اسمِ فاعل کے شروع میں جس کے آخر میں (واوؔ) زائد کی جاتی ہے، کوئی اسم بڑھایا جاتا ہے اور اُس سے ایک صفت بنا لیتے ہیں جس میں قابلیت کے معنی پائے جاتے ہیں ۔ مثلاً:

کام چلاوٗ (یعنی کام چلانے کے قابل) پیٹ بھراوٗ (پیٹ بھرنے کے لائق) وغیرہ

تیسری بحث

مُرکّبات کے اجزاء ترکیب کے وقت یا تو بلا کسی تغیّر و اضافہ کے بدستور باقی رہتے ہیں، جس کی مثالیں گزر چکی ہیں، یا اُن میں تغیر و اضافہ ہوتا ہے ۔ اس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ مرکبات جن میں تغیر و اضافہ کیا گیا ہو، مختصر ہو جائیں اور زبان پر آسانی سے رواں ہوں ۔ اس طریقہ کے مُرکّبات آریائی زبانوں کے ساتھ مخصوص ہیں اور اردو زبان کی عنصری زبانوں میں سے صرف ہندی

اور فارسی میں پائے جاتے ہیں، اس لیے اول ہم اس بحث میں انھیں کا بیان یک جائی طور پر کریں گے۔ عربی زبان میں بھی مرکبات کے اختصار کا ایک خاص قاعدہ ہے مگر ہم اس کا ذکر اس بحث میں نہیں چھیڑیں گے۔ اس کو آیندہ چل کر بیان کریں گے۔ موجودہ مطالب کو ہم کئی عنوانوں میں تقسیم کرتے ہیں جو حسب ذیل ہیں:

(مطلب اوّل) ہندی اور فارسی مرکبات کے اجزا میں اگر حرف علّت ہوں تو ترکیب کے وقت وہ حروف پہلے جُز میں سے یا دوسرے جُز میں سے یا دونوں جُزوں میں سے گر جاتے ہیں۔ جس کی مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

اصل الفاظ	حروف علّت گرنے کے بعد	ترکیب کی حالت میں
آدھا	ادھ یا اد	ادگدرا۔ ادھ سیرا وغیرہ
ایک	اک	اِکتارا۔ اکڈال "
آگے	اگ	اگلا۔ اگوا "
پیچھے	پچھ	پچھلگو۔ پچھواڑا "
پانی	پَن	پَن‌چکّی۔ پنگھٹ "
پان	پن	پَن بٹّا۔ پَن کُٹّی "
پھُول	پھُل	پھلجھڑی۔ پھُلواری "
تلے	تَل	تَل نظرا۔ تلپٹ "
ٹیڑھا	ٹڑھ	ٹڑھمنھا "
چام = چمڑا	چم	چمار۔ چمرس "
آٹھ	اُٹھ	اٹھوارہ۔ اٹھاسی "
سات	ست	ست نجا۔ ستماسا "
سیاہ	سیہ	سیہ باطن۔ سیاہ دِل "

اصل الفاظ	حروفِ علّت گرنے کے بعد	ترکیب کی حالت میں
شاہ	شہ	شہ زور۔ شہباز وغیرہ
کالا	کال	کال کوٹھری۔ کال گنڈیت ″
کپڑا	کپڑ	کپڑ چھان۔ کپڑ باس ″
کاٹ۔ لکڑی	کَٹ	کَٹ پتلی۔ کَٹ بھوڑا ″
کچّا	کچ	کچ لہو۔ کچالو ″
کالا	کَل	کلچڑی۔ کلسرا ″
کان	کَن	کَن رسیا۔ کن ٹوپ ″
کوتاہ	کوتہ	کوتہ قد۔ کوتہ گردن ″
کھاٹ	کھٹ	کھٹ بُنا۔ کھٹمل ″
گاجر	گجَر	گجر بھت۔ گجرا ″
گُرو	گُر	گُردوارہ۔ گُرمکھی ″
گولی	گُل	گُلچلا۔ گُلچھرّے ″
گلا	گَل	گَل مالا۔ گلبوٹ ″
گال	گَل	گَل پھولا۔ گَل تکیہ ″
گھوڑا	گھُڑ	گھُڑ چڑھا۔ گھُڑ دوڑ ″
گھاس	گھَس	گھَس کھُدا۔ گھسیارا ″
گھنا = بہت	گھَن	گھنچکّر۔ گھنگور ″
لوہا	لوہ	لوہ چون۔ لوہ ساز ″
میٹھا	مِٹھ	مِٹھ لونا۔ مٹھ بولا ″
کھٹّا	کھَٹ	کھٹ لونا۔ کھٹ مِٹھا ″

اصل الفاظ	حروف علت گرنے کے بعد	ترکیب کی حالت میں
ناک	نک	نکتوڑا ۔ نک چڑھا وغیرہ
ہاتھ	ہتھ ۔ ہت	ہتھکڑی ۔ ہتھ پھیری "
راہ	رہ	رہزن ۔ رہرو "
گاہ	گہ	خرگہ ۔ کارگہ "
ماہ	مہ	مہرو ۔ مہتاب "
سپاہ	سپہ	سپہ دار ۔ سپہ سالار "
کُلاہ	کُلہ	کج کلہ ۔ کلہدار "
گناہ	گنہ	گنہ گار ۔ بے گنہ "
نگاہ	نگہ	نگہبان ۔ نگہباز "
گوہر	گُہر	گہربار ۔ گہُرفشاں "
بڑا	بَڑ	بَڑ دنتا ۔ بڑانکھا "
چھوٹا	چُھٹ	چُھٹ بھیّا "
بھتیجا	بھتیج	بھتیج بہو بھتیج داماد "
بھانجا	بھانج	بھانج داماد "
دھان	دَھن	دَھن کٹی "
تیل	تِل	تلچٹا "
باگ	بَگ	بگٹٹ "
بھلامانس	بھلمنس	بھلمنسات "
بھاڑ	بھڑ	بھڑبھونجا "
بھیک	بِھک	بِھکاری ۔ بِھک منگا "

اصل الفاظ	حروف علّت گرنے کے بعد	ترکیب کی حالت میں
بھوک	بُھک	بھک موا وغیرہ
پات	پَت	پت جھڑ "
گاد	گَد	گدلا "
بات	بَت	بَت بنا "
باٹ = رستہ	بَٹ	بٹ مار "
تھوڑا	تھُڑ	تھُڑ والا "
آیئنہ	آئنہ	آئنہ دار "
نیشتر	نِشتر	نشترکدہ "
بیروں	بروں	بروں سرا "
نیکو	نکو	نکوکار "
ہوش	ہُش	ہشیار "
گاؤ	گا	گامیش "
کاہ	کَہ	کہربا، کہکشاں "
کوہ	کُہ	کُہسار "

(مطلب دوم) (۱) ہندی اور فارسی کے مرکّب لفظ میں اگر پہلے جز کا آخری حرف اور دوسرے جز کا پہلا حرف ایک ہو تو ان دونوں ہمجنس حرفوں میں سے ایک گر جاتا ہے۔ حرف علّت کی کوئی قید نہیں۔ اس میں حروف صحیح بھی داخل ہیں مثلاً:

(کچا + آلو) سے کچالو — (ناک + کٹا) سے نکٹا

(شب + برات) سے شبرات — (جنگ + گاہ) سے جنگاہ

(ناک + کیل) سے نکیل — (رم = بھاگنا + منده) سے رمنده

(شرم + مندہ) سے شرمندہ (غرم = غصہ + مندہ) سے غرمندہ
(سپید + دیو) سے سپیدیو (سپید + دار = درخت) سے سپیدار
(نیم + من) سے نیمن (بادام + مغز) سے بادامغز
(گرد + دہن) سے گردہن (خم + مند سے خمند) (پھر بدل کر) کمند
(آزاد + درخت) سے آزادرخت (شہر + روا) سے شہروا
(شب + بان) سے شبان (چمگادڑ) (مشت + تنگ) سے مشتنگ (مفلس)

(۲) بعض دفعہ ایسے دو ہم جنس حرفوں کا ادغام ہو جاتا ہے۔ یعنی ایک حرف لکھنے میں اُڑا کر دوسرے حرف کو مشدّد کر دیتے ہیں۔ مثلاً

(خور = سورج + رم = بھاگنا) سے خوّرم (شب + بو) سے شبّو
(فر + رخ) سے فرّخ (شب + باز) سے شبّاز (چمگادڑ)

(۳) اگر ایسے دو حروف قریب المخرج ہوں تو یا تو ایک حرف کو اُڑا دیتے ہیں، جیسے (یک + گانہ) سے یگانہ (ناگ + کیسر) سے ناگیسر یا ایک حرف کو اڑا کر دوسرے کو مشدّد کر دیتے ہیں، جیسے (شب + پرہ) سے شپّرہ، یا اُن میں سے ایک حرف کو کسی دوسرے حرف سے بدل دیتے ہیں جیسے (ہٹ + تال) سے ہڑتال۔

(مطلب سوم) بعض دفعہ مرکبات کے اجزا میں سے بغیر کسی خاص اصُول یا قاعدہ کے حروف صحیح بھی گر جاتے ہیں۔ مثلاً:

(چپ = بائیں + راست = دائیں + ی) سے چپراسی
(پانچ + میل) سے پچ میل (پانچ + سیرا) سے پنسیرا
(دست + پناہ) سے دسپنا
(گرگ + شغال) سے گرشال (ایک دوغلے جانور کا نام)
(میخ + چوب) سے میخ چہ (شیشہ + محل) سے شیش محل

(نسخ + تعلیق) سے نستعلیق (سرکہ + انگبین یا انجبین = شہد) سے سکنجبین
(سگ + پستان) سے سپستان (ستار + زن) سے ستارزن (ستار نواز)
(مردار + سنگ) سے مرداسنگ (کدہ + بانو) سے کدبانو
(آذر + نشین) سے آذرشین (سمندر جانور)
(گل = چنگاری + خانہ) سے گلخن (شاد + باش) سے شاباش
(گرگ + بز) سے گربز (مکاری) (کشت + ورز) سے کشاورز (کسان)
(سرکہ + آہن) سے سکاہن (داد + ور) سے داور
(خوش + دامن) سے خوشامن
(جار + روب) سے جارو (اردو میں جھاڑو)
(شاہ + گرد) سے شاگرد

(مطلب چہارم) اُردو میں مُرکّب کے اجزا کو باہم ملانے کا ایک اور عجیب قاعدہ ہے وہ یہ ہے کہ جب مُرکّب کے دوسرے جز میں کوئی حرف علّت ساکن ہو تو اس حرف علت سے ماقبل حروف کو حذف کر دیتے ہیں اور پہلے جُز کو اس محذوف جُز کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔ اس قاعدہ سے دونوں جُز مل کر ایک جان ہو جاتے ہیں مثلاً:

(پھول + تیل) سے پھلیل (تیل کی ت حذف کردی)
(گڑ + تمباکو) سے گڑاکو (تمباکو میں سے تمب کو حذف کردیا)
(بُھس + تمباکو) سے بھساکو (تمباکو میں سے تمب کو حذف کردیا)
(رس + چاول) سے رساول (چاول کی چ حذف کردی)
(کھڑا + پاؤں) سے کھڑاؤں (پاؤں کی پ اڑ گئی)
(نیب + گولی) سے بنولی (گولی کا گاف اڑ گیا)

(کنکر + گولی) سے کگرولی (گولی کا گاف اڑگیا)
(انگ = بدن + پوچھا) سے انگوچھا (پوچھا کی پ اڑگئی)
(پشت + بارہ = بوجھ) سے پُشتارہ (بارہ کی ب اڑگئی)
(بقر + عید) سے بقرید (عید کی ع اڑگئی)

(مطلب پنجم) (۱) مُرکبات کے اجزا کے درمیان ربط کے لیے بعض دفعہ ایک الف بڑھا دیتے ہیں۔ یہ الف ربط یا عطف کا کام دیتا ہے۔ ہندی اور فارسی دونوں زبانوں میں یہ قاعدہ جاری ہے مثلاً:

(سر) اور (رو) سے سرارو (تنگ) اور (ترش) سے تنگا ترشی
(زن) اور (شو) سے زناشوئی (مُشت) اور سنگ سے مُشتا سنگ (فلاخن)
(سر) اور (پا) سے سراپا (سر) اور (شیب = مخفف نشیب) سے سراشیب
(سر) اور (گوں = مخفف نگوں) سے سراگوں
(جوان) اور (مرگ) سے جوانا مرگ
(دست) اور (سنگ) سے دستا سنگ (فلاخن)
(سال) اور (ماہ) سے سالا ماہ (تگ) اور (پو) سے تگاپو
(تگ) اور (دو) سے تگادو (رست) اور (خیز) سے رستا خیز
(پیش) اور (دست) سے پیشادست (پس) اور (دست) سے پسا دست
(پس) اور (چین) سے پساچیں (شب) اور (روز) سے شبا روزی
(ریل) اور (پیل) سے ریلاپیلی (دھکا) اور (پیل) سے دھکا پیل۔
(جو) اور (کھار) سے جَواکھار (سر) اور (کوفت) سے سراکوفت (طعنہ)
(کوہ) اور (موی) سے کوہاموی (ایک کھیل کا نام)
(سر) اور (زیر) سے سرازیر (جھاڑ) اور (پھونک) سے جھاڑا پھونکی

(چیر) اور (پھاڑ) سے چیر پھاڑی (دھم) اور (چوکڑی) سے دھما چوکڑی

(روک) اور (ٹوک) سے روکاٹوکی (دھینگ) اور (مشت) سے دھینگا مشتی

(توڑ) اور (مروڑ) سے توڑا مروڑی (چھین) اور (جھپٹ) سے چھینا جھپٹی۔

(چوم) اور (چاٹ) سے چوما چاٹی (ٹھوک) اور (پیٹ) سے ٹھوکا پیٹی۔

(جھک) اور (بادل) سے جھکّا بادل (نوچ) اور (کھسوٹ) سے نوچا کھسوٹی

(کوس) اور (کاٹ) سے کوسا کاٹی (کم) اور (بیش) سے کما بیش

(نوک) اور (جھوک) سے نوکا جھوکی (نوک) اور (چوک مقلوب کوچ) سے

نوکا چوکی (لوٹ) اور (کھسوٹ) سے لوٹا کھسوٹی

(ہاتھ) اور (جوڑ) سے ہاتھا جوڑی (ایک پودے کا نام)

(ہاتھ) اور (چھانٹ) سے ہاتھا چھانٹی (دغابازی)

(ہل) اور (چل) سے ہلا چلی (ہاتھ) اور (پاؤں) سے ہاتھا پائی

(سات) اور (روہن = جتھا) سے ساتا روہن

(کاگ - کوّا) اور (رول = غوغا) کاگا رول

(کان) اور (بات) سے کانا باتی (کان) اور (پھُس) سے کانا پھُوسی

(کھینچ) اور (تان) سے کھینچا تانی

(مرگ = ہرن) اور (لوچن = آنکھ) سے مرگا لوچنی

(مرگ = ہرن) اور (نین = آنکھ) سے مرگا نینی

(موسل) اور (دھار) سے موسلا دھار

(مٹّی) اور (بھوس) سے مٹیا بھوس (مٹی) اور (ٹھس) سے مٹیا ٹھس

(۲) بعض دفعہ ربط کے لیے (الف) کی جگہ (یا) آتا ہے۔ مثلاً:

(بھیڑ) اور (چال) سے بھیڑیا چال (بھیڑ) اور (دھسان) سے بھیڑیا دھسان

(مل) اور (میٹ) سے ملیامیٹ (چچا) اور (ساس) سے چچیا ساس (خالو) اور (ساس) سے خلیا ساس (دادا) اور (خسر) سے دَدِیا خُسر (ماموں) اور (سسُر) سے ممیا سُسر (پھُپا) اور (ساس) سے پھُپیا ساس۔

(۳) بعض دفعہ ایک ہی لفظ مکرّر آتا ہے اور الف درمیان میں اضافہ کیا جاتا ہے مثلاً:

شباشب۔ لبالب۔ گوناگوں۔ رنگارنگ۔ سراسر۔ برابر۔ پیلاپے۔ دمادم روارو۔ دوادو۔ مالامال۔ خیزاخیز۔ مارامار۔ بھاگا بھاگ۔ برسابرس۔ بوندابوندی دھینگا دھینگی۔ دھمادھم۔ جھڑاجھڑ۔ پڑاپڑ۔ تڑاتڑ۔ مونھامُنہ۔ دھواں دھوں۔ چھُوا چھُو شرما شرمی۔ دیکھا دیکھی۔ بیچا بیچ۔ نفسا نفسی۔ گرما گرمی۔ شورا شوری۔ رسما رسمی۔ قسما قسمی۔ زورا زوری۔ ہماہمی۔ روا روی۔ دوا دوی وغیرہ۔

(۴) بعض دفعہ بجائے الف کے ربط کے لیے (میم) آتا ہے۔ (الف) کی طرح یہ بھی مختلف لفظوں اور مکرّر لفظوں کے درمیان اضافہ کیا جاتا ہے: مثلاً:

چیخم دھاڑ۔ چیخم چاخ۔ دھکّم دھکا۔ ٹھیکم ٹھیک۔ پورم پور۔ ٹالم ٹول۔ لوٹم لوٹ وغیرہ۔

(۵) کبھی ربط کے لیے (واو) عطف بھی مرکب کے دو اجزا کے درمیان لاتے ہیں، مثلاً:

آب وہوا۔ آب وتاب۔ آب ورنگ۔ رنگ وبو۔ پیچ وتاب۔ کاروبار کاروباری بے سروپا۔ بے سروپائی بے سروسامان۔ بے سروسامانی۔ بندوبست بندوبستی کاغذات۔ حاکم ومحکومانہ تعلقات وغیرہ۔

چوتھی بحث

اُردو زبان میں جو مُرکّبات کثرت کے ساتھ مستعمل ہیں، اُن کے بہت سے

ابتدائی اور آخری اجزا ایسے ہیں جو اکثر آتے ہیں اور اُن سے بہت سے الفاظ مُرکّب ہوتے ہیں یا مُرکّب ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ یہ اجزا مستقل الفاظ ہیں یا مستقل الفاظ سے حروف وغیرہ گرا کر بنائے گئے ہیں ——— مُرکّبات سے علیحدہ جن معنوں میں اُن کا استعمال اُردو یا فارسی میں ہوتا ہے، تقریباً انھیں معنوں کو وہ مُرکّبات میں بھی ظاہر کرتے ہیں۔ ایسے الفاظ کو ہم سابقے اور لاحقے تو نہیں کہہ سکتے، جن کی فہرست ہم پہلے درج کر چکے ہیں، البتہ ہم ان کو نیم سابقے اور نیم لاحقے کہہ سکتے ہیں۔ ذیل میں ہم ایسے الفاظ کی فہرست درج کرتے ہیں۔ فارسی زبان میں ان نیم سابقوں اور نیم لاحقوں سے مُرکّب ہو کر جو خاص الفاظ بنے ہیں، اُن کو بھی ہم نے ہر نیم سابقے اور نیم لاحقے کی ذیل میں درج کر دیا ہے تاکہ اس سے الفاظ سازی میں مزید بصیرت حاصل ہو۔ تمیز کے لیے ایسے الفاظ کے شروع میں حرف (ف) لکھ دیا گیا ہے۔ فارسی مُرکّبات میں اضافت کا کوئی مُرکّب نہیں لیا گیا۔ نیم سابقوں میں اکثر وہ ہیں جن کا شمار صفات میں ہے۔ یہ صفات شاعری اور انشا پردازی کی جان ہیں۔ ان میں سے بعض نیم سابقے مثلاً: کم۔ کج۔ بد۔ دو کج۔ کل وغیرہ ایسے ہیں کہ اگر آیندہ مصنّفین اُن کو سابقوں میں داخل کر لیں تو کچھ تعجب نہیں۔

نیم سابقے

آب - آب پاشی - آب جوش - (پانی میں جوش دی ہوئی چیز، منقیٰ، یخنی یا شوربا) آب خورہ - آب دار - آب دست - آب دیدہ - آب رواں - آب شورہ (شورہ سے ٹھنڈا کیا ہوا پانی لیموں اور شکر کا شربت) آب کاری - آب نائے آب نے - آب یاری - آبرو - آبلہ - وغیرہ (ف) آب انبار (بڑا حوض یا تالاب) آب اندام (نازک اندام) آب اندر شیشہ (ایک نیم سبز نباتی رنگ ہے) آب باز (تیراک) آب بردار (وہ بات جس کا جھوٹ سچ ہونا معلوم نہ ہو) آب پاشاں (ایران کا ایک تہوار جس میں ایک دوسرے پر رنگ چھڑکتے ہیں) آب پیکر (ستارے) آب جامہ (پانی پینے کا گلاس) - آب چرا (تھوڑی سی غذا جو نہار منہ پانی پینے کے لیے کھائیں) - آب چیں (غسل میت کی صافی) آب خوردہ (وہ برتن جس میں اکثر پانی رہا ہو) آب خیز (وہ زمین جہاں کھودنے سے پانی قریب ہی نکل آئے) - آب دان (پست زمین جہاں بارش کا پانی جمع ہو جائے - پانی کا برتن جھیل) آب دزد (پنچورا - وہ زمین جہاں پانی پوشیدہ جاری ہو، بادل) آب دست (وضو - پاک دامن شخص، ہنرمند - دست کار) آب دستاں (پانی کا لوٹا) آب دندان (احمق، کم زور - ایک قسم کی شیرینی - قمار بازوں کی اصطلاح میں نادان حریف - لطیف میوہ) آب راہہ (پانی گزرنے کا رستہ) آب رُفت (وہ پتھر جس کو پانی نے تراش کر گول کر دیا ہو) آب ریز (پاخانہ - چوبچہ - سر پر پانی ڈالنے کا برتن) آب ریزاں - آب ریزگاں (دیکھو آب پاشاں) آب زن (تسکین دینے والا وہ برتن جس میں دواؤں کا پانی ڈال کر بیمار کو بٹھاتے ہیں) آب زیرگاہ (وہ شخص

جو ظاہر میں اچھا ہو اور باطن میں شریر ہو) آب سوار (پانی کا بلبلہ) آب سیر (سبک رفتار جانور) آبشار (پانی کی چادر) آب شناس (حقیقت شناس قاعدہ داں۔ وہ شخص جو جہاز کا نگراں ہو اور دریا کے تیور پہچانتا ہو) آب ثنگ (دیکھو آب زن) آب شیب (وہ جگہ جہاں پانی اوپر سے نیچے آکر بہتا ہو) آب کار (شراب فروش۔ شراب خوار۔ سقا۔ نگیں ساز) آب کامہ (ایک کھانے کا نام) آب کش (سقا) آب کند (وہ زمین جس کو پانی نے کھود ڈالا ہو) آب کور (بے فیض آدمی جو لوگوں کو پانی دینے سے بھی دریغ کرتا ہو) آب گاہ (تالاب) آب گردش (آب و ہوا کا تغیر۔ بیماری جو آب و ہوا کے تغیر سے پیدا ہو) آب گوں (گیہوں کا نشاستہ۔ آسمان) آب گیر (تالاب) آب گینہ (شیشہ) وغیرہ۔

آتش آتش باز۔ آتش پرست۔ آتش خانہ۔ آتش خو۔ آتش دان آتش رُخ۔ آتش زباں۔ آتش زدہ۔ آتش زدگی۔ آتش زنی۔ آتش طبع آتش فشاں۔ آتش مزاج۔ آتش کدہ۔ وغیرہ (ف) آتش افرازہ (آتش بازی کی ہوائی) آتش افروز (ایندھن۔ یزدجری سنہ کا گیارھواں مہینہ۔ ققنس، آتش افروز ایندھن چقماق) آتش برگ (دیا سلائی چقماق) آتش بند (آگ سے بچنے کا منتر) آتش پا (بے قرار۔ شوخ گھوڑا) آتش پرور (تلوار کی صفت) آتش پیکر (سورج جنات۔ شیاطین) آتش خاطر (تیز فہم) آتش خوار (ایک پرندہ کا نام ظالم و رشوت خوار) آتش دستی (چالاکی) آتش زن (چقماق ققنس) آتش فام (نارنجی) آتش فراز (دیکھو آتش افرازہ) آتش فروز (دیکھو آتش افروز) آتش نعل (تیز رَو گھوڑا) آتش کار (غضبناک۔ جلد باز بدکار۔ بھڑبھونجا۔ باورچی۔ لہار۔ آتش باز) آتش کاو (آگ کریدنے کا اوزار) آتش کش (تنور سے آگ نکالنے کا اوزار) آتش گر۔ آتش گرہ (آگ

پکڑنے کا اوزار۔چمٹا) آتش گیر (آتش گر) آتش گوں (ایک پھول کا نام) آتش لباس (سُرخ پوشں) آتش پنجہ (دیکھو آتش دست) آتشیں پیکر (دیکھو آتش پیکر) آتشیں زباں (دیکھو آتش زباں) آتشیں سخن (دیکھو آتش زباں) ۔آتشیں لباس (دیکھو آتش لباس) وغیرہ۔

آزاد ۔آزاد خیال ۔آزاد طبع ۔آزاد مزاج ۔آزاد مشرب ۔آزاد مذہب۔ آزاد رو وغیرہ (ف) آزاد میوہ (ایک مٹھائی کا نام) آزاد درخت (ایک درخت کا نام) آزاد دارو (جنگلی چقندر) ۔آزاد نامہ (آزادی کی دستاویز) آزاد وار (موسیقی کی ایک دُھن) وغیرہ۔

آشفتہ ۔آشفتہ حال ۔آشفتہ مزاج (ف) آشفتہ دماغ ۔آشفتہ مغز وغیرہ

اد۔ ادھ (مخفف آدھا) ادگدرا (نیم پختہ) ادھ کچرا ۔ادھ سیرا۔ ادھ کھلا۔ (نیم شگفتہ) ادھ گلا۔ ادھ منا (چرچڑا) ادھ منا (بیس سیر کا باٹ) ۔ادھ موا۔ وغیرہ

افسردہ ۔ افسردہ دل ۔افسردہ خاطر (ف) افسردہ بیان (جس کی بات دل پر اثر نہ کرے) افسردہ پستان (بانجھ عورت) افسردہ جان (مُردہ دل، بے رحم) افسردہ دروں (افسردہ دل) افسردہ دم (دیکھو افسردہ بیان) وغیرہ۔

اِک ۔ (مخفف ایک) اِک پیچا ۔اک تارا (کپڑے اور باجے کی ایک قسم) اک تالا (راگ کا اک اُصول جس کی ہر ضرب برابر فاصلہ پر پڑتی ہی ۔اِک درا اک ڈال ۔اکسار ۔ اکلوتا ۔اکنگ (لکڑی کا ایک کھیل ۔یک دِل) وغیرہ۔

اگ (مخفف آگے) اگلا ۔اگوا (رہنما) اگوانی (پیشوائی ۔ اگوائی ۔ (پیشوائی) وغیرہ۔

اگن (آگ) اگن پاؤ (آتشک) اگن بوٹ ۔اگن کیڑا (سمندر) وغیرہ۔

ایک ۔ایک جان ۔(خوب ملا ہوا۔گہرا دوست) ایک رنگ (ہم رنگ)

ایک زبان (ہم زبان) ایک مونھ (ہم زبان) وغیرہ۔

باد - بادنما - بادبان - بادخایہ (فتق) بادخور (گھوڑے کی ایک بیماری) بادخورد (گنج) بادکش - بادہوائی وغیرہ (ف) باد آور - باد آورد (ایک کانٹے دار جھاڑی پرویز کے ایک خزانے کا نام۔ موسیقی کی ایک دھن - وہ چیز جو مفت ہاتھ آئے) بادبدست (مفلس) بادبر (پتنگ - جو شیخی کرے اور کچھ کام نہ کرے) بادبُرد (پھرکی - نفخ شکن دوا) بادبرگ (پتنگ) بادبیزاں (پنکھا - ایلچی) بادبیزن (پنکھا) بادپا - (تیز رفتار) بادپر (دیکھو بادپرا) بادپرّاں (خوشامد گو) بادپرّانی (خوشامد) بادپردا (ہوادار گھر - وہ شخص جس کے نزدیک ہر بات مساوی ہو) بادپرہ (لکڑی کی چھیلن) بادپیچ (جھولا) بادخواں (خوشامدی - بھاٹ) بادخورک (ایک پرند کا نام) باددار (بے تعلق اور مغرور آدمی - سوجی ہوئی جگہ) باددردست - باددرمشت - باددرکف (تینوں کے لیے دیکھو بادبدست) باددست (فضول خرچ - چالاک) باددستی (فضول خرچی چالاکی) باددم (مغرور) بادراں (ہوا - موکّل - مغرور - پنکھا) بادرس (ہوادار مکان) بادرسا (سُبکسار) بادریس - بادریسہ (چمڑا جو تکلے کے اندر ہوتا ہے) بادریش (مغرور) بادزن - بادزنہ (پنکھا) بادسار (تیز رفتار - بے عزت و وقار آدمی) بادسخا (سخی) بادسر (سرکش و مغرور) بادسری (گردن کشی)۔ بادسنج (خام خیال آدمی) بادسیر (تیز رفتار) بادسوار (تیز رَو گھوڑا - تیز رَو گھوڑے کا سوار - بڑا پنکھا) بادفروش (بھاٹ) بادکردار (تیز رو) بادگزار (ہوادان قصہ خواں) بادگیر (ہوادان) بادوبیزن (دیکھو بادبیزن) بادہوا (جھوٹا وعدہ) وغیرہ۔

بارہ - بارہ باٹ - بارہ بانی (خالص - بے عیب) بارہ پتھر (چھاونی کی حد) بارہ پنی توپ (بارہ پونڈ یعنی چھ سیر کے گولے کی) بارہ ٹوپی (چالاک آدمیوں کی کونسل)

بارہ دری ۔ بارہ سنگا ۔ بارہ کھڑی ۔ بارہ ماسہ ۔ بارہ وفات ۔ وغیرہ ۔

باریک ۔ باریک بیں ۔ باریک بینی وغیرہ ۔

بالا ۔ بالابر ۔ بالابند (سرپیچ) بالاپوش (پلنگ پوش) بالادستی ۔ بالانشینی ۔ بالاخانہ بالادست ۔ بالانشیں وغیرہ (ف) بالاچاق (حاکم زیادتی کرنے والا) بالاخوانی (اپنی لیاقت سے زیادہ اپنے تئیں دکھانا) وغیرہ ۔

بد ۔ بداخلاق ۔ بداخلاقی ۔ بداصل ۔ بداسلوب ۔ بداسلوبی ۔ بدانجام ۔ بداطوار بداطواری ۔ بدانتظام ۔ بدانتظامی ۔ بداندیش ۔ بداندیشی ۔ بدباطن ۔ بدباطنی ۔ بدبخت بدبختی ۔ بدبلا ۔ بدبو ۔ بدپرہیز ۔ بدپرہیزی ۔ بدتر ۔ بدتری ۔ بدجانور (سور) بدچلن بدچلنی بدحال ۔ بدحالی ۔ بدحواس ۔ بدحواسی ۔ بدخط ۔ بدخطی ۔ بدخلق ۔ بدخلقی ۔ بدخواہ ۔ بدخواہی بدخو ۔ بدخوئی ۔ بدخوابی ۔ بددعا ۔ بددل ۔ بددلی ۔ بددماغ ۔ بددماغی ۔ بددیانت بددیانتی ۔ بدڈول ۔ بدذات ۔ بدذاتی ۔ بدذہن ۔ بدذہنی ۔ بدراہ ۔ بدراہی ۔ بدرکاب بدرکابی ۔ بدرنگ ۔ بدرنگی ۔ بدروپ ۔ بدزبان بدزبانی ۔ بدزیب ۔ بدزیبی بدسلوک ۔ بدسلوکی ۔ بدشگون ۔ بدشگونی ۔ بدشکل ۔ بدشکلی ۔ بدصورت ۔ بدصورتی بدطینت ۔ بدطینتی ۔ بدسرشت ۔ بدظن ۔ بدظنی ۔ بدعملی ۔ بدعہد ۔ بدعہدی بدسیرت بدسیرتی ۔ بدفال ۔ بدفالی ۔ بدفعل ۔ بدفعلی ۔ بدکردار ۔ بدکرداری ۔ بدقوارہ ۔ بدکار بدکاری ۔ بدگمان ۔ بدگمانی ۔ بدگو ۔ بدگوئی ۔ بدلحاظ ۔ بدلحاظی ۔ بدلگام ۔ بدمزہ ۔ بدمزگی بدمعاش ۔ بدمعاشی ۔ بدمزاج ۔ بدمزاجی ۔ بدمست ۔ بدمستی ۔ بدمعاملہ ۔ بدمعاملگی بدنام ۔ بدنامی ۔ بدنصیب ۔ بدنصیبی ۔ بدنہاد ۔ بدنہادی ۔ بدنما ۔ بدنمائی بدنظر ۔ بدنظری ۔ بدوضع ۔ بدوضعی ۔ بدہضمی ۔ بدہیئت ۔ بدنیت ۔ بدنیتی وغیرہ (ف) بدآغاز (بدسرشت) ۔ بدآمد (خوشامد کی ضد) ۔ بداختر (بدنصیب) ۔ بدادا (نادہندہ) بدبیں (عیب جو) بدتخم (ظالم و فاسق) بدجلو (سرکش گھوڑا) بدخواں

(خط جو اچھی طرح نہ پڑھا جائے) بدخور (دوا جو بدبو یا بدمزہ ہونے کے سبب کھائی نہ جائے) بدزہرہ (ڈرپوک) بدرگ (شریا بدساز (بے ڈول)۔ بدسگال (بدخواہ) بدسواد (بدمعاملہ) بدقدم (منحوس) بدکنش (بدکردار) بدگفت (بدگو) بدگوہر۔ بدمذہب وغیرہ۔

بدر۔ بدررو۔ بدرنویسی۔ (قابل سماعت رقوم کا لکھنا) وغیرہ۔

برون (ف) برون سرا (وہ روپیہ جو ٹکسال سے باہر ڈھالا گیا ہو) وغیرہ

برہنہ۔ برہنہ شمشیر (ف)، برہنہ رو (بے حجاب)۔ برہنہ سری (محرومی بے حرمتی) برہنہ گوئی (صاف گوئی) وغیرہ۔

بڑ۔ (مخفف بڑا) بڑبولا (شیخی باز) بڑبھاگی (اقبال مند) بڑپیٹا۔ بڑپیٹو (بسیار خوار) بڑدنتا۔ بڑمکھا۔ بڑکنّا۔ بڑگرو۔ بڑمہی (سورنی) وغیرہ۔

بلند۔ بلند آواز۔ بلند آوازی۔ بلند پرواز۔ بلند پروازی۔ بلند حوصلہ بلند حوصلگی بلند خیال۔ بلند خیالی۔ بلند نظر۔ بلند نظری۔ بلند ہمت۔ بلند ہمتی بلند بیں بلند بینی وغیرہ (ف) بلند گرائے (وہ شخص جو ترقی پر آمادہ ہو)۔ بلند و پست دیدہ (تجربہ کار) وغیرہ

بہ۔ بہتر۔ بہترین۔ بہبود۔ بہبودی (ف) بہ اُفتاد (بہبود) بہ گزیں۔ (انتخاب کنندہ) بہ گزیدہ (انتخاب شدہ) وغیرہ۔

بیدار۔ بیدار بخت۔ بیدار دل۔ بیدار مغز۔ بیدار مغزی وغیرہ۔

بیش۔ بیش بہا۔ بیش قیمت۔ بیش قرار وغیرہ (ف) بیش بہار (ایک سدا بہار بوٹی کا نام) بیش فروش (وہ شخص جو اپنا سب مال لٹا دے) وغیرہ۔

پاک۔ پاک باز۔ پاک بازی۔ پاک دامن۔ پاک دامنی۔ پاک طینت پاک طینتی۔ پاک نہاد۔ پاک سرشت۔ پاک فطرت وغیرہ (ف) پاک بوش (وہ جو اپنا سب کچھ لٹا دے) پاک رائے۔ پاک رو۔ پاک عیار (زرِ خالص

پاک فروش (= پاک باش) پاک مغز (پاک رائے) وغیرہ۔

پاکیزہ - پاکیزہ صورت۔ پاکیزہ سیرت۔ پاکیزہ خیال۔ پاکیزہ مزاج وغیرہ

پچھ - پچھایا (انگیا کا پچھلا حصّہ) پچھاڑی پچھلگو۔ پچھواڑہ پچھوت (وہ چیز جو فصل کے آخر میں بوئی جائے) پچھیت (دالان کی پشت کی دیوار) پچھوا ہوا وغیرہ

پریشان - پریشان حال۔ پریشان حالی۔ پریشان خاطر۔ پریشان دل وغیرہ (ف) پریشان گو۔ پریشان نویسی وغیرہ۔

پست - پست خیال۔ پست فطرت۔ پست قد۔ پست ہمّت۔ پست قامت وغیرہ۔

پن (مخفف پانی) پن کپڑا۔ پن گھٹ۔ پن چورا۔ پن بھتا (پتلے پکے ہوئے چاول) پن چکّی۔ پنسال۔ پن کال۔ (وہ قحط جو بارش کی کثرت کے سبب پڑے) پنھیارا۔ پنیا سانپ۔ پنیالا۔ پنیلا۔ پن ڈبا وغیرہ۔

پے - پیرو۔ پیروی۔ پیخانہ (ف) پے سپر (پائمال) پے سفید (منحوس) پے شگون (مبارک قدم) پے غلط (گمراہی) وغیرہ۔

تاریک - تاریک خیال۔ تاریک خیالی وغیرہ۔

تازہ - تازہ دم۔ تازہ کار۔ تازہ خیال۔ تازہ وارد۔ تازہ ولایت (ف) تازہ دماغی (دانائی وخوش حالی) تازہ سکّہ (نو سکّہ زدہ) تازہ گو (نومشق شاعر) وغیرہ۔

تباہ - تباہ حال۔ تباہ حالی۔ تباہ کار۔ تباہ کاری۔ تباہی زدہ وغیرہ۔

تر - تردست۔ تردستی۔ تردامن۔ تردامنی۔ ترزبان۔ ترزبانی۔ تردماغ تردماغی (ف) ترخندہ (خوشی کی ہنسی) ترصدا (عمدہ گویّا) ترفروش (جس کا ظاہر اچھّا اور باطن بُرا ہو) ترنغمہ (= ترصدا) ترنفسی (= ترزبانی۔ ترنوازی (خوش خوانی)

(= ترصدا) وغیرہ۔

ترش ۔ ترش رو ۔ ترش روئی (ف) ترش ابرو ۔ ترش رخسار وغیرہ

تشنہ ۔ تشنہ لب ۔ تشنہ لبی (ف) تشنہ جگر ۔ تشنہ دل وغیرہ ۔

تل (مخفف تلے) تل نظرا (وہ شخص جو بدنظری سے چپکے چپکے دیکھے) تلپٹ تلچھٹ ۔ تلیٹی (دامنِ کوہ) تلیچا (چھت کے نیچے کا وہ حصہ جو ڈاٹ سے کنگنی تک ہوتا ہے) وغیرہ۔

تلخ ۔ تلخ کام ۔ تلخ کامی ۔ تلخ عیش ۔ تلخ رو (ف) تلخ نوا (جس کا گانا ناگوار ہو) تلخ ابرو ۔ تلخ جبیں ۔ تلخ مہر ۔ تلخ و ترش چشیدہ (تجربہ کار) وغیرہ۔

تمام (ف) تمام اجزا (کامل) تمام رس (مقابل نارس) ۔ تمام عیار (بالکل کھرا) وغیرہ۔

تند ۔ تند مزاج ۔ تند مزاجی ۔ تند خو ۔ تند خوئی ۔ تند رَو ۔ تند رفتار ۔ تند رفتاری (ف) تند رو (بخیل) تند رائے (ناعاقبت اندیش) وغیرہ۔

تنک ۔ تنک ظرف ۔ تنک ظرفی (تنک مزاج ۔ تنک مزاجی (ف) تنک اندام (نازک اندام) تنک بیز (گھوڑے کے دُم کے بالوں کی چھلنی) تنک جامی (تھوڑی شراب پینا) تنک رو (شرمیلا) تنک لب (نازک لب) تنک متاع (مفلس) تنک بہرہ (کم نصیب) تنک روزی (کم نصیب) تنک روشنائی تنک سرمایہ ۔ تنک فہم (کم فہم) وغیرہ۔

تنگ ۔ تنگ چشم ۔ تنگ چشمی ۔ تنگ دست ۔ تنگ دستی ۔ تنگ حال ۔ تنگ حوصلہ ۔ تنگ حوصلگی ۔ تنگ دل ۔ تنگ دلی ۔ تنگ دہن (ف) تنگ ورزی (گرم جوشی) تنگ روزی (مفلس) تنگ زلیست (تنگ حال) تنگ سال (سالِ قحط) تنگ عیش (مفلس غمگین) تنگ گیری (سخت گیری) تنگنا (گھاٹی)

تنگ معاش۔ تنگ یاب (وہ چیز جو مشکل سے ملے) تنگ باز (جس کے پاس لوگوں کی رسائی مشکل ہو) وغیرہ۔

تہی۔ تہی دست۔ تہی دستی (ف) تہی پشت (بے مغز) تہی چشم (نابینا) تہی آخر (وہ جانور جو آب و دانہ کے قحط میں مبتلا ہو) تہی دو (بے فائدہ کوشش کرنے والا) تہی دیدہ (= تہی چشم) تہی گاہ (بدن کا وہ حصہ جو بغل اور پہلو کے درمیان ہے) وغیرہ۔

تیرہ۔ تیرہ بخت۔ تیرہ بختی۔ تیرہ روزگار (ف) تیرہ باطن۔ تیرہ حال۔ تیرہ خاک داں (دنیا) تیرہ خرد۔ تیرہ دروں۔ تیرہ دست (دنیا) تیرہ دل۔ تیرہ رائے تیرہ رواں۔ تیرہ روز۔ تیرہ سرانجام۔ تیرہ کوکب۔ تیرہ مغز۔ تیرہ گل (تلچھٹ ملی شراب یا گدلا پانی) وغیرہ۔

تیز۔ تیز مزاج۔ تیز مزاجی۔ تیز رو۔ تیز روی۔ تیز رفتار۔ تیز رفتاری۔ تیز دست تیز دستی۔ تیز قدم۔ تیز گام۔ تیز طبع۔ تیز کار۔ تیز فہم۔ تیز فہمی۔ تیزاب (ف) تیز دولت (جو یکایک بلند مرتبہ پر پہنچ جائے) تیز شست (تیر انداز جس کا تیر نشانے سے نکل جائے) تیز قلم (جلد نویس) تیز مغز وغیرہ۔

جل۔ جل پان (ناشتہ) جل ترنگ۔ جل تری۔ جل توریٔ (مچھلی) جل تھل (خشکی و تری) جل جوگنی (جونک۔ چیل۔ بدمزاج عورت) جل کر (محصولِ آب) جل ککڑ۔ جل پنچھی (مُرغِ آبی) جل مانس وغیرہ۔

جنم۔ جنم اشٹمی۔ جنم اندھا۔ جنم باؤلا۔ جنم بھوم۔ جنم استھان (زاد بوم) جنم پتری جنم پترا۔ جنم جلا۔ جنم جلی۔ (بدبخت) جنم دن۔ جنم روگی۔ جنم کنڈلی۔ جنم مرن۔ جنم دُکھیا۔ وغیرہ۔

چار۔ چار ابرو۔ چار آئینہ۔ چار باغ۔ (شالی رومال) چار بالش (چار پائے

(حجّت و تکرار) چار پایہ - چار پائی - چار تال (ایک تال کا نام) چار تکبیر (جنازہ کی نماز) چار ٹوک (چار ٹکڑے والا) چار جامہ - چار چشم - چار حرف (لعنت) چار خانہ - چار دانت (پوری عمر کا بکرا) چار دانگ - چار دیوار - چار زانو - چار شنبہ - چار ضرب) ایک قسم کا ناچ) چار سو - چار کانے (چوسر کا ایک داؤ) چار گنا - چار گام - چار گامہ (تیز رو گھوڑا) چار مغز (اخروٹ) چار یاری (سنّی - کلمہ کا روپیہ) (ف) چار ارکان (عناصر - راوٹی چار بند (دنیا) چار بندی (توشہ دان) چار بیخ (بیخ کاسنی، بیخ بادیان، بیخ کرفس بیخ کبر) چار پارہ (ناچ کی ایک قسم - ایک باجے کا نام) چار پہلو (پیٹ بھرا - بھاری - موٹا - ایک قسم کا انجیر) چار خم (کشتی کا ایک داؤ) چار شاخ (سزا کی ایک قسم) چار شانہ (تنومند و فربہ) چار ضرب (چار ابرو کا صفایا - خالص سونا) چار طاق) - (ایک قسم کا خیمہ - راوٹی) چار طاقی (ایک قسم کی ٹوپی) چار قب (پادشاہان توران کی ایک خاص پوشش کا نام) چار گل (داغ دینے کا ایک طریقہ) چار گوشہ (شاہی تخت جنازہ چھوٹا دسترخوان) چار گوشی (چار دستہ کی صراحی - چار لنگر (بڑی کشتی) چار موجہ (بھنور) چار میخ (سزا کی ایک قسم) وغیرہ -

چرب - چرب زباں - چرب زبانی (ف) چرب آخورہ (وہ آدمی جس کی زندگی ناز و نعمت میں گزرتی ہو) چرب بالا - چرب قامت (خوش قد) چرب پہلو (موٹا آدمی - وہ شخص جس کی ذات سے لوگ مستفید ہوتے ہوں) چرب دست (چالاک - ہنر مند) چرب گو (شیریں زبان - فریب دینے والا) وغیرہ -

چور - چور بالو - چور بدن - چور پیٹ - چور پیسا - چور تالا - چور دروازہ - چور لیک (خفیہ راہ) چور خانہ - چور رستہ - چور زمین - چور کچہری - چور کھڑکی - چور پہرہ - چور گلی - چور کشتی - چور محل - چور مونگ - چور ہٹیا وغیرہ -

چھٹ (مخفف چھوٹا) چھٹ بھیّا وغیرہ -

خام - خام پارہ - خام خیالی وغیرہ (ف) خام جوشی (بیجا غصہ) خام خو (تلوّن مزاج) خام دستی (ناتجربہ کاری) خام ریش (مسخرا) خام سر (خام خیال) خام طمع (خام خیال) خام سوز (وہ چیز جو باہر سے جلی اور اندر سے کچّی ہو) خام نوش (ناپختہ شراب پینے والا) وغیرہ۔

خشک - خشک دماغ - خشک دماغی - خشک مغزی - خشک سالی۔ (ف) خشک آخور (قحط کا سال - بخیل) خشک انگبیں (شہد جو سوکھ کر چھتے میں رہ جائے) خشک بند (زخموں کا علاج بغیر مرہم کے - مقابل تر بند) خشک پشت (کچھوا) - خشک پہلو (بخیل) خشک پے (منحوس) خشک جاں (محروم سبے ہنر) خشک جنباں - (وہ شخص جو بیہودہ حرکات کرتا رہے) خشک دامن (پاک دامن - مقابل تر دامن)۔ خشک دست (بخیل) خشک دہاں (روزہ دار) خشک ریش - خشک ریشہ (زخم جو باہر سے خشک اندر سے تر ہو - مکر و حیلہ - نفاق) خشک زار (زمین بے آب و گیاہ) خشک زبان (بے زبان - کم گو) خشک سار (زمین جس پر پانی نہ برسا ہو) - خشک سر (تند خو - دیوانہ مزاج) خشک شانہ (مغرور) خشک طینت (بے فیض آدمی) خشک عناں (سرکش گھوڑا) خشک نہاد (بے فیض) وغیرہ۔

خوب - خوب رو - خوب روئی - خوب صورت - خوب صورتی - خوب کلاں وغیرہ

خیرہ - خیرہ سر - خیرہ سری - خیرہ رائے - خیرہ چشم - خیرہ چشمی (ف) خیرہ دست (سرکش) خیرہ نگاہ (خیرہ چشم) خیرہ کُش (بے سبب اور بے محابا قتل کرنے والا) وغیرہ

خلاف - خلاف ضابطہ - خلاف ضابطگی - خلاف قانون - خلاف قانونی کارروائی - خلاف آئینی - خلاف بیانی - خلاف دستور - خلاف شرع - خلاف طبع خلاف عقل - خلاف قیاس - خلاف وضع - خلاف وضعی وغیرہ۔

دراز - دراز قد - دراز گوش (ف) دراز خوان (لمبا دستر خوان) دراز دست

(غالب اور قوی) دراز دستی (ظلم و ستم) دراز دم (کتا۔ بندر۔ بچھو۔ گرگٹ) دراز دنبال (گاۓ بھینس) دراز سفرہ (دراز خوان) دراز شمشیر (چالاک تمہ یا) دراز کار (جو اپنی لیاقت سے زیادہ کام کرنے کا مدعی ہو اور شیخی کی باتیں کرتا ہو) دراز نفس (بکواسی) درازنفسی (بکواس) دراز بازو (غالب) وغیرہ۔

دو۔ دو آتشہ۔ دو آبہ۔ دو اسپہ۔ دوانی۔ دوبارہ۔ دو بازو (دو رنگے بازو کا کبوتر یا کنکوا) دو آشیانہ (دو کمرہ کا ڈیرہ) دوبالا۔ دو بلا (دو بیلوں کا چھکڑا اور بلدی) (دو بلدا) دو بھاشیا (ترجمان یا مترجم) دو بھیسیا (منافق) دو پارہ۔ دو پایہ۔ دو پٹہ۔ دو پشتہ۔ دو چند۔ دو رنگا۔ دو رخہ۔ دو رو۔ دو طرفہ۔ دو پلڑی۔ دو پلکا (ایک قسم کا توام نگینہ) دو ٹنچھی (ایک وضع کی دہرے خانہ کی جالی) دوہرا۔ دو سرا۔ دو پہر۔ دو پہریا۔ دو پیازا۔ دو تارا۔ دو تہی۔ دو ٹوک۔ دو جیا (حاملہ) دو چار۔ دو چوبہ (دو چوب کا خیمہ) دو خصمی (وہ عورت جس نے دوسرا بیاہ کیا ہو) دو دستہ۔ خلال۔ دو دستی۔ دو دلہ۔ دو ہاجو (دوسری شادی والا مرد یا عورت) دو دھارا (تیغ دودم اور وہ جگہ جہاں دو دریا ملیں اور ایک قسم کا تھوہڑ) دو دھاری۔ دو راڑ (نفاق) دو راہا۔ دو رسا۔ دو رنگا۔ دو رخا۔ دو روپیہ۔ دو زانو۔ دو سالہ۔ دو سوتی۔ دو سیری دو شاخہ۔ دو شالہ۔ دو عملہ۔ دو گجی۔ دو فصلا۔ دو فصلی۔ دو گاڑا (دو نالی بندوق) دوگانا۔ دوگانہ۔ دو لتی۔ دو لڑا (دو لڑ کا ہار) دو لڑا (ایک موٹا فرشی کپڑا) دو محلہ۔ دو منزلہ۔ دو معنی۔ دو منھا (دو موہا) دو نالی۔ دو ہتڑ۔ دو ہتی۔ دو لڑی (دو لڑکی زنجیر جو گلے میں پہنی جائے) دلائی۔ دو شنبہ۔ دوگنا۔ دونا۔ دہرا۔ دوہر وغیرہ (ف) دو بامہ (کبوتر جو ایک برج میں نہ رہے) دو رخی (اشرفی جس کے دونوں طرف چہرہ ہو) دو بدو۔ دو برادران (ایک شکاری پرند ہے جو عقاب سے چھوٹا ہوتا ہے۔ دو روشن ستارے جن کو فرقدین کہتے ہیں) دو برجی (دو بامہ۔ آوارہ گرد) دو برہم زنی

(چغل خوری کرکے دو شخصوں کے درمیان لڑائی کرادینی) دوبُعد (طول وعرض) دو
بینندہ (دونوں آنکھیں۔ بھینگا۔ مُشترک) دوپزویزنی (بہت باریک آٹا جو دو دفعہ
چھلنی میں چھانا گیا ہو) دوپیکر (بُرج جوزا) دوتارہ (ایک ساز کا نام) دوتیغہ باز
(بہادر جنگجو) دوتیغہ بازی (تلوار کا ایک سپاہیانہ کھیل) دوجہان۔ دودری (دنیا)
دورنگ (منافق) دورنگی (منافق پن) دورُو (گُلِ رعنا۔ منافق) دوروزہ (تھوڑی
مدّت) دورویہ (منافق) دوروئی (نفاق) دوزبان (منافق) دوسر (منافق)
دوسرا (دوجہاں) دوشاخہ (پیکان کی ایک قسم) دوشاہی (دستہ) ترازو۔ نسر
طائر اور نسرِ واقع) دوگاہ (راگ کی راگنی کا فارسی نام) دوگوشی (ٹوپی کی ایک قسم۔
دودستہ کی صراحی) دونیم (دوپارہ) وغیرہ۔

دُور۔ دُوراندیش۔ دُوراندیشی۔ دُوربیں۔ دُوربینی۔ دُور دست۔ دُور دراز۔
(ف) دُورافتادہ۔ دورباش (ایک دوشاخہ نیزہ جو نقیب کے ہاتھ میں رہتا ہے
اور وہ شاہی سواری کے آگے چلتا ہے) وغیرہ۔

دیر۔ دیرپا۔ دیرآشنا۔ دیرہضم۔ دیرفہم۔ دیرآمیز (ف) دیرپائند (مدّت
دراز) دیرسال (زمانہ دراز) دیربقا۔ دیرگاہ۔ دیرگاہاں (دیرسال) دیرمایہ
(صفرا) وغیرہ۔

راج۔ راج استھان (شاہی محل۔ دارالحکومت) راج آگیا (فرمان شاہی)
راج بنس (شاہی خاندان) راج بنسی۔ راج بھنڈار (شاہی خزانہ) راج بھوگ
(وہ بھوجن جو دوپہر کے وقت پرماتما کے روبرو رکھا جائے) راج بھینٹ (نذرانہ
شاہی) راج پاٹ۔ راج پتی (شاہزادہ) راج پتنی (ملکہ) راج پوت (شاہزادہ)۔ راج
پھوڑا (پیٹھ کا ایک بڑا پھوڑا) راج تلک۔ راج دُلاری (شاہزادی)۔ راج دوارہ
(شاہی محل کا دروازہ) راج دھانی (راج استھان) راج دُہائی (بادشاہ سے

فریاد) راج دھرم (شاہی فرض یا مذہب) راج ڈنڈ (ٹیکس یا جرمانہ) راج رانی۔
راج روگ (تپ دق یا کوڑھ۔ عمارت بنوانے کا خبط) راج سبھا (دربار شاہی)
راج کاج (شاہی معاملات) راج کر (راج ڈنڈ) راج کُل (شاہی خاندان) راج
کمار (شاہزادہ) راج کنور (شاہزادہ) راج کماری (شاہزادی) راج کوی (ملک الشعرا)
راج گرو (راجہ کا پیر یا جگت اُستاد) راج گھاٹ (دریا پر بادشاہ کے نہانے کا مقام
راجہ کا قاتل) راج مارگ (شاہراہ) راج منتری (وزیر) راج نیت۔ راج نیتی
(قانون شاہی۔ دستور سلطنت) راج ہٹ (بادشاہ کی ضد) راج ہنس (ایک
قسم کی مُرغابی) وغیرہ۔

راست۔ راست باز۔ راست بازی۔ راست گو۔ راست گوئی۔
(ف) راست بود (موجود حقیقی یعنی خدا) راست خانہ (جو سب کے ساتھ معاملہ میں
درست ہو) راست رو۔ راست روی۔ راست قلم (دیانت دار محاسب) راست
مزہ (خوش مزہ) وغیرہ۔

رنگیں۔ رنگین ادا۔ رنگین مزاج۔ رنگیں خیال (ف) رنگیں رفتاری (خوش
رفتاری) رنگیں کماں (قوس قزح) رنگیں طبع وغیرہ۔

روشن۔ روشن چوکی۔ روشن دان۔ روشن دماغ۔ روشن دماغی۔ روشن ضمیر
روشن ضمیری۔ روشن دل۔ روشن دلی (ف) روشن چراغ (موسیقی کی ایک دھن کا
نام) روشن رائے (صائب الرائے) روشن سواد (جو پڑھنے کی پوری قدرت رکھتا
ہو) روشن قیاس۔ روشن خیال۔ روشن خیالی۔ روشن گر (صیقل گر) وغیرہ۔

زندہ۔ زندہ دل۔ زندہ دلی وغیرہ۔

سادہ۔ سادہ رو۔ سادہ دل۔ سادہ دلی۔ سادہ طور۔ سادہ کار۔ سادہ
کاری۔ سادہ لوح۔ سادہ لوحی۔ سادہ مزاج۔ سادہ مزاجی۔ سادہ وضع۔ (ف)

سادہ پُرکار۔ سادہ جگر (احمق) سادہ خواں (رواں پڑھنے والا) سادہ شکر (سبزہ آغاز) وغیرہ۔

سُبک۔ سُبک بار۔ سُبک باری۔ سُبک دست۔ سُبک دستی۔ سُبک دوش سُبک دوشی۔ سُبک سر۔ سُبک سری۔ سُبک رفتار۔ سُبک رفتاری۔ سُبک رُوحی سُبک رو۔ سُبک روی۔ سُبک سیر۔ سُبک خرام۔ سُبک خرامی (ف) سُبک پا (بے وقار آدمی۔ تیز رفتار۔ ہرکارہ۔ ڈاک کا گھوڑا) سُبک پر (تیز پرواز) سُبک پرواز سُبک پروازی۔ سُبک پے (بے وقار آدمی جو کہیں ایک جگہ قیام نہ کرے) سُبک دل (لطیف آدمی) سُبک روح (سُبک دل) سُبک سار (بے وقار۔ بے قرار۔ فرومایہ مجرّد فارغ البال) سُبک طبع (سُبک دل) سُبک سایہ (بے ثبات) سُبک عناں (تیز رو) سُبک سنگ (بے وقار آدمی) سُبک قدر (کمینہ ذلیل) سبک لقا (مطیع۔ کشادہ رو۔ جس سے جلد ملاقات ہوسکے۔ جو لوگوں کے پاس دیر تک نہ بیٹھے) سُبک مغز (اوچھا آدمی) سُبک ہمت (کم ہمت) وغیرہ۔

سَتُ۔ (مخفف سات) ست خصمی۔ ست بجھڑا (دوغلا) ست پوتی (سات بیٹوں کی ماں) ست کھنا۔ ست کھنڈا (سات منزل کا مکان)۔ ست لڑا ست ماسا۔ ست وانسا (سات مہینے کے حمل پر جو رسم ادا کی جاتی ہی)۔ ست منزلہ ست نجا (مخلوط النسل) وغیرہ۔

سخت۔ سخت گیر۔ سخت گیری۔ سخت کوش۔ سخت کوشی۔ سخت جان۔ سخت جانی۔ سخت دل۔ سخت دلی وغیرہ (ف) سخت استخواں (وہ آدمی جس کی نسل طاقت اور جفاکشی میں مشہور ہو) سخت باز (کامل جواری) سخت بازو (قوی ہیکل آدمی) سخت پا (ثابت قدم) سخت پنجہ (بخیل) سخت پیشانی (نہایت بے باک اور دلیر) سخت چشم (بے حیا) سخت رو (اکھڑ اور سنگ دل) سخت کش (جو سخت

کمان کو کھینچ سکے) سخت زور (پُر زور) سخت زہ (پہلوان شہ زور- تیر انداز) سخت ساق (سخت پا) سخت کماں (سخت کش) سخت لگام (سرکش گھوڑا) سخت مغز (جو کسی کی بات پر یقین نہ لائے) وغیرہ-

سدا- سدابرت- سدابہار- سداپھل- سداسہاگ- سداسہاگن سداگلاب وغیرہ-

سرد- سرد بازاری- سرد پونو (اسوج کی اخیر تاریخ جس سے موسم سرما شروع ہوتا ہے) سرد چینی- سرد رُت- سرد مہر- سرد مہری- سرد مزاج- سردابہ وغیرہ- (ف) سرد آب (سردابہ) سرد بیاں- سرد حرف (مردِ غیر فصیح) سرد رو (ناخوش) سرد گو (سرد بیاں) سرد نفس (جس کی بات میں اثر نہ ہو) وغیرہ-

سُست- سُست رو- سُست رفتار- سست اعتقاد- سُست قدم- سُست پیماں- سُست رائے (ف) سُست بخت (بدبخت) سُست پے (آہستہ رو) سُست رگ (نامرد- کم زور) سُست ریش (احمق) سُست (مطیع) سُست وفا وغیرہ-

سیاہ- سیہ- سیاہ باطن- سیہ باطن- سیاہ بخت- سیہ بخت- سیاہ پوش- سیہ پوش- سیاہ تاب- سیہ تاب- سیاہ دل- سیہ دل- سیاہ رو- سیاہ روئی- سیہ رو- سیہ روئی- سیاہ زبان- سیہ زبان (کلجبھا) سیاہ کار- سیہ کار- سیاہ کاری، سیہ کاری- سیاہ گوش- سیاہ مست- سیاہ مستی- سیہ مست- سیہ مستی (ف) سیاہ بید- بید (بید کی ایک قسم کا نام ہے) سیاہ پستان، سیہ پستاں (وہ عورت جس کا بچہ زندہ نہ رہے اگر کسی اور کے بچہ کو دودھ پلائے تو وہ بھی مرجائے) سیاہ چردہ سیہ چردہ- سیاہ فام، سیہ فام، سیاہ چشم، سیہ چشم (باز شکاری) سیاہ خانہ، سیہ خانہ (قید خانہ- ماتم خانہ) سیاہ دروں، سیہ دروں (گنہگار- ظالم) سیاہ دست، سیہ دست

(بخیل) سیاہ دید (سیاہ چشم) سیاہ سال، سیہ سال (سال قحط) سیاہ کاسہ سیہ کاسہ (سیاہ دست) سیاہ کرد (سیاہ کار) سیاہ نامہ، سیہ نامہ (ظالم و فاسق) سیہ بہار (وہ بہار جس میں سبزی اعتدال سے بڑھ گئی ہو) سیہ چال (اندھا کنواں مجرموں کی قید کے لیے) سیہ سر (آدمی۔ قلم) سیہ قلم (تصویر جو سیاہی سے کھینچی جائے) سیہ کام (بدبخت) سیہ گلیم (بدبخت) سیہ مغز (دیوانہ) وغیرہ۔

سیر: سیر چشم۔ سیر چشمی۔ سیراب۔ سیرابی۔ سیر حاصل (ف) سیر آہنگ (بلند آواز) وغیرہ۔

شاد۔ شاداب۔ شادابی۔ شادکام۔ شادکامی (ف) شاد باد (موسیقی کے ایک پردہ کا نام) شاد بہر (خوش حال) شاد خواب (میٹھی نیند) شادخوار، شادخوارہ (خوش حال۔ مطربہ۔ میخوار۔ بغیر تکلیف کے زندگی بسر کرنے والا)۔ شاد خواست (شوق) شادخور (شادخوار) شادگونہ (توشک) شادما (بڑا سانپ) وغیرہ

شکر۔ شکرپارہ۔ شکرتری۔ شکرخوار۔ شکررنجی۔ شکرقند۔ شکرلب (ف) شکرآب (شکررنجی) شکربرگ (ایک مٹھائی کا نام) شکربورہ، شکربوزہ، شکربیرہ۔ شکربیزہ (سموسے کی ایک قسم) شکربیز (ایک طرح کے پنیر کا نام) شکرپیچ (کاغذ جس میں شکر یا مٹھائی لپیٹی جاتی ہے) شکرچش (نمونہ) شکرحرف (وہ شخص جس کا اوپر کا ہونٹ پیدائشی طور سے چرا ہوا ہو) شکرخار (ایک درخت کا نام) شکرخند، شکرخندہ (زہرخند کے مقابل) شکرخواب۔ شکردہاں (شکرحرف) شکررنگی (شکررنجی) شکر رنگ (ناراض۔ بیزار) شکرریز (وہ چیز جو شادی کی رات کو دلہن کے سر پر نچھاور کی جائے۔ فصیح اور شیریں کلام۔ خوش طبع۔ شیریں زباں) شکرزباں (شیریں گفتار) شکرزخمہ (تیر جو نشانہ پر پہنچ جائے) شکرسماع (عمدہ گویا) شکرسنگ (سفید رنگ کا ایک پتھر ہے۔ اگر اس کو گھس کر لگائیں تو زخم سے خون آنے کو بند

کردیتا ہی) شکر سوار (وہ آدمی جس کی حرکات و سکنات خوش آیند ہوں) شکر شکن (شیریں بیاں) شکر قلم (ایک مٹھائی کا نام ہی) شکر لب (شکر حرف) شکر لنگ (کسی قدر لنگڑا) وغیرہ۔

شوخ۔ شوخ دیدہ۔ شوخ چشم۔ شوخ چشمی۔ شوخ زبان۔ شوخ زبانی۔ شوخ رفتار۔ شوخ رفتاری۔ شوخ مزاج۔ شوخ مزاجی۔ شوخ طبع وغیرہ (ف) شوخ نگاہ۔ شوخ نظر۔ شوخ بیان وغیرہ۔

شور۔ شور بخت۔ شور بختی۔ شور پشت (ف) شور پا (وہ جانور جس کے پاؤں چلتے وقت آپس میں رگڑ کھاتے ہوں) شور چشم (وہ شخص جس کی نظر لگتی ہو) وغیرہ

شیریں۔ شیریں زباں۔ شیریں زبانی شیریں بیاں۔ شیریں بیانی۔ شیریں کلام۔ شیریں کلامی (ف) شیریں باف (ایک لطیف پارچہ کا نام ہی) شیریں دہن۔ شیریں دہاں۔ شیریں لب۔ شیریں کار (حلوائی۔ ظریف) شیریں کاری (کسی کام کو عمدگی سے انجام دینا) وغیرہ۔

عالی۔ عالی جاہ۔ عالی جناب۔ عالی خاندان۔ عالی دماغ۔ عالی شان۔ عالی حوصلہ۔ عالی ظرف۔ عالی مرتبہ۔ عالی ہمّت۔ عالی ہمّتی وغیرہ۔

غلط۔ غلط بردار (کاغذ پر سے حرف غلط چھیلنے کا اوزار) غلط فہمی۔ غلط نامہ غلط کار۔ غلط کاری (ف) غلط انداز۔ غلط بیں وغیرہ۔

فراخ۔ فراخ حوصلہ۔ فراخ پیشانی (ف) فراخ آستیں (فیاض) فراخ بیں (جو سب کو ایک نظر سے دیکھے) فراخ دامن۔ فراخ دامانی (با سر و سامانی) فراخ دست (فیاض) فراخ دہن (بسیار گو۔ بد زبان) فراخ رَو (دوڑ کر چلنے والا۔ حد سے گُزر جانے والا فضول خرچ) فراخ رُو (کشادہ دل۔ خندہ پیشانی خوش خُلق) وغیرہ۔

قبل۔ قبلِ مسیحی۔ قبلِ ہجری۔ قبلِ نبوی۔ قبلِ میلاد۔ قبلِ طوفانی وغیرہ۔

کج۔ کج اخلاق۔ کج ادا۔ کج ادائی۔ کج بحث۔ کج بحثی۔ کج خُلق۔ کج خلقی
کج رائے۔ کج رفتار۔ کج رَو۔ کج روی۔ کج سرشت۔ کج طینت۔ کج طینتی۔ کج طبع۔ کج فطرت۔ کج فہم۔ کج فہمی۔ کج عقل۔ کج دماغ۔ کج کلاہ۔ کج کلاہی۔ کج مج زبان۔ کج نظر (اف) کج بیع (بدمعاملہ) کج باز (بدمعاملہ۔ مُفسد) کج آگند (ایک لباس تھا جس میں ریشم بھرا جاتا تھا اور اس کو پہن کر لڑائی میں جاتے تھے) کج پلاس (بدمعاملگی) کج معاملہ (بدمعاملہ) وغیرہ۔

کچ۔ (مخفف کچا) کچ بپیندیا۔ کچ دلا۔ کچ دلی۔ کچ لوندا۔ کچ لہو۔ کچالو۔ کچوانسی کچومر۔ کچلونا وغیرہ۔

کل۔ (مخفف کالا) کل پوٹیا (ایک پرند کا نام) کل جبھا۔ کل دُمہ (کبوتر کی ایک قسم) کل سرا (پپیہا) کل مونہا۔ کل چڑی وغیرہ۔

کم۔ کم اختلاط کم اختلاطی۔ کم اصل۔ کم بخت۔ کم بختی۔ کمپا (کم زور) کمتر۔ کم توجہی۔ کم تولا۔ کم حوصلہ۔ کم حوصلگی۔ کم حیثیت۔ کم بضاعت۔ کم بضاعتی۔ کم سرمایہ کم مایہ۔ کم مائگی۔ کم خرچ۔ کم خوراک۔ کم ولا۔ کم ذات۔ کم رُو۔ کم روئی۔ کم زور کم زوری۔ کم سال۔ کم سِن۔ کم سنی۔ کم سخن۔ کم سخنی۔ کم شہوت۔ کم ظرف۔ کم ظرفی۔ کم عقل۔ کم عقلی۔ کم عمر۔ کم عمری۔ کم فرصت۔ کم فرصتی۔ کم فہم۔ کم فہمی۔ کم قسمت۔ کم قسمتی۔ کم قیمت۔ کم گو۔ کم گوئی۔ کم محنت۔ کم محنتی۔ کم نصیب۔ کم نصیبی۔ کم نگاہی۔ کم ہمت۔ کم ہمتی۔ کم یاب۔ کم یابی۔ کم خاب۔ کم خوابی۔ کم وزن۔ کم ذہن۔ کم وقعت وغیرہ (اف) کم بغلی (افلاس) کم بودگی (اپنے تئیں حقیر سمجھنا) کم زبان جو تعمیلِ حکم میں کوئی عذر نہ کرے) کم زورہ (بدنصیب جواری۔ منافق و کافر) کم زن (بدنصیب جواری)۔ سہل انکار (وہ جو اپنے کمالات کو کم درجے کا سمجھے) کم طالع۔ کم عیار (جو

وزن مقرر سے کم ہو) کم مددی (مدد نہ کرنا۔ سیاہی کا اچھی طرح رواں نہ ہونا) کم کاسہ (بخیل۔ کم ہمت) وغیرہ۔

کُند۔ کُند ذہن۔ کُند ذہنی (ف) کند بصر۔ کند بیان۔ کند جواب۔ کند چشم۔ کُند دست۔ کند رائے۔ کند سواد۔ کند سوال۔ کند فہم۔ کند نظر۔ کند گوش وغیرہ۔

کوتہ۔ (مخفف کوتاہ۔ کوتہ اندیش) کوتہ اندیشی۔ کوتہ بیں۔ کوتہ بینی۔ کوتہ قد کوتہ گردن۔ کوتہ نظر وغیرہ (ف) کوتہ پا (ایک جانور ہے خرگوش جیسا) کوتہ پاچہ (کوتہ پا۔ ٹھنگنا آدمی) کوتہ بال، کوتہ بالا (کوتہ قد) کوتہ قامت وغیرہ۔

کور۔ کور باطن۔ کور باطنی۔ کور دل۔ کور بخت۔ کور دہ۔ کور نمک وغیرہ۔ (ف) کور آب (بہت پیاسا۔ سراب) کور چشم (اندھا) کور ذوق (بد مذاق) کور فہم۔ کور فہمی۔ کور موش (چھچھوندر) کور میخ (لکڑی کا کھونٹا جس سے گھوڑے باندھے جائیں) کور نگاہ وغیرہ۔

کھٹ۔ (مخفف کھٹا) کھٹ نونا۔ کھٹ مٹھا وغیرہ۔

کُہن۔ (مخفف کُہنہ) کُہن سال۔ کُہن سالی (ف) کُہن پوستیں (بڈھا بھوس) کہن پیوند (خانہ زاد) کہن داہی (مکر و فریب میں کامل ہونا) کہن سلسلہ (پرانا قیدی) کُہن طاق (آسمان) کُہن فرش (زمین) کہن کوروہ رگ جسے عرق النساء کہتے ہیں) کُہن کیسہ (مالدار) کُہن لنگ (شخص یا چیز جو کسی جگہ سے باہر نہ نکل سکے) وغیرہ۔

کُہنہ۔ کہنہ مشق۔ کُہنہ مشقی (ف) کہنہ سوار (پہلوانوں کا سردار) کہنہ فروش (جو پرانی چیزیں فروخت کرتا ہو) کہنہ فعل (مکار۔ تجربہ کار) کہنہ فعلی (مکاری، تجربہ کاری) وغیرہ۔

گراں۔ گراں بار۔ گراں باری۔ گراں جان۔ گراں جانی۔ گراں خاطر۔ گراں قیمت (ف) گراں پا (مغرور۔ کاہل) گراں پایہ (بلند مرتبہ) گراں پرواز (سست پروانا

گراں پشت (قوی پشت ۔ بارکش ۔ حمال) گراں چشم (جس کی نظر بد اثر کرتی ہو) گراں خواب (گہری نیند سونے والا اور دیر سے اُٹھنے والا) گراں خوار (بسیار خوار) ۔ گراں خو (مخالف و ناساز) گراں خیز (گراں پا) گراں دست (جو دیر سے کام کرے ۔ بہادر ۔ طاقت ور ۔ سخی) گراں دود (ابر سیاہ ۔ کُہر) گراں رکاب (وہ شہسوار جو دُشمن کے مقابلے میں ثابت قدم رہے ۔ باوقار آدمی) گراں سایہ (عالی مرتبہ ۔ وہ شخص جس کی موجودگی ناگوار ہو) گراں سر (مغرور ۔ بدمست جاہل ۔ سپہ سالار) گراں سرشت (مغرور ۔ باوقار ۔ کاہل) گراں سُرین (گراں پا) گراں سنگ (باوقار ۔ قانع ۔ بھاری) گراں قدر (بلند مرتبہ) گراں کیسہ (بخیل) گراں گوش (بہرا) گراں گیر (دیر گیر اور سخت گیر ۔ وہ شخص جو معاملات میں صبر و ثبات سے کام لے) گراں مایہ (قیمتی ۔ نفیس ۔ مال دار) گراں مغز (جاہل ۔ بدمست مغرور) گراں نظر (مغرور) وغیرہ ۔

گرد ۔ گرد گھا (آوارہ گرد ۔ طفیلی) گرد نامہ (تعویذ جس سے فراری واپس بُلایا جائے) گرد باد ۔ گرداب ۔ گرد بالش (گل تکیہ) گرد آور ۔ گرد آوری (ف) گرد بُر (برمۂ نجاران) ۔ گرد بازو (تنومند) گرد بالیں (گرد بالش) گرد پلے (تخت کے گرد بیٹھنے کی جگہ) گرد مشت (قبضۂ کمان کی ایک قسم) گرد نائے (لٹو) وغیرہ ۔

گرم ۔ گرم اختلاطی ۔ گرم بازاری ۔ گرم جوش ۔ گرم جوشی ۔ گرم سیر (مقابل سرد سیر) گرم مزاج ۔ گرم مزاجی ۔ گرم مصالح (ف) گرم خوں (ملنسار) گرم خیز (سحر خیز جلد جاگنے والا ۔ پھرتیلا ۔ شب زندہ دار) گرم دل (عاشق) گرم دماغی (غرور) گرم رَو (تیز رفتار) گرم روی ۔ گرم کیں (قوی دُشمن) گرم گاہ (میدان جنگ میں گھمسان کی جگہ ۔ دن کا درمیانی حصہ جب کہ ہوا گرم چلتی ہو) وغیرہ ۔

گم ۔ گم راہ ۔ گم راہی ۔ گم نام ۔ گم نامی (ف) گم بودگی (ہراساں ہونا) گم زن

(معدوم کرنے والا۔ ترک کرنے والا) گم شدہ۔ گم کردہ پے (بے نشان۔ وہ شخص جو کوئی کام اس طرح کرے کہ اس کی تہ کو پہونچنا مشکل ہو) وغیرہ۔

گھن۔ (مخفف گھنا = بہت) گھن چکر۔ گھن گرج گھن گھور (گھور = گہرا) وغیرہ۔

لم۔ (مخفف لمبا) لم بوت (لمبی کشتی)۔ لم بوترا لم چھری (گدھی) لم ٹرنگا لم ٹنگا لم ٹنگو (کلنگ) لم ڈھیک۔ لم چھڑ (لمبی چھڑ۔ دراز قد) لم چھوا لم ڈڑھیا لم ڈورا (دراز دم پرندہ۔ شست ماہی) لم قدا۔ لم کنا۔ لم گردنا وغیرہ۔

مٹھ۔ (مخفف میٹھا) مٹھلونا۔ مٹھبولا وغیرہ۔

مونھ۔ مونھ بند کلی۔ مونھ بولا بھائی۔ منھ بولتی تصویر۔ مونھ بھرائی۔ مونھ پڑی۔ (زبان زد) مونھ پھٹ۔ مونھ چور (حیادار) مونھ چھٹ (مونھ پھٹ) مونھ چھوائی (تواضع سمرقندی) مونھ در مونھ۔ مونھ دکھائی یا دکھلائی۔ مونھ زبانی مونھ زور۔ مونھ زوری۔ مونھ فق (حواس باختہ) مونھ کالا (بدنام) مونھ مانگا مونھ مانگی۔ مونھنال۔ مونھا مونھ (لبالب) بھاسے۔ مہارانی وغیرہ۔

نازک۔ نازک اندام۔ نازک اندامی۔ نازک بدن۔ نازک بدنی۔ نازک خیال۔ نازک خیالی۔ نازک دماغ۔ نازک دماغی۔ نازک مزاج۔ نازک مزاجی نازک طبع۔ نازک کلامی۔ نازک وقت۔ نازک مسئلہ۔ نازک معاملہ وغیرہ۔

نرم۔ نرم چارہ۔ نرم دل۔ نرم دلی (ف) نرم بُرد (درود گروں اور لہاروں کے ایک اوزار کا نام۔ خوشامدی۔ حیلہ گر) نرم بیز (باریک سوراخ کی چھلنی) نرم چشم (بےحیا)۔ نرم دست (ایک ملائم پارچہ کا نام ہی)۔ نرم ساز (حلیم) نرم شانہ (کاہل۔ نامرد۔ مخنث۔ مطیع۔ کم زور) نرم گردن (مطیع) نرم لگام (مطیع گھوڑا جو سرکش نہ ہو) وغیرہ۔

نگوں۔ نگوں بخت۔ نگوں ہمت (ف) نگوں سار (شرمندہ۔ وہ شخص جسے سزا کے طور پر الٹا لٹکا دیا ہو)۔ نگوں طشت (بخیل۔ جس کا عیب پکڑا گیا ہو۔ آسمان) نگوں طالع وغیرہ۔

نو۔ نوراتری۔ نورتن۔ نوکھنڈ (زمین کے نو حصّے) نوگزہ۔ نومنزلہ۔ نوگرہ (نو ستاروں کی گردش) نوماسہ۔ نولکھا ہار وغیرہ۔

نیک۔ نیک اختر۔ نیک انجام۔ نیک اندیش۔ نیک بخت۔ نیک بختی۔ نیک چلن۔ نیک چلنی۔ نیک خصلت۔ نیک خو۔ نیک خواہ۔ نیک قدم۔ نیک محضر نیک مرد۔ نیک منش۔ نیک منظر۔ نیک نام۔ نیک نامی۔ نیک نہاد۔ نیک سرشت نیک نیت۔ نیک نیتی۔ نیک سیرت۔ نیک فطرت۔ نیک مزاج۔ نیک مزاجی۔ نیک اطوار۔ نیک طبع۔ نیک طینت وغیرہ (ف) نیک فرجام۔ نیک کردار وغیرہ۔

والا۔ والاجاہ۔ والا شان۔ والا قدر۔ والا شکوہ۔ والا جناب۔ والا دستگاہ والا بارگاہ وغیرہ۔

ہرزہ۔ ہرزہ درائی۔ ہرزہ سرا۔ ہرزہ سرائی۔ ہرزہ گرد۔ ہرزہ گردی۔ ہرزہ گو۔ ہرزہ گوئی وغیرہ۔

مذکورۂ بالا نیم سابقوں میں جو صفات مُرکّب ہوئی ہیں، ان کے علاوہ اور بھی صفات ہیں، جن کے ساتھ دیگر الفاظ مرکّب کیے جاتے ہیں، مگر اکثر یہی صفات بار بار آتی ہیں۔ صفات کے علاوہ دیگر الفاظ مثلاً آب۔ آتش۔ باد۔ چشم۔ راج۔ موتھ۔ اگن۔ جل وغیرہ کی طرح اور بھی بہت سے الفاظ ہیں، جو مرکّبات میں بطور ابتدائی اجزا کے آتے ہیں، مگر ہم نے ان الفاظ کو بطور مثال کے درج کیا ہے اور دیگر الفاظ سے بخوف طوالت گریز کی ہے۔

اب ہم ذیل میں نیم لاحقے درج کرتے ہیں۔ ان میں بعض وہ لاحقے بھی داخل ہیں جو محلوں، بازاروں، مکانوں اور کمیٹیوں وغیرہ کے نام رکھنے میں اور خطابات میں مستعمل ہیں اور مستقل الفاظ ہونے کے سبب لاحقوں کی ذیل میں شامل نہیں کیے گئے۔

نیم لاحقے

۱- آب۔ تیزاب۔ سرخاب۔ سیماب۔ سیلاب۔ گرداب۔ تالاب۔ پیشاب۔ سیراب۔ شاداب۔ گلاب۔ غرقاب۔ پنجاب۔ خوشاب۔ نیلاب (ایک دریا کا نام) (ف) زہرآب۔ زرآب۔ شورآب۔ زردآب۔ بنگاب۔ چرخاب۔ (گرداب) زگالاب (سیاہی) سردآب۔ سفیدآب۔ خاشاب (موج) شکراب (خفیف رنجش) فاضلاب (وہ پانی جو دریاؤں میں سے طغیانی آنے پر کناروں سے باہر نکل جاتا ہے) قنداب (شربت)۔ کشکاب (آتش جو) لعلاب (شراب)۔ دوشاب (انگور کا شیرہ جس کو جوش دے لیا ہو) مرغاب (ایک دریا کا نام) وغیرہ

۲- آشنا۔ زود آشنا۔ دیرآشنا۔ کم آشنا۔ مطلب آشنا۔ لب آشنا۔ زباں آشنا۔ حرف آشنا۔ صورت آشنا۔ غرض آشنا۔ رنج آشنا۔ دردآشنا (ف) خودآشنا جو اپنے سوا کسی کو دوست نہ بنائے)۔ دست آشنا (صاحب معاملہ) وغیرہ۔

۳- اندام۔ گل اندام۔ نازک اندام۔ نازک اندامی سیمن اندام (ف) آب اندام (نازک اندام) تنگ اندام (نازک اندام) خوش اندام۔ بلوریں اندام۔ شیراندام ہفت اندام (ایک رگ کا نام ہے) وغیرہ۔

۴- ابرو۔ ہلال ابرو۔ کمان ابرو۔ سیاہ ابرو۔ تیغ ابرو۔ چار ابرو (ف) قوس ابرو۔ شوخ ابرو۔ پیوستہ ابرو۔ کشادہ ابرو۔ فال ابرو (آسمان)

سفید ابرو (بوڑھا آدمی)۔ تلخ ابرو۔ ترش ابرو۔ سرکہ ابرو (ترش رو) ۔ زرّیں ابرو وغیرہ۔

- اختر۔ نیک اختر۔ بد اختر۔ بلند اختر۔ روشن اختر (ف) سیہ اختر سوختہ اختر وغیرہ۔

- بازار۔ (ظرفیت) ۔ تڑپ بازار۔ علی بازار وغیرہ۔

- باطن۔ نیک باطن۔ بد باطن۔ بد باطنی۔ تیرہ باطن۔ تاریک باطن۔ پاک باطن پاک باطنی (ف) کور باطن۔ کور باطنی۔ سیہ باطن وغیرہ۔

- باغ۔ ملکہ باغ۔ جام باغ وغیرہ۔

- بخت۔ نیک بخت۔ نیک بختی۔ بدبخت۔ بدبختی۔ کم بخت۔ کم بختی۔ سیاہ بخت۔ سیاہ بختی۔ تیرہ بخت۔ شور بخت۔ شور بختی۔ (ف) تنگ بخت (مفلس) سفید بخت۔ سُست بخت۔ شوریدہ بخت۔ فیروز بخت۔ کور بخت وغیرہ۔

- بدن۔ سیم بدن۔ گل بدن۔ نازک بدن۔ نازک بدنی۔ چور بدن۔ پری بدن (ف) نسریں بدن، وغیرہ۔

- بُو۔ خوش بُو۔ بد بُو۔ شببُو۔ نازبُو۔ کم بُو۔ تیز بُو۔ مشک بُو (ف) سمن بُو۔ عنبر بُو۔ شاہ بُو (عنبر) ۔ تند بُو۔ دستن بُو وغیرہ۔

- بیان۔ رنگیں بیاں۔ رنگین بیانی۔ روشن بیاں۔ روشن بیانی۔ پاکیزہ بیان۔ آتش بیان۔ شیریں بیاں۔ شیریں بیانی۔ راست بیاں۔ راست بیانی۔ غلط بیاں۔ غلط بیانی۔ نازک بیاں۔ نازک بیانی۔ جادو بیاں۔ جادو بیانی سحر بیاں۔ سحر بیانی۔ خلاف بیان۔ خلاف بیانی (ف) سرد بیان۔ سرد بیانی۔ تند بیان۔ تند بیانی۔ افسردہ بیان۔ افسردہ بیانی وغیرہ۔

-پارہ-ماہ پارہ-شکر پارہ-جواہر پارہ-سیپارہ (ف) آتش پارہ (چنچل) الماس پارہ (شوخ)-پوست پارہ (درفش کاویانی) پیلپش پارہ (ایک مٹھائی کا نام) چارپارہ (رقص کا ایک انداز-ایک باجے کا نام)- شکم پارہ-(اسپغول)-نان پارہ-سنگ پارہ-کوہ پارہ (طاقت ور گھوڑا) وغیرہ-

-پایہ-بلند پایہ-بلند پایگی (ف) پیل پایہ (ستون) خوان پایہ (دسترخوان چوبی) کوہ پایہ (دامن کوہ) فلک پایہ-گراں پایہ (بلند پایہ) وغیرہ-

-پرواز-بلند پرواز-بلند پروازی-عرش پرواز-تیز پرواز-تیز پروازی خوش پرواز-خوش پروازی-سُبک پرواز (ف) دیر پرواز-گراں پرواز-نو پرواز (وہ پرند جس نے ابھی ابھی اڑنا سیکھا ہو) وغیرہ-

-پشت-سنگ پشت-خارپشت-شورہ پشت-شورہ پشتی-ماہی پشت (ف) آزردہ پشت (کبڑا) تہی پشت (پوچ اور بے مغز) چال پشت (وہ جانور جس کی کمر گہری اور شانے اُبھرے ہوں)-حلقہ پُشت (مطیع) خشک پشت-(سنگ پشت) دامن پشت (کبڑا)-کوز پشت (کبڑا)-سُرخ پشت (ایک جانور کا نام)-کاسہ پشت (کچھوا) کبود پشت (آسمان)-سفال پشت (سنگ پشت) کُلاپشت (بکری کی اون کی پوشاک جو سبز یا سیاہ رنگ کی بنائی جاتی ہے)-کمان پشت (کبڑا) کوزہ پشت (کبڑا)-کوہ پشت (مضبوط اور طاقت ور)-قوی پشت-گاؤ پشت (آسمان) گراں پشت (قوی-حمّال) لاک پشت (کچھوا) وغیرہ-

-پناہ-دست پناہ-شہر پناہ-فضیلت پناہ-شجاعت پناہ-غیرت پناہ-جہالت پناہ (ف) الٰہی پناہ (وہ شخص جو الٰہیات کا ماہر ہو) مہمل پناہ (جاہل) ایزد پناہ (جو خدا کی پناہ میں ہو) گیتی پناہ (دنیا کا نگہبان) وغیرہ

- پہلو۔ تنگ پہلو۔ نرم پہلو۔ ششش پہلو (ف) چرب پہلو (فیاض) چار پہلو (پیٹ بھرا۔ فربہ۔ تنو مند۔ انجیر کی ایک قسم) ۔ چراغ پہلو۔ (فیاض) خشک پہلو (بے فیض) وغیرہ۔

- پے۔ نیک پے۔ مبارک پے (ف) خجستہ پے۔ خشک پے (منحوس) سبک پے (بے وقار آدمی)۔ سست پے۔ سفید پے (مبارک قدم)۔ ملایک پے فرخ پے۔ فرخندہ پے وغیرہ۔

- پیشہ۔ نوکری پیشہ۔ تجارت پیشہ۔ ملازمت پیشہ۔ شاگرد پیشہ۔ سپاہی پیشہ۔ جفا پیشہ۔ کرم پیشہ۔ سخاوت پیشہ۔ نزاکت پیشہ وغیرہ (ف) جور پیشہ۔ عجز پیشہ۔ قیامت پیشہ۔ مقلد پیشہ۔ (نقال۔ رقاص) مقمر پیشہ (قمار باز) نظارت پیشہ (خواجہ سرا۔ نگہبان) وحدت پیشہ (موحد) ہدایت پیشہ۔ سعادت پیشہ۔ شقاوت پیشہ۔ ضلالت پیشہ۔ ہزار پیشہ (وہ شخص جو بہت سے ہنر جانتا ہو)۔ ہنر پیشہ وغیرہ۔

- پیکر۔ حور پیکر۔ پری پیکر۔ ماہ پیکر (ف) روز پیکر (صاف و پاک) آب پیکر (زرہ) دو پیکر (جوزا)۔ زرد پیکر۔ ظفر پیکر (تلوار کی صفت) پاکیزہ پیکر۔ زر پیکر۔ قیامت پیکر۔ کوہ پیکر (گھوڑے کی صفت) گاؤ پیکر (فریدوں کے گرز کا نام) مار پیکر۔ یاقوت پیکر۔ نہاں پیکر (جن۔ پری۔ فرشتے) فرشتہ پیکر (اولیا۔ ارواح) برہنہ پیکر وغیرہ۔

- تن۔ سیم تن۔ جلے تن (ف) ارغواں تن (مریخ) پیل تن۔ تہمتن۔ روئیں تن۔ فرشتہ تن (اولیاء۔ کواکب۔ ارواح) کاسہ تن (ہر قابلیت سے بے بہرہ۔ کوزہ پشت)۔ نسریں تن۔ بلوریں تن وغیرہ۔

- جان۔ سخت جان۔ سخت جانی۔ کم جان (ف) گراں جاں (سخت جاں)

گران جانی - آہن جان (سخت جان) آہنیں جان (سخت جان) - افسردہ جان (مردہ دل بے رحم) خشک جان (زاہد خشک) سوختہ جان - شیشہ جان (نرم دل) سنگ جان (سخت دل) وغیرہ -

- جاہ - عالی جاہ - بلند جاہ - ثریا جاہ - سلیمان جاہ - جم جاہ - خورشید جاہ فلک جاہ - والاجاہ - فریدوں جاہ - سکندر جاہ - ارسطو جاہ - فلاطون جاہ - آسمان جاہ - سلطان جاہ - خسرو جاہ (یہ نیم لاحقہ خطابات میں مستعمل ہے) -

- جبیں - ماہ جبیں - زہرہ جبیں - خندہ جبیں (ف) سہیل جبیں - صبح جبیں - کشادہ جبیں - شگفتہ جبیں - گل جبیں - گرفتہ جبیں - آئینہ جبیں - تلخ جبیں - سرکہ جبیں وغیرہ -

- جگر - خستہ جگر - تفتہ جگر - خونیں جگر - سوختہ جگر (ف) آہنیں جگر (سخت جان - جفاکش) بز جگر (بزدل) تشنہ جگر (مشتاق) - برشتہ جگر - تفسیدہ جگر - سادہ جگر (احمق) کوہ جگر (دلیر - صاحبِ حوصلہ) - میت جگر (سلیم طبع - نرم دل) وغیرہ -

- جناب - عالی جناب - فلک جناب - عرش جناب - کیواں جناب ملایک جناب وغیرہ -

- جنگ - خانہ جنگ - خانہ جنگی - دلیر جنگ - سرور جنگ - شہاب جنگ عماد جنگ - ظفر جنگ (یہ نیم لاحقہ بھی خطابات میں استعمال کیا جاتا ہے) (ف) پیش جنگ (وہ شخص جو بغیر انتظار کمک کے جنگ میں پیش قدمی کرے) فیروز جنگ (وہ شخص جس پر جنگ میں کوئی غالب نہ آسکے) -

- چشم - چار چشم - تنگ چشم - تنگ چشمی - شوخ چشم - شوخ چشمی - طوطا چشم طوطا چشمی - غزال چشم - آہو چشم - گاو چشم - عیش چشم - گربہ چشم - گل چشم (ف) ابلق چشم - پہن چشم (بے حیا) - تہی چشم (اندھا) خیرہ چشم (شوخ چشم) - زاغ چشم

(کبود چشم)۔ زرد چشم (ایک شکاری پرند کا نام)۔ سبز چشم (کبود چشم)۔ سخت چشم (بے حیا)۔ سُرخ چشم (جلاّد)۔ سُرمہ چشم۔ سفید چشم (اندھا۔ بے حیا)۔ سیاہ چشم۔ باز چشم (بے مروّت۔ بے وفا)۔ سیر چشم (فیاض۔ مرغوبات سے بے پروا)۔ گرسنہ چشم (مقابل سیر چشم)۔ شور چشم (بدنظر)۔ کنج چشم۔ کور چشم (اندھا)۔ گاؤ چشم (ایک پھول کا نام)۔ فراخ چشم۔ گراں چشم (بدنظر)۔ گور چشم (ایک کپڑے کا نام)۔ بلبل چشم (ایک کپڑے کا نام)۔ نرم چشم (بے حیا)۔ نرگس چشم وغیرہ۔

- چور۔ کفن چور۔ کام چور۔ دل چور۔ منھ چور (حیادار)۔ نظر چور۔ تن چور۔ بدن چور وغیرہ۔

- **چوک**۔ (ظرفیت) چاندنی چوک۔ عالم چوک وغیرہ۔

- **حال**۔ تباہ حال۔ تباہ حالی۔ خستہ حال۔ خستہ حالی۔ پریشاں حال۔ پریشاں حالی۔ خوش حال۔ خوش حالی۔ بدحال۔ بدحالی۔ آشفتہ حال۔ آشفتہ حالی۔ پاکیزہ حال۔ تنگ حال۔ آسودہ حال۔ آسودہ حالی وغیرہ۔

- **حویلی**۔ (ظرفیت) زرد حویلی۔ سرفراز حویلی وغیرہ۔

- **خاطر**۔ رنجیدہ خاطر۔ افسردہ خاطر۔ آزردہ خاطر۔ پریشاں خاطر وغیرہ (ف) آتش خاطر (تیز فہم)۔ آئینہ خاطر (روشن دل) وغیرہ۔

- **خو**۔ نیک خو۔ نیک خوئی۔ بدخو۔ بدخوئی۔ شعلہ خو۔ تندخو۔ تندخوئی۔ فرشتہ خو۔ خوش خو۔ خوش خوئی۔ پاکیزہ خو وغیرہ (ف) پرنیاں خو (نرم دل۔ خوش حال)۔ زال خو (بہت بوڑھا)۔ دو مو خو (متلوّن)۔ آتش خو۔ گراں خو (مخالف۔ ناموافق) وغیرہ۔

- **خیال**۔ روشن خیال۔ روشن خیالی۔ بلند خیال۔ بلند خیالی۔ پاکیزہ خیال۔ رنگیں خیال۔ رنگیں خیالی۔ عالی خیال۔ عالی خیالی۔ پریشاں خیال۔ پریشاں خیالی

پست خیال۔ پست خیالی ۔ تاریک خیال ۔ تاریک خیالی ۔ تنگ خیال ۔تنگ خیالی نازک خیال ۔ نازک خیالی ۔ نیک خیال ۔ نیک خیالی ۔ خام خیال ۔ خام خیالی (ف) جادو خیال (شاعر) جادو خیالی ۔ خوش خیال وغیرہ ۔

۔ **دامن** ۔ پاک دامن ۔ پاک دامنی ۔ تر دامن ۔ تر دامنی ۔ خوش دامن ۔ فراخ دامن (ف) خشک دامن (پاک دامن) دراز دامن ۔ تنگ دامن تہی دامن ۔ کوتہ دامن وغیرہ ۔

۔ **دانہ** ۔ بہدانہ ۔ انار دانہ ۔ تلسی دانہ (ایک زیور کا نام ہی) ۔ رام دانہ ۔ ساگو دانہ ۔ گرمی دانے ۔ کرم دانہ ۔ سنگ دانہ ۔ گل دانہ ۔ اُپچی دانہ ۔ کالا دانہ ۔ گدو دانے ۔ مشک دانہ (ف) یک دانہ (بے مثل موتی) ۔ چوب دانہ (ایک میوہ کا نام ہی) ۔ ہفت دانہ (ست نجا کھانا جو عاشورہ کے دن کھایا جاتا ہی) شاہدانہ (تخم بھنگ) وغیرہ ۔

دست ۔ چابک دست ۔ چابک دستی ۔ تیز دست ۔ تیز دستی ۔ زبردست زبردستی ۔ پیش دست ۔ پیش دستی ۔ تہی دست ۔ تہی دستی ۔ تنگ دست ۔ تنگ دستی آب دست ۔ سبک دست ۔ سبک دستی ۔ تر دست ۔ تر دستی ۔ دراز دست ۔ درازدستی (ف) آتش دستی (چالاکی) ابر دست (سخی) ۔ پادست (ادھار خریدی ہوئی چیز) پسادست (پادست) پس دستی (کفایت کے ساتھ ذخیرہ کرنا) ۔ پیچیدہ دست ۔ (زبوں و ناتواں) پیشادست (پیشگی اُجرت) چرب دست (چالاک ہنرمند ۔ غالب) خام دستی (ناتجربہ کاری) خشک دست (بخیل) چیرہ دست چیرہ دستی ۔ خیرہ دست (سرکش) سفید دست (حضرت موسیٰ ؑ ۔ چور ۔ سخی) سردست (حقیر) سلاح دست (سپاہی) سنگین دست (غور و فکر سے کام کرنے والا) سیاہ دست (بخیل) قادر دست ۔ قلم دست (قلم کا کام کرنے والا ۔ کاتب یا

مصور) قوی دست ۔کلیم دست (عجیب عجیب کام انجام دینے والا) ۔کند دست گراں دست (فیاض ۔ بہادر ۔ قوی ۔ دیر سے کام کرنے والا) گستاخ دست (تیزی سے کام کرنے والا) ۔نرم دست (ایک ملایم پارچہ کا نام ہی) نیم دست (چھوٹی مسند) ہم دست (شریک ہمنشیں) یک دست (یکساں) باد دست، (فضول خرچ ۔ چالاک) بحر دست (سخی) وغیرہ۔

۔دشمن ۔ وفا دشمن ۔عیش دشمن ۔ زن دشمن ۔ آشنا دشمن (ف) خانہ دشمن (گھر سے بیزار) رہائی دشمن (جو اپنی رہائی کو باعث ہلاکت جانتا ہو) عاشق دشمن وغیرہ۔

۔دل ۔خوش دل ۔خوش دلی ۔ بد دل ۔ بد دلی ۔ پاک دل ۔ پاک دلی ۔روشن دل روشن دلی ۔ زندہ دل ۔ زندہ دلی ۔ سنگ دل ۔ سنگ دلی ۔ تنگ دل ۔تنگ دلی ۔ سخت دل ۔ سیاہ دل ۔سیاہ دلی ۔ رحم دل = رحم دلی ۔ نرم دلی ۔ نرم دل ۔ نیک دل نیک دلی ۔ تاریک دل ۔ تاریک دلی ۔تیرہ دل ۔ تیرہ دلی ۔ نازک دل ۔نازک دلی ۔ پریشان دل ۔ پریشان دلی ۔ آشفتہ دل ۔ آشفتہ دلی ۔ آزردہ دل آزردہ دلی دریا دل ۔ دریا دلی ۔ افسردہ دل ۔ افسردہ دلی ۔ رنجیدہ دل ۔ رنجیدہ دلی ۔ (ف) آزادہ دل (فارغ البال) اشتر دل (کینہ توز ۔ نامرد) تشنہ دل (مشتاق) تفتہ دل (غم ناک) زاغ دل (سیاہ دل) سادہ دل (احمق) سُبک دل (لطیف مزاج آدمی) سنگ دل (موذی) سیماب دل (ڈرپوک ، بے قرار) شیر دل ۔ شیر دلی ۔ شیشہ دل (نرم دل) صاحب دل ۔ صاحب دلی ۔ فسردہ دل ۔ کشادہ دل کوچک دل (دردمند ۔خوش اخلاق) گاؤ دل (بد دل ۔ ناتواں) گرفتہ دل (ملول) مردہ دل ۔ مردہ دلی وغیرہ۔

۔ دماغ ۔ خردماغ ۔ خردماغی ۔ بددماغ ۔ بددماغی ۔ عالی دماغ ۔عالی دماغی

روشن دماغ۔ روشن دماغی۔ نازک دماغ۔ نازک دماغی۔ تاریک دماغ (ف) تر دماغ (نیم مست) تر دماغی۔ گرم دماغی (غرور) خشک دماغ (دیوانہ) گندہ دماغ۔ پریشاں دماغ۔ پراگندہ دماغ۔ آشفتہ دماغ وغیرہ۔

-دوست۔ زر دوست۔ ظلم دوست۔ صلح دوست۔ فقر دوست مسافر دوست۔ غریب دوست۔ زن دوست۔ مظلوم دوست۔ خدا دوست عیش دوست۔ کمین دوست۔ آرام دوست۔ وطن دوست۔ قوم دوست ملک دوست۔ شریف دوست وغیرہ۔

-دہن۔ دہاں۔ غنچہ دہن۔ تنگ دہن۔ پتبہ دہن۔ دریدہ دہن۔ گندہ دہن۔ شیریں دہن۔ وغیرہ (ف) پستہ دہن۔ چنگ دہن (ایک باجے کا نام ہی) خشک دہاں (روزہ دار) شکر دہن (جس کا اوپر کا ہونٹ قدرتی طور سے چرا ہوا ہو) صد دہن (وہ شخص جو نئی نئی باتیں کہتا ہو) فراخ دہن (بدزبان) ہشت دہن (ایک پھول کا نام ہی) وغیرہ۔

-رائے۔ پاک۔ روشن رائے۔ بلند رائے۔ سست رائے۔ کُند رائے۔ سخت رائے۔ نیک رائے۔ تاریک رائے۔ صائب رائے۔ کج رائے تیز رائے (ف) آہستہ رائے (دانا) سنجیدہ رائے۔ تُند رائے (جلد باز) خیرہ رائے۔ صاحب رائے وغیرہ۔

-رُخ۔ گل رُخ۔ پری رُخ۔ قبلہ رُخ۔ شمال رُخ (ف) زرد رُخ (شرمندہ) شعلہ رُخ۔ لالہ رُخ۔ شاہ رُخ۔ شمع رُخ۔ سمن رُخ۔ آئینہ رُخ۔ نیم رُخ (تصویر کی قسم) وغیرہ۔

-رفتار۔ صبا رفتار۔ باد رفتار۔ برق رفتار۔ برق رفتاری۔ تیز رفتار۔ تیز رفتاری۔ خوش رفتار۔ خوش رفتاری۔ تند رفتار۔ تند رفتاری۔ سُبک رفتار۔

سبک رفتاری۔ سست رفتار۔ سست رفتاری۔ شوخ رفتار۔ شوخ رفتاری۔ کج رفتار۔ کج رفتاری (ف) رنگین رفتاری۔ زود رفتار۔ کبک رفتار۔ غلط رفتار۔ نو رفتار (بچہ جس نے ابھی ابھی چلنا سیکھا ہو) وغیرہ۔

– رقم۔ زمرد رقم۔ یاقوت رقم۔ مشکیں رقم۔ عطارد رقم۔ لطیف رقم۔ جواہر رقم۔ نادر رقم۔ عجائب رقم۔ جادو رقم۔ شیریں رقم۔ شوخ رقم۔ نازک رقم۔ پریشاں رقم۔ زود رقم۔ بہار رقم۔ گلزار رقم۔ مروارید رقم۔ پاکیزہ رقم۔ افسردہ رقم۔ گوہر رقم۔ اعجاز رقم۔ نفیس رقم۔ ثریا رقم وغیرہ۔

(یہ قسم لاحقہ کاتبوں اور خوش نویسوں کے خطابات میں مستعمل ہے)

– رنگ۔ بدرنگ۔ خود رنگ۔ نیم رنگ۔ خوش رنگ۔ گل رنگ۔ کم رنگ۔ شب رنگ۔ یک رنگ۔ یک رنگی۔ شوخ رنگ۔ گندم رنگ (ف) آب رنگ۔ آتش رنگ۔ اکسیر رنگ (شراب کی صفت)۔ الماس رنگ (تلوار کی صفت)۔ ہفت رنگ۔ گندمی رنگ۔ سبزہ رنگ۔ زبرجد رنگ۔ دو رنگ (منافق) دو رنگی۔ ساختہ رنگ (موافق) شکر رنگ (ناراض)۔ شکستہ رنگ (زرد رنگ)۔ پریدہ رنگ۔ شگوفہ رنگ (سفید)۔ شوریدہ رنگ (رند)۔ فیروزہ رنگ۔ کہربا رنگ زرد۔ (وہ چیز جو کہربا کی طرح کشش کی خاصیت رکھتی ہو)۔ گاؤ رنگ (فریدوں کے گرز کا نام ہے)۔ مینا رنگ (سبز)۔ سیم رنگ وغیرہ۔

– رُو۔ گل رو۔ ماہ رو۔ پری رو۔ بد رو۔ سمر رو۔ خوش رو۔ خوش روئی۔ خوب رو۔ خوب روئی۔ شمع رو۔ ترش رو۔ ترش روئی۔ لالہ رو۔ آبرو۔ فرشتہ رو۔ فرشتہ رو۔ سرخ رو۔ سرخ روئی۔ کشادہ رو۔ کشادہ روئی۔ شگفتہ رو۔ پاکیزہ رو۔ سیاہ رو۔ سیاہ روئی۔ خندہ رو۔ خندہ روئی۔ تازہ رو۔ قبلہ رو۔ شمال رو۔ جنوب رو (ف) آشنا رو (جانا پہچانا آدمی)۔ آفتاب رو (مشرق

رو یہ) زرد رو (شرمندہ) بہشتی رو۔ پسندیدہ رو۔ تلخ رو۔ تند رو (بخیل) تنگ رو
(شرمیلا) دو رو (گل رعنا) برہنہ رو (بے حجاب) زیبا رو۔ پرزدہ رو (زشت
رو)۔ ساختہ رو (شرمندہ) سخت رو (اکھڑ آدمی) سنگ رو (بے حیا) شعلہ رو۔ سمن رو۔ فراخ
رو (کشادہ رو) کشیدہ رو (لمبے چہرہ والا)۔ دراز رو۔ ناشستہ رو۔ یک رو۔
(بے ریا دوست) آئینہ رو۔ آتش رو۔ آتشیں رو۔ خرّم رو۔ خورشید رو۔
صبح رو۔ عید رو۔ وغیرہ۔

۔ریزہ۔ سنگ ریزہ۔ الماس ریزہ۔ جواہر ریزہ (ف) سیماب ریزہ
ارزال ریزہ (قطراتِ باراں)۔ مینا ریزہ وغیرہ۔

۔زباں۔ شیریں زباں۔ شیریں زبانی۔ چرب زباں۔ چرب زبانی۔ بدزباں
بدزبانی۔ تر زباں۔ تر زبانی۔ تند زباں۔ تند زبانی۔ ہفت زباں۔ گاؤ زباں
نرم زباں۔ نرم زبانی (ف) آتش زباں (زود گو شاعر) آتشیں زباں۔
ارہ زباں (تند زباں) بریدہ زباں (خاموش)۔ بستہ زباں (وہ شخص جو کلام کرنے
پر قادر نہ ہو)۔ جادو زباں۔ جادو زبانی۔ خشک زباں۔ خوش زباں۔ دو زباں
(منافق)۔ دو زبانی۔ روغن زباں (چرب زباں)۔ زاغ زباں (کلجبھا) سوسن زباں
(وہ شخص جو بات کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو)۔ سیہ زباں (زاغ زباں)
شکر زباں۔ شکستہ زباں (وہ شخص جس کی زبان میں لکنت ہو)۔ شوخ زباں۔
شیوا زباں (فصیح) کج مج زباں (غیر فصیح) کم زباں (بے عذر احکام کی تعمیل کرنے
والا۔ نگاریں زباں (وہ شخص جو ظاہری طور پر محبت کا دعوا کرے) نیم زباں
(کم گو) وغیرہ۔

۔زور۔ شہ زور۔ کم زور۔ کم زوری۔ منھ زور۔ منھ زوری۔ زباں زور
زباں زوری۔ گاؤ زوری (ف) فیل زور (طاقت ور آدمی)۔ کشتی کے

ایک داؤ کا نام) سخت زور (توانا آدمی) وغیرہ

- سبھا - اندر سبھا - ہندو سبھا - پنجاب سبھا - راجپوت سبھا وغیرہ -

- سخن - کم سخن - رنگیں سخن - شیریں سخن - نازک سخن (ف) آتش سخن (طعنہ کرنے والا - عتاب کرنے والا) - آتشیں سخن - جادو سخن (شاعر) حاضر سخن (حاضر جواب) وغیرہ -

- سرشت - نیک سرشت - بد سرشت - پاک سرشت - پاکیزہ سرشت ملائک سرشت (ف) گراں سرشت (مغرور - باوقار) - گردوں سرشت (مغرور - باوقار - کمینہ - خوں ریز) وغیرہ -

- سماج - آریا سماج - برہم سماج - دیو سماج وغیرہ -

- سیر - سُبک سیر - فلک سیر (ف) آب سیر (خوش رفتار) - تنک سیر باد سیر - برق سیر - بلند سیر وغیرہ -

- سیرت - فرشتہ سیرت - ملک سیرت - نیک سیرت - بد سیرت - پاک سیرت - خوش سیرت - بلند سیرت - شوخ سیرت وغیرہ -

- شاہی - نادر شاہی - سکھا شاہی - راجا شاہی وغیرہ -

- شعار - بد شعار - بد شعاری - نیک شعار - جفا شعار - جفا شعاری - وفا شعار - وفا شعاری - ستم شعار - ستم شعاری - نزاکت شعار - حماقت شعار - ضلالت شعار - سعادت شعار وغیرہ -

- شکوہ - دارا شکوہ - ثریّا شکوہ - والا شکوہ - بلند شکوہ - عالی شکوہ آسماں شکوہ - فلک شکوہ - سکندر شکوہ - فریدوں شکوہ - انجم شکوہ - اختر شکوہ سلیمان شکوہ - ہمایوں شکوہ وغیرہ (یہ نیم لاحقہ شاہزادوں کے خطابات میں مستعمل تھا) -

-صورت - غریب صورت - سنگین صورت - گربہ صورت - گدا صورت مظلوم صورت - خوب صورت - خوب صورتی - بد صورت - بد صورتی پریشاں صورت - پری صورت - فرشتہ صورت - حسین صورت - جمیل صورت - مومن صورت - کافر صورت - برہمن صورت وغیرہ۔

-ضمیر - روشن ضمیر - روشن ضمیری - پاک ضمیر (ف) اختر ضمیر آئینہ ضمیر وغیرہ۔

-طالع - بلند طالع - روشن طالع - کم طالع - بیدار طالع - ہمایوں طالع فرخندہ طالع - مبارک طالع - نیک طالع - خوش طالع (ف) خجستہ طالع۔ خشک طالع (بدبخت) سوختہ طالع - برگشتہ طالع - نگوں طالع - فیروزہ طالع - واژوں طالع وغیرہ۔

-طبع - روشن طبع - بلند طبع - تیز طبع - خوش طبع - خوش طبعی - آزاد طبع۔ پاکیزہ طبع - سلیم طبع - شوخ طبع - شوخ طبعی - رنگیں طبع - حسیں طبع - شریف طبع۔ لطیف طبع - عالی طبع - نازک طبع - نیک طبع (ف) آتش طبع (تیز طبع) آئینہ طبع۔ (روشن طبع) چمن طبع (رنگیں طبع) خس طبع (کمینہ) سبک طبع (لطیف طبع)۔ گدا طبع وغیرہ۔

-طینت - فرشتہ طینت - ملایک طینت - پاک طینت - پاکیزہ طینت راست طینت - سخت طینت - شوخ طینت - فراخ طینت - نیک طینت وغیرہ۔

-ظرف - کم ظرف - کم ظرفی - عالی ظرف - عالی ظرفی - تنگ ظرف۔ تنگ ظرفی - بلند ظرف (ف) تہی ظرف (بے حوصلہ) دریا ظرف (وسیع حوصلہ کا آدمی) وغیرہ۔

- فن - سحر فن (جادوگر) - جادو فن - سامری فن - ہزار فن بہزاد فن - کامل فن - ہم فن (ف) نکیسا فن - ہاروت فن - زہرہ فن شیریں فن - آزاد فن - بسیار فن - پاکیزہ فن - نازک فن - خوش فن وغیرہ -

- قدر - کم قدر - گرامی قدر - والا قدر - بلند قدر - عالی قدر سلیمان قدر برجیس قدر - ہمایوں قدر - ثریا قدر - دارا قدر - فریدوں قدر (یہ نیم لاحقہ بھی پہلے شاہزادوں کے خطابات میں مستعمل تھا) (ف) برکندہ قدر (ذلیل آدمی) سُبک قدر (کم قدر) گراں قدر وغیرہ -

- قدم - نیک قدم - مبارک قدم - سبز قدم (منحوس) - خوش قدم - خوش قدمی تیز قدم - تیز قدمی - سُست قدم - ثابت قدم - ثابت قدمی پیش قدمی - آہستہ قدم آہستہ قدمی (ف) بدقدم (منحوس) - فسردہ قدم (سُست قدم) فشردہ قدم (ثابت قدم) کاہل قدم (سُست قدم) میخ قدم (خانہ نشیں) ہم قدم وغیرہ -

- قلم - ہم قلم (کتابت یا اخبار نویسی کے فن میں ہم پیشہ) - موقلم (مصور کا قلم) یک قلم (تمام) - شیریں قلم خوش قلم کج قلم - آزاد قلم - زود قلم - رنگیں قلم تیز قلم (ف) دست قلم (دست بریدہ) - کتابت کا کام کرنے والا) سُست قلم - شوخ قلم - بدقلم - (بدخط) - راست قلم (دیانت دار محاسب) - شکر قلم (ایک مٹھائی کا نام ہے) شیریں قلم، گوش قلم (تنہا) - تتہ قلم - نو قلم (جس نے ابھی ابھی لکھنا سیکھا ہو) وغیرہ

- کام - خود کام - خود کامی - تلخ کام - تلخ کامی - شاد کام - شاد کامی (ف) شیریں کام - شیریں کامی - خوش کام - دوست کام - دشمن کام - سیہ کام (سیہ بخت) سیہ کامی وغیرہ -

- کردار - بدکردار - بدکرداری - خوش کردار - خوش کرداری، نیک کردار

نیک کرداری۔جفا کردار۔جفا کرداری۔ راست کردار۔راست کرداری (ف) بادکردار (شتاب کار) وغیرہ۔

-کلام۔شیریں کلام۔شیریں کلامی۔بدکلام۔بدکلامی۔رنگیں کلام۔ نازک کلام۔نازک کلامی وغیرہ۔

-کوٹھی۔(ظرفیت)۔کنگ کوٹھی۔سلطان کوٹھی وغیرہ۔

-کیش۔جفاکیش۔وفاکیش۔عقیدت کیش۔مروّت کیش۔ارادت کیش سعادت کیش۔اخلاص کیش۔صفاکیش۔شجاعت کیش۔محبت کیش وغیرہ۔

-گلی۔(ظرفیت)۔چورگلی۔دہرم گلی وغیرہ۔

-گوش۔خرگوش۔سیہ گوش۔حلقہ بگوش (ف) آگندہ گوش (نصیحت نہ سُننے والا) بازی گوش (کھلنڈرا لڑکا جس کے کان ہمیشہ کھیلنے والوں کی آواز پر لگے رہیں)۔درازگوش (گدھا)۔زرد گوش (منافق۔بُزدل۔بدبخت) زیرگوش (ایک زیور کا نام ہے)۔سُفتہ گوش (غلام) سوسن گوش (گھوڑے کی صفت) شُل گوش (کتا جس کے کان لٹکے ہوں اور ان پر بال کثرت سے ہوں)۔فیل گوش (ایک پھول کا نام۔ایک مٹھائی کا نام)۔کندگوش (بہرا) گراں گوش (بہرا)۔ صدف گوش وغیرہ۔

-گھاٹ۔(ظرفیت)۔دھوبی گھاٹ۔رام گھاٹ۔چادرگھاٹ وغیرہ۔

-گھٹ۔(مخفف گھاٹ) (ظرفیت) پنگھٹ۔مرگھٹ وغیرہ۔

-گھر۔(ظرفیت)۔تارگھر۔ناچ گھر۔جادوگھر۔چڑیا گھر۔عجائب گھر۔ ریل گھر۔ڈاک گھر۔گرجا گھر۔انڈا گھر۔گھنٹا گھر۔گیند گھر۔جنس گھر۔ہتیار گھر گودام گھر۔وغیرہ۔

-لب۔شیریں لب۔شیریں لبی۔لعل لب۔شکر لب۔غنچہ لب (ف)

پستہ لب۔ تنک لب۔ نازک لب۔ سوفار لب (کشادہ دہن)۔ شکر لب (جس کا اوپر کا ہونٹ پیدائشی طور پر چپٹا ہوا ہو) عقیق لب۔ یاقوت لب گرفتہ لب۔ (خاموش)۔ گوش لب (جسے ابھی سبزہ آغاز نہ ہوا ہو) نوش لب وغیرہ

- مآب۔ فضیلت مآب عصمت مآب عظمت مآب۔ جلالت مآب۔ عفت مآب۔ شرافت مآب - حماقت مآب - نزاکت مآب وغیرہ۔

مائل - سبزی مائل - زردی مائل - سرخی مائل سیاہی مائل وغیرہ۔

- مایہ - سرمایہ۔ کم مایہ۔ خمیر مایہ۔ پنیر مایہ (ف) دست مایہ (سرمایہ) قدرِ مایہ (تھوڑا سا)۔ گراں مایہ۔ فرومایہ۔ تنک مایہ۔ دیر مایہ (صفرا) وغیرہ۔

- محل - (ظرفیت) رنگ محل۔ داد محل۔ عیش محل شیش محل وغیرہ۔

- مزاج - بدمزاج - بدمزاجی۔ تندمزاج۔ تندمزاجی۔ خوش مزاج آشنا مزاج۔ شوخ مزاج۔ گرم مزاج۔ نازک مزاج۔ نازک مزاجی۔ شریف مزاج۔ طفل مزاج۔ نرم مزاج۔ نرم مزاجی۔ نیک مزاج۔ وحشی مزاج۔ آوارہ مزاج۔ رند مزاج۔ عاشق مزاج۔ قایم مزاج۔ تنک مزاج۔ تنک مزاجی۔ آزاد مزاج۔ مسکیں مزاج۔ مستغنی مزاج۔ پریشاں مزاج۔ زن مزاج۔ خشک مزاج۔ تیز مزاج۔ آتش مزاج۔ تلخ مزاج۔ تنگ مزاج۔ افسردہ مزاج۔ تلوّن مزاج۔ تلوّن مزاجی۔ سخت مزاج (ف) رنگی مزاج (جو ہمیشہ خوش رہے)۔ وارستہ مزاج۔ شعلہ مزاج۔ ناز مزاج (نازک مزاج) وغیرہ۔

- مشرب - رند مشرب۔ رند مشربی۔ آزاد مشرب۔ فقیر مشرب۔ درویش مشرب۔ صوفی مشرب۔ سادھو مشرب۔ جوگی مشرب۔ رنگیں مشرب وغیرہ۔

- مغز۔ پُرمغز و خام مغز۔ بیدار مغز۔ بیدار مغزی (ف) آشفتہ مغز (دیوانہ) پاک مغز۔ پالودہ مغز۔ پوچ مغز (احمق)۔ تہی مغز (احمق) تیرہ مغز۔ تیز مغز۔ خشک مغز (تُند خو)۔ سُبک مغز (فرومایہ)۔ سخت مغز (جو کسی کی بات پر یقین نہ لائے)۔ شوریدہ مغز (دیوانہ)۔ گندہ مغز وغیرہ۔

- مندر۔ (ظرفیت)۔ سماج مندر۔ تربھون مندر۔ کالی مندر وغیرہ۔

- منڈی۔ (ظرفیت) سبزی منڈی۔ چاول منڈی وغیرہ۔

- منزل۔ (ظرفیت) عیش منزل۔ آفتاب منزل۔ کوثر منزل۔ فردوس منزل وغیرہ۔

- منش۔ مرزا منش۔ رند منش۔ آزاد منش۔ مولوی منش۔ صوفی منش پاک منش۔ نیک منش، پاکیزہ منش (ف) آزاد منش (سخی)۔ زہرہ منش۔ عطارد منش وغیرہ۔

- نا۔ سُرنا (اصل سورنا۔ سُور = شادی) شہنا۔ قرنا۔ کرنا۔ وغیرہ۔

- نام۔ نیک نام۔ نیک نامی۔ بدنام۔ بدنامی۔ گم نام۔ گم نامی (ف) خوش نام۔ خوش نامی وغیرہ۔

- نامہ۔ فتح نامہ۔ فوقی نامہ۔ قرقی نامہ۔ کابین نامہ۔ مہر نامہ۔ کارنامہ۔ کرایہ نامہ۔ کرسی نامہ۔ گرد نامہ۔ گرو نامہ۔ رہن نامہ۔ بیع نامہ۔ گزر نامہ۔ حکم نامہ۔ محضر نامہ۔ مختار نامہ۔ نکاح نامہ۔ اعمال نامہ۔ نرخ نامہ۔ نسب نامہ وراثت نامہ۔ وصیت نامہ۔ عنایت نامہ۔ الطاف نامہ۔ محبت نامہ۔ شفقت نامہ رافت نامہ۔ اُلفت نامہ۔ عطوفت نامہ۔ مودت نامہ۔ کرامت نامہ نوازش نامہ۔ مہربانی نامہ۔ نیاز نامہ۔ گزارش نامہ۔ ارادت نامہ۔ عقیدت نامہ۔ ہدایت نامہ۔ ہبہ نامہ۔ اقرار نامہ۔ عہد نامہ۔ عطا نامہ۔ پنچایت نامہ۔

صلح نامہ۔ ثالثی نامہ۔ دخل نامہ۔ راضی نامہ۔ سپاس نامہ۔ شہادت نامہ۔ طلاق نامہ۔ جنگ نامہ۔ اطلاع نامہ۔ سفارش نامہ۔ سفر نامہ۔ سیاحت نامہ تعبیر نامہ۔ طلب نامہ۔ شراکت نامہ۔ صحت نامہ۔ غلط نامہ۔ فال نامہ۔ ضمانت نامہ۔ سقطی نامہ (رسالے کے مردہ گھوڑوں کی فہرست) شاہ نامہ۔ ظفر نامہ۔ وغیرہ (ف) روز نامہ (روز نامچہ)۔ سپید نامہ (صالح آدمی)۔ سر نامہ سیاہ نامہ (گنہگار، ظالم)۔ کشاد نامہ (فرمان شاہی۔ پروانۂ معافی۔ طلاق نامہ)۔ گزار نامہ۔ گزارہ نامہ۔ گزر نامہ (تعبیر نامہ۔ تفسیر یا شرح کی کتاب)۔ در نامہ (سر نامہ) تنگ نامہ (ہجو نامہ)۔ گنج نامہ۔ تفسیر نامہ (سپاہ کی فراہمی کا حکم) وغیرہ۔

- **نائے** ۔ آب نائے۔ خاک نائے (ف) تنگ نائے (گھاٹی) گردنائے (گل سرخ۔ لٹو) وغیرہ۔

- **نصیب** ۔ بد نصیب۔ بد نصیبی۔ کم نصیب۔ کم نصیبی۔ خوش نصیب خوش نصیبی۔ سیاہ نصیب۔ بلند نصیب۔ بلند نصیبی۔ عالی نصیب۔ عالی نصیبی حسرت نصیب۔ حسرت نصیبی۔ عیش نصیب۔ عیش نصیبی۔ حرماں نصیب حرماں نصیبی۔ ہجراں نصیب۔ ہجراں نصیبی۔ فراق نصیب۔ غم نصیب۔ غم نصیبی۔ ذلت نصیب۔ ذلت نصیبی وغیرہ۔

- **نظر** ۔ بلند نظر۔ بلند نظری۔ کم نظر۔ کم نظری۔ کوتہ نظر۔ کوتہ نظری۔ تند نظر گرم نظر۔ تیز نظر۔ باریک نظر۔ بالغ نظر۔ بد نظر۔ پاک نظر۔ تنگ نظر تنگ نظری۔ کج نظر۔ تل نظر (ف) کند نظر۔ گماں نظر (مغرور)۔ خوش نظر۔ (ہر ایک سے الفت کرنے والا) وغیرہ۔

- **نگاہ** ۔ کم نگاہ۔ کم نگاہی۔ بد نگاہ۔ بد نگاہی۔ باریک نگاہ۔ باریک نگاہی

کج نگاہ۔ کج نگاہی (ف) خوش نگاہ ۔ ژرف نگاہ (باریک بیں) ژرف نگاہی عاشق نگاہ ۔ قیامت نگاہ ۔ کور نگاہ (اندھا) وغیرہ ۔

- نہاد ۔ بدنہاد ۔ بدنہادی ۔ نیک نہاد ۔ نیک نہادی ۔ کج نہاد ۔ سفلہ نہاد (ف) خاک نہاد (تواضع کرنے والا) خشک نہاد (بے فیض آدمی) فرزیں نہاد (وہ شخص جو ہمیشہ ٹیڑھی چال چلتا ہو) ملک نہاد وغیرہ ۔

مرکّب اصطلاحیں وضع کرنے کے اصول

اس بحث سے فارغ ہونے کے بعد کہ ہماری زبان میں ترکیب الفاظ کے کیا طریقے ہیں اور ترکیب کے وقت مرکّبات کے اجزا میں تغیّر اور اضافہ کی کیا کیا شکلیں ہیں اور شاعری اور انشا پردازی کے زبان میں کون کون سے نیم سابقے اور نیم لاحقے استعمال کیے جاتے ہیں ۔ اب وقت آیا ہے کہ ہم مرکّب اصطلاحیں وضع کرنے کے اصول بیان کریں جو حسب ذیل ہیں :-

(پہلا اصول) گزشتہ باب کی دوسری بحث پر ایک دفعہ پھر نظر ڈالو، جس میں مرکّبات کی اقسام بیان کی گئی ہیں اور ان پر آسانی کے لیے نمبر ڈال دیئے گئے ہیں ۔ یہاں ہم صرف نمبروں کا حوالہ دیں گے ۔ ان مرکّبات کی تفصیل کا اعادہ نہیں کریں گے ۔ پہلا اصول یہ ہے کہ جب کوئی مرکّب اصطلاح ایسی وضع کرنی ہو جس سے آیندہ نئے مشتقات کا نکالنا مطلوب نہ ہو تو مندرجہ ذیل نمبروں کے مرکّبات پر عمل کرو :-

مرکّبات قسم (ا) میں سے نمبر (۱) - (۲) - (۳) - (۴) - (۱۳) - (۱۶) -

مرکّبات قسم (ب) میں سے نمبر (۶) - (۱۰) - (۱۱) - (۱۲) - (۱۳) - (۱۷) (۱۸) - (۱۹) - (۲۰) - (۲۱) -

(دوسرا اصول) جب کوئی ایسی مرکّب اصطلاح بنانی ہو جس سے نئے مشتقات آیندہ بنائے جائیں گے، تو مرکبات قسم (ا) اور مرکبات قسم (ب) میں سے اُن نمبروں کے علاوہ، جن کا حوالہ پہلے اُصول میں دیا گیا ہے، دیگر نمبروں کے مرکبات پر عمل کرو۔

(تیسرا اصول) اگر مرکّب کے دونوں اجزا ہندی ہوں یا دونوں جز فارسی ہوں یا ایک جز فارسی اور ایک جز ہندی ہو، نیز اُن اجزا میں حروفِ علّت ہوں تو اختصار کے لئے پہلے جز میں سے یا دوسرے جز میں سے، یا دونوں جزوں میں سے حروفِ علّت گرا دینے چاہئیں۔ گذشتہ باب کی تیسری بحث میں مطلب اوّل کے ذیل میں اس کی بہت سی مثالیں درج کی گئی ہیں۔ اگر اس کو ہم ایک عام قاعدہ بنا دیں، تو تیار شدہ مرکّبات چھوٹے اور زبان پر آسانی سے رواں ہونے والے اور آیندہ اشتقاق میں آسانی پیدا کرنے والے ہوں گے۔

(چوتھا اُصول) اگر مرکّب کے پہلے جُز کا آخری حرف اور دوسرے جز کا پہلا حرف ایک ہو، تو اُن میں سے ایک کو حذف کر دینا چاہیے، تاکہ مرکّب مختصر ہو جائے اور زبان پر سہولت کے ساتھ پھسلنے لگے اور اُس سے نئے مشتقات تیار کرنے میں آسانی ہو۔ اس قاعدہ کو بھی عام کر دینا چاہیے۔ نیز عربی زبان کے الفاظ کو بھی اس قاعدہ کے ذیل میں لے آنا چاہیے۔ مثلاً جرمہ عربی لفظ ہے، جس سے وہ باریک کیڑا مراد ہے جو آنکھ سے دکھائی نہیں دیتا بلکہ خوردبین سے نظر آتا ہے۔ اس کے ساتھ ہندی لفظ ملا کر جرمار بنا لینا چاہیے۔ کرم فارسی لفظ ہے۔ اس کے ساتھ مار کا لفظ ملانے سے کرمار بن جائے گا۔ اگر ایسے مُرکّب کے دونوں جز دو حرفی ہوں، تو پہلے جز کے آخری حرف کو دوسرے جُز کے پہلے حرف کے ساتھ مُدغم کر دینا چاہیے اور اس صورت میں اُس حرف کو

مشدّد پڑھنا چاہیئے۔ صرف ایسے موقع پر ہم جنس کا حذف کرنا مناسب نہ ہوگا (گزشتہ باب کی تیسری بحث کے مطلب دوم پر نظر ڈالو)

(پانچواں اُصول) اگر مرکّب کے پہلے جز کا آخری حرف اور دوسرے جز کا پہلا حرف قریب المخرج ہوں، مثلاً دونوں (ت و) یا (س ش) یا (ک گ) یا (ب پ) یا (ت ط) وغیرہ ہوں تو ان میں سے ایک کو حذف کر دینا چاہیئے اس بات کے لیے کوئی قاعدہ معیّن نہیں ہو سکتا کہ کون سا حرف حذف کیا جائے اور کون سا باقی رکھا جائے۔ اس موقع پر بس اسی قدر بتانا ممکن ہے کہ جس حرف کے گرانے سے لفظ زیادہ رواں اور سہل التلفظ ہو جائے، اسی کو حذف کر دینا چاہیئے۔ یہ قاعدہ بھی عام ہونے کے قابل ہے۔ عربی زبان کے الفاظ پر بھی اس قاعدہ کو حاوی کر دینا چاہیئے۔

ایسے مرکّب میں دو صورتیں یہ بھی ممکن ہیں کہ ایک حرف کو اڑا کر دوسرے کو مشدّد کر دیں، یا کسی حرف کو حذف نہ کریں بلکہ اُن میں سے ایک حرف کو کسی اور ایسے حرف سے بدل دیں، جس کے سبب مرکّب کا ثقل دور ہو کر اُس کا تلفّظ آسان ہو جائے مگر ہم ان صورتوں کو عام قاعدہ کے ذیل میں لانا نہیں چاہتے۔ بلکہ صرف حُسنِ ذوق پر محول کرتے ہیں (دیکھو مطلب دوم بحث سوم گزشتہ باب)

(چھٹا اُصول) گزشتہ باب کی تیسری بحث کے مطلب سوم میں ایسے مرکّبات کی بھی مثالیں دی گئی ہیں، جن میں بغیر کسی خاص اُصول یا قاعدہ کے حروفِ صحیح حذف کر دیئے گئے ہیں۔ مگر ہم ان سے بھی ایک اُصول کا استنباط کر کے اس کو عام کرنا چاہتے ہیں۔ یہ اُصول ذیل کی صورتوں پر حاوی ہے:۔

(۱) اگر ہائے مختفی مرکّب کے کسی جزو کے آخر میں ہو تو اُس کو گرا دینا چاہیئے

مثلاً شیشہ سے شیش۔ کدہ سے کد۔ خانہ سے خن۔ کاسہ سے کاس وغیرہ۔

(٢) ہندی کے ایسے الفاظ، جن میں نون غنّہ ہو اور اس سے پہلے کوئی حرفِ علّت ساکن ہو، اگر کسی مُرکّب میں بطور پہلے جز کے آئیں، تو حرفِ علّت کے ساتھ نونِ غنّہ کو بھی گرا دینا چاہیئے مثلاً پانچ سے پچ۔ کانس سے کس۔ کھونٹ سے کھٹ۔ چونچ سے چُچ۔ نیند سے نِد۔ چھینک سے چھک وغیرہ۔

(٣) فارسی زبان کے ایسے الفاظ جو مُرکّب کے شروع میں آئیں اور جن کے آخر میں دو حرف صحیح ساکن ہوں، ضرورت کے وقت اُن کے آخری حرف کو گرا دینا جائز ہوگا۔ مثلاً گرگ سے گر۔ گرد سے گر۔ دست سے دس۔ چشم سے چش۔ زخم سے زخ۔ ماست سے ماس۔ راست سے راس وغیرہ بعض دفعہ عربی الفاظ بھی اس قاعدہ کی لپیٹ میں آجائیں گے مثلاً نسخ سے نس شخص سے شخ وغیرہ۔

(٤) فارسی زبان کے ایسے الفاظ جن کے آخر میں حرفِ صحیح ہو اور اس سے پہلے حرفِ علّت ہو، اگر وہ کسی مُرکّب میں بطور ابتدائی جز کے آئیں، تو اُن کا آخری حرف گر جائے گا مثلاً شاہ سے شا۔ شاد سے شا۔ مردار سے مردا۔ ستار سے ستا وغیرہ۔ (دیکھو گزشتہ باب کی تیسری بحث کا مطلب چہارم)

(ساتواں اُصول) گزشتہ باب کی تیسری بحث کے مطلب چہارم میں جو عجیب قاعدہ ہم نے بیان کیا ہے، جس کی مدد سے متعدد مُرکّبات اُردو میں اور بعض فارسی میں بنائے گئے ہیں۔ ہماری رائے میں اس کو علمی ضرورت کی بنا پر عربی، فارسی، ہندی تینوں زبانوں کے الفاظ پر حاوی کر دینا چاہیئے۔ اس قاعدہ سے مُرکّب الفاظ کو سہل التلفظ بنانے میں بڑی مدد ملے گی نیز اس قاعدہ سے ہماری زبان کی ایک بڑی کمی اور بڑی ضرورت پوری ہوگی۔ ہم ایک موقع پر بیان کر چکے ہیں کہ انگریزی زبان میں

انگلو سکسن کے علاوہ فرانسیسی۔ اطالوی اور یونانی سے بہت سے سابقے اور لاحقے لیے گئے ہیں اور ان کے سبب سے اصطلاحی الفاظ بنانے میں بڑی سہولت ہے۔ ہماری زبان میں سابقوں اور لاحقوں کا جو ذخیرہ ہے، وہ کسی طرح انگریزی زبان کے اصطلاحی ذخیرہ سے مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اگر ہم اس قاعدہ پر عمل کریں گے، تو ہمارے پاس بہت سے نئے سابقے اور لاحقے یا نیم سابقے اور نیم لاحقے مہیا ہو جائیں گے اس قاعدہ میں بڑی خوبی یہ ہوگی کہ مرکب کے دونوں جز مل کر ایک جان ہو جاتے ہیں، اور مثل ایک مفرد لفظ کے بن جاتے ہیں ... ...

... ...

... ... اس قاعدہ کی مثالیں جو ہم نے مطلب چہارم میں درج کی ہیں وہ سب حروف علت کی مثالیں ہیں، مگر ہمارے نزدیک نون غنہ بھی اس قاعدہ میں داخل ہونا چاہیے، کیونکہ الف۔ واو۔ ی کی طرح اگر نون غنہ بھی دو لفظوں کے بیچ میں آتا ہے، تو وہ دونوں لفظ گھل مل جاتے ہیں۔ اس قاعدہ کو ہم ذیل کے طریقوں سے وسعت دے سکتے ہیں:۔

(۱) اگر مرکب کا ابتدائی جز کوئی ایسا لفظ ہو، جس کے درمیان کوئی حرف علت ساکن ہو، تو اُس حرفِ علت کے بعد جو حرف یا حروف ہوں، اُن سب کو حذف کر دینا چاہیے۔ اس عمل سے ابتدائی جز چھوٹا ہو جائے گا اور اس کے آخر میں حرف علت ساکن ہوگا۔ جب اس جز کو دوسرے جز سے ملایا جائے گا تو دونوں جز مل کر بطور ایک مفرد کے ہو جائیں گے، یہ پہلا جز جس کے آخر میں حرف علت ہوگا، ایک نئے سابقے کی شکل اختیار کرے گا۔

مثلاً ستارہ سے ستا۔

نمونہ سے نمو۔
خمیر سے خمی۔

اب ان تین نئے سابقوں کے ساتھ لفظوں کے ملنے کو دیکھو (ستا) ستابرگہ (ایک درخت کا نام جس کے پتے ستارہ کی شکل کے ہوتے ہیں) ستاپشتہ (ایک مچھلی جس کی پشت کے درمیان سے روشنی کی شعاعیں نکلتی ہیں)۔

(نمو) نمو تصویر (وہ تصویر جس کو نو آموز مصوّر سامنے رکھ کر تصویر کشی کا فن سیکھیں)۔ نمو کار (وہ کام جو بطور نمونہ کے کیا جائے، جس کی پسند ناپسند پر کاری گر کی اُجرت کا تعیّن موقوف ہو)

(خمی) خمی جرمات (وہ جرمے یا باریک کیڑے جو خمیر پیدا کرتے ہیں۔ اُن میں سے ایک کیڑے کو خمی جرمہ کہیں گے)۔ خمی مادّہ (یا خمی مایہ وہ چیز ہے، جس سے خمیر پیدا ہوتا ہے)۔ خمی مادّیات (وہ علم ہے، جس میں ایسی چیزوں کا بیان ہو)۔

(۲) اگر مرکب کا آخری جز کوئی ایسا لفظ ہو، جس کے درمیان حرفِ علت ساکن ہو تو اُس حرف علت سے پہلے جو حرف یا حروف ہوں، اُن سب کو گرا دینا چاہیے۔ اس طرح آخری جز چھوٹا ہو جائے گا جس کے شروع میں حرف علت ساکن ہوگا نیز اُس میں پہلے جز کے ساتھ گھل مل جانے کی قابلیت پیدا ہو جائے گی اور وہ ایک نئے لاحقہ کی شکل اختیار کرے گا۔ مثلاً

مایل سے -ایل

خول سے -ول

ریشہ سے -یشہ

اب ان تین نئے لاحقوں کے ساتھ لفظوں کے ملنے کو دیکھو۔

(-ایل) مرکزایل (وہ چیز جو مرکز کی طرف مائل ہو)۔

جوشایل (وہ چیز جو جوش کھانے پر مائل ہو)۔

گریزآئل (وہ شے جو بھاگنے اور دور ہو جانے پر آمادہ ہو)۔

(۔ دل) نرمول (نرم غلاف۔ نرمولہ۔ وہ جانور جو نرم غلاف کے اندر رہتا ہو)۔ سختول (سخت غلاف۔ سختولہ۔ وہ جانور جو سخت غلاف کے اندر رہتا ہو)۔

(۔ یشہ) تنگیشہ (وہ پتے جن کی ساخت میں تنگ ریشے ہوں)۔ اریشہ (وہ پتے جن کی بناوٹ میں اریواں یا محرف ریشے ہوں)۔ رنگیشہ (رنگیں ریشوں والے پتے)۔

(۳) اگر کسی مرکب کے آخر میں کوئی ایسا لفظ ہو جس کے درمیان نون غنہ ہو، تو نون غنہ سے پہلے جو حرف یا حروف ہوں، ان سب کو حذف کر دینا چاہیے۔ اس طرح مرکب کا آخری جز چھوٹا ہو جائے گا، جس کے شروع میں نون غنہ ہو گا اور اس میں پہلے جز کے ساتھ ایک جان ہو کر ملنے کی قابلیت پیدا ہو جائے گی۔ اور وہ ایک نئے لاحقہ کی شکل اختیار کریگا مثلاً

قندیل سے ندیل
شکنجہ سے نجہ
سنگ سے نگ

اب ان نئے لاحقوں سے لفظوں کے ملنے کو دیکھو:۔

(۔ ندیل) برقندیل (بجلی کی قندیل)۔ گیسندیل (گیس کی قندیل)

(۔ نجہ) تخمنجہ (بیجوں کو دبانے اور ان میں سے تیل نکالنے کا آلہ)۔ پھلنجہ (پھلوں کو دبانے اور ان میں سے عرق نکالنے کا آلہ)۔

(۔ نگ) آتشنگ (وہ پتھر یا چٹان جس کی بناوٹ آگ کے اثر سے ہوئی ہو)۔ آبنگ (وہ پتھر یا چٹان جس کی بناوٹ پانی کے عمل سے ظہور میں

آتی ہو)۔

باوجود اس کے کہ انگریزی زبان میں لاحقے کثرت سے ہیں، تاہم سہولتِ ترکیب کے لیے اس قاعدہ پر بھی عمل کیا گیا ہے۔ مثلاً:

Alcohol الکوہل سے کاٹ کر Ol ایک لاحقہ بنایا گیا ہے، جو کیمیا میں مستعمل ہے۔ مثلاً Carbinol کاربنول (لاحقہ مذکور کاربن کے آخر میں لگایا گیا ہے)

Glycerol گلیسرول (لاحقہ، مذکور گلیسرین کے ساتھ شامل کیا گیا ہے)۔ Hyle ہایل۔ ایک یونانی لفظ ہے جس کے معنی مادی چیز یا لکڑی کے ہیں۔ اس سے لاحقہ Yi ماخوذ ہوا ہے جو عضوی کیمیا میں بہت مستعمل ہے۔ مثلاً:

Ethy ایتھایل (اس میں YI سے پہلے Ether ایتھر کا مخفف Eth ملایا گیا ہے) Carbonyl کاربونایل۔ اس میں YI سے پہلے کاربن کا لفظ ملایا گیا ہے۔

Haemia ہیمیا (ایک یونانی لفظ ہے، جس کے معنی خون کے ہیں۔ اس لفظ سے کاٹ کر لاحقہ Aemia یمیا اور لاحقہ بنایا گیا ہے، جو ان امراض کے ناموں کے آخر میں لگایا جاتا ہے، جن میں کوئی تغیّر خون کے اندر ہوتا ہے۔ مثلاً Uraemia یوریمیا اس میں Aemia سے پہلے Uriee یورین (پیشاب) کا مخفف یور شامل کیا گیا ہے)۔

Horama ہورا ما بھی ایک یونانی لفظ ہے، جس کے معنی نظارے کے ہیں Panorama پینورا ما میں اس یونانی لفظ کا مخفف Orama لگایا گیا ہے۔ اس سے پہلے پین Pan شامل ہے، جس کے معنی سب کے ہیں۔ پینورا ما ایک بڑی مکمل تصویر کو کہتے ہیں، جو مرکز سے دکھائی جاتی ہے۔

Anodyne انوڈاین ایک مرکّب لفظ ہی، جس میں الفاظ An ان = نہیں اور Odyne اوڈاین = درد شامل ہیں، پورے لفظ انوڈاین کے معنی ہیں وہ دوا جو درد کے لیے مُسکّن ہو، اس میں سے An اِن کا لفظ کاٹ کر فقط اوڈاین Odyne رکھ لیا ہی، جس کے معنی وہی ہیں یعنی دوائے مُسکّنِ درد پھر اس کو دیگر الفاظ کے ساتھ ملایا ہے مثلاً Chlor کلور کے ساتھ جو Chloroform کلورو فارم کا مخفّف ہی ملاکر Chlorodyne کلوروڈین بنایا ہی، جو ایک مشہور مسکّنِ درد دوا ہی۔

اُن الفاظ کو جو اس اُصُول کے بموجب مختصر کیے گئے ہوں، ہم نیوائی [=نیوا = ن۔ ی۔ و۔ ا۔ + ی = علامتِ صفت] کہیں گے اور اس اُصُول کو نیوائیت کے نام سے موسوم کریں گے۔

(آٹھواں اُصُول) جن الفاظ کے شروع میں الف ممدودہ ہو، وہ لاحقہ یا نیم لاحقہ بنانے کے لیے سب سے بہتر ہیں کیونکہ اُن سے پہلے جو الفاظ ملائے جاتے ہیں، وہ گھُل مل کر ایک ہو جاتے ہیں مگر شرط یہ ہی کہ دو حرف سے زیادہ حروف کے جو الفاظ اُن سے پہلے آئیں، اُن کے آخری حرف سے پہلے کا حرف ساکن ہو۔ مثلاً جوش۔ تیز۔ مار۔ درد۔ زخم وغیرہ۔ اس بنا پر جہاں تک ممکن ہو لاحقہ یا نیم لاحقہ بنانے میں ایسے ہی الفاظ سے کام لینا چاہیئے۔ لاحقوں کی جو فہرست درج کی گئی ہے، اُن میں سب سے زیادہ کار آمد لاحقے وہی ہیں جن کے شروع میں الف ممدودہ ہو۔ اس کے بعد لاحقہ یا نیم لاحقہ بنانے کے لیے دوسرا درجہ اُن الفاظ کا ہی جن کے شروع میں الف ہو اور اس کے بعد کا حرف ساکن ہو۔ مثلاً الماس۔ افسانہ۔ ارمان وغیرہ۔ مگر دو حرف سے زیادہ حروف کے جو الفاظ اُن سے پہلے آئیں، اُن کے لیے بھی شرط یہ ہی کہ اُن کے آخری حرف سے

پہلے جو حرف آیا ہو وہ ساکن ہو، متحرک نہ ہو۔ اس صورت میں یہ الفاظ بھی جن کے شروع میں الف ہو اور اُس کے بعد کا حرف ساکن ہو، اپنے سے پہلے الفاظ کے ساتھ گھل مل کر ایک ہو جائیں گے۔ مثلاً دردافزا۔ شیرافگن وغیرہ الف سے شروع ہونے والے الفاظ میں جن کو ہم نے دوسرے درجہ پر رکھا ہے سب سے بہتر وہ الفاظ ہیں جن میں الف کے بعد نون ساکن ہو۔ مثلاً اندام انبار۔ انجام۔ انداز۔ انباز۔ انبوہ۔ انبان۔ اندوزہ وغیرہ۔ یہ الف سے شروع ہونے والے دیگر الفاظ کی نسبت جب اپنے ماقبل کے الفاظ کے ساتھ ملتے ہیں، تو اُن کا تلفظ ہلکا اور خوش گوار ہوتا ہے۔ لاحقوں کی فہرست اٹھا کر دیکھو۔ اُن میں الف ممدودہ سے شروع ہونے والے لاحقوں کے بعد دوسرا درجہ اُن لاحقوں کا ہے، جو الف سے شروع ہوتے ہیں۔ مگر اُن کے بعد کا حرف ساکن ہے۔ پھر اُن میں بھی وہ لاحقے زیادہ بہتر ہیں، جن میں الف کے بعد نون ساکن ہے۔ یہاں لاحقوں سے بحث نہیں ہے صرف ایک اُصول کا بیان کرنا منظور ہے جو لاحقوں اور نیم لاحقوں دونوں پر حاوی ہے۔ مرکبات میں اس اُصول سے جو کام لیتا ہوں، وہ یہ ہے کہ آیندہ جو جدید نیم لاحقے اختیار کیے جائیں، ان میں ایسے نیم لاحقوں کو ترجیح دی جائے، جن پر یہ اُصول صادق آتا ہے۔ مثلاً آلہ کا لفظ بطور نیم لاحقہ مستعمل ہونے کی قابلیت رکھتا ہے، ہر قسم کے بجلی کے آلوں کا نام ہم برقالے رکھ سکتے ہیں۔ ہر قسم کے آلاتِ ضرب کو ہم ضربالے کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح تمام آلات قطع و برید، بُریدالے تمام آلات حرارت گرمالے، تمام آلاتِ حرب حربالے، تمام آلات موسیقی موسیقالے اور تمام روشنی کے آلات نورالے کہے جا سکتے ہیں۔

ڈاکٹری میں سوزشی بیماریوں کا ایک خاص نظام ہے، جو طب یونانی

میں نہیں ہے۔ ایسی بیماریوں کے ناموں میں لاحقہ Itis آئٹس لگایا جاتا ہے چوں کہ اس لاحقہ سے اُس خاص عضو کی سوزش کا اظہار ہوتا ہے جس کے نام کے آخر میں یہ لگایا جاتا ہے اس لیے ہم لفظ آتش بطور نیم لاحقہ اختیار کر سکتے ہیں مگر اس سے صفت بناتے وقت اتیشی کہنا مناسب ہوگا۔ اتیش لفظ آتش کی دوسری شکل ہے۔ مثلاً Adenitis اڈنیائٹس = غدآتش (غداتیشی غدآتش کے متعلق)۔

Laryngitis لیرنجائٹس = حنجراتش (حنجراتیشی حنجراتش کے متعلق)
Nephritis نفرائٹس = کلیساتش یا گُرداتش (گرداتیشی یا کلیاتیشی صفت)

(نواں اُصول) عربی زبان میں اگر کوئی مرکب اضافی ہو، تو نسبت کے وقت اُس کے ایک جز کے آخر میں یائے نسبتی لگائی جاتی ہے، لیکن اگر پورے مرکب اضافی سے صفت نسبتی بنانی ہو، تو پھر اُس مرکب اضافی کو مختصر کر لیتے ہیں۔ مثلاً

قبیلہ (عبد الشمس) سے صفت نسبتی (عبشمی) ہوگی۔
〃 (عبد الدار) سے صفت نسبتی (عبدری) ہوگی۔
〃 (تیم اللہ) 〃 〃 〃 (تیملی) 〃
〃 (عبد القیس) 〃 〃 〃 (عبقسی) 〃
〃 (بنو العنبر) 〃 〃 〃 (بلعنبری) 〃
〃 (امرء القیس) 〃 〃 〃 (مرقسی) 〃

پھر عبشمی، عبدری، عبقسی اور مرقسی سے مندرجۂ ذیل مصدر بھی تراش لیے ہیں:۔

تعبشم = قبیلۂ عبد الشمس کی طرف منسوب ہونا۔

تعبدر = قبیلۂ عبدالدار کی طرف منسوب ہونا۔

تعبقس = " عبدالقیس " " "

تمرقس = " امرءالقیس " " "

دیگر قسم کے مُرکبات کو بھی اسی طرح مختصر کر لیتے ہیں۔ مثلاً:

ضبطر = (ضبط + ضبر)

صھصلق = (صھل + صلق)

ہیولیٰ = (ہیئت + اولیٰ)

(مگر زیادہ قرینِ قیاس یہ ہے کہ یہ لفظ یونانی زبان کے لفظ Hyle ہائل سے معرب کیا گیا ہے (دیکھو ساتواں اُصول)۔

حنزلی (حنفی ۔ معتزلی)، وہ شخص جو اُصُول میں معتزلہ کے مذہب پر اور فروع میں امام ابوحنیفہ رح کے مذہب پر چلتا ہو۔

اسی طرح جملہ انا معک (میں تیرے ساتھ ہوں) سے صفت اِمَّعہ بنا لی ہے۔ اِمَّعہ اس شخص کو کہتے ہیں جو خود کچھ رائے نہ رکھتا ہو اور ہر ایک کی رائے سے اتّفاق کر لیتا ہو۔

اس سے بھی بڑھ کر یہ کیا ہے کہ پورے جُملوں کو مختصر کر کے اُن سے مصدر بنا لیے ہیں، مثلاً:

بسملہ = "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کہنا۔

حوقلہ = "لاحول ولا قوۃ اِلّا باللہ" کہنا۔

حمدلہ = "الحمد للہ" کہنا۔

جعفدہ = "جعلت فداک" کہنا۔

سبحلہ = " سبحان اللہ" کہنا۔

طلبقہ = "اطال اللہ بقاءک" کہنا۔

ہیللہ = "لا الٰہ الا اللہ" کہنا۔

حسبلہ = "حسبی اللہ" کہنا۔

سمعلہ = "سلام علیکم" کہنا۔

دمعزہ = "ادام اللہ عزک" کہنا۔

مذکورۂ بالا مثالیں علامہ سیوطی کی "مزہر" سے لی گئی ہیں۔ اس قاعدہ کو نحت کہتے ہیں اور جو الفاظ اس طریقہ سے بنائے جاتے ہیں وہ منحوت کہلائے جاتے ہیں۔

گرشال (گرگ + شغال) اور نستعلیق (نسخ + تعلیق) اسی قاعدہ سے بنے ہیں، جو تیسری بحث کے مطلب سوم میں درج کیے گئے ہیں۔ لفظ مغرزی (مغلئی + انگریزی) بھی جو حیدر آباد میں بولا جاتا ہے اسی اُصول کے مطابق بنا ہمارے ہاں بعض عربی فارسی کے جملے اس طرح استعمال کیے گئے ہیں کہ گویا وہ ایک مفرد لفظ ہیں مثلاً چیستاں (چیست آں) کی جمع چیستانیں بے تکلف بولی جاتی ہے، لن ترانی کی جمع ترانیاں عام طور سے مستعمل ہے۔ قل اعوذ سے قل عوذیا ایک صفت نکال لی گئی ہے۔ الم نشرح ہونا بھی ہماری زبان کا ایک محاورہ ہے۔ مگر چونکہ ان جملوں کا اختصار نہیں کیا گیا، اس لیے ہم ان مثالوں کو اُصول نحت کے ماتحت نہیں مانتے۔

اس اُصول کا ماحصل یہ ہے کہ اختصار کے لیے مُرکّب کے اجزا میں ایک یا دو سے زیادہ حروف لے لیے جاتے ہیں۔ یہ بات کہ حروف دونوں جزوں میں سے لیے جائیں یا ایک جزو میں سے اور جزو کے شروع میں سے حروف لیے جائیں، یا آخر میں سے، اور ایک حرف لیا جائے، یا ایک سے زیادہ محض

مذاق پر مبنی ہے۔ اس کے لیے کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہو سکتا۔ صرف اس امر کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ جو منحوت الفاظ تیار ہوں وہ مذاق صحیح پر بار نہ ہوں

انگریزی زبان میں بھی اس اصول پر کثرت سے عمل کیا گیا ہے مثلاً:

حجریات میں Femic فیمک کا جو لفظ مستعمل ہے اُس کے آخر میں ic نسبت کا لاحقہ ہے FE اختصار ہے لفظ Ferum فرم کا جس کے معنی لوہے کے ہیں اور M اختصار ہے لفظ Magnesium مگنیشیم (مغنیشیہ) کا اسی طرح حجریات کے لفظ Salic سیلک میں (S) سے Silicon سلیکان (رملیہ) مُراد ہے۔ Al اختصار ہے لفظ Aluminium الومینم (زاجیہ) کا اور ic نسبت کا لاحقہ ہے ہم اگر اس اصول پر عمل کریں تو پہلے لفظ کو لومی (لوہا + مغنیسیہ + ی) اور دوسرے لفظ کو رمزی (رملیہ + زاجیہ + ی)۔ کہہ سکتے ہیں Alferric الفرک میں ال لفظ الومینم (زاجیہ) سے اور فر لفظ فرم (لوہا) سے لیا گیا ہے ہم زالوئی کہہ سکتے ہیں Miric مرک میں M مگنیشیم (مغنیشیہ) سے اور ir لفظ Iron (لوہا) سے لیا گیا ہے ہم اس کی جگہ ملوئی کہیں گے Mirlic مرلک میں M لفظ مگنیشیم (مغنیشیا) سے Ir لفظ Iron (لوہا) سے اور L لفظ Lime (چونا) سے لیا گیا ہے۔ ہم اس کی جگہ ملوچی کہہ سکتے ہیں۔

(دسواں اصول) اصول ہائے مذکورۂ بالا میں سے اصول نمبر (۱) و (۲) و (۳) مرکبات کی اس حالت کے متعلق ہیں، جبکہ اُن کے اجزا سالم ہوں اور اُن میں کوئی تغیر یا اضافہ نہ کیا جائے۔ اصول نمبر (۳) و (۴) و (۵) و (۶) و (۷) و (۹) اس غرض سے ہیں کہ اُن کی مدد سے مرکبات کے اجزا چھوٹے اور مرکبات مختصر اور آسانی کے ساتھ زبان پر رواں ہوں۔ اصول نمبر (۸) کو بھی اسی ذیل

میں داخل سمجھنا چاہیے، کیوں کہ الف ممدودہ والے لفظوں کا ایک الف ترکیب کے وقت بولنے میں گر جاتا ہے اور الف مقصورہ والے لفظوں میں بھی مرکب ہونے کے وقت الف بولا نہیں جاتا، یہ سب اصول تغیر اجزا کے متعلق ہیں مگر جن مرکبات کے اجزا میں تغیر نہ ہو سکتا ہو، یا تغیر کرنا مناسب نہ ہو، تو بغور دیکھنا چاہیے کہ اجزا کے ملنے سے جو مرکب تیار ہوا ہے وہ ثقیل تو نہیں ہے، اگر ثقیل نہیں ہے اور زبان پر آسانی سے رواں ہو سکتا ہے، تو اس مرکب کو علیٰ حالہ چھوڑ دینا چاہیے۔ لیکن اگر ثقیل ہے تو پھر دونوں اجزا کے درمیان ربط کے لیے الف یا ہاو یا یا اضافہ کرنا چاہیے۔ تاکہ مرکب کا ثقل دور ہو جائے۔ یہ اصول جو اجزائے مرکب کے درمیان علامتِ ربط اضافہ کرنے کے متعلق ہے، گزشتہ باب کی تیسری بحث کے مطلب چہارم سے ماخوذ ہے۔ ربط کے لیے دو لفظوں کے درمیان (میم) بھی آتا ہے، جس کی مثالیں ہم مطلب چہارم میں درج کر چکے ہیں، مگر اصول ہذا میں ہم نے اس کو خارج کر دیا ہے، کیوں کہ وہ بازاری لفظوں میں مستعمل ہے اور اس کی مثالیں بھی بہت زیادہ نہیں ہیں۔ اس کی جگہ ہم ی کو داخل کرتے ہیں، جو یائے نسبتی کہلاتی ہے۔ انگریزی زبان میں مرکب کے پہلے جزو کے آخر میں اکثر o لایا جاتا ہے۔ تاکہ دوسرے جزو کے ساتھ پہلا جزو مربوط ہو جائے۔ بعض دفعہ پہلے جزو کا آخری حرف کچھ اور ہوتا ہے اور بعض دفعہ آخر میں کوئی حرف علت ہوتا ہی نہیں، بلکہ جزو مذکور حسب ضرورت چھوٹا کر لیا جاتا ہے۔ اس حالت میں جب کہ پہلے جزو کے آخر میں یا کوئی اور حرف اس غرض سے لایا جاتا ہے کہ وہ بہت سے مرکبات میں دوسرے جزو کے ساتھ آسانی سے مربوط ہو جائے، اس پہلے جزو کو کمبائننگ فارم Combining form یعنی صورتِ ربطی یا رابطہ کہتے ہیں۔ اگر مرکب کے آخری جزو کو ایسی شکل میں لے آئیں جس سے

وہ پہلے جزء کے ساتھ بہت سے مرکبات میں سہولت کے ساتھ مل سکے، تو یہ دوسرا جزء بھی کمبائننگ فارم یا رابطہ کہلاتا ہے، غرض کہ رابطہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک شروع کا رابطہ دوسرے آخر کا رابطہ۔ یہ درحقیقت نیم سابقوں اور نیم لاحقوں کی خاص صورتیں ہیں، مگر یہاں ہم رابطہ کے لفظ سے شروع کا رابطہ مراد لے رہے ہیں۔ مثلاً:۔

Aero	ایرو (رابطہ ہے ایر یعنی ہوا سے)۔
Bromo	برومو (رابطہ ہے برومین = عفنین سے)۔
Chloro	کلورو (رابطہ ہے کلورین = سبزین سے)۔
Hydro	ہائڈرو (رابطہ ہے پانی، ہیڈروجن = حمضین سے)۔
Iodio	آئڈو (رابطہ ہے آئوڈین = بنفشین سے)۔
Carbo	کاربو (رابطہ ہے کاربن = فحمین سے)۔
Micro	میکرو (رابطہ ہے ایک لفظ سے جس کے معنی چھوٹے کے ہیں)۔
Oxy	آکسی (رابطہ ہے آکسیجن = مائین سے)۔
Actini	اکٹینی (رابطہ ہے ایک لفظ سے جس کے معنی کرن کے ہیں)۔
Calci	کیلسی (رابطہ ہے کیلسیم = کلسیم سے)

یہ ضروری نہیں کہ جن انگریزی مرکبات میں رابطہ موجود ہو اُن کے مقابل اردو میں بھی رابطہ کی شکل پیدا کی جائے اور پہلے جزء میں رابطہ کی کوئی علامت اضافہ کی جائے کیوں کہ ممکن ہے کہ بعض جگہ ربط کے لیے اضافہ کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ مرکب اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے اور بعض جگہ بجائے اضافہ علامت ربط کے اُن اصولوں میں سے کسی اصول پر عمل کرنا ممکن ہو جو اوپر گزر چکے ہیں۔ اب اردو زبان میں کچھ مثالیں ایسے مرکبات کی درج کی جاتی ہیں جو

انگریزی مرکبات کے مقابلہ میں ہیں یہ الفاظ جن علوم کی اصطلاحات ہیں، اُن کے نام اصطلاح کے ساتھ درج کردیئے گئے ہیں۔

Aeanthocephalous	خارسرہ (حیوانات)
Acanthopodious	خارپایہ (نباتات)
	خاربل (حیوانات)
Adenopharyngitic	لوزاحلقی (لوزتین اور حلق کے متعلق (تشریح)
Adenpharyngitis	لوزاحلقاش (طب)
	(یہ لوزتین اور حلق کی سوزش کا نام ہی)
Ceratoglossal	لامازبانی (تشریح)
	(یہ ایک عضلہ کا نام ہی جو عظم لامی اور زبان سے تعلق رکھتا ہی)
Cleidemastoideus	ترقوا حلمی (تشریح)
Glossipiglottic	زبانا مزماری (تشریح)
Electrochemie	برقیمیائی
	(برق + کیمیا + ی)
Electromagnetic	برقی مقناطیسی یا برقامقناطیسی
Magneto-electric	مقنابرقی
	(مقنا ـ مقناطیس کا مخفف ہی)
Vegetomineral	نباتی معدنی
Pneumogastric	ریامعدی (تشریح)
Sternoclavicuflar	قصّی ترقوی (تشریح)
Sternomastoid	قصّی حلمی (")

حمضا عفنی (کیمیا) Hydrobromic

حمضا بنفشی (کیمیا) hydroiodie

ماپاکبری نمک (کیمیا) Oxysulphosalt

یا ماکبری نمک (مائین اور کبریت سے مرکّب)

اُسپا دُمہ (نباتات) Equisetales

گرگابیہ - گرپابیہ (نباتات) Lycopodiales

پشتا مرکزی (حیوانات) Dorssocentral

معدا معائی یا شکما رودی (تشریح) Gastroenteric

شکما رود آتش (طب) Gastroenteritis

یا شکم رود آتش (معدہ اور آنتوں کی سوزش کا نام ہی)

شکما رود شگافی (جراحی) Gastroen terostomy

(معدہ اور آنتوں پر عمل جراحی کرنا)

عضلا زور (فزیالوجی) Myodynamia

عضلا زوری (") Mydynamic

عضلا زور پیما (") Mydynamio meter

عضبا زور (") Neurodynamia

عضبا زوری (") Neurodynamic

(گیارھواں اُصول) سبقلاحی الفاظ بنانے کے جو طریقے ہم پہلے بیان کرچکے ہیں اُن میں طریقہ نمبر (ط) کا استعمال عام مرکّبات میں بھی ہو سکتا ہی جس کی چند مثالیں ہم اُس طریقہ کے ذیل میں درج کر چکے ہیں۔ حیوانات اور نباتات میں اس طریقہ پر عمل کرنے کی ضرورت اکثر پیش آئے گی۔ گزشتہ اُصول

میں ذیل کے الفاظ اس طریقہ پر عمل کرنے کی مثالیں ہیں:۔

خار سرہ (حیوانات) خار پایہ (نباتات) اَسپا دُمہ (نباتات) گُرپایہ (نباتات)

چند مثالیں اور ملاحظہ ہوں:۔

شکم پایہ (حیوانات)	Gastropoda
بال پایہ (")	Pteropoda
غلاف تنہ (")	Thecosomata
زیر چشمہ (")	Basommatophora

انگریزی الفاظ جمع کی شکل میں ہیں۔ اس لیے ہم شکم پائے، بال پائے غلاف تنے اور زیر چشمے کہیں گے۔ صفت بنانے کے وقت شکم پائی۔ بال پائی غلاف تنی اور زیر چشمی کہا جائے گا۔

(بارھواں اُصول) انگریزی زبان میں ایک لفظ سے جتنے سبقلاحی یا مرکب الفاظ بنائے گئے ہوں، یہ ضرور نہیں کہ اُردو میں بھی اُن کے مقابل ایک ہی لفظ سے تمام سبقلاحی اور مرکب الفاظ بنائے جائیں مثلاً:۔

لفظ Galacto گیلکٹو سے (جس کے معنی دودھ کے ہیں) بہت سے الفاظ بنائے گئے ہیں ان ہی میں سے ایک لفظ Glactin گیلکٹین بھی ہے۔ اگر ہم اس رابطہ کا ترجمہ شیر کریں، پھر شیر سے تمام الفاظ بنائیں تو گیلکٹین کا ترجمہ شیرین کہنے میں التباس کا اندیشہ ہے۔ اگر ہم التباس سے بچنا چاہیں تو گیلکٹین کا ترجمہ بجائے شیرین کے لبنین کرنا چاہیے جو عربی لفظ لبن (دودھ) سے ہے، اسی طرح رابطہ Glorso (زبان) سے جتنے الفاظ بنائے گئے ہیں اگر ہم ان سب میں زبان کا لفظ اختیار کریں تو کوئی مضائقہ نہیں، مگر لفظ Glossology کا ترجمہ عربی لفظ لسان سے کرنا مناسب ہوگا یعنی لسانیات۔

ذیل

نواں اُصول جو اُصول نحت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، اس کا استعمال بہت سے مرکب علموں اور آلوں وغیرہ کا نام رکھنے میں کیا جائے گا۔ مثلاً:

مقنا برقیات	Magnetoelectricity
مقنا بصریات	Magnetooptics
مقنا صوت نگار	Magnetoophonograph

ان مرکبات میں مقنا کا لفظ مقناطیس سے منحوت ہوا ہے۔

حیتی کیمیا	Biochemistry
حیتی قوائیات	Biodynamic
حیتا موسیات	Bionomics

ان مرکبات میں حیتی لفظ حیاتی کا مخفف ہے۔ آخر لفظ میں (۔اموسیات) لفظ (ناموسیات) کا مخفف ہے جس کے معنی ہیں قوانین و اصول کا علم۔

حیوی کیمیا۔ یا۔ حے کیمیا	Zoochemistry
حیوی جغرافیہ	Zoogeography
حیوی زردہ	Zooxanthblla
حیوی زردین	Zooxanthin
حے نبات	Zoophyte
حے نباتیات	Zoophythology
حیوی قوائیات یا حے قوائیات	Zoodynamics

ان میں حے اور حیوی لفظ حیوانی کا مخفف ہے۔

نب مرضیات - یا - نبا مرضیات	Phyto—Pathology
نبا حجریات	Phytolithology
نب کیمیا	Phythochemistry

اِن مرکبات میں نب یا نبا - نبات یا نباتی سے منحوت ہوا ہے۔

طبی ریاضیات۔	Physicomathematics
طبی فلسفہ	Physico philosophy

اِن میں طبی لفظ طبیعی کا اختصار ہے۔

قدا نباتیات	Paleobotany
قدا سمکیات	Paleoichthology
قدا طیریات	Paleornithology
قدا حیوانیات	Paleozoology

اِن میں قدا لفظ قدامی (منسوب بہ قدامت) کا اختصار ہے - اگر لفظ قدیم کو مختصر کرنا چاہیں، تو پھر قدا کی جگہ قدی کہیں گے۔

ماکافور	Oxycamphor
مافحمی	Oxyhydro carbon

مالفظ مائین کا اور فحم لفظ فحمین کا اختصار ہے۔

ماقوائیات	Hydrodynamics
ماقوت پیما	Hydrody namometer

یہاں ما کا لفظ مایع کا اختصار ہے۔

حرا بار پیما	Thermobarometer
حرا برقیات	Thermoelectricity
حرا گلوانی پیما	Thermogalvanometer

اِن میں حرا لفظ حرارت سے کاٹا گیا ہے۔

جِل نباتات	Dermatophyte
جِل عضلی	Dermato muscular
جِل عصبی	Dermatoneural
جِل مرضیات	Dermatopathology

یہاں جِل لفظ جِلد کا مخفّف ہو۔

ساتواں اُصول جو اُصول نیوائیت کے نام سے موسوم کیا گیا ہو اُس کا اِستعمال ذیل کی مثالوں میں دیکھو:

حیوانات اور نباتات کو علمائے حیاتیات نے چھ بڑی قسموں میں منقسم کیا ہو جو حسب ذیل ہیں:۔

(۱)	Phylum	فیلم = خاندان
(۲)	Class	کلاس = جماعت
(۳)	Order	آرڈر = فیصلہ
(۴)	Family	فیملی = عائلہ
(۵)	Genus	جینس = جنس
(۶)	Species	اسپیشیز = نوع

نباتات کے خاندانوں کے جو نام ہیں، اُن کے آخر میں لفظ Phyta فائٹا موجود ہو جس کے معنی درختوں کے ہیں اور وہ صرف پانچ ہیں۔ جماعتوں جنسوں اور نوعوں کے ناموں کے آخر میں کوئی لاحقہ بالالتزام نہیں لگایا جاتا۔ فیصلوں اور عائلوں کے ناموں کے آخر میں البتہ ایسے لاحقے لگائے جاتے ہیں جن سے بہ یک نظر معلوم ہو جاتا ہو کہ یہ فیصلہ ہو یا عائلہ۔ اگر ہم اس غرض کے لیے الفاظ فیصلہ اور عائلہ میں سے دو لاحقے یلہ اور ائلہ بموجب ساتویں اُصول کے کاٹ لیں تو ہمارا کام اُن سے بخوبی چل سکتا ہو۔ مثلاً چند فیصلوں کے نام ذیل میں لکھے جاتے ہیں:۔

مرخیلہ	Faticales

اسپاڈمیلہ	Equiesestales
گرپائیلہ	Lycopodiales
آبنوسیلہ	Ebenales
صابونیلہ	Sapindales

چند عائلوں کے نام بھی ذیل میں ملاحظہ کیجیے:-

آبنوسائلہ	Ebenaceae
صابونائلہ	Sapindacese
قرنفائلہ	Caryophyllaceae
خشخشائلہ	Papaveraceae
خنزیرائلہ	Scrophularceae

فیصلہ یا عائلہ کے ایک درخت کو ظاہر کرنا مقصود ہو تو ہ آخر سے دور کر کے سرخیل - اسپاڈمیل - آبنوسائل - صابونائل وغیرہ کہیں گے - پھر جمع کی حالت میں سرخیلات - اسپاڈمیلات - آبنوسائلات - صابونائلات کہا جائے گا - صفتِ نسبتی کے لیے واحد کے آخر میں ی اضافہ کریں گے - مثلاً سرخیلی - اسپاڈمیلی - آبنوسائلی - صابونائلی - حیوانات کی اقسام میں بالالتزام کوئی لاحقہ ناموں کے آخر میں نہیں لگایا جاتا مختلف الفاظ بطور نیم لاحقوں کے آخر میں لگائے جاتے ہیں جن کے معنی حسب ذیل ہیں:

پاؤں - منہ - آنکھ - پٹھا - پشت - جلد - شکل - ریڑھ کی ہڈی - پھیپھڑا - گلپھڑا - بازو - پنکھ - بدن - جانور وغیرہ -

جانور کے لیے انگریزی میں Zoon کا نیم لاحقہ ہے، جس کی جمع Zoa ہے - اگر حیوان کو اصول نیوآئیت کے مطابق ی پر کاٹا جائے تو یوان ایک لاحقہ بن جائیگا جو Zoon کی جگہ کام دے گا - اُس کی جمع لاحقہ -انات لگا کر بنائی جائے گی مثلاً:

فطریوان (واحد) فطریوانات (جمع)	Mycetozoa
تخمیوان - تخمیوانات	Sporozoa

ماٗیوان - ماٗیوانات	Hydrozoa
کاسیوان - کاسیوانات	
شعاعیوان - شعاعیوانات	Actinozoa
نطفیوان - نطفیوانات	Spermatozoa
شمسیوان - شمسیوانات	Heliozoa

حجریات کو علمائے معدنیات نے آٹھ قسموں میں منقسم کیا ہے، جن میں سے چار اصلی قسمیں اور چار ذیلی ہیں۔ یہ تقسیم کیمیائی ساخت کے لحاظ سے کی گئی ہے۔ اقسام مذکورہ حسب ذیل ہیں۔ ان اقسام کے آگے وہ انگریزی لاحقے بھی لکھ دیئے گئے ہیں، جو اُن کے ناموں کے آخر میں لگائے جاتے ہیں، پھر اُردو لاحقے اُن کے مقابل درج کیے گئے ہیں۔

	انگریزی لاحقے	اُردو لاحقے
1.	Class—ANE	ار - قطار
2.	Order—ARE	ایہ - پایہ
3.	Rang—ASE	یرہ - زنجیرہ
4.	Grad—ATE	یل - ذیل
5.	Subclass—ONE	آرین - قطار زیریں
6.	Suborder—ORE	آئین - پایۂ زیریں
7.	Subrang—OSe	یرین - زنجیرۂ زیریں
8.	Subgrad—OTE	یلین - ذیل زیریں

نویں اصول میں نحت کی جو انگریزی مثالیں درج کی گئی ہیں، اُن میں دو لفظ حجریات کے متعلق فیمک اور سلک لکھے گئے ہیں اور اُن کے مقابل اُردو اصطلاحیں لومی اور ریزی درج کی گئی ہیں۔ حجریات کی کیمیائی تقسیم انھیں لومی اور ریزی مادّوں کی نسبتوں پر مبنی ہے۔ نسبتوں کے اختلاف کے لحاظ سے دو سابقے Per اور Do کلاسوں کے ناموں کے ساتھ مستعمل ہیں۔ ہم اِن سابقوں کے مقابل

ماف (مافوق کا اختصار) اور ماب (مابین کا اختصار) استعمال کر سکتے ہیں:-

چنانچہ حجریات کی پانچ کلاسیں حسب ذیل ہیں:-

ماف رمزار	1. Persalane
ماب رمزار	2. Dosalane
رمز لومار	3. Salfemane
ماب لومار	4. Dofemane
ماف لومار	5. Perfe mane

آرڈروں اور اُن کی تحتانی قسموں کے نام ملکوں اور مقاموں کے ناموں سے لیے گئے ہیں۔ مثلاً:

چند آرڈروں وغیرہ کے نام حسب ذیل ہیں:-

(برطانیہ سے) برطنایہ	Britannare
(روس سے) روسایہ	Russare
(طسمانیہ سے) طسمنایہ	Tasmanare
(اندلیس سے) اندلسایہ	Hispanare
(اطالیہ سے) اطلایہ	Italare
(جرمنی سے) جرمنایہ	Germanare
(الاسکا سے) الاسکیرہ	Alaskase
(کناڈا سے) کناڈیرہ	Canadase
(لمبرگ سے) لمبرگیرہ	Limburgase
(بالٹی مور سے) بالٹی موریرہ	Baltimorase
(شمپلین سے) شمپلائن	Champlainore

تمت

واحد تقسیم کنندگان

گلڈ - انجمن کتاب گھر

نمبر۳ صدر کو آپریٹو مارکیٹ، وکٹوریہ روڈ،

کراچی۔